بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گلستانِ حکمت

یعنی

سہیلی اور دو انواری

دہلی

فی مطبع جوہر ہند

سنہ ۱۹۰۲ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ور فیض است بنشین از کشایش ناامید اینجا ؛ بر نگ دانہ از ہر قفل میروید کلید اینجا ؛ حمد و ثنا پروردگار عالم کو ابتدائے ازل سے
انتہائے ابد تک سزاوار ہے وجوب وجود قدیم سے تعین اول کو منصۂ ظہور پر جلوہ گر فرمایا اور اسی نور مقدس سے
تمامی عالم کو خلوتکدہ عدم سے میدان وجود مین لایا اور حمد و سپاس اُس حکیم حاکم کو زیبا ہے کہ ارادۂ ازلیہ
سے کاخانہ جہان کو بوسیلہ ذات پاک مظہر کل موجودات مصدر فیض لاہوتی مجمع صفات جبروتی یعنی فخر
جملہ نسل آدم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتب کیا اور سارے ذرات عالم کو اُسی آفتاب عالمتاب
کے جمال جہان ارا سے نور دیا اور وجود اس کا نور دیدۂ باریک مین بلکہ مطلع معنے کنت نبیا و آدم بین
الماء والطین اور مقطع مضمون انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین
اور مبشر ببشارت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم
اور مشرف بتشریف وانک لعلی خلق عظیم کیا خلاصہ موجودات سلالہ کائنات دافع مکروہات
سازی رافع بازار عذر و دغابازی شیرازہ جمعیت قلوب دوستان دین معیار
حال دشمنان شرع متین مروج قواعد حزم و تدبیر محراب اساس فتنہ و فساد
ناظم ممالک عدل و انصاف ہادم مراسم جور و اعتساف مفتاح مشکلات جملہ بنی آدم مصباح تمامی ظلمات عالم مطلوب
ارباب شریعت مقصود اصحاب طریقت بنی الحرمین امام القبلتین رئیس الخافقین انیس العالمین شفیع المذنبین

سلسلہ
الٰہی مین ۱ سے
کہتے ہین جسکا
ہونا ضرور ہو اور
ہونا ممتنع اور یہ
اول اصطلاح اہل
نقوش مین نور محمدی کا
نام ہے ۵۲ منصہ
بفتح و تشدید صاد
مجلس عروس و تکیہ
جہانگیر نکہ عروس را برآن
نشانند ۱۲ ۵۳ لاہوت عالم
ذات مجردات معا
صفات ملکوت مقام
ملائکہ ناسوت دنیا ۱۲
۵۴ تہامہ
بنی آدم ہنوز نیامدہ
اور یہی وجہ ہے کہ
۵۵ محقق ہی
پیچا یکلوکوہ اور
خوشخبری دینے والا
۵۶ لقد جاءکم
الخ تحقیق ہی
تمکو رسول
تمہارے
پاس

قدوۂ جن وبشر اسوۂ شفیعان روز محشر حامل ثقال نبوت وایالت حاتم فصوص ناموس رسالت مہبط جبریل امین
وصی رب العالمین مجمل خطاب آسمانی مورد کتاب نورانی رموزدان سپیدی وسیاہی موصل فیوض وبرکات نامتناہی
الٰہی عارف معارف قیوم قدیر کاشف دقایق معضلات تقدیر عارج معارج سبع سموات صاعد مدارج عالیات
مصداق آیہ کریمہ سبحان الذی اسری بالانشین مسند بلند پایہ سدرۃ المنتہے والی قبضہ قاب قوسین اوادنے
کمحل بکحل الجواہر مازاغ البصر وماطغے غرض اصلی جملہ موجودات علت غائی آفرینش مکنونات منبع زلال صدق
وصفا حضرت ابوالقاسم محمد مصطفے صلوات اللہ علیہ من الملک الاعلے ؎ زلاف حمد ونعت اوست برخاک
ادب خفتن ؛ سجودی میتوان کردن درودے میتوان گفتن ؛ نظم خدامداح آفرین مصطفے بس ؛ محمد حامد حمد خدا بس
محمد از تو میخواہم خدارا الٰہی از تو عشق مصطفے را ؛ اور درود نامحدود اُسپر اور اُسکے آل اطہار اور اصحاب اخیار پر کہ
جانشینان محفل شریعت صدر گزینان مسند طریقت کارفرمایان کشور دین متین ہادیان طریق صدق ویقین
گنجوران خزانہ رحمت الٰہی سررشتہ داران فیض نامتناہی شاہان ملک تسلیم ورضا تاجداران اقالیم اجتبا
واصطفا پیشوایان ارباب عقول راہ نمایان منہاج مستقیم حضرت رسول ہین خصوصًا جارقب خلافت عظمی و
وچار عنصر کالبد ولایت کبری کہ کمال صدق وعدالت اور سخاوت کا انکے ابدان مطہرہ مین نمودار ہوا اور جلایل
اوصاف زعامت قصوی نے انکے نفوس منورہ مین ظہور فرمایا اعنی قاتل الکفرۃ والزندیق وفی الغار لصاحبہ رفیق
افضل الامۃ والخلایق بعد الانبیاء بالتحقیق نظام المومنین امام المسلمین ابوبکر بن الصدیق وعادل الاصحاب
صاحب الدرۃ والاحتساب مزین المنابر والمساجد والمحراب المومنین عمر بن الخطاب ومنقذی الصابرین فی السراء
والضراء النابت والراسخ فی البلوی والابتلاء جامع آیات القرآن کمثل الترتیب فی لوح الرحمان امیر المومنین امام
المتعبدین عثمان بن عفان ومظہر العجائب والغرائب مطلوب کل طالب صاحب المفاخر والمناقب اشجع العرب والعجم
اکرم الامم لعسوب المسلمین رئیس المتقین امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضوان اللہ علیہم وعلی اتباعہم واشیاعہم
اجمعین انتہائی خطبہ بعد اسکے بیان کیا چاہتا تہا کہ کتاب کلیلہ ودمنہ کہ حکیم روشن رائے بیدپا برہمن نے رائے دبشلیم
ہندی کے واسطے کہ اس عہد مین وہ فرمان روا بعض مملکت ہندوستان کا تہا اور پائے تخت اس کا سومنات
تہا زبان سنسکرت مین تالیف کی ہتی اور مطلب اس کتاب کا ایسی پند ونصایح پر ترتیب دیا تہا کہ سیاست
رعیت اور ربط بساط عدل رافت اور تربیت اور تقویت اولیاے دولت اور نظم ونسق اداب مملکت اور
بہت سے مطالب دینی ودنیوی کی بکار آمد ہو اور دبشلیم اس کتاب کو قبلہ مقاصد اور کعبہ فواید سمجہکر قفل جمیع مشکلات کو

Marfat.com

کلید مطالعہ سے اس کتاب کی کھولتا تہا اور یہ گوہر بے بہا اُسکے زمانہ مین سبکی نظر سے درج کتمان مین رہتا تہا اور ہا نند لعل بدخشان کے کان خزاین سلطانی مین مخفی رہا کرتا تہا اس لیئے کہ بادشاہ کا حکم قدغن تہا کہ اس عروس پردہ نشین پر کسی نامحرم کی آنکھ نہ پڑے باوجود این ہمہ اخفا اسکے نسیم عنبر شمیم نے اطراف جہان کو معطر کیا تھا۔ اُس نافہ مشک منافع کے نکہت اخبار سے شامہ عالم معنبر ہو رہا تھا القصہ نوشیروان کے زمانہ مین یہہ خبر فرحت اثر مشتہر ہوئی کہ بادشاہ ہند کے کتب خانہ مین ایک کتاب ہے کہ زبان بہائم و وحوش و طیور و حشرات سے لوازم سیاست وجہانداری اور قواعد سلطنت و شہریاری جو کچھ کہ بادشاہونکو چاہیئے اوسمین جمع کیئے ہین اور اوسکو سرمایۂ منفعت اور وسیلہ ہر مصلحت مقرر کیا ہے۔ نوشیروان کو کہ طبع عالی اُس کی جویائے آئین و عدل و داد تہی یہ سُن کے کمال رغبت پیدا ہوئی اور چاہا کہ کسیطرح اُس کتاب کو دستیاب کیجیئے اسلیئے بزرویہ نبر مشک کہ مقدم اطبائے پارس اور سب زبانون کا مترجم تھا اور جمیع فنون کمالات مین گوئے سبقت اپنے اشال سے لیگیا تہا حسب الحکم نوشیروان کے واسطے تلاش اس کتاب کی ہندوستان مین کہ وہ زمانہ رای کلہند کا تہا آیا اور ہزار تدبیر سے اس کتاب کو حاصل کر کے زبان سنسکرت سے الفاظ پہلوی مین کہ اُس زمانے مین زبان اہل ایران کی تہی ترجمہ کر کے حضور مین بادشاہ کی لایا اور شرف امتحان بدرجۂ کمال پایا اور اسکے جلد مین رتبہ بزرگی نامدار کا انتہای اوج عزت کو پہنچا اسکے بعد مصلحت کار مملکت نوشیروان از جزئی تا کلی مشورے پر اس کتاب کے موقوف تھی اور بعد نوشیروان کے سب پادشاہان عجم مخفی اور عزیز رکہتے ہین اس کتاب کے مبالغہ کرتے رہے کہ کسی نااہل و ناسزا کے ہاتھ نہ آئے تاکہ اسکے فیض مطالعہ سے لیاقت سلطنت کی کسی فرومایہ کو حاصل نہو جائے چنانچہ پیر دہقان ابوالقاسم فردوسی لکہتا ہے کہ باشندگان شہری سے ایک پہلوان فرومایہ تہا بہرام خوبینہ نام اُسنے خازن ہرمز شاہ ابن نوشیروان سے ملکر اس کتاب کو مطالعہ کر کے دستور العمل اپنا کیا آخر تمام وضیع و شریف ایرانکو مسخر کر کے تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا اور خسرو پرویز کہ فرزند شاہ ہرمز تھا اُسکے ہاتھ سے ناچار ہو کر روم کو بھاگا تفصیل اُسکی شاہنامہ مین موجود ہے حقیقت تو یون ہے کہ یہ کتاب وہ دریای فیض ہے جو شخص کہ مادہ قابل کہتا ہو اور اسکو دیدہ دل سے دیکہے اور گوش جان سے سُنے تو یقین غالب ہے کہ سعادت دارین سے محروم نہ رہے المختصر بعد خرابی سلطنت ساسانیان اہل اسلام نے کہ شوکت فاروقی سے تمام مملکت ایران و توران پر تسلط پایا کتاب بھی بادشاہ ایران کے ملک و مال کے ساتھ غارت گئی اور اسکے بعد جب خلیفہ ثانی عباسیان یعنی ابوجعفر منصور ابن محمد بن علی ابن عبداللہ ابن عباس نے فواید اس کتاب کے سُنے شوق بے انتہا پیدا ہوا پھر ہزار تدبیر اُس نے ملک حبش

Marfat.com

سے بہم پہنچائی اور ترجمہ اُس کا ابوالحسن عبداللہ ابن مقنا سی کہ سرآمد فضلا سے عصر تھا زبان عربی میں لکھوایا پہر اس کے بعد
یہ نسخہ مطالعہ میں اُس بادشاہ کے رہتا تہا اور اُسکے اساس احکام خلافت اور بنائے شرایط عدل و راحت پند و نصایح
پر اس کتاب کے موقوف ہتی اسکے بعد تیسری بار ابوالحسن ابن نصیر ابن احمد ساسانی نے ایک فاضل متبحر کو حکم کیا کہ اوس نسخہ کو
زبان عربی سے فارسی میں ترجمہ کری اور چوتھی بار رودکی شاعر کو حکم دیا کہ اس سلک دُر مایاب کو رشتہ نظم میں انتظام دے
پانچوین بار ابوالمظفر بہرام شاہ ابن مسعود نے کہ اولاد سے سلطان محمود غازی غزنوی کے تہا کہ ممدوح حکیم سنائی کا
ہے حکم دیا کہ افصح الفصحا اور ابلغ البلغا یعنی ابوالمعانی نصر اللہ ابن محمد ابن عبدالحمید نسخہ ابن مقنا کا ایسی فارسی سلیس میں
ترجمہ کرے کہ فائدہ اُسکا خاص عام کو پہونچے اور یہ نسخہ فی الحال دستیاب اور مشہور بہ کلیلہ و دمنہ ہے ترجمہ ہے
مولانا منشار الیہ کا اور الحق کہ عبارت اُسکی نطافت اور خوش بیانی میں راحت افزائی روح سخن فہمان ہی اور سب ترجمے کہ مذکور
جنکا ہو چکا بسبب کثرت لغات عربیہ اور اشارات بلیغہ کے کہ اکثر فارسی خوان اقتباس معنی سے دور و بے بہرہ رہتے تھے اس
واسطے یہ نسخے متروک ہے اور مقبول طبع بعضے خاص عام کے نہوئے فلہذا جناب امارت مآب کہ ذات والا صفات
اُسکی جامع کمالات ہتی یعنی امیر الاعظم دستور المعظم مستجمع الفضائل والمعانی نظام الدولہ والدین شیخ احمد المشتہر بہ سہیلی نے کہ بے
تکلف گویا سہیل تھا کہ یمن یمن سے تابان ہوا تہا واسطے منافع کافہ انام کے چہٹی بار حکم فرمایا کہ حاکم ملک معانی سرادق فضلای
حقانی واقف رموز نیرانی یعنی حسین ابن علی الواعظ متخلص بہ کاشفی اس عروس مذکور کو لباس نو پہنائے
اور زیبا رویان معانی کو پردۂ الفاظ منعلقہ اور حجاب کلمات مشکلہ سے نکال کے عبارت روشن اور اشارات
لطیفہ سے حسن افزای کرے تا ناظران مشتاق کو جلوہ الفاظ اور حسن معانی بوجہ سہل نظر آئے اسکے بعد ساتوین بار
ابوالفضل نے عبارت انوار سہیلی کو کچہ کاٹ کاٹ کے عیار دانش لکہی لیکن انوار سہیلی سے اُسے کچہہ نسبت نہ ہوئی
لہذا اُس نے بہی کچہ رونق نہ پکڑی اب معلوم کیا چاہیئے کہ بنائے کتاب کلیلہ دمنہ حکمت عملی پر ہے اور وہ حکمت
عملی کیا ہے کہ جاننا مصالح حرکات ارادی اور افعال طبعی نوع انسانی کا اس طور سے کہ جس سے انتظام احوال معاد و معاش
اور حصول کمال ہو اور قسم حکمت عملی کی دو قسم پر منقسم ہے ایک وہ ہے کہ مصالح ہر فرد انسان سے جداگانہ تعلق رکھے
اور اوسمیں اشتراک دوسرے کا متصور نہو یعنی مثلاً گہر میں دس آدمی ہیں بی بی اور اولاد اور کنیز و غلام پس مصلحت ہر ایک
کی جدا جدا ہے یعنی آداب فرزند کے والدین کے ساتھہ اور طرح سے ہیں اور معاشرت والدین کی اولاد سے اور
طرح پر لازم ہے و علے ہذا القیاس غلام اور مولا کی مصلحت جدا جدا ان کی ذاتوں سے متعلق ہے دوسرا اس میں
شریک نہیں ہو سکتا ہے پس اسکو تہذیب اخلاق کہتے ہیں اور قسم دوسری وہ ہے کہ تعلق اُس کا

Marfat.com

مصالح جماعت مشترکہ سی ہو وہ بہی دو قسم پر منقسم ہے ایک وہ ہی کہ جس سے مصالح مشارکت منزل اور گہر کے معلوم ہون اسکو تدبیر منزل کہتے ہین اور قسم دوسری وہ ہے، کہ جس سے مصالح مشارکت شہر اور ولایت سے بلکہ اقلیم و مملکت کے دریافت ہون اسکو سیاست مدن[۱] کہتے ہین تفصیل اسکی یہ ہے مثلاً بادشاہ اہل شہر ولایت سے کیا معاملہ کرے یعنی ہر ایک کی لایق جدا جدا معاشرت اور معاملات جاری رکہے اور رعایا اور سپاہ بادشاہ سی کیونکر پیش آئین یعنے متابعت اور فرمانبرداری اور جان نثاری مین سرگرم رہین پس یہہ تفصیل سیاست مدنکی ہی اور یہہ کتاب شامل ہے تینون قسمون کو مگر بعض فواید تدبیر منزل اور سیاست مدنکی اور جو کچہہ کہ تعلق تہذیب اخلاق سے رکہتا ہی اسمین مذکور نہین ہی مگر جستہ جستہ جابجا کچہہ بیان مین آگیا ہی اگرچہ ممکن تہا کہ لہذک مکارم[۲] اخلاق مذکور کیے جاتے لیکن باعث تبدیل وضع کتاب کی ہوتی تہی اور زیادہ تصریح کا یہہ محل نتہا کہ اپنی جگہہ پر حکمانی بشرح و بسط بیان کر دیا اس سبب سے قصد زیادتی کلام کا نکیا پس اسی طریق پر کہ حکیم سید یا چلا تہا ہمنے بہی مصلحت جانا اور دو باب اول کے مذکور ہین برزویہ برشک اور برزجمہر کے بہی اور اصل کتاب سے کچہہ علاقہ نرکہتے تہے اسلئے وہ دونون باب کہ بجز حکایت اور کچہہ فایدہ نتہا موقوف کر کے باقی چودہ باب کو کہ وہ وصایا تہی ہوشنگ پیش داد کی انہین عبارت روشن و سلیس مین لکہا اور ان حکایتون کو رای دبرہمن کے طریق سوال و جواب پر قید کتابت مین کیا اب امیدوار ہون صاحب ہنران پاک طینت سے کہ اس کتاب پر نظر الطاف دیدہ عنایت سے کرین تا بحکم عیون الرضا عن کل عیب کلیلہ[۳] خطا اس بضاعت کے پوشیدہ رہے، اور بنظر عیب پوشی اصلاح مناسب سے کوتاہی نفرمائین اور سناری کہ صفت صفتہا خدای پاک سی اسکی پیروی کرین چنانچہ مضمون شعر گویا اسکے مناسب حال ہی ؎ کام پوشاک سی نہین ہمکو عیب پوشی ہمارا شیوہ ہے ؛ اب بیان کیا جاتا ہی کہ اس رسالہ نے کہ پہلی مسمے انوار سہیلی تہا اور اب مقلب ہے بہ بستان حکمت چودہ باب بریون ترتیب پائی ہے **باب پہلا** اجتناب کرنیمین قول سی ساعی اور تمام کی ہی **باب دوسرا** سزا پانیمین بدکارونکی اور انکی شامت احوال مین ہی **باب تیسرا** موافقت مین دوستون کی اور انکی فوائد مقاصد مین ہی **باب چوتہا** ملاحظہ کرنیمین احوال دشمنون کی اور انکی تدبیر سے بیفکر نرہنے مین **باب پانچوان** ہی مضرت مین غفلت کرنیکی اور جو کچہہ کہ سبب تساہل اور سستی کے حاصل ہوتا ہی **باب چہٹا** آفت تعجیل اور ضرر شتابکاری مین ہی **باب ساتوان** ہی احتیاط اور تدبیرین کہ دشمنون کی بلا سی کسی حیلہ کے سبب نجات پائی **باب آٹہوان** ہی احتراز کرنیمین ارباب مکر سی اور اعتماد نکرنا تملق پر انکے **باب نوان** فضیلت مین عفو کے ہی بموجب حدیث شریف عفو الملوک ابقا للملک کہ بادشاہون کے واسطے بہتر اس سے صفت دوسری نہین ہے **باب دسوان** مضرت مین زیادہ طلبی کی ہے

---

[۱] مدن بفتح میم و فتح دال و کسر نون مشدد ۱۲

[۲] مکارم بالفتح ۱۲ منہ

[۳] کلیلہ ودمنہ تصنیف بزرجمہر حکیم وزیر دبشلیم پادشاہ ہند و مصاحب شتر مرغ لیکن در گشتن بیابان موقوف و نوشتہ اغلب کہ تصرف فارسیان باشد واللہ اعلم ۱۲ منہ

[۴] عیون الرضا عن کل عیب کلیلہ ۱۲ منہ خوشنودی کہ ہم عیب در دلنوازی ہین ۱۲ منہ

Marfat.com

کہ سبب اسکی انسان اپنے مطلب سے بہی محروم رہتا ہے باب گیارہوان جزا اعمال اور طریق مکافات مین ہے
باب بارہوان فضیلت من حکم و وقار اور سکون اور ثبات کے ہے خصوصاً بادشاہونکے واسطے سزا دینا واجب
ہے باب تیرہوان پرہیز کرنیمین بادشاہون کے اہل عذر اور خیانت سے ہے باب چودہوان اسمین ہے کہ
التفات نکرے انقلاب زمانے پر بلکہ ہر کام کو قضا و قدر پر رکہے اور ہر دم یہہ شعر مولف کا مدنظر رکہے بیت دیکہہ
کہدیتے ہین ہوجائیگا کل طعمہ مور ؛ آج بالفرض جو تو مثل سلیمان ہوگا ؛ بعد بیان ان باتون کے وہ حکایت
کہ جو منشا اس ترجمے کی ہی شروع کیجاتی ہے اب یہانتک توجستہ جستہ مضمون بنا ہے تالیف انوار سہیلی
کا تہا اب ضرور ہے کہ مترجم اس اردو معلے کا حال اس کتاب کی تالیف کا کہ مسمے بہ بستان حکمت ہے
اور کچہہ حال مولد اور مسکن اپنے نثر ادکا اور بعض بعض واردات زمانہ سے جوکہ لاحق حال اپنے ہوئے ہین اور پست
و بلند دوران سے کہ جو پیش نظر آیا ہی جستہ جستہ بیان کرکے اسکے بعد حاصل کتاب لکہی اب سنا چاہیئے کہ ایکروز
بندہ اور خواجہ وزیر اور میان فرخ شاعر کہ یہ دونون شاگرد رشید شیخ ناسخ صاحب کے ہین اور جناب احباب اور یہی باہم
بیٹہے تہے اور اسوقت شغل انوار سہیلی کے مطالعہ کا تہا اور اسکی مصنف کی فکر رسا پر سب نے زبان کہولی تہی کہ سبحان اللہ
مصنف اسکا عجب حکیم بمثل تہا اور عجب کتاب تصنیف کی ہی کہ گنجینہ ہی اسرار الہی کا اور خزینہ ہی فیض غیر متناہی کا بلکہ
قرینہ اسپر دال ہے کہ یہہ جو کچہہ اس نے بیان کیا ہی منطنہ ہی کہ بامداد الہام غیبی ہو والا رائے انسان ضعیف البنیان
کب کنہ کو اسقدر جزئیات عالم کے پہنچسکتی ہے اگر مطالب اس کتاب کے کوئی بچشم خرد دیکہے تو کوئی دقیقہ دینی و دنیوی
سے باقی نہین چہوڑا ہی اور اگر کوئی غریب و فقیر خواہ رئیس و امیر خصوصاً بادشاہ اس کتاب کے مطالب کو اپنا
قبلہ مقاصد کرے تو یقین ہی کہ سعادت دارین سے سرفرازی پائی اور رونق اسکی ہر امر کی روز بروز ترقی کرتے جائے
اس گفتگو مین سب اہل مجلس نے اصرار کیا کہ اکثر زبانونمین ترجمہ اسکا ہوچکا ہی اگر تم اردو مین اسے ترجمہ کرو تو خوب چیز ہو راقم
نے ہرچند عذر کیا پیش رفت نہوا کچہہ من اللہ بندہ کو بہی توفیق رفیق ہوئی اور ہمت اسپر ہوئی کہ ماتوفیقی الا باللہ
کہکر ارادہ کرو اگر فضل الہی شامل حال ہے تو سب بن آویگا لہذا خدا کی عنایت پر تکیہ کرکے شروع کیا جاتا ہے
اب سنا چاہیئے کہ جب ارادہ ہوا کہ ترجمہ اسکا اردو مین کرون تو اول ضرور ہوا کہ بنظر تامل اس کتاب کی عبارت
اور مطالب کو دیکہا جاہیئے اسلیئے بغور تمام دیکہا تو بیشتر مطالب پر اعتراض وارد ہوتے ہین اور بعض جگہہ اجمال مین
مثلاً دو چیز کا مذکور تہا جب تفصیل کی تو ایک کا مذکور ہوا اور دوسرا مطلب رہ گیا اور بعض جگہہ اگر کچہہ بیان اور ہو تو مطلب
برآمد ہوتا ہی ورنہ نقصان رہتا ہی اور اکثر فقرات کے واسطے رنگینی کلام کے طول دی گئی تہی سو حذف کرنا اس کا ضرور تہا

Marfat.com

سلطانی کہ سایہ پرور ابر عنایت عالی اور آسودگان خسخانہ حمایت شاہی ہین وہ تابش آفتاب حوادث سے کب محفوظ رہتے ہین سائبان الطاف خداوندی اور نخل پرورش خاوندی اُنکے سر پر ہر دم سایہ افگن ہے، وہ عرض کرتے ہین کہ ہم سبکا آرام شہریار جہان کی راحت مین ہے مصرعہ سلامتِ ہمہ آفاق در سلامت تست ؛ اور اگر یون منظور ہے کہ بندگان شاہی بھی آرام پائین تو اس نواح مین ایک کوہ ہے کہ جوان مردونکی ہمت کے مانند سر بلند اور بسان طبع سخنوران فرح افزا و دلپسند ہے درخت سایہ دار بیشمار اور دریاہا فراخ و روشن جوش نباتات و ریاحین سے مثل گلزار ہین شہریار جہان وہان رونق افزا ہو کر استراحت فرمائین اور سایہ اشجار مین سب بندگان شاہی بھی بخوبی آرام پائین ہنگام شب عنان عزیمت مقر خلافت کیطرف پھیرین تا بھیر اور ہنگام لشکر بآرام تمام روانہ ہو کے کسی دشت سایہ دار مین مقام کرین جسوقت سلطان سیارگان نہانخانہ مغرب کا عزم کرے پھر لوائے شوکت و اقبال متوجہ منزل مقصود ہو القصہ ہمایون فال بموجب صلاح خجستہ رائے کے روانہ ہوے اُس کوہ کے نزدیک پہنچا عجب طرحکا کوہ بلند دیکھا کہ آسمان دنیا سے ہمسری کرتا تھا الا لالہ زار کوہی اور نرگستان کو اکبر دیدہ ایک چمن کے معلوم ہوتے تھے القصہ شاہ بالا کوہ پہنچکر نہایت سرور سے چار سو گلگشت کرتا تھا ناگاہ ایک میدان نظر آیا کہ مانند میدان اہل وسعت فراوان رکھتا تھا اور سبزہ زار اُس کا نہایت شادابی اور سرور افزائی مین نظیر جنت تھا اور زمان موج نسیم مشکبار اسرار روایح گلزار کو چار سو جہان مین فاش کرتے تھے اور ترنم بلبل سے حکایت رنگ و بو گل کی گوش ساکنان عالم بالا مین پہنچتی تھی نظم لطیف و دلکشا آب و ہوائے مبارک منزل و فرخندہ جائے ؛ درختان چون بتان قد برکشیدہ ؛ ز یکدیگر بخوبی سر کشیدہ ؛ فراز شاخ مرغان خوش آواز ؛ بالحان ارغنون ہا کردہ بر ساز ؛ اور اُس مرغزار مین ایک چشمہ آب تھا کہ اُسکا پانی آب حیات کے مانند زندگی بخش تھا اُسکے دیکھنے سے شاہ حد سے زیادہ مسرور ہوا اور کرب اُس میدان کا کہ حقیقت مین میدان کربلا تھا خاطر عاطر ہمایون فال سے دور ہوا وزیر بخت فرجام سلطانی کو حکم دیکر کنارہ چشمہ آب سریر شاہی بچھوایا ہمایون فال تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوا و بلا ذم رکاب دولت ہی لب چشمہ سایہ مین درختونکی راحت اندوز ہوے شاہ و سپاہ اُس ہوائے ہاویہ ہلاکت گاہ سے نکل کے اُس منزل میمنہ مکانمین فرحت یاب ہوے اور عجائب مصنوعات الہی اور غرائب مخلوقات نامتناہی رنگارنگ پر نگاہ کر کے ادائے حمد و ثنای ایزد متعال مین ہزار زبان سرگرم بیان تھے، کہ نقاش مشیت نے لوح سنگین مین کیا کیا نقوش بوقلمون قلم قدرت سے کھینچے ہین اور صانع تقدیر نے بیحد و عد بناہاے گوناگون سنگ خارا سے پیدا کیے ہین مرغان چمن اور نغمہ سرایان گلشن زبان حال سے حمد و ثنای ایزد سبحان مین اس ترانے سے تہلیل اور تسبیح کرتے تھے بیت برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ؛ ہر ورقے دفتر معرفت کردگار ؛ ناگاہ نظر ہمایون فال کی ایک درخت خشک پر پڑی کہ شیخ فانی مانند بر جا ماندہ و بیحس و حرکت تھا اور اُس مین ایک جوف تھا کہ زنبوران عسل فوج فوج اُس قلعہ جوف مین ذخیرہ اپنی معاش کا رکھتے تھے، جبکہ غوغاے لشکر زنبوران شاہ کے کان مین پہنچا وزیر جہاندیدہ سے بوجھا کہ اجتماع ان جانوران سبکپرواز کا

۱۱ حوادث ۱۲ حوادث خواری کہ بوزرجمہر ۱۳ دورہ بقعہ ۱۴ ہمیلہ و تخفیف و کشادگی درمیان دو کوہ ۱۵ اب بنگلہ بضم جاگہ کہ نقد و جنس در انجا نہند چون بلخ اسباب است دگاہ بمعنی جا کذا فی البرہان ۱۲ ۱۶ از وزن اندرون نام ساز معروف یعنی ارگن و واضع آن افلاطون است ۱۲ ۱۷ دورہ کوہ ۱۲ ۱۸ بوقلمون دیبا روی کہ بر لحظہ رنگی نماید و جانوری کہ خود را بشکل ہر جانور کند و گیاہ از متلون مزاج ۱۲ ۱۹ لا الہ الا اللہ کہن ۱۲

Marfat.com

اس درخت کی حوالی مین کسواسطے ہی اور آمد و رفت ان کمربستگان ارشاد کے فراز و نشیب مسوٗار پر کسکے حکم سی ہی جسته رائے
زبان سحر بیان کو موقف عرض مین اس طرح سے گویا کیا کہ اے شہریار کامگار یہہ لشکر جرار فرمانبردار ایک بادشاہ قہرمانکا
ہے کہ نام اُسکا یعسوب ہے، اور جسے اور جسم مین ان سب سے وہ بزرگ تر ہے خلاق جہان نے یہہ عجب طرح کا گروہ پر منفعت اور
کم مضرت پیدا کیا ہے کہ فحوائے واوحی ربک الی النحل سے ظاہر ہے اور اُسکا تمام لشکر بے پایان نے حکم نافذ بادشاہ پر سر
اطاعت رکھا ہے اور وہ تخت پر موم کے جلوہ افروز ہی اور وزیر و حاجب اور دربان اور پاسبان وغیرہ لوازم سلطنت
اپنے اپنے عہدہ اور کام مقرر پر سرگرم خدمت ہین اور فراست و کیاست اس فرقے کی کہانتک بیان ہو سکے ایک اُنمین سے یہہ ہے
کہ ہر ایک نے خانہ مسدس موم سے اس طرح کا اپنے اپنے رہنے کو بنایا ہی کہ مہندسان کامل اور ریاضی دانان عاقل تمام روے زمین
کے مانند سنمار رومی یعنی بناخورنق اور شیدائے پارسی کہ بانی ہفت گنبد بہرامی تہے اگر پرکار اور مسطر ہاتہہ مین لین تو خجل کیا
ہی کہ ایسے گہر بر لبر بنا سکین اور یون حکم بادشاہ ہی کہ ہر ایک اپنے اپنے گہر سے پرواز کرکے شگوفہای اشجار اور گلہای خوشرنگ و بودار پر
جا بیٹہین اور رطوبت گل و شگوفے کی چوس کے آئین اول حاجب اور دربان اُنکا منہہ سونگہین اگر بوے خوش اُس سے آئی تو اجازت ہی
کہ جاکر خانہ مسدس اور حجرہ موسس مین آرام کرین اور برگہای لطیف کے چائنے کے بعد جو لعاب تازہ اور خوش مزہ کہ اُنکی منہہ مین
باقی رہے اُسے لاکے خزینہ بادشاہی مین جمع کرین اور اگر خانخواستہ کوئی برگ بدبو پر بیٹہکر آئے اور ایکہ کثیف و کریہ اُسکے منہہ سے
آئے تو دربان و حاجب فی الحال اُسکا سر کاٹ ڈالین اور اگر دربان کے تغافل سے کوئی داخل ہو گیا اور وہ بوے کریہ بادشاہ کے
دماغ مین پہنچی تو حکم ہوا کہ اُس بے ادب برگشتہ بخت کو سیاستگاہ مین حاضر کرین اول اس جرم تغافل پر دربان کو قتل کرین
اُسکے بعد اُسکے سر کاٹین تا بار دیگر پہر کوئی یہہ حرکت نکرے اور یون پیشداديون کے اخبار مین مورخ نے لکہا ہی کہ جمشید نے
آئین جہانداری اور رسم دربان و حاجب و بوّاب اور تخت و مسند انہین سے اخذ کیا تہا اور رفتہ رفتہ مرتبہ کمال قہرمانی کو پہنچا
ہمایون فال نے جو یہہ بیان خجستہ رائے سے سُنا کمال اشتیاق سے زیر درخت آکے استادہ ہوکر اور تفرج کنان تماشاے بارگاہ
یعسوب و وزیر اور اہتمام حاجبان باتدبیر اور آمد و رفت ملازمان شہریاری اور قانون خدمت و ہوشیاری دیکہکر
سرگرم حمد و ثناے ایزد متعال ہوا کہ سبحان اللہ کیا گروہ پیدا کیا ہی کہ ایک ایک انمین سے قاعدہ دان اور بدل و جان
اپنے بادشاہ کا تابع فرمان ہی اور کیا غذاے پاک اور جاے پاکیزہ اختیار کی ہے اور ہر ایک کو اپنے اپنے سود و زیان سے
اور دوسرے کے کام مین مطلق دخل نہین کرتے ہین بیت بہشت انجاست کارازے نباشد ؛ کسے را با کسے کارے نباشد
اور باوجود خار دل آزار کے کوئی کسیکے درپے ایذا نہین ہے، اور بجاے نیش تواضع نوشانوش باہم رکہتے ہین اور با جنس سے
بلطف پیش آتے ہین اور آدمیونمین ہم انکی برخلاف مشاہدہ کرتے ہین کہ یہہ قوم اپنی بنی نوع کے ضرر و آزار مین سرگرم ہی پس یہہ رباعے

Marfat.com

انہین کے حسب حال ہے **رباعی** ابنای زمانہ یا یہ شور و شر اند ٭ اپنا شتہ نفاق و عین ضرر اند ٭ مانند قطار اشتر این فرقہ دون ٭ بایکدگر اند و در پے یکدگر اند ٭ وزیر نے عرض کیا کہ گروہ انکا ایک طبیعت پر پیدا کیا گیا ہے اور نوع آدمی کی طبائع مختلف اور طینت گوناگون سے پیدا ہوئی ہی اور انکی ترکیب مین روح اور جسم لطیف اور کثیف اور نور و ظلمت باہم آمیختہ ہین اور صفات ملکوتی اور خصایل شیطانی اور حاصل علوی اور مادہ سفلی انکی خلقت مین جمع ہین سو اسطے مشرب جداگانہ اور ملت علیحدہ رکھتے ہین یعنی عقول ملایکہ سی بہی انکو بہرہ ہے اور نفوس شیاطین سے بہی انمین مادہ ہی جو کوئی کہ دست موافقت دامن عقل پر ماری تو قدم شرف سے درجات وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ پر ترقی کری **بیت** بہرہ از ملکت ہست و نصیبے از دیو ٭ ترک دیوی کن و بگذر بفضیلت زملک ٭ اکثر آدمی نفس جفا جو کی پیروی سے مظہر اخلاق ذمیمہ بن جاتے ہین **نظم** بیخبردی چند خود بیخبر ٭ عیب پسندند بر غم ہنر ٭ دود شوند از پدر ما رسند ٭ باد شوند ار بچراغی رسند ٭ اور بعضون نے کہ ہدایت نفس لوامہ سے چاہی صفات ملکی اپنے قامت پر قطع کیا ہے اونکا وہ مرتبہ ہوا ہی جو اوپر بیان ہو چکا اور جو کوئی کہ پابند صفات شیاطین کا ہوتا ہی وہ زمرۂ اخوان الشیاطین مین محسوب ہوتا ہی یہ سنکے بادشاہ نے فرمایا جو کچھ کہ تو نے ای وزیر کہا سچ ہے لیکن صلاح انسانکی اسمین ہے کہ پاے قناعت دامن عزلت مین کہینچی تو ہر نوع اسکے واسطے فلاح دارین متصور ہی ورنہ آخر کار اسکو رسوا عالم کرینگے اور آخرت مین اسکی بہت سخت عذاب نار جہنم چکہین گے اور سچ یون ہی کہ اکثر شخصونکی صحبت زہر مار سی زیان کار تر ہی اور انکی مخالطت سی جان و ایمان کا بچنا دشوار ہے اور اکثر فقرا ہی باکیاست اور حکماے حاذق فراست نے جو گنج قناعت کو عزیز رکھا ہے تو معلوم ہوا کہ اونکی نظر اسی معنی پر پڑی ہے جو مولوی معنوی فرماتے ہین **بیت** گرچہ بگزید ہر کو عاقل است ٭ زانکہ در خلوت صفاہاے دل ست ٭ ظلمت چہ ظلمتہاے خلق ٭ می گریزد عاقل از غوغاے خلق ٭ بلکہ فقراے کامل صافی دل از خود رفتگی کے سبب اپنی ذات سے بہی صحبت نہین رکہتے ہین تا بدیگری چہ رسد وزیر نے عرض کی کہ جو بادشاہ نے فواید خلوت کے ارشاد فرمای بجا ہے لیکن سبب نے اول عرض کیا تہا کہ بنی آدم کی خلقت نے انواع مختلفہ پر ترکیب پائی ہے چنانچہ بعضے فقرا کامل نے اسی دنیا دیر زندگانی بسر کی ہے اور انبیاے عالی مقام خصوصاً سید المرسلین امام المتقین شفیع المذنبین نے تعلیم و ہدایت مخلوق مین عمر شریف بسر فرمائی پس یہانسے معلوم ہوتا ہی **مصرعہ** ہر کسے را بہر کاری ساختند ٭ اگر انبیاے اولوالعزم فقرا گوشہ نشین کے مانند خلوت گزینی فرماتے اور اپنے ہی قرح کی خیر مناتے تو مخلوق ساری ہدایت دین خدا سے محروم رہجاتی اور سارا عالم ظلمت کفر سے حشر تک بے نور اور نور ظہور معرفت الہی اور فیض شریعت غیر متناہی جلباب عدم مین مستور رہتا اسی طرح سے اللہ تعالے نے بادشاہ کی ذات کو رعیت کی گلہ بانی کے واسطے پیدا کیا ہے اور اگر بہ نظر تامل غور کیجای تو ہویدا ہے کہ خلاق مطلق نے ایک کو دوسرے کا محتاج کیا ہی نفوس مختلفہ بیشتر سے

Marfat.com

اور مخاصمت کو چاہتے ہین اور زبردست زیردست کو اکثر رنج پہنچاتے ہین پس اگر انمین کوئی بادشاہ اور فرمانروا نہو
تو ایک کے ضرر سے دوسرے کو کون بچائے اور محتاج کی حاجت کو کون برلائے اور دو شخصون کی مخاصمت مین کون تصفیہ
کرے اور تصفیہ کے بعد حق مستحق کو کسطرح پہنچے چنانچہ ہر ذیحیات کو اسطرح مخلوق فرمایا ہے کہ سلطان اور رئیس
ہر جسم مین پیدا کئے ہین یعنی دل اور سر اور جگر وغیرہ اگر سلطان دل اور رئیس اعضا بدن مین نہوتے تو صیانت
اس جسم بے بنیاد کی کون کرتا پس اس سے معلوم ہوا کہ گوشہ نشینی واقعی اپنے موقع پر اوسی شخص گوشہ نشین کے آرام ظاہر و
باطن کے واسطے مخصوص ہے لیکن سلطنت اور فیضرسانی بمدارج اوس سے بہتر ہے کہ اپنی ذات کو تکلیف دینا اور مخلوق پروردگار
عالم کو راحت پہنچانا کسقدر بلند ہمتی اور خوشنودی خدا کی ہے اور عزلت بھی بعض کیواسطے ہوسکتی ہے والا تنہائی خلق اگر
منظور خدا ہوتی تو کاہے کو کتمان عدم سے صفحہ ہستی پر نقش ہر ذیحیات کا کھینچا جاتا ہر گاہ لازم ملزوم تمام کارخانہ دنیا کا
یہہ ہے کہ ایک دوسرے کی مددگاری کرے یعنی کوئی کشتکاری کرے اور کوئی جو پیدا ہوا ہو اوسے بیچے اور کوئی خریداری
کرے اور کوئی پیسے اور پکائے اور کوئی کھائے اور کوئی پنبہ دانہ بوئے اور کوئی حلاجی اور ندافی کرے اور کوئی
اپنے موقع پر کاتے اور بُنے اور قطع و برید کرے اور سیکر کام مین لائے اور اسمین جو دہیان کرو کہ یہہ اتنے کام کس
کس مددگاری سے جاری ہوئے ہین یعنی بنجارا اور حداد اور درزی اور حلاہا اور مزارع اور گاڑی بان اور گاڑی کا
سامان یعنی بیل وغیرہ اور سامان قلبہ رانی اور کارخیاطی یعنی سوزن اور رشتہ اور مقراض وغیرہ کہ ان سبکو ایک جم غفیر نے
سرانجام دیا ہے القصہ بغیر صحبت و اتفاق اجماع کثیر کی درستی ہونا اسباب عالم کے ایک تنہا عولت گزینی سے ناممکن ہے بقول
اوستاد نظم بگیر دامن جمعیت و بکار بساز ۔ کہ ہیچ کار نیاید بتنہائی ۔ خلوت انار غیار باید نی بہ یار ۔ پوستین بھر دی آمد
بہار ۔ بادشاہ نے فرمایا کہ جو وزیر نے عرض کیا راست ہے لیکن بہتہی قباحتون نے سلطنت کی بارکشتی مین اندراج
پایا ہے اوسکو کیا کیا جائے گا اور مواخذہ سکا کسکی گردن پہ باقی رہیگا یعنی خلق اللہ مین بعضے ہین کہ وہ زور بازو
رکھتے ہین اور بعضے ہین کہ قوت زر سے زبردستون اور مفلسون پر غلبہ کرتے ہین اور خبث نفوس سے خلق اللہ کی خوں تلفی پر
مصروف رہتے ہین مدافعہ اوسکا کیونکر ہوگا اور حق و باطل کی کس طرح تمیز ہوسکے گی وزیر نے عرض کیا کہ اسکے واسطے حکیم
قادر نے سیاست مقرر فرمائی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ معنی سیاست کے بیان کرو وزیر نے گذارش کی ہے کہ سیاست
عدل کو کہتے ہین اور عدل نام اوسکا ہے کہ افراط اور تفریط کو موقوف کرکے ہر امر مین درجہ توسط کو اختیار کرے تاکہ
خیر الامور اوساطہا صادق آئے بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ اس دقیقہ کی باریکی کہ ہر امر مین ہزارہا پیچ کی گنجایش
رکھتی ہے اور مدارج اسکے غیر متناہی ہین طاقت بشریہ سے باہر ہے کہ رای ضعیف انسانی بغائلہ نقصان

Marfat.com

ان سکبوط کرے اور اگر غلط فہمی سے حق تلفی کسی کی ہووے تو آخرت مین قاضی روز جزا کے آگے مبتلائے بلا ہونا پڑے
پس عقلا کے تردیک اگر سو درجے مین ایک درجہ بہی راجع نقصان دنیا کا ہو تو اُس سے احتراز کرنا چاہیئے چہ جاکہ ایسی اندیشے
مہلک دینے کہ مظلمہ جنکا ابدالآباد کے واسطے متیقن ہے پس صرف اتنی مسرت نفس کے واسطے کہ ہم فرمانروا اپنی بنی نوع پر ہین
بار سلطنت سر پر رکہنا رائے اصواب اندیش سے بہت دور ہے وزیر دانا دل نے عرض کیا کہ ارشاد عالی بجا ہے کہ یہہ امر اگر موقوف
بشر کی رائے پر ہوتا تو زنہار یہہ عقدۂ مالا ینحل کسی شخص سے جیسا کہ چاہیئے کہل نہ سکتا لاکن اللہ تعالے فرماتا ہی لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعہا یہہ سچ ہی کہ وسعت ادراک انسان کب ایسی ہے کہ جمیع معاملات عالم کو کہ غیر متناہی ہین پہنچ سکے اسلیئے
اللہ تعالے نے انبیا مرسل کہ رسل برحق اُسکے ہین کہ حکما اُنکو ناموس اکبر کہتے ہین مع کتب و صحایف ہر زمانے مین پہنچے اور
اپنے سب احکام حکمت نظام اُسمین درج کرکے زبان پر انبیا کرام کے رکہے اور نام اُسکا شریعت رکہا کہ کوئی دقیقہ دقایق
کائنات سے باقی نچہوڑا اب کسی امر مین حاجت اسکی نہین ہے کہ کوئی بادشاہ اور حاکم حکم شرع مین اپنی رائے کو دخل دے بلکہ
سزا اور جزا ہر امر کی مشروحاً فرمادی ہے اور اندیشہ اسکا نہین کہ اُس حکم مین خطا واقع ہو کہ وہ سب احکام معاد اور
معاش کے حکم سے پروردگار عالم کے ہین بلکہ جزا اور مقبولیت اس امر کی خدا کریم کے نزدیک حد سے زیادہ ہے یہانتک بادشاہ پر تاکید
ہی کہ سوے انماز فرض نوافل کو بہی ترک کرے کہ اُتنا زمانہ کہ نوافل مین صرف ہووے عدل و داد خلق اللہ مین صرف کرے اب اس
جگہہ سے دریافت ہوتا ہی کہ نوافل سے عبادت کو مخلوق کے برآمد مطلوب کے واسطے موقوف کرنیکا حکم آیا ہی اسلیئے وجود حاکم قہر مانکا
مخلوقات مین ضرور ہے کہ قواعد امر بالمعروف اور نہین عن المنکر کی محافظت کرے اور قانون سیاست کو موافق شریعت
عزا کے جاری رکہے تاکوئی سرکش جادۂ اعتدال سے پاؤن باہر نہ رکہ سکے اور بادشاہ بہی اس عمل خیر مین سعادت
حاصل کرے ہمایون فال نے کہا کہ حکم حاکم قاہر پیغمبر کے بعد کہ وجود اُسکا خلق مین ضرور ہے کسطرح کا ہو اور صفات
اُسکے ضبط ملک اور ملت مین کس نوع پر چاہیئے تجسسۃ رائے نے عرض کیا کہ حاکم کو چاہیئے کہ قواعد سیاست اور دقایق عدالت
سے واقف اور بیدار مغز ہو اور اگر غافل اور عیاش ہی تو ملک و مال اُسکا معرض زوال مین قریب الانتقال ہے اور خرابی عقبے کی
بادشاہ کیواسطے اس سے زیادہ نہین ہے کہ خلق خدا سے غفلت کرے اور نفس پروری مین مشغول رہے بلکہ بادشاہ کو لازم ہے کہ خوض
و فکر رسا سے دریافت کرکے بعض گروہ کو تقویت بخشے اور مجالست اُنکی اختیار کرے اور بعض گروہ کو مغلوب اور
منکوب کرکے اُنکی صحبت سے پرہیز رکہے اور اس عمل کے بعد وہ لوگ جو راندۂ درگاہ ہونگے اُن مختارون کے واسطے کہ بادشاہ کی
ملازمت سے عزت یافتہ ہونگے اپنے سینون مین تخم کینہ بوئینگے اور انواع حیلہ و فریب سے مضامین بے اصل کو بندش دیکر نقصان
اور معایب اُنکے گوش ملازمان شاہی مین پہنچا کر منتظر اُنکے زوال عزت و جاہ کے رہینگے اگر بادشاہ جلیہ احتیاط اور دوراندیشی سے

Marfat.com

عاری ہے اور ارباب غرض کی عرض کو سمع قبول مین جگہہ دے اور تحقیق حالات کما ینبغی پر التفات نکی تو بہت سے خلل ریاست مین پیدا ہون گے اور فساد اُسکا شدہ شدہ یہانتک نفوس ارکان سلطنت مین نفوذ کریگا کہ سر شعلہ آتش فساد تا کرہ نار پہنچیگا اور مدافعہ اُسکا آب پاشی تدبیر وزرائے زمان اور فکر بادشاہ قہرمان سے زنہار نہو سکیگا بیت سنہ گوش بر قول صاحب غرض ؛ کہ از کینہ در سینہ دارد مرض ؛ بادشاہ بیدار دل چاہیئے کہ بغور ہر بات کو سمجھکے نور ادراک سے ظلمت خبث تمام بد انجام اور دروغگو کو تمیز کرے اور کبھی چشم لطف اُس گروہ بے شکوہ کی طرف نہ دیکھے بلکہ زنہار اپنی صحبت مین اُنہین بارندے تا دنیا مین خللہاے امور سلطنت سے ایمن رہے اور آخرت مین ذخیرہ اندوز سعادت ہو بیت ہر کہ درین خانہ شبے داد کرد ؛ خانۂ فردای خود آباد کرد ؛ داد گر ہے شرط جہاندار یست ؛ دولت باقی زکم آزار یست ؛ جسن بادشاہ نے مواعظ حکمانا صح کو دستور العمل کیا ملک اور رعیت اُسکی آباد و شاد و دعاگو رہے گی جیسا کہ رائے داہشلیم بادشاہ ہندی نے اپنے اساس سلطنت کو ہوشنگ کے چودہ نصیحتون پر کہ تفصیل اُسکی بید پابرہمن حکیم دانا دل نے بیان کی تہی رکھا تہا اسیطرح اُسنے تمام عمر راحت و کامرانی مین بسر کی اور اُسکے باغ سلطنت سے ہر ایک نے علی قدر حال برخورداری پائی اور جبکہ رائے داہشلیم اس منزل فانی سے ملک بقا کو سدہارا آج تک نام نیک اور ذکر جمیل اُسکا صفحۂ روزگار پر باقی ہے سچ کہا ہے کسینے مصرعہ نام نکوست حاصل ایام زندگی ؛ ہمایون فال نے جبکہ نام رائے داہشلیم اور بید پابرہمن کا سنا مانند غنچہ تازہ کہ وقت سحر حرکت نسیم سے وا ہوتا ہے شگفتہ و خندان ہو کر فرمایا کہ اے وزیر دست دید سے رائے اور برہمن کی تحقیق احوال مین دل میرا مانند عاشق مہجور بیقرار تہا اور خیالات مقالات مین ان دونو کے مانند طبع شعرای مضمون یاب شبانہ روز سرگردان ہامون و کہسار رہتا تہا اور ہر چند ان بزرگوارونکے تجسس احوال مین سعی کرتا رہا لیکن کسی نے انکے دفتر اخبار سے ایک حرف بہی میرے سمع مشتاق مین نہ پہنچایا اسوقت کہ تیرے زبان سے نام ان دونو نکا سنا معلوم ہوا کہ وزیر ہمارا انکے اخبار سے خبردار ہے شاخا کیا اور کہا مصرعہ یار در خانہ و من گرد جہان میگردم ؛ اسکے بعد کہا کہ اے وزیر باتدبیر جلد احوال داہشلیم اور بیدپا بتفصیل بیان کر کہ تو اسکے باعث میرے ادائے حق نمک سے بہرمند ہو اور مین اس مواعظ کے سننے سے اور رعیت اور سپاہ کے فایدہ پہنچانے سے خداوند کریم کے نزدیک سعادتمند ہون مصرعہ چہ خوش بودکہ برآید بیک کرشمہ دو کار

آغاز داستان داہشلیم و بیدپا برہمن کی یہہ ہے

اول ایک جملہ اور بیان کیا جاتا ہے کہ داہشلیم اور بیدپا برہمن دونون موحد خدا پرست اور عارف وقت تہے اس راہ کو کوئی نجانے کہ جیسے اسوقت کی رائے اور برہمن بت پرست ہوتے ہین سو ایسا نہین ہے اُس زمانہ مین دستور تہا ہر بادشاہ کو زبان ہندی مین رائے کہتے تہے اور عارف و درویش کا برہمن لقب کہتے تہے یہہ اتنا واسطے رفع شک کے لکہدیا گیا والا انکے حالات اور

Marfat.com

بیان سے عرفان و ایمان اونکا خود ظاہر ہوتا ہے وزیر انور ضمیر راست تدبیر نے زبان روشن بیان کو اس ترانہ فرحت افزا
کے سانہہ مترنم کیا کہ طوطیان شکرستان سخنوری اور بلبلان خوش الحان نہر پروری سے سُنا ہی کہ متعلقات سواد ہند مین
ایک بادشاہ نہا فریدون افسر جمشید لشکر جہان پرور عدالت گستر فیروز بخت ہمایون تخت رعیت نواز ظلم گداز کہ اوسنے
ظلمتِ ظلم کو یکسر صفحہ روزگار سے محو کر ڈالا نہا اور بساط عدل و داد کو چار سوی عالم مین بچھایا نہا اور دروازہ جود و
احسان کا خلق خدا کے منہہ پر بے تکلف کہول دیا نہا چنانچہ اسکے مناسب مؤلف نے کہا ہی **بیت** وہ نخل ہے جمین سلطنت
مین قد تیرا + کہ جسمین برگ عدالت ہی بار احسان ہے + اس بادشاہ کو رائے دانشلیم کہتے تھے اور دانشلیم زبان ہندی
مین بادشاہ بزرگ کو کہتے ہین اوس عصر مین پایہ تخت اوسکا سومنات نہا اسی جہت سے جو کہ بادشاہ سومنات کا ہوتا ہی
اوسے آجتک ہیمناً دانشلیم کہتے ہین اور حقیقت مین بزرگی اوسکی اسباب ظاہر اور باطن سے پائی جاتی ہے یعنی اسکی کمند ہمت
کنگرہ فلک پر حلقہ مارتی نہی اور سامان امارت اسکا احاطہ خیال مین نہین آتا نہا ہزار فیل مست اور ہزار اسکی سواری مین
موجود رہتی تہی اور لشکر مردان کاری و دلیران کارزاری حد شمار سے باہر نہا اور باایںہمہ عظمت و جبروت عدل و داد رعیت
پروری پر متوجہ نہا کہ خود بنفس نفیس ہر ایک متنفس کا حال بالمشافہ سنکر آل کار کو پہنچاتا نہا اور داد دردمندون اور ستم
رسیدونکی بوافعی دیکر ہر ایک کو راضی و خرسند کرتا نہا اور بیداد گردون کو شکنجہ سیاست مین یہانتک کہینچتا تہا کہ نام
ظلم کا صفحہ روزگار مین کسی کی زبان پر نہ آتا نہا بقول سودا **بیت** شیشے کا اگر طاق سی ریٹی نہا پاؤن + پتہر سے نکلتی
نہی صدا بسم اللہ + اور اسکی صحبت خاص مین سوا ے اندکی حکمت شعار اور حکمای فضیلت آثار اور وزرای عالیمقدار
کے بے ہنرونکو جگہہ نہ ملتی تہی اور محفل اوسکی ہمیشہ لطایف کلمات مصلحت آئین اور مکارم صفات فواید آگین سے
آراستہ رہتی تھے ایک روز اہل محفل سلطانی مین مذکور تہا کہ تمام صفات حمیدہ پر کونسی صفت کو ترجیح ہی اتفاق سب کا
اسپر ہوا کہ اکمل اخلاق پسندیدہ اور اشرف صفات حمیدہ جود ہی چنانچہ قول معلم اول یعنی ارسطو کا ہی کہ حق عبودیت کی ادنی
صفت یہ ہی کہ اللہ تعالی کو بیشتر جواد اور کریم کہلے یاد کیا کرے کہ اس صفت عالی نے جمیع موجودات مین سرایت کی ہے
اور صاحب نبوت کبری صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ مطلب اوسکا یہہ ہے کہ جود ایک درخت ہی کہ جنت کے
چمن مین اوگتا ہی اور آبیاری جوی کوثر سے نشو و نما پایا ہی اور بموجب اسی حدیث پاک کے مولوی
معنوی فرماتے ہین ؎ این سخا شاخیست از سرو بہشت + وای او کز کف چنین شاخے بہشت + اس بات کے دریافت کرنیکے
بعد دانشلیم کی طبع سلیم جوش مین آئی اور ہمت تمام اسپر مصروف ہوئی کہ اس نفس ابلہ کے فریب سے الفت اس جہان
ناپائدار کی دل مین رکہنا اور مال کو اندوختہ کر کے راہ خدا مین صرف نکرنا اور غیرون کے واسطے چہوڑ جانا

Marfat.com

اور مظلمہ اوسکا اپنے ذمہ بدلا آباد تک کہنا عقل صواب اندیش سی بہت بعید ہی اوسیدم حکم دیا کہ دروازی خزانیکے کہولین اور صلائے کرم و بخشش سب خاص و عام کو دی جبلہ یہہ ندا کانمین اہل زمانہ کے پہنچی خلق خدا جوق جوق از مسافر تا مقیم بیحد و عد جمع آئی اور ایکروز بادشاہ نے خزانہ بیشمار مخلوق پر اتیار کئے جتنا جسنے اوٹھالیا مطلق اوس سے مضائقہ نکیا حتی کہ ایکدانہ بہی زر و جواہر سے خزانہ مین باقی نرہا اور عالم مالا مال ہوگیا سب دعا دیتی ہوئے خوش خوش اپنے اپنے مسکن و ماوا کو پہنچی اور ہ گدا و فقیر غنی و امیر ہوگیا **نظم** نل سنخ برسائے سحاب دست سے لعل و گہر + ہین زشک ختن و عدن راہ گذر + گرہی زیر خاک نے پائی فلوس + تو پنجہ خورشید فلک مین ہی زر + تمام روز دالسلیم فتاب بان کے مانند زر بخشی مین مشغول رہا جبکہ سیمرغ زرین جناح عازم آشیانہ مغرب ہوا اور زاغ شب نے سایہ پر و بال سے آفاق کو چہپالیا بادشاہ نے بعد از فراغت کار و اذکار سر اپنا بستر راحت پر رکھا اور بجوم نوم عرصہ دماغ پر مستولی ہوا نقشبند خیال اور روح سیار نے رویاے صادقہ ہستی ادراک قوای باطنی کو یون اطلاع دی کہ ای بشارت ہو تجھے کہ تیری رے صواب اندیش بار دی ہوئی کہ تو نے سب خزانہ خوشنودی خالق مین صرف کیا اور خلق خدا کو راضی کیا خدا تجسی راضی ہوا اور تجہی راضی کریگا سر دست یہہ ہی دم صبح پای عزیمت رکاب مرکب مین دے اور جانب شہر فی دارالسلطنت توجہ کر کہ گنج شائگان خزانہ رایگان تجکو عنایت ہوا ہی اور وہ ایسا خزانہ ہے کہ تمام عمر خرچ کریگا تو بہی تمام نہوگا اور بعد موت کے جو کچہہ کہ پائیگا سو دیکہیگا بشارت ہو تجکو اور مبارک ہو تجکو اس خواب دیکہنے کے بعد رای کی آنکہہ کہلی اور بشارت سے بہت خوش ہوا اور تا دم صبح شکر پروردگار عالم کرتا رہا اسکے بعد شرط طہارت بجالایا اور اپنی زمانے کے قاعدے کے موافق عبادت کرتا رہا جبکہ شاہین زرین بال آشیانہ مغرب سے پرواز کر کے کنکرہ افق مشرق پر جلوہ افروز ہوا بموجب حکم بادشاہ کے رکابدار مرکب راہوار بارفتار طیار کر لایا شہریار سوار ہو کر جانب شرق دارالسلطنت روانہ ہوا جبکہ حدود آباد سی عرصہ صحراے لق و دق مین پہنچا نبلاش تعبیر خواب ہر طرف نظر جویا سے نگران تہا کہ بیک ناگاہ نگاہ ایک کوہ پر پڑی کہ مانند سرو کریمان سربلند اور استقامت مین بطور توکل گزینان پابرجا اور مستقل ہی اور کیا دیکہتا ہے کہ زیر دامن کوہ ایک غار تاریک و تار ہی اور اوس غار پر ایک درویش عالی وقار بیٹہا ہی جبکہ بادشاہ کی نظر اوس عارف آگاہ دل پر پڑی تحیت و سلام سے پیش آیا اوس درویش روشن ضمیر نے نور صفائی باطن سے نقش مراد اوسکا صفحہ سینہ سی مطالعہ کر کے زبان نیاز کہولی اور مرحبا کہا اور فرمایا کہ ای شاہ شاہان اگرچہ بمقابلہ محفل خلد مشاکل بادشاہان ہمچو تو گدا و بینوا محقر ہی اور بنظر مکانات سلطانی کہ ہم جنب جنت ہوتے ہین کاشانہ فقیر دنکا سخت بقید ہے لاکن جا دون معہود سلاطین خدا شناس سے یہہ ہی کہ دل سکستہ کو پارہ الفت و مرحمت سے پیوند کرتے ہین اور ارشاد سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہہ ہی نعم الامیر علی باب الفقیر مناسب ہی حال کے مصرعہ شاعر کا بہی ہے ؎ شاہان چہ عجب گر نوازند گدارا ایضاً شعر نظر کردن بدرویشان بزرگی را بیفزاید + سلیمان ہمہ حشمت نظر ہا بود بامورش + کیا عجب ہے کہ بادشاہ بہی تشریف لائے اور فقیر کو خوشدل کرے

Marfat.com

بجالایا بعد ساعت کے بادشاہ نے رخصت چاہی درویش نے فرمایا بیت از دست من گدا نیاید ۔ مہمانی چونتو بادشاہ ہے ۔
لاکن برسم درویشان تحفہ محقر ایک برگ سبز کہتا ہون مصرعہ گر قبول افتد زہے عز و شرف ۔ وہ یہہ ہے کہ والد سے مجھی ایک میراث
پہنچی ہے اور مین عسرت پا پنا اُسکا مدت دراز سے ہون اس انتظار مین کہ جو سزاوار اُسکا ہو اُسکے حوالہ کرون اور مین بفراغ خاطر باقی
انفاس عبادت خالق مین بسر کرون سو وہ یہہ ہے کہ اس غار کے کنج مین ایک گنج ہی کہ زر سرخ اور جواہر گران بہا سے بھرا اور حد شمار سے
باہر ہی اور میرا بیٹھنا اس جگہہ دو فائدونکے واسطے تہا ایک تو یہہ کہ باعث سرمایہ قناعت تہا کہ القناعۃ کنز لا ینفد اور دوسرے دامن
توکل اُسکے وسیلے سے ہاتھہ آیا تہا بموجب بیت کسے کہ روے توکل ندید ہیچ ندید ۔ کسے کہ گنج قناعت نیافت ہیچ نیافت
اب تو اس مصرعہ کے موافق عمل فرما المولف ع غیب سے جو آئے سو بے عیب ہے ۔ بادشاہ نے قبول کیا اور حکم دیا کہ جلد اس
غار کو کھودین جبکہ کھودنے والون نے کھودنا شروع کیا بعد ساعت کے خزانہ تک پہنچے جسوقت کہ قفل خانہ کے تختے کا تو اُنہون نے
کیا ہین کہ ایک خزانہ ہی کہ محاسب کی عقل جسکے حد شمار مین عاجز ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ اس سب کو اُٹہا کے خزانہ بادشاہی
مین داخل کرین حکم کی دیر تہی کہ ہزارون آدمی اور باربردار موجود ہوے اور اُس سبکو ایک مکان علیحدہ مین لیجاکے رکہا اسکے بعد
بادشاہ تشریف لایا اور فرمایا کہ قفل ہر صندوق کا کھولین جبکہ قفل اُنکے واہوے بادشاہ ایک ایک چیز نادر و نایاب کو دیکہتا تہا
اور متحیر ہوتا تہا اور زبان شکر بیان سے کہتا تہا کہ مین ذرہ بیمقدار کب اس مقدار کی لیاقت رکہتا تہا مگر وہ وہاب ہے
جسے چاہے سو عطا کرے اُسکے کرم کے نزدیک یہہ بہی بے حقیقت ہی اسی طرح سے ملاحظہ کرتا تہا اور حمد و ثنائے رب قدیر مین مشغول
تہا کہ ناگاہ صندوق کلان مین ایک درج زرنگار مرصع کار نکلا کہ تمام اطراف اُسکے بند ہاے پولاد سے مستحکم کیے ہوے تہے اور قفل
رومی ہزار مضبوطی سے اُسپر لگایا تہا کہ دندانہ کسی کلید کا اُسپر کارگر نہوتا تہا اور عقدہ اُس کا کسی کے ناخن تدبیر سے نکہلتا تہا بادشاہ نے
دلمین کہا کہ شاید اسمین وہ جواہر ہین کہ سارا خزانہ اُسکے آگے بیمقدار ہے آہنگران حکمت دست کو بلاکر کہا کہ اسے اس تدبیر سے
کہولو کہ جو شی ہین ودیعت رکہی ہے اُسے گزند نہ پہنچے القصہ جب کہ وہ درج کہولا اُسمین ایک صندوقچہ مانند برج
آسمان کے ستارہائے جواہر سے مزین نکلا اور اُس صندوقچہ مین ایک ڈبا تہا کہ نہایت صفا مین مانند ماہتاب کے مجلی تہا شاہ نے اُسے
اپنے ہاتہہ مین لیکر کہولا دیکہا کہ ایک پرچہ حریر ہے کہ چند سطرین اُسپر خط سریانی سے لکہین ہین والبتہ دیکہکر متعجب ہوا
کہ یہہ کیا چیز ہے بعضون نے کہا کہ نام و نشان اور حسب و نسب اس خزانہ کی لکہی ہے اور بعضون نے تجویز کیا کہ بطور طلسم یا
عمل کے ہے کہ حفاظت گنج کیواسطے لکہا گیا ہی جبکہ گفتگو ارباب صحبت کی اس باب مین زیادہ حد سے گذری شاہ نے کہا جبتک کہ
یہہ پڑہا نجائیگا تردد خاطر رفع نہوگا حاضران محفل مین اُس خط کے پڑہنے کی مہارت کوئی نرکہتا تہا مگر ایک حکیم زاویہ نشین
کہ جمیع فنون مین دستگاہ رکہتا تہا ارکان سلطنت اُس حکیم کو بہ منت صحبت بادشاہ مین لائے بادشاہ شرط تکریم بجالایا

۱۲۵ ظ خوار کردہ شدہ ۱۲۵ ۱۲ قناعت دہ گنج ہا کہ نہمین ۱۲ ۱۲۵ و ہاب و رزق ۱۲۵ ۱۲ و رزق اور عطا کیا ۱۲ ۱۲۵

Marfat.com

اور فرمایا کہ آپکے تکلیف دینے کا سبب یہہ ہے کہ اس راز مخفی سے آگاہی دیجیے یعنے مطلب ان سطرونکا کہ ہم ناواقف اور مشتاق اسکے
ہین بتفصیل فرمایے حکیم نے اُس خط کو پڑہا اور بعد غور و تامل کے فرمایا کہ اس مکتوب مین فوائد بیشمار ہین اور یہہ ریکتا حقیقت مین
اس گنجکا حاصل ہے کہ قیمت جسکی پلۂ ارض و سما مین تل نہین سکتی ہے القصہ مطلب اس سطور کا حرفاً حرفاً یہہ ہے کہ مین بادشاہ وقت
ہون یعنے ہوشنگ بن سیامک بن کیومرث بن سام بن نوح علیہ السلام اور اس گنجکو مین امانت رکہتا ہون راے عظیم بادشاہ
سومناتؔ کیواسطے کہ لقب اُس کا دانشلیم ہوگا اور اس راز غیب سے سوے اللہ جل و علی کسیکو خبر نہتی مگر مجہے از روے الہام اتنا معلوم ہوا کہ خزانہ
اُسکے نصیب مین ہے یہہ کتبہ لکہکے خزانیکے ایک صندوق مین رکہا ہے کہ جب اس خزانہ کو وہ پائے اور یہہ تحریر ہاتہہ آئے اسے مشرح دریافت
کرکے دستور العمل اپنا فرمائے تا سعادت دارین حاصل کرے اور اتنا سمجہے کہ زر و مال دنیا سے دل لگانا کام عقلا کا نہین ہے
کہ یہہ ہرجائی دست بدست پہرتی ہے اور مانند قحبہ کے ایک کی پابند نہین رہتی ہے نظم دنیا ایک زال بیسوا ہے بے مہر و وفا
ویسیا ہے ؛ مردون کے لئے یہہ زن ہے، رہزن ؛ دنیا کی عدو ہے، دین کی دشمن ؛ رہتی نہین ایک جا پہ جم کر ؛ پہرتی ہے برنگ شوہر گہر گہر
اور اتنا سمجہہ کہ دستور العمل سلطنت کا ہے کہ بادشاہونکو اُس سے گریز نہین ہے اور جو بادشاہ کہ اس وصیت پر چلیگا بخت و
دولت اُسکے یار ہونگے اور جو بادشاہ کہ ان چودہ قاعدونکے خلاف کام کریگا سلطنت اُسکی کبہی جلوہ پکڑیگی اور ارکان سلطنت
ہمیشہ تزلزل مین رہین گے اور اساس سلطنت بے استحکام وصیتین یہہ ہین **وصیت پہلی** یہہ ہے کہ بادشاہ
جسکو سرفرازی بخشی اور عزت افزائی اُسکی کرے پہر اُسے کسی دشمن کے کہنے سے یا کوئی خطا اُس سے صادر ہو تو یکایک یہ
عزت سے نگرائے اور تذلیل اور توہین اُسکی پسند نفرمائے وجہ یہہ ہے کہ اہل زمانہ جسکو کہ عزیز کردہ سلطان دیکہتے ہین یہہ لازم
حسد پڑا ہے کہ خواہان اُسکے زوال دولت کے ہوتے ہین اور مقدار اپنے اپنے حسد کے خیر خواہی کے پردہ مین
دور دور سے مضمون بیچدار تراشکے لاتے ہین کہ اگر کسی پہلو سے بہی عرض اُنکی مقبول ہو جائے تو مطلب برآئے
کہ وہ کلام آخر کار منتہی اُس عزیز کے تخریب پر ہوتا ہے اسلئے بادشاہ بیدار مغز کو چاہیے کہ اُنکے ابتداے کلام
سے انتہاے مطلب کو پہنچکے جواب دندان شکن ایسے پردے مین دے کہ حوصلہ تمام بدانجام کا پست ہو جاے
وصیت دوسری یہہ ہے کہ ساعی اور چغل کو اپنی محفل مین بار ندے کہ یہہ فتنہ انگیز اور جنگجو ہوتے ہین
اور نہایت انکی کم از شیطان نہین ہے بلکہ جب یہہ صفت اُسمین یقین مشاہدہ کرے تو کسی حیلہ سے اس آتش فساد کو
آب شمشیر سے بجہا دے تا وہ فساد اُس کا عرصہ جہان کو گہیر نہ لے **بیت** آتشے را کہ سوخت ازان ؛ چز بکشتن علاج نتوان کرد
وصیت تیسری یہہ ہے، کہ اپنے امرا و ارکان دولت کے ساتہہ طریق موافقت اور سلوک جاری رکہے اور باتفاق مصاحبان یکدل
و مشیران عالی منزل کارہاے کلی کو سرانجام دیتا رہے **لمولفہ بیت** تسخیر ملک کی ہے بنا اتفاق سے ؛ برباد ہو گئی ہے ریاست نفاق سے

Marfat.com

وصیت چوتھی یہہ ہی کہ مداہنت[1] اور چاپلوسی پر دشمن کے مغرور نہو ہر چند تملق اور تضرع کرے اعتماد اوسپر نہ لائے کہ دشمن کبھی دوست نہین ہوتا ہے **بیت** ہو جو دشمن دوست رو ہی اوس سے لازم احتراز ٭ اُمِّ صبیان ہوتی ہے بچون کے حق مین جانگداز ٭ دشمنی سے خواہش دل جسکہ بر آتی نہین ٭ دوستی کرتے ہین آخر بنکے یار دلنواز ٭ موافق اسکے فنی کشمیری کہتا ہے **ع** بر نوشتہ ہاے دشمن تکیہ کردن ابلہی ست ٭ پائے بوسن سیل از پا افگند دیوار را **وصیت پانچوین** یہہ ہی جسکہ گوہر مراد ہاتھ آئے اوسے کمال محافظت سی رکہی تنہا ون اور غفلت سی ضایع نکرے والا پہر تدارک اوسکا نہو سکیگا اور بجز پشیمانی کچھہ ہاتھ نہ آئے گا **وصیت چھٹی** یہہ ہے کہ کسی کام مین عجلت نکری بلکہ تامل اور تانی[2] کو عادت کرے کہ مضار تعجیل کے بسیار اور منافع صبر و سکون کے بے شمار ہین **بیت** نہ کسی امر مین کرو تعجیل ٭ کرتی ہی خوار کام کو تعجیل ٭ کام ہوگا خراب عجلت سی ٭ نفع ہووے نہ پھر ندامت سے **وصیت ساتوین** یہہ ہی کہ عنان تدبیر اور استقامت کو ہاتھ سے نہ چھوڑی اور کسی مشکل مین دست و پا چہ نہو بینی اگر گروہ دشمنونکا اوسکے ضرر اور ہلاکت پر متفق ہو جائے تو لازم ہمت و تدبیر یہہ ہی کہ ہوش باختہ نہو جائے اور انہین دشمنون مین سے ایک شخص کے ساتھہ راہ و رسم پیدا کرکے صورت اپنی نجات کی نکالے کہ حدیث شریف مین آیا ہی اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ[3] اونکی بناے فریب کو تیر بکر سے کہو ڈالے کہ عاقلون نے کہا ہی **بیت** از دام مکر خصم بحیلہ توان گریخت ٭ قد یُفلِحُ الحدیدُ کما قیلَ بالحدیدِ[4] **وصیت آٹھوین** یہہ ہے کہ اہل حقد اور حسد سے بچتا رہی اور انکی چرب زبانی پر غافل نہو جائے کہ جب نہال کینہ زمین سینہ مین اہل حسد کے نشو و نما پائیگا پھر سوا ضرر و آزار کے کچھہ پہل نہ لائیگا **بیت** کینہ بہر سینہ کہ بنہا درخت ٭ دل شود تش از پے آزار سخت ٭ **وصیت نوین** یہہ ہی کہ عفو کو شعار اپنا کرے کہ ملازمون اور رفیقون اور غریبونکو تہوڑے قصور پر شکنجۂ عتاب سخت[5] مین نکھینچی اکثر درگذر کری اور اغماض[6] سی اوسے نا دیدہ و ناشنیدہ کر ڈالے اور اسی طرح بادشاہان ماضی ذوی الاحترام اپنے رفقا اور غربا پر رحمت کی نظر اور خطاؤن سے درگذر کرتے رہی ہین **بقول ناسخ** آگاہ قدیم سے ہی سب خلق خدا ٭ چھوٹون سی خطا ہی اور بزرگون سے عطا ٭ جسکو کہ سرفراز کیا شفقت سی ٭ مست اوسکو گر اگرچہ ہووے بہی خطا ٭ **وصیت دسوین** یہہ ہی کہ کسیکے درپے آزار نہو کہ جزا[7] سیئۃ سیئۃ مثلہا یعنے جزا بدی کی بدی ہے مانند اوسکے تا نہی بہی لاحق نہو بلکہ باران احسان کو سر بر خلق خدا کے حتی الوسع برسا تا رہ تاکہ تیری باغ مراد مین اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ[8] گلہاے تمنا شگفتہ ہون **قطعہ** نیک ار کنی بجاے تو نیکی کنند باز ٭ ور بد کنی بجاے تو از بد تر کنند ٭ امروز ہستی از بد و از نیک بیخبر ٭ روزے بود کہ از بد و نیکت خبر کنند **وصیت گیارہوین** یہہ ہی کہ بہل اوس کام کا کہ لایق اپنی وضع کے نہو ہرگز نکری بہت اشخص ہین کہ اپنی طریق اور وضع چہوڑ کر غیرون کے طریق پر چلتے ہین اور وہ طریق کبہی انجام کو نہین پہنچتا ہی اور اپنے کام سی بہی جاتے رہتے ہین بقول جرات **ع** کہ بہولی اپنی بہی چلا جو ہنس کی چال **وصیت بارہوین** یہہ ہے کہ اپنا حال حلم و ثبات سے

---

[1] مداہنت تسہیل کرنا دنیانت و نفاق کرنا دوستی ظاہر کرنا باطن مین عداوت رکہنا

[2] تانی آہستگی

[3] اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ لڑائی فریب ہی

[4] قد یُفلِحُ الحدیدُ کما قیلَ بالحدیدِ لوہا لوہے سے کاٹا جاتا ہے

[5] شکنجۂ عتاب سخت سخت سزا

[6] اغماض چشم پوشی

[7] جزا بدلہ

[8] اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ اگر تم نیکی کرو گے تو اپنے لیے نیکی کرو گے

Marfat.com

آراستہ کرے کہ حلم نہایت امر ملیح ہی اور نکتہ ہی کاد الحلیم ان یکون نبیا حدیث صحیح ہی **بیت** جانتے ہین جہاں تدبیر و حلم + تیغ آہن سے ہے برّان تیغ حلم + **وصیت تیرہوین**[۱۳] یہہ ہے کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ ملازم امین و معتمد کو رکہے اور شخص خاین اور غدّار سے اجتناب کرے جبکہ مجاور عتبہ سلطنت صفت امانت سے موصوف ہونگے تو رعایا اور برایا براحت و آسانی زندگانی بسر کرینگے اور اگر عیاذاً باللہ چہرۂ حال اونکا رنگ خیانت سی سیاہ ہوگا اور بادشاہ کے نزدیک انکی بات درجۂ اعتبار کو پہنچی ہوگی تو یقینی اپنی جبلت کے موافق حق بیگناہونکا تلف کرکے اونکو معرض تلف مین ڈالینگے اور یہہ مقرر ہے کہ رستم رسید دونکی تا پیر آہ سنی نتیجۂ بد بارگاہ کبریائی سے بادشاہ کے واسطے مرتب ہوگا **ناسخ** چاہیئے ہون اہلکار شہ امین + دولت و حشمت مین رکہیں پاس دین + بادشہ کا ملک تا آباد ہو + ہو خدا راضی رعیت شاد ہو + اور اگر ہو جائین خاین اہلکار + ملک ہو ویران رعیت خوار و زار + **وصیت چودہوین**[۱۴] یہ ہی کہ محنت روزگار اور انقلاب چرخ دوار سے چاہیئے کہ غبار ملال اوسکی دامن ہمت پر نہ بیٹہے کسواسطے کہ مرد عاقل ہمیشہ پشتۂ تلبن بلا ہوتا ہی یعنے فکرہای آخر بینی اور اندیشہ دور و دراز مین مبتلا رہتا ہی اوسکی روشنی طبع اوسکے واسطے خود بلا بنجاتی ہے اور شخص غافل راحت سے روزگار بسر کرتا ہے یعنی کسی طرح کی فکر اوسکے دلمین راہ نہین پاتی ہی بموجب **بیت** دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند + آنرا کہ عقل بیش غم روزگار بیش + اور دوسرے لازمہ مزاج فلک سفلہ پرور ہے کہ اہل کمال اور صاحب ہنر کو ہمیشہ فشار و تپلہ رہتا ہی اور بے ہنرون اور بے معنی مغرورون کو ترقی کرنیمین شبانہ روز سرگرم اور سریع السیر رہتا ہے **بیت** اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان + طوق زرّین ہمہ در گردن خری بینم + پس یقین جان کہ بے الطاف لطف ازل اور بغیر عنایت فیض لم یزل کے تیر سعادت ہدف مراد پر نہین بیٹہتا ہے اور فضل ہنر بے اعانت قضا و قدر کے کچھ کام نہین آتا ہے سچ ہی کہ دولت اکتساب علم و ہنر سے نہیں ہے بلکہ وابستہ احکام قضا و قدر ہے **بیت** دولت نہ باکتساب علم و ہنرست + وابستہ احکام قضا و قدرست + اور موافق اسکے ناسخ نے لکہا ہی **رباعی** ہاتھ آتی ہی کب علم و ہنر سے دولت + ملتی ہے قضا و قدر سے دولت + جو علم و ہنر رکہتے ہین وہ ہین محروم + نادان ہی بل احمق و خر سے دولت + اور یہہ چودہ وصیتین کہ بیان ہوچکین ہر وصیت کیواسطے حکایت معتبر اور داستان بہتر مقرر ہے اگر بادشاہ چاہی کہ اونکی تفاسیر پر اطلاع پائے تو بجانب کوہ سراندیپ قدیم گاہ سیدنا ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کا ہے توجہ فرمائی کہ یہہ عقدہ اوس جگہہ تفصیل تمام کہلجائے اور کل مطلوب کلی اوس روضۂ جنت نظیر مین شگفتگی پائے **وَاللّٰہُ مُؤَیِّدٌ لِوُصُوْلِ الْمَطْلَبِ وَحُصُوْلِ الْمَقْصُوْدِ** + جبکہ حکیم دانا دل نے یہہ تفصیل کاخین رای منہ آرای کے پہنچائی + دانشلیم نے بنوازش خسروانہ اوسی سرفراز فرمایا اور صحیفہ سراپا حکمت کو تعظیم تمام چوم کر تعویذ بازوے شہریاری کیا اور فرمایا وہ گنج کہ مجہی خواب مین جسکا نشان اور بشارت دی تہی وہ یہی گنج اسرار ہی + دبدبہای درم و دینار الحمد للہ کہ متاع دنیا اسقدر حاصل ہی کہ زیادہ اس سے احتیاج نہیں ہے اور حقیقت اس محقر یافتہ کی نایافتہ سے بدتر

Marfat.com

جانتا ہون مین اب لازم یہہ ہے کہ شکرانی مین اس پندنامے کے کہ کنج حقیقی ہی ہے، اس دفینہ کو بھی کہ ہاتھہ آیا ہی برمجصد قہ
ارباب استحقاق کو پہنچاؤن اور یہہ ہدیہ ثواب روح بافتوح ہوشنگ بادشاہ کو واصل کرون اور مین بحکم الدال علی الخیر کفاعلہ اس
تحفہ خبر سے بہرہ مند ہون خدام بادشاہی نے حسب ایمائے عالی مجموع اس دفینہ کو کہ جو نقود اور لآلی سے بہرا تہا رضاے
خدا لایزال مین اہل استحقاق کو بانٹ دیا اور کچھہ اُس مین سے باقی نر کہا جبکہ اس حال سے فراغت پائی
بادشاہ مسند شاہی پر جلوہ افروز ہوا اور شب ہمہ شب اس اندیشہ مین رہتا تہا کہ جانب سراندیپ روانہ ہوکر مقصد اتمام
اور مطلوب سرانجام کو پہنچے اور تفصیل وصایا پر معرفت تمام حاصل کرکے اُسے عمدہ مملکت داری اور رکن رکین بادشاہی
کرے ایکدن دم صبح دا بشلیم نے فرمایا دو شخصونکو کہ مقربان حضرت اور صدق مشاورت اور حسن تدبیر اور خیر اندیشی مین مشار الیہ
وقت کے تہے اُنہین حاضر کرین جبکہ بموجب حکم دونون شخص حاضر ہوے اور زمین ادب چومکے دست بستہ استادہ ہوے بادشاہ نے مرحمت
خسروانہ سے سرافراز کرکے مکنون خاطر فیض مظاہر سے کہ عزم سفر سراندیپ دلمین رکہتا تہا اطلاع دی کہ اس امر مین عنان اختیار میرے
قبضہ اقتدار سے باہر ہے تم اسمین کیا صلاح دیتے ہو اور بینے مدت مدید سے حل اس عقدیکا تمہارے ناخن تدبیر پر رکہا ہے اور بنیاد مہمات
مالی وملکی کو تمہاری راے صواب نما کے سپرد کیا ہی اب اس مقدمہ خاص مین کہ میرا عمدہ مقاصد اور اہم مطالب ہے کیا صلاح دیتے ہو تا
مین اسکے اطراف وجوانب پر نظر تامل کرکے جس تدبیر پر کہ اتفاق سبکی راے ون کا ہو اُسکو اصل الباب اور قابل عمل سمجھون شعر
بنا کار بر تدبیر باید ؛ کہ بے تدبیر کار بر نیاید ؛ وزیرون نے عرض کیا کہ اس بات کا جواب فی البدیہہ نچاہیے اور سلاطین کے ارشاد مین
بے تامل بات کہنا رزنا سنجیدہ اور محک نا رسیدہ کے مانند ہی چنانچہ وزرا نے دوسرے دن غور تمام کے بعد عرض کیا کہ غلامون کے خاطر
مین یہہ آتا ہی کہ اس سفر مین فائدہ تہوڑا اور مشقت زیادہ ہی کہ راحت اور لذت زندگانی بالکل برطرف ہوجائیگی اور محنت وریاضت
اور کربت غربت بہت اُٹہانی پڑیگی اور یہہ بات ضمیر منیر بادشاہ عالم پناہ سے مخفی نہین ہے السفر قطعۃ من السقر شعلہ
سینہ سوز والجار عظیم البلا رناوک ہے جگر دوز آنکہون نے اس سبب سے سر پر جگہ پائی ہی کہ زاویہ خانہ سے قدم باہر نہین رکہتے
ہین اور قطرات سرشک اس باعث سے پامال رہتی ہین کہ گوشہ کاشانہ مین قرار نہین پکڑتے ہین لمولفہ بیت سفر مین
سو طرح کی محنتین ہین ؛ اقامت مین سراسر راحتین ہین ؛ مرد عاقل کو چاہیے کہ راحت کو محنت سے بدلے اور غربت کو عوض
اقامت کے خرید نکرے حاصل کلام یہہ ہے، کہ اگر حضر مین اچھی گذرے تو سفر کو ہرگز اختیار نہ کرے اور اگر ایسا کریگا تو اُسپر وہ گذریگا
جو کہ اُس کبوتر پر گذرا بادشاہ نے کہا کہ ماجراے کبوتر کیونکر تہا حکایت وزیرون نے عرض کیا سنا ہے کہ دو کبوتر باہم
ایک آشیانے مین مسکن تہے اور ایک ہی کاشانے مین ہمراز نہ غبار اغیار سے انکے خاطر پر گرد تہی اور نہ محنت روزگار
سے انکے دل پر درد تہا محض آب ودانہ پر قناعت کرکے مانند درویش گوشہ نشین کے کنج توکل اختیار کیا تہا نام ایک کا بازندہ

60203

Marfat.com

تنہا اور نام دوسیر یکا نوازندہ شام و سحر باتفاق یکدیگر نغمات موزون سے یاد الہی مین ترانہ سازی کرتے تہے اور کبھی الحان روح افزا مین مضامین گوناگون سے خوش آوازی کرتے تہے فلک تفرقہ انداز اُن دو یار راست کردار کے موافقت پر حسد لیگیا اور چرخ سحر ساز نے اُن دو ہمدم و دمساز پر افسون دم کیا بقول سودا بیت پہنچے ہی بخنیق چرخ تاک کے سنگ تفرقہ بیٹھکے ایکدم کہین نہ سنجیدہ ہمکلام دو یہ بازندہ کو یکایک آرزوی سفر دلمین پیدا ہوئی نوازندہ سے کہا کہ ہم کب تک اس آسیا مین رہا کرین اور محبوسون کی مانند ایک ہی کاشانے مین عمر عزیز کو بسر کرین اب دل چاہتا ہی کہ چندے سیر اطراف جہان سے دل خوش کرین اور لذت سرد و گرم زمانہ سے دل و گوش و چشم کو آشنا بنائین بموجب فرمان عظیم الشان قل سیروا فی الارض کے کاربند ہون کہ سفر مین عجائب بسیار دیکھنے مین آتے ہین اور فائدے بیشمار حاصل ہوتے ہین بزرگون نے کہا ہے السفر وسیلۃ الظفر اور تلوار جب تک میان سے باہر نہین آتی ہے معرکۂ میدان مین سرخروئی نہین حاصل کرتی ہے اور قلم جب تک کہ راہ رقم مین سر کو قدم بنا کر سیر نہین کرتا ہے نقش عبارت زیبا صفحۂ وجود پر ظہور نہین پکڑتا ہے آسمان نے کہ ہمیشہ سفر اختیار کیا ہے اس سبب سے بالاتر اور زمین باستمرار ہے گوناگون ہے اور زمین کہ ہمیشہ پابند سکون ہے اسلئے پائمال عالم اور زبون ہے بیت بجرم خاک دگردون نگاہ باید کرد ؛ کہ این کجاست بآرام و آن کجا ز سفر ؛ سفر مربی مردست و آستانہ جاہ ؛ سفر خزانہ مالست و اوستاد ہنر ؛ درخت گر متحرک شدے ز جائے بجائے ؛ نہ رنج ارہ کشیدے و نہ جفائے تبر ؛ نوازندہ نے کہا اے یار ہمدم تو نے مشقت سفر کی نہین کہینچی ہی اور کز غربت نہین دیکھی اور یہہ نکتہ الغربۃ کربۃ تیرے گوش جان تک نہین پہنچا ہی اور بادگرم الفرقۃ حرقۃ تیری گلشن دلمین وزان نہین ہوئی ہے سفر وہ درخت ہے کہ سوائے ثمر فراق اور میوہ نہین لاتا ہے اور غربت وہ ابر ہے کہ سوائے باران مذلت کے ناکامی کی اور قطرہ نہین برساتا ہی بازندہ نے کہا اگرچہ رنج غربت بلاجان فرسا ہے لاکن تفرج بلدان اور مشاہدۂ غرائب جہان کسطرح کا روح افزا ہی اور جبکہ طبیعت تکلیف سفر سے آشنا ہو جاتی ہی تو پھر کسی تکلیف سے متالم نہین ہوتی بلکہ بملاحظہ عجائب دیہات و ولایات اور نہا و گلزار سے تفرج حاصل ہوتی ہی نوازندہ نے کہا کہ اے رفیق تفرج اطراف عالم اور تماشاے ریاض ارم یاران ہمدم اور دوستان محرم کے ساتھہ خوش آتا ہے بیت وہ ہم نہین جو کرین سیر بوستان تنہا ؛ بہشت ہو تو نہ منہ کیجے باغبان تنہا ؛ اور جسکا دل کہ آتش فراق یار و دیار سے برشتہ ہوا اُسے سیر و شہر و ریاض بہلا کیونکر مسرور اور خندان کر سکیگی القصہ بعد رد و قدح بسیار اُن دو یار دمساز نے قطع کلام کیا اور ایک نے دوسرے کو باصد حسرت و یاس وداع کیا اور بازندہ نے بجانب ہوا پرواز کی اور نوازندہ نے بچشم گریان اور باحال بریان رخصت کر کے مراجعت کی اور غم جدائی اور تنہائی پر کلبۂ احزان مین بیٹھکے زار زار تمام روز و شب رو تا رہا اور یہہ شعر مولف کا تکرار کرتا تہا ؎ آتش غم سے میرا دل کیون نہو جل کر کباب ؛ ابر ہے

Marfat.com

مینا ہی مے ہی ہاے ساقی تو نہین + اور کبھی یہ شعر مؤلف کا پڑہتا تہا اور کہتا تہا کہ ای بازندہ شعر کوئی نہ اس طرح سے
کسی بیگانیسے کرے + تو نے کیا سلوک جو مجھ آشنا کے ساتھ + اور بازندہ روئے ہوا پر شوق تمام سی پرواز کنان سیر کوہ ہاے
بلند اور بوستان فردوس مانند کی کرتا تہا اور خوش ہوتا تہا کہ ناگاہ ایک پہاڑ دیکھا کہ بلندی مین فلک سی لاف برابری مارتا تہا
اور عظمت تمام سی کرۂ زمین کو زیر دامن تودۂ خاک سمجہتا تہا اوسکے زیر دامن ایک مرغزار دیکھا کہ سواد مینا رنگ سبزۂ خضرا[51] مینو کے
مانند دلکشا اور اوسکے نسیم خالیہ[52] سی سرنا فہ مشک تتار سی زیادہ عطر ساہتی **مثنوی** صد ہزاران گل شگفتہ درو + سبزہ بیدار
و آب خفتہ درو + ہر گلے گونہ گونہ از رنگے + بوے ہر گل رسیدہ فرسنگے + بازندہ کو وہ منزل خوش اور سیاد لکش پسند آئی اور دن
بہی آخر ہو چکا تہا قصد بسیر یکا کر کے وہین مقام کیا ہنوز رنج راہ سی آسودہ نہوا تہا اور نفس راحت آسایش سی زیست کیا تہا کہ
بیک نگاہ فراش سبک سیر بادنے سائبان ابر کو فضاے ہوا مین ایستادہ کیا اور خروش رعد و نہیب برق سی جہان آرمیدہ درہم اور برہم
ہوا کثرت اور شدت تگرگ باری[53] سی شور نشور برپا تہا **بیت** خرمن مہ کو خطر تہا برق کے انداز سے + گوش کر دبی ہوئی[54] گرد عد کی
آواز سے + بازندہ کو اوسوقت ایسی جاے کہ تیر باران سحاب[55] بسلے امین رہ نملی اور ایسا گوشہ کہ صد بر دز مہریری[56] سے محفوظ رہے سیر نہوا کبہی
درخت کی شاخونکے تلے چہپتا تہا اور کبہی برگ درختان کی پناہ لیتا تہا ہر دم آسیب زالے باریکا زیادہ ہوتا تہا اور ہر لحظہ نہیب رعد
برق رو ببرقی کرتا تہا بازندہ نے جبکہ یہہ حال دیکہا یہہ اشعار مولف کہ اوسکے حسب حال تہی پڑہنے شروع کیے **بیت** فراق
یار مین مت گرمیان کر ہمسے جا بدلی + دل افسردہ کو ٹہنڈی ہوا مت جلا بدلی + ترے آنیسے دل بانی ہوا جاتا ہی ذرا پیرہن
خدا کے واسطے لے اپنی گہر کا رات نہ بدلی + فراق شمع رویان سر سے پا تک آبلہ ہونمین + جلا مت مجکو جا بدلی رولا مت مجکو جا بدلی
القصہ بازندہ ناکام نے بلاے بے ہنگام پر صبر کیا اور گوشہ آشیانہ اور مصاحبت یار وفادار کو ہر دم یاد کرتا تہا اور آہ سرد باہزار
حسرت و درد کہینچتا تہا اور کہتا تہا **بیت** گر خبر ہوتی جدائی ایسی ہوتی ہی بلا + اوس پری سے ہم نہ سایئگی طرح ہوتے جدا +
جسوقت کہ خط صبح حاشیہ مغرب پر کہینچا گیا اور رقم ظلمت شبکو ورق روزگار سے محو کیا اور فرمان آفتاب عالمتاب شش و انگ
عالم مین درخشان اور ساحت زمین و آسمان مین رخشان ہوا **بیت** جبکہ مشرق سی ظہور اپنا کیا خورشید نے + قاف سے تا قاف
روشن کر دیا خورشید نے + بالقصہ دم صبح بازندہ نے پرواز کی مگر متردد اوڑتا تہا اور دلمین کہتا تہا کہ خانہ قدیم کیطرف مراجعت
کرون اور کبہی کہتا تہا کہ شرم آتی ہے کہ لوگ کہینگے کہ کیا سمجھ کے گیا تہا اور کیا سمجھ کے پہر آیا اور یاد کرتا تہا کہ بس ایک ہی دفعہ مین
عافیت تنگ ہوئی اور محنت سفر کی نہ کہینچ سکا اور جانیکے وقت کہنا میرا نہ مانا اس فکر اور تردد مین اوڑتا تہا اور ہنوز قول فیصل نے
درمیان اسکے اور مشیر دل کے قرار نپایا تہا کہ اس اثنا مین ایک شاہین تیز بال سخت چنگال روی ہوا پر بلند ہوا کہ شعاع آفتاب سی جلد تر رسید
جا پڑتا تہا اور تیز اندیشہ سی بہی سبقت کر کے ہدف شکار پر پہنچتا تہا بیک ناگاہ نظر اوس شاہین شکار جو کی بازندہ پر پڑی بازندہ نے بہی دیکہا کہ فضا در

Marfat.com

پر مجھے لے آئی بیچاری کبوتر کا دل مانند سیماب آتش رسیدہ کے تڑپنے لگا اور جو قوت کہ اعضای بدنی مین تہی دفعتہً جاتی رہی لمولفہ

بیت ہوا شہباز کی دہشت سی حال انتر کبوتر کا ✦ ہوا پرواز سے معذور پر شہپر کبوتر کا ✦ القصہ شاہین بلند پرواز کبوتر مسکین و زار کو

پہلے ہی حملہ مین لیگیا باز ندہ نے جبکہ آپکو گرفتار چنگل بلا دیکھا دلمین کہا کہ اگر ابکی بار پروردگار اس بلا سے نجات بخشی تو تمام عمر

خیال سفر کو دلمین جگہہ ندونگا بلکہ الیقینیہ العمر گوشہ کاشانے سی پاؤن نہ باہر نکالونگا اس عرصے مین شاہین چاہتا تہا کہ

کہانا اسکا شروع کری کہ امداد غیبی سے ایک عقاب آہنی چنگال پیدا ہوا کہ شاہین اوسکی تیز دستی کے آگے مگس کی مانند

تہا اتفاقاً نظر اوسکی شاہین و کبوتر پہ پڑی بس دیکہتی ہی حملہ آور ہوا ہر چند شاہین کو عقاب سے قوت مقابلے کی نہ تہی لاکن

عرق حمیت شاہین کی بہی جوش مین آئے عقاب اور شاہین مین مجادلہ شروع ہوا **بیت** مرغ بارع جنگ دیدیو بدادیا بین حیلہ

از میانہ بجست باز ندہ نے فرصت پاکے ایک سوراخ مین کہ کنجشک ہزار مشکل سے اوسمین گنجائش پاتے آپکو پنہان کیا اور

خوف جان سے یہان تک لاغر اور باریک بنگیا کہ اوس سوراخ تنگ و تاریک مین در آیا اور تمام شب و روز اہی پتھر کے نیچے بسر کیا جبکہ کبوتر سفید

بال صبح نے آشیانہ سپہر سے پر مارنا شروع کیا اور زاغ شب سیہ فام عنقا صفت نظر سے غائب ہوگیا باز ندہ باوجود ہزار دلی و

بیطاقتی کے اوڑا اور بجرات تمام پر و بال مارنا شروع کیا ترسان و ہراسان لرزیدن و تپیدن ہزار جا پر اوسکی نظر کنان اوڑا جاتا تہا ناگاہ

ایک جگہہ دیکہا کہ ایک کبوتر ہی کہ دانہ چند اوسکے آگے پڑے ہین اور بیٹہا ہی باز ندہ بیچارہ کہ بہوکا اور پیاسا کئی دن کا تہا اپنا ہمجنس

سمجہکر الجوع گویان اوسکے پاس جا بیٹہا ہنوز ایک دانہ نہ نگہا یا تہا کہ پاؤن پہنسا بستہ بند دام دیکہا **بیت** دام شیطان است دنیا دانہ

لذتہای نفس ✦ مرغ دل را حرص دانہ زود در دام افگند ✦ اور مناسب اسکے شیخ ناسخ کہتے ہین **بیت** مرغ دانا پہنس گیا دانے کی خاطر جالبین

جسطرح عاشق ہین عشق جنجالمین ✦ باز ندہ نے اوس کبوتر اسیر اولین سے حکایت آغاز کی کہ ای برادر ہمجنس یہہ واقعہ مجہی بسبب جنسیت کے واقع ہوا

کیونکر اس حالسی تو نے مجہی آگاہ نکیا اور شرط مروت کو کیون ترک کیا اگر شرط مہمانداری اور حق اخوت بجا لاتا اور اندک بہی اسکا ایما فرماتا تو

مین حذر کرتا اور زنہار اسیر بند بلا نہوتا کبوتر نے کہا کہ ای تجربہ کار اس گفتار بے سر و پا سے درگذر کہ آگے قدر کے احتیاط اور حذر کا مقام نہین رہتا ہی

اور بعد حکم قضا کے کوشش کچہہ کام نہین کرتی ہی **بیت** چون تیر قضا ز شست تقدیر جست ✦ ہرگز نکند رد سپر تدبیر شش ✦ باز ندہ نے کہا کہ

ای مہربان مہربان کچہ تدبیر فرما کہ اس مضیق سی رہائی ہاتہہ آئی اور طوق تیری منت کا تاحیات میری گردن پر رہی کبوتر نے کہا کہ ای سلیم الطبع اگر مین حیلہ

رہائی جانتا تو دولت دلم آفات کیون رہتا اور اس حال شکستہ بال ہی کہ مشاہدہ کرتا ہی گنہگار اور اسیر قفس تمیز نہ رہتا اور سہبت نہ دیکہا

ہی حال اوس شتر بچہ سی کہ بعد رہروی بسیار جبکہ تہک گیا تو رو رو کر اپنی ماں سے کہا کہ ای مادر مہربان نفس چند توقف کر کہ دم راست کرلون

اگر کچہہ بہی ماندگی راہ کی برطرف ہوجائے تو آگے چلون ماں نے جواب دیا کہ ای نادان بے بصیرت نہین دیکہتا ہی تو کہ مہما میری غیر کے ہاتہہ مین ہے

ہی بر دہر جا کہ خاطر خواہ است ✦ اگر ذبح ہم کند ہم حلال است ✦ اگر ذبح ہم کند ہم حلال است ✦ پشت پای مباد و پای تو ریش ✦ بچہ الیتیم باز ندہ نے جبکہ یہ سنا ناامید ہوکر رونے لگا اور جہد تمام سے

Marfat.com

حیات کا مستحکم تہا اور دوسرے دوڑی جال کی کہس گئی تہی اور اُسکی قوت مین قادر توانا کی حکم سے ٹوٹ گئی اور اُسکی گردن بند سے چھوٹ گئی اگرچہ کم طاقت اور نزار تہا لیکن بخوف جان پرواز کنان اور شکر گویان جانب کاشانہ روانہ ہوا اتفاقاً ایک دہ ویران اور شام بہی ہو چکی تہی ناچار ایک گوشہ مین بیٹہا اور ایک کشت زار کہ قریب دیوار کے تہا اُسکا تماشا دیکہتا تہا ہر چند کہ صدمات گونا گ سے کوئی سیر سے آسودہ نکرتی تہی مگر بچنا جان کا ہزار نعمت سے زیادہ تر سمجہتا تہا ہنوز بیخ راہ بر طرف نہوا تہا اور دم راست نکیا تہا کہ دہقان بچہ کہ کشت کی نگہبانی کیواسطے اُس دشت مین گشت کرتا تہا اُسکی نظر اس کبوتر پر پڑی کباب کی ہوس سے پانی منہہ مین بہر کمان گروہہ کہ جسے غلیل کہتے ہین غلہ اُس مین رکہکے مارا بازندہ بیچارہ سبعدہ بازی چرخ سے غافل طرف کشت زار کی مائل تہا کہ ناگہ صدمہ غلے کا بازو پر پہنچا یہہ بلا رسیدہ بہوکا بپا سا زار و ناتوان آفت کا مارا اُسکے صدمے سے زیر دیوار ایک چاہ تہا اُسمین سرنگون گر پڑا دہقان بچہ نے دیکہا کہ شام ہو گئی اور کبوتر بہی ہاتہہ سے گیا بازندہ نیمجان کو اُسی چاہ تاریک مین چہوڑا اور راہ اپنے گہر کی لی القصہ بازندہ دل خستہ اور بازو شکستہ نے شب اُسی درد و الم مین بسر کی اور دلمین کہتا تہا کہ جو کوئی آرام عزلت پر شکر نکریگا اُسکا یہی حال ہوگا کہ جو بلا آسمان سے نازل کریگی اُسے ناشکر زیادہ طلب کا گہر ڈہونڈہتی آئیگی اسکے بعد دست دعا اُٹہائے اور عرض کیا کہ خدایا اور توبہ گنہگار ونکے واسطے تو نے کہا ہے مین ناسپاس نعمت توبہ کرتا ہون کہ ایکبار تقصیر اس گنہگار کی معاف کردے پہر کفران نعمت نکرونگا اور کنج عزلت اور دانہ ہائے خشک کو لاکہہ راحت اور محنت سے بہتر سمجہونگا یہہ کہتا تہا اور زار زار روتا تہا اور پیشانی اپنی سجدہ نیاز مین گہستا تہا کہ ناگاہ سپیدہ صبح کا اُس تاریکی مین گونہ جلوہ گر ہوا اور موذن نے صدائے اللہ اکبر بلند کی بازندہ نے بسم اللہ کہکے جست کی اور لب چاہ تک پہنچا اور پہر پرواز کرکے افتان و خیزان نزدیک آشیانے قدیم کے بصد خرابی آپہنچا جبکہ بازندہ نے آواز جناح یار سنی آشیانے سے باہر آکر مژدہ پہر دیا اور شکر پروردگار عالم ہزار زبان سے ادا کیا اور یہہ شعر گویا کا پڑہا بیت

تنہا مین مردہ تو جو آیا جہان نئی جان مین ۔ قم باذن اللہ شہپر کی صدا ہی کان مین ۔ جبکہ دونون ہمکنار ہوئے بازندہ کو نہایت لاغر اور ناتوان پایا کہا کہ اے یار دل نواز بیان فرما کہ کیا حال گذرا اُس نے جواب دیا بیت ناسخ صدمہ غم فرقت کا بیان ہو نہین سکتا ۔ جو داغ نہان ہے وہ عیان ہو نہین سکتا ۔ جو کچہہ کہ میرے سر پر گذرا بعد اطمینان کے شرح اُسکی بیان کرون گا کہ وہ قصہ پر ہول اور حکایت جانکاہ ہی کہ زبان پر لانے سے خون خشک ہوتا ہی اور مختصر اُس کا یہہ ہے کہ بے ضرورت شدید خدا سفر نصیب نکرے مرگ اُس سے بہتر ہے جبتک بازندہ زندہ ہے گوشہ آشیانے سے پاؤن باہر نہ رکہے گا اور اُس رنج و عنا کو زنہار اختیار نکریگا غلام یہہ مثل اسواسطے لایا ہے کہ بادشاہ عالم پناہ ارادہ سفر کا نکرین کہ فراق یار و دیار کا نتیجہ جز نالہ زار و دیدہ اشکبار نہین ہے ۔ دابشلیم نے کہا کہ اے وزیر ناصح اگرچہ مضرت سفر کی بہت ہے لیکن حصول فوائد اس سے بہی زیادہ ہین ۵ عیب ہے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو ۔ اول یہہ کہ کوئی کہ غربت کی محنت مین پڑتا ہے مؤدب اور مہذب ہو جاتا ہے دوسرے وہ تجربے

۱ نزار بالکسر ضعیف طلاع ۱۲ ب
۲ دہ بکسر بے یاد عربی و تہ دہندگان ۱۲ گردہہ بلغات عجمی بروزن و معنے گلولہ مطلقاً خواہ گلولہ توپ و تفنگ و خواہ گلولہ یسمان دہاری و خم دار و کمان ۱۲
۳ جناح بالفتح مرغ گنگہ و بالفتح بال مرغ و بازو و بغل و جانب و قوات سنگی و کتف و جانب و پارہ را ۱۲ م
۴ عنان بالفتح و عنانخ و مشقت ۱۲ م
۵ عیب جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو ۔ اول یہہ کوئی کہ غربت کی محنت مین پڑتا ہے مؤدب اور مہذب ہو جاتا ہے دوسرے وہ تجربے

Marfat.com

ہ تمام عمر کے واسطے مفید ہون حاصل ہوتے ہین اور اکثر ترقی مراتب سفر مین میسر ہوتی ہے خواہ بطور صوری ہو خواہ بطرز معنوی کیا نہین
دیکھا ہے تو نے کہ پیادہ شطرنج کا سفر سات منزل کا کرکے شطرنج سے نکل کے وزیر ہوجاتا ہے اور ماہ چودہ دنکا سفر اختیار کرکے رتبہ ہلالیت سے
درجہ بدریت کو پہنچتا ہے اور جو کہ اپنے مسکن اور سستی آباد وطن سے قدم باہر نہ کہے گا عجایب بلاد کے مشاہد سے محروم اور اکابر عباد کی ملاقات
سے بے بہرہ رہیگا باز سیر و شکار کے سبب بادشاہون کے ہاتھہ پر بیٹھتا ہے اور چغد روپوشی اور گوشہ گزینی کے باعث سے ویرانے مین خوار و ذلیل رہتا ہے
مولفہ بیت چاہیے سیر و سفر عاقل کو مثل آفتاب ۔ جو کہ گوشہ مین رہے گا چغد سان ہوگا خراب ۔ اور ایک درویش سیاح اپنے مریدونکو
اس باعی کے مضمون پر تحریص کرتا تہا **باعی** انسان کو چاہیے کہ کرے سیر و سفر ۔ ہے سیر و سفر مین مایہ علم و ہنر ۔ نکلے نہ اگر گنج
بلندہ سے باہر ۔ دریا مین محال ہے کہ ہو تندرے بحر ۔ اگر وہ باز شکاری زغن کے بچونکے ساتہہ پڑا ہوتا اور ہم صحبت انکا مدت العمر رہتا
اور ہوا سفر مین پرواز نکرتا تو کبہی بادشاہ کی تربیت سے مشرف نہوتا وزیر نے عرض کیا کہ صورت باز کے قصہ کی کسطرح ہے حکایت
ارشاد استسلیم نے کہا سنا ہے کہ ایک باز کے جورو نے قلعہ کوہ بلند پر آشیانا بنایا تہا اور فراغ خاطر سے اس نشیمن مین رہتے تہے اور دیدار سے ایکدوسرے کے
مسرور و خرم تہے ایک مدت کے بعد خالق نے ایک بچہ خوب از محبوب انہین عنایت کیا طعمے کے واسطے دونون اکثر جاتے تہے اور طعمہ گونا گون
لاکر کہاتے تہے تا اعضا اسکے جلد تربیت پائین کہ اندک عرصے مین حد رشد کو پہنچے ایکدن دونونکو تہوڑی تاخیر واقع ہوئی اس باز بچے کو غلبہ
شہوت حرکت مین لایا ہر طرف قصد حرکت اور ہر دم میل تلاش طعمہ مین جنبش کرتا تہا کہ ایک بار آشیانے سے جست کرکے نشیب کوہ مین
اتفاقا اسوقت ایک زغن یعنے چیل اپنے بچون کے واسطے طعمے کی تلاش مین آشیانے سے نکل کے کمر کوہ پر انتظار مین شکار
کے بیٹہے تہے کہ ناگاہ نگاہ اسکی اس باز بچے پر پڑی سمجہی کہ یہہ موش ہے ہنوز باز بچہ زمین تک نہ پہنچا تہا کہ جست کرکے اوپر مین اچک لے
بچے آشیانے کو لیگئی جبکہ خوب نظر کی دیکہا کہ یہہ موش نہین ہے بلکہ ہمجنس اپنا ہے جنسیت کی محبت نے جوش کیا اور یہہ سمجہے کہ اللہ تعالے
کی پرورش میرے ذمہ پر لازم کی ہے بہتر ہے کہ یہہ اپنے بچونسے بہی اسکی زیادہ پرورش کرون پس اسیدم وہ زغن اسکی پرورش مین
مشغول ہوئی بلکہ زیادہ تر اپنے بچون سے اسپر شفقت کرتی تہی تا نہ جانے کہ باز بچہ جوان ہوا اور اسکے جوہر ذاتی نشو و نما مین آئے
و حسب حدیث شریف کل شئی یرجع الی اصلہ حوصلہ باز بچے کا زغن کی صحبت مین تنگی کرنے لگا اگرچہ اس سے غافل تہا کہ مین بچہ
زغن کا ہون تاہم ہمت اسکی رات و دن اسپر مصروف رہتی کہ کچہہ کار مردانہ ایسا نمایان کرون کہ اس جیفہ خور سے کنارہ رہون کبہی خیال
کرتا تہا کہ اگرچہ مین بچہ زغن نہین ہون تو اسکے آشیانے مین کیون پیدا ہون اور اگر زغن بچہ ہون تو دست و بازو اور رنگ و ڈہنگ
بہائیو نسے کیون جدا ہی یہہ سوچتا تہا اور ہمیشہ باعی زبان پر لاتا تہا **باعی** داخل این دایرہ دارم خود را ۔ خارج این جمع شمارم خود را ۔ آن بہ
کہ ازین نیستی و ہستی خویش ۔ خوش بگذرم و باز گذارم خود را ایکدن زغن نے اس کے بشیر سے سمجہا کر کہا کہ اے فرزند مین تجہے چند روز سے دیکہتی ہون پس سبب تیرے ملال کا
جو ہے کہ تیری طرز رفتار کی ہیئت سے ہوا ہے لازم ہے کہ مجہسے مشروحاً بیان کرے تا مین چارہ جوئی اس کی کرون کہ رنج تیرا مجہے سہان روح ہوتا ہے

Marfat.com

بازبچہ نے عرض کیا کہ ای مادر مہربان مین خود حیران ہون اور سبب اپنے ملال کا مفصل نہین جانتا ہون مگر بلاشک ملول رہتا ہون
بیت پوچھا ای ہمدم تو میری اودسیکا سبب ۔ آپ مین دن رات حیران ہون ہوا ہی کیا مجھی ۔ اب مصلحت میری دفع ملال کی
اسمین کہ شرف خصت مجھی عنایت کر کہ چندی سیر اطراف جہان کرون شاید برکت حرکت سی غبار غم میرے آئینہ خاطر سے دور ہو کہ حبیبہ طبیعت
عجائب سیر و شکار سی آشنا ہو تو نفین ہے کہ صورت خوشی کی یہی آئینہ سینہ مین جلوہ نما ہو زغن نے جبکہ لفظ فراق زبان سے بازبچے کے سنا
کثرت محبت سے کہ پرورش کے سبب زغن کے دلمین سمائی تھی نہایت بیقرار ہوئی اور کہا کہ ای فرزند یہہ کیا اندیشہ نامناسب ہی
کہ کرتا ہی اور یہہ کیا خیال باطل ہی کہ جسے دلمین جگہہ دیتا ہی سفر دریا ہی عالم آزار اور اژدہا ہی آدم خوار بغور دیکھہ کہ صورت سفر
و سقر مین بجز ایک نقطی کے کوئی فرق نہین ہے **بیت** سفر اہل این جہان سقرست ۔ زان سبب صورت سفر سقرست ۔
بیشتر لوگ کہ سفر اختیار کرتے ہین وجہ اسکی دو حال سی خالی نہین ہوتی ہی یا تنگی معاش و یا بسبب لحوق حوادث کے سوائے سفر کے
صورت مفر نہین ہوتی ہی سو خدا کے فضل سے ان دونسی تو محفوظ ہی منت خدایرا کہ توشہ فراغت اور گوشہ راحت موجود ہی اور
اپنے سب اشغال پر سرفرازی رکھتا ہی پھر بلا یہہ حصول وطلب رنج سفر اختیار کرنا اور اقامت کو عمداً ترک کرنا طریق خردمندی سے
فرسنگون دور ہی **بیت** جو سفر کا قصد کرتے ہین وطن کو چھوڑ کر ۔ پھنستے ہین دام بلا مین وہ چمن کو چھوڑ کر ۔ بازبچہ نے کہا کہ جو
کچھہ کہ فرمایا تو نے یہہ سب مہربانی اور شفقت ہی ہے لیکن خوب غور کرتا ہون تو یہہ گوشہ اور توشہ ہرگز اپنے فراخور حال نہین
پاتا ہون اور جو کچھہ کہ میرے دلمین گذرتا ہی زبان پر نہین لاتا ہون زغن نے جانا کہ ہر شی اپنی اصل کیطرف رجوع کرتی ہی پہلے اسیکا ظہور ہے
یہہ تحریک طبع اسکی روکے سو نہ رکسے گئی لاکن بطور تجاہل عارفانہ زغن نے کہا کہ مین جو کچھہ کہتی ہون مقام قناعت ہے اور جو
اور جو تو نے ارادہ کیا ہی وہ مقام حرص کا ہی اور حریص ہمیشہ محروم رہتا ہے اور قانع روی بہرہ مندی دیکھتا ہی اور تو ای فرزند
شکر نعمت اور قدر دولت قناعت نہین کرتا ہی ڈرتی ہون کہ تجھی وہ نہ پہنچی جو اوس گربہ حریص کو پہنچا بازبچہ نے کہا کہ قصہ گربہ حریص کا
کیا ہی **حکایت گربہ پیرزال** زغن نے کہا کہ ملک ختا مین ایک پیرزال رہتی تھی نہایت کہن سال اور مفلس اور ضعیف الحال ایک گھر
رکھتی تھی کہ تنگ تر تنہا جالونکے سینے سی اور تیرہ تر تنہا جھیلونکی گورسے اور اوس بڑھیا نے ایک بلی پالی تھی لاکن تہیدستی سی خبرگیری
اوسکے طعمے کی قرار واقعی نکر سکتی تھی جو کچھہ اوسی میسر ہوتا تھا بقدر حصہ اوسے بھی دیتی تھی اور بلی بھی پیرزال کی مصاحبت مین
اسی حال سے بسر کرتی تھی باوجودیکہ سوے لان چشم خیال سی بھی نہین دیکھی تھی بلکہ نام نان بھی گوش توہم سی کسیکی زبانہی سنتی تھے اگر کبھی موش سورا سے
نکل کے نزدیک اسکے گذرتا تھا تو دو پنجو نمین اوسے لیتی تھی والا طاقت جستن کی نرکھتی تھی لیکن مصرعہ رزق را روزی رسان پر امید ہے +
ولبقدر تقاضے حیات بخشے ہین دما یکما پروردگار ایسا شکار نصیب اوسکو بناتوان نہ اسکی کردیتا تھا کہ مرتی نہتی بالفعل ایکدن یہ گربہ بزحمت تمام
بالاے بام چڑھی کیا ہی کہ دیوار ہمسایہ پر ایک گربہ فربا مانند بچہ شیر کمال قوت و طاقت آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی آتی ہی گربہ پیرزن لاغری اپنی اور فربہی

Marfat.com

اوسکی دریکہہ کر متحیر ہوئی یہہ جانتی نہی کہ سب بلیان میرے ہی مانند ہوتی ہین پکاری کہ ای خواہر ہم نفس اس طاقت اور لطافت کا کیا سبب ہے مگر تو خان ختا کی مہمان ہے ویا باعث اس طاقت لطافت کا کوئی اور چیز ہوئی ہے گربہ ہمسایہ نے جواب دیا کہ مین غلام و پگاہ بارگاہ سلطان مین حاضر رہتی ہون جبکہ دستر خوان بچھایا جاتا ہے تو جرات کرکے بیک حملہ پارہ گوشت چرب فربہ لے بھاگتی ہون اور اوسے کھاکر آٹھہ پہر مرفہ الحال رہتی ہون گربہ پیرزن نے کہا کہ گوشت فربہ کسی کہتے ہین اور نان مائدہ کسکا نام ہے مینے مدت العمر مین سوداے دال یا شوربا ے پیرزال ویا گاہ گاہ گوشت موش نام تیسری چیز کا نہین سنا ہے خدا جانے تو سچ کہتی ہے ویا مضحکہ کرتی ہے گربہ ہمسایہ ہنسی اور کہا تجہہ عنکبوت مبارعنکبوت کہا جاتا ہے جس ہیئت اور ہیکل سے کہ تو ہے ہماری جنس کے واسطے ننگ ہے لمولفہ **بیت**

گرچہ تو بلی ہے پر ملتا نہیں ہے تجکو قوت ۔ اسلئے ہین دست و پا تیری بشکل عنکبوت ۔ اگر تو بارگاہ سلطان اور اوسکا دستر خوان دیکہے اور اُن لذیذ نعمتونکی خوشبو تیرے دماغ کثیف تک پہنچے تو غالب ہے کہ بحکم یُحیِی العِظَامَ وَھِیَ رَمِیمٌ پردہ غیب سے حیات تازہ اور لطافت بے اندازہ تیری نصیب ہو جاے **بیت** نالئہ بوے طعام خوش دم عیسی سے کم نہین ۔ آئینگی جان جان مین گو دم مین دم نہین ۔ بڑہیا کی بلی نے کہا کہ اے خواہر مہربان میرا بہی تجہپر حق ہمسایگی اور ہم جنسی ہے اگر تو شرط مروت بجالائے تو مفت کرم داشتن ہے کہ مجہے اپنے ساتھہ خوان سلطان پر لیچل شاید کہ بدولت تیری مین بہی توانا ہو جاؤن اور تیری صحبت کی برکت سے حیات دوبارہ پاؤن گربہ ہمسایہ نے جبکہ سنین اوسکی سُنین رحم کہایا اور وعدہ کیا کہ تیری بغیر آج خوان سلطان پر حاضر نہونگی گربہ پیرزن اوس سے عدیسی خرسند ہوئی اور یہ ماجرا پیرزن سے بیان کیا پیرزن نے نصیحت کی کہ ای رفیق دمساز اہل دنیا کی باتونپر فریفتہ نہو اور گوشۂ قناعت کو ہاتھہ سے نہ چہوڑ کر کاسہ حرص کل سواے خاک گور کسی چیز سے بہرتا نہین ہے اور دیدۂ آرزوی دنیا سواے رشتہ سوزن فنا سیا نہین جاتا **بیت** قناعت تونگر کند مرد را ۔ خبر دہ حریص جہان گرد را ۔ خدا را ندانست طاعت نکرد ۔ کہ بر نخت روزی قناعت نکرد ۔ دل مین گربہ کے بادشاہ کے خوان کی ہوس ایسی سمائی تہی کہ نپند پیرزال کو کچہہ مال نہ سمجہی القصہ دوسری شب ہمسایہ کی بلی کے ساتھہ افتان و خیزان سلطان ختا کی بارگاہ تک پہنچی اس سے پہلے کہ گربہ پیرزال پہنچی کہ اوسکے سستی طالع نے ایک بلاے چست کو پیدا کیا تہا یعنے شب گذشتہ بلیون نے خوان سلطان پر از بس ہجوم کرکے یہانتک شور و غوغا برپا کیا تہا کہ مہمان اور میزبان دونو تنگ آئے تہے اسلئے خان ختا نے بتاکید اکید حکم دیا کہ پیشتر ازین کہ دستر خوان بچھایا جاے تیر اندازان سخت کمان قادر انداز جمع ہون اور سو فاریتر دونکے چلو نہین دیگر کمین گاہ مین منتظر رہین جبکہ کوئی بلی نظر آئے پیکان زنبورنیش سے جگر اوسکا ریش کرین گربہ پیرزال بیخبر اس حال سے جبکہ بوی طعام اسکے دماغ ناکام مین پہنچی بے اختیار مگس وار دستر خوان پر گر پڑی ہنوز نیران اشتہا اسکا لقمہ گران سنگ طعام سے ہموزن نہوا تہا کہ تیر جگر دوز اسکے دونو پہلو ؤنسے گذر گیا **نظم** چکان خلقش از استخوان می دوید ۔ ہمین گفت و از ہول جان می دوید ۔ کہ گر ستم از نیش ایشان نیرزد ۔ من مونش و ویرانہ پیرزن ۔ اور یہہ مثل مینے اسلئے بیان کی ہے کہ تو میرے گوشہ آشیانہ کو غنیمت سمجہو اور قدر اس طعمہ کی کہ بی زحمت تجہی پہنچتا ہے

Marfat.com

پہچانی اور زیادہ طلبی نفس حریص کی مکروہ جانیے کہ بیش از قسمت اور پیش از وقت حاصل نہین ہوتا ہی اور مرتبۂ قناعت کہ بے
رحمت اور سراسر رحمت ہے، ہاتھ سے کیون کہوتا ہی اور پھر افسوس کچھہ کام نہ آئیگا باز نے کہا کہ جو کچھہ فرمایا تو نے لازمۂ شفقت والدین
یہی ہے لیکن خیال فرما کہ اگر ہر کوئی عجوزہ کے مانند ہر طب و یابس پر قناعت کرے تو اولوالعزمی اور بلند حوصلی جہان سے اٹھہ جاوے اور جو
کوئی کہ فقط اکل و شرب پر مثل بہایم قناعت کرتا ہی کبھی عالی ہمتونکے شمار مین نہین آتا ہی اور جو کوئی چاہے کہ سیر بزرگی پر بیٹھے
اور تاج سرفرازی سر پر رکھے کمر ہمت چست باندھے اور کارہاے خسیس پر ہمت مصروف نہ کرے **مثنوی ناسخ** جسنے پائی ہی ہمت
والا ہے اسکی منزل ہے عالم بالا ۔ گر گس چرخ جیفہ خوار نہین ۔ گرگسان زمین کو عار نہین ۔ مرغ زرین چرخ کی ہے خوراک ۔ دانہاے
کواکب افلاک ۔ زغن نے کہا کہ یہہ خیال محال کہ تیرے دماغ پر کثرت پندار سے مستولی ہوا ہی اور یہہ دیگ سودا سے بیجا صیل کہ حماقت
نفس امارہ سے تیرے دیگدان سینے مین جوش مارتی ہی اور اسباب بلند پروازی کا ظاہرا ایک بھی تیرے واسطے مہیا نہین ہے، غالب ہے،
کہ نتیجہ اس نا شدہ کا کہ جسکو تو شدہ سمجھتا ہی بجز ندامت اور کچھہ حاصل نہو بموجب **بیت** تکیہ بیجاے بزرگان نتوان زد بگذاف ۔ مگر اسباب
بزرگی ہمہ آمادہ کنی ۔ باز بچہ نے کہا کہ قوت تیرے چنگال کی حصول دولت کے لئے خوب سامان ہے اور تیزی میری منقار کی مراتب
رفعت کے واسطے بہتر وسیلہ ہی مگر حکایت اس شمشیر زنکی تو نے نہین سنی ہے کہ وہ حوصلہ بادشاہی کا دماغ مین رکھتا تھا
آخکار دست و بازوے دلاور جیسے شاہد ہمت اس کا تخت مراد پر بیٹھا زغن نے پوچھا کہ یہہ ماجرا کس طرح تھا حکایت
باز نے کہا ایام ماضی مین ایک مرد کاسب تھا کہ کثرت عیال سے بہت درماندہ رہتا تھا اور نہایت تہیدستی سے کبھی حرف آسایش کا
ورق نشاط سے نہ پڑہتا تھا اور فائدہ مزدوری کا اسقدر نہ تھا کہ سوے خرچ روزمرہ کے کچھہ پس انداز ہوتا اسلئے تنگ رہتا تھا آخر
کار عنایت پروردگار سے اسکے ایک بیٹا پیدا ہوا کہ آثار دولت و اقبال اسکی پیشانی پر تابان اور اطوار سعادت اور چشمت چہرہ
پر نور پر نمایان تھی **بیت** کوکب سعد آسمان جلال ۔ گل شاداب گلشن اقبال ۔ اور اسکے قدم کی سعادت سے اسکی معاش مین
برکت ہونے لگی یعنی فائدہ حرفت کا دوچند سہ چند ہونے لگا والدین اس اقبال نشان کی پرورش مین دل و جان سے مصروف
رہتے تھے جبکہ وہ باسعادت ایام تربیت کو پہنچا کھیل اسکا سوا سپر و شمشیر کے دوسرا نہ تھا اور جبکہ اسے مکتب مین بٹھایا اول
حرف کہ اس لڑکے کی زبان پر جاری ہوا تیر و کمان بجاے الف بے تھا ہرچند کشان کشان مکتب کو لیجاتے تھے اور سوال تعلیم خطی سے کرتے
تھے یہہ جواب نیزہ خطی سے دیتا تھا اور جبکہ کوئی اسے پڑہاتا تھا یہہ خطوط کتابت کو خطوط شمشیر تصور کرکے اس سے مضمون جہانگیری نکالتا تھا اور جبکہ ترغیب نقش و نگار نظم و نثر سے دیتے تھے یہہ نقش سپر سے مطلب سرفرازی مشاہدہ کرتا تھا باپ اسکا اسکے حالات دیکھکر متحیر ہوتا
تھا جبکہ شانزدہ سالہ سرحد بلوغ کو پہنچا باپ نے کہا کہ اے فرزند ارجمند چاہتا ہون مین کہ جو بہتری عالم کی ہی تیرے لئے ہو اور کوئی ضرر ظاہر
و باطن کا تجھے نہ پہنچے اب مصلحت یہہ ہے، کہ مین نکاح تیرا ایک مخدرہ ہمقوم سے کہ خصائل کریمہ سے متصف ہو کردون مبادا

بلغ تیسیر ۱۲ بضم تحت ۱۲ بضم جیم و تشدید ۱۲ بکسر ہمزہ و فتح خاء معجمہ و تشدید دال مہملہ مفتوحہ و الف مہملہ و شین ۱۲

تو مہلکہ شہوتمین گرفتار ہو پس احصار استوار اس بلا کے دفع کا کہ من[۹۱] تزوج فقد احصن اس سے بہتر نہین ہے اور مین نے اسقدر سامان
بہی مہیا کر رکہا ہی کہ ہمارے کفو[۹۲] کے واسطے کفایت کرے اب اس بات مین تیری کیا مصلحت ہے بیٹے نے کہا کہ اے پدر شفیق
ہینے سامان اس سے بہتر اپنی شادیکا تجویز کر رکہا ہی آپ کو تکلیف اسکی ندونگا اور امداد تم سے اُسکی غیر ممکن ہے، باپ نے
کہا کہ اے جان بابا مجہے تیرے دست قدرت کا حال بخوبی معلوم ہی اور وہ عروس کہ جسکی خواستگاری تو نے کر رکہی ہے، کس جگہہ
اور کس خاندان سے ہی لڑکا گہر جا کر ایک شمشیر کہ خوبرویونکی تیغ ابرو سے خونریزی مین ہزار درجہ زیادہ تھی لایا اور کہا کہ ای پدر
بزرگوار ہینے عروس مملکت کی خواستگاری کی ہی اور مخدرہ[۹۳] سلطنت کو اپنے عقد مین لاؤنگا اور مہر اُس کا یہہ شمشیر تیز اور نیزہ اور خنجر
خونریز ہی بیت عروس ملک کسی سبنل نہ گیرد تنگ ؛ کہ بوسہ بر کعب شمشیر آبدار زند ؛ مناسب اس شعر کے ناسخ استاد کہا ہے
ہاتہہ اگر چیست ہی سپاہی کا ؛ زیر پاہی سریر شاہی کا ؛ روز میدان جو سر کرے نہ عزیز ؛ وہی شایان ہی کجکلاہی کا ؛ اے
پدر بزرگوار مغلوب شہوت ہونا کام بہائیم[۹۴] کا ہی جسنے کہ عروس سلطنت کو پسند کیا ہی وہ نظر کسی ذلیل پر کب کرتا ہی بیت با بخت
نیک ہیچ کسی را ستیز نیست ؛ مہر عروس ملک بجز تیغ تیز نیست ؛ جو کہ ہمت جبلی اُس فقیر زادیکی حصول دولت و سلطنت
پر مصروف تہی بموجب مثل کے کسنے ڈہونڈہا کہ نپایا آخر اُسکی تیغ عالمگیر نے اکثر اقالیم کو مسخر کیا اور انجام کار مراد دلخواہ کو پہنچا باز نے
کہا یہہ مثل اسواسطے بیان کی گئی ہے کہ جو اسباب دولت کہ میرے مقتضائے ہمت کی ہین مہیا کر رکہتا ہون اور توفیق یزدانی
کہ دروازہ سعادت تمنا یکا میرے آئینہ دل پر کہولدیا ہے، تو امید غالب پروردگار عالم سے رکہتا ہون کہ روے مطلوب جلد مشاہدہ کرون
اور دست مراد گردن مقصود مین ڈالون اور سن اے مادر مہربان افسون اور فسانہ کسیکا میرے سودائے پختہ پر کارگر نہوگا اور اس
خیال فرخندہ سے زنہار نہ پہرونگا المولفہ بیت اوکہلی مین سر دیا دہکو نسے کب ڈرتے ہین ہم ؛ عشق اُس پردہ نشین کا آشکارا چاہیئے ؛ زغن نے جانا کہ یہہ مرغ عالی ہمت رشتۂ فریب سے باندہا نجائیگا بناچاری اجازت سفر کی دی اور نمک مہاجرت سلیمہ پیش
گوار اگیا باز بچے نے الوداع کہی اور آشیانے سے پرواز کر کے رو باوج سعادت کیا اور قریب اشام ایک دشت بلند
کہ قلعہ کوہ پر تہا اُسپر بسیر الیا اُسوقت سایہ ڈلتا ہوا اور عجب بہار مرغزار کی تہی ہر طرف باز نگران تہا ناگاہ دیکہا کہ کبکدری
بہزار جلوہ گری قہقہے کرتا ہی اور نعرہ نغمہ سرائی کا اطراف کوہ مین پیچیدہ ہے باز اُسوقت ہر چند کو فتگی راہ اور شدت
اشتہا سے سُست اور نزار تہا تو بہی ایک ہی حملہ مین کبک کو پنجے مین پکڑ کر اُسی درخت پر لے گیا اور گوشت
سینہ کا خوب میر ہو کر کہایا تمام عمر آشیانۂ زغن مین سوا ے جیفہ و مردار کے اور شے سے زبان اُسکی آشنا نہوئی
تہی کبک کے سینے کا گوشت کہانے سے اور خون تازہ کے ذایقے سے عجب طرح کی کیفیت حاصل ہوئی قریب تہا کہ شادی
مرگ ہو جاے کہ وہ لذت نتہی گویا شربت حیات تہا اور دل مین کہتا تہا کہ اول منزل مین فائدہ سفر کا یہہ ہوئی کہ مصاحبان

Marfat.com

دنی اور کم ہمت سے رہائی پائی اور غذاہاے نا ملایم کے عوض طعمہاے خوشبودار اور مقبول طبع حاصل ہوئی اور آشیانہ تیرہ و تار سے نکل کے درخت بلند اور منزل عالی پر جگہہ پائی اسکے بعد دیکھا چاہیئے کہ پردہ غیب سے کیا لطیفہ پیش آئے اسی طرح سے باز چند روز شکار کبک دری اور دراج کا کرتا رہا اور اوس دشت پر خوش گذران کرتا ایک روز باز اوسی درخت پر بیٹھا تھا کیا دیکھتا ہے کہ غول سوارون اور پیادونکے دامن کوہ مین صف باندھے ہوئے چلے آتے ہین اور صیاد صدہا جرے اور باز اور شاہین شکاری ہاتھون پر لئے ہوئے تلاش شکار مین چارسو نظر کر رہے ہین اور وہ بادشاہ اوسی ولایت کا تھا کہ شکار کے واسطے دامن کوہ مین آیا تھا اس حال مین وہ باز کہ بادشاہ کے ہاتھ پر بیٹھا تھا ایک صید پر جھپٹا چاہتا تھا کہ اوسے صید کرے یہہ باز بہت بلند اپنی جگہہ سے حملہ آور ہوکر اوس شکار کو بادشاہ کے باز سے پہلے صید کر لے گیا بادشاہ نے جبکہ نیز یہ دلازی اس باز سبک پرواز کی دیکھی عاشق ہوگیا اور دام دارونکو حکم گرفتاری کا دیا دام دارون نے چند روز کوشش کر کے پہندا اوسکی گردن مین مارا اور بادشاہ کی خدمت مین حاضر کیا بادشاہ نے حکم طیاری کا دیا تھوڑے دنون مین باز داردن نے طیار کر کے حاضر کیا جبکہ بادشاہ نے اوسکی بلند پروازی اور سبک تازی دیکھی نہایت خرسند ہوا آخر ہمت بلند کے وسیلے سے حضیض نکبت سے نکل کر اوج عزت کو پہنچا یعنے منزل اوسکی بادشاہ کے ہاتھ پر مقرر ہوئی سفر کے بدولت صحبت زاغ و زغن سے چھٹکے شرف صحبت بادشاہ حاصل کیا غرض اس بیان سے یہہ ہے نا فائدہ سفر کا معلوم ہو قطعہ

بہار دل سفر باشد کہ از وے ۔ خلایق را گل مقصود بشگفت ۔ سفر کن تا مراد خویش یابی ۔ کہ فا مشوانی مناکبہا خدا گفت ۔

جبکہ حکایت دانشلیم نے تمام کی وزیر ثانی نے بعد دعاے خیر دانہ عرض کیا کہ جو بادشاہ ظل اللہ نے فائدی سفر کے بیان فرمائے ۔ اسمین کسیطرح کا شک نہین ہی لاکن غلامونکی دلمین گذرتا ہے کہ بادشاہ عالم پناہ کی ذات ملکی صفات کہ راحت سب عالم کی ہی اوسکو روضہ جانفزاے عشرت سے دور ڈالنا اور بادیہ رنج و محنت کو اختیار کرنا حکمت کے خلاف ہی دانشلیم نے کہا کہ مشقت کرنا کام مردونکا ہے جب تک بادشاہ اذیت نفس کے گوارا نکریگا ضعفا سایہ گلستان راحت مین کبھی آرام نپائینگے اور جو بادشاہ خود خوکردہ راحت و آرام ہو یقین جانو کہ کام رعیت کا تمام ہوا **رباعی ناسخ** ہوتا ہی جو بادشاہ آرام طلب ۔ رہتا ہے ہمیشہ پایمال عیش و طرب ۔ ملک اوسکا خراب سلطنت بھی ہی تباہ ۔ افواج و رعایا ہین گرفتار تعب ۔ بس اے وزیر کہ بندگان خدا دو قسم پر ہین ایک سلاطین کہ حصہ انکا فرمانروائی مین ہوا ہے انکو سوا ے محنت اور خلق خدا کی فکر کی آرام کرنا حرام اور ایک رعیت ہی کہ نصیبہ ان کا فرمانبرداری اور حیف و آرام بخشنا ہی کہ دعاے منعم وظیفہ اپنا کرین اور استراحت و آرام کے ساتھہ کسب اور حرفت کرتے رہین اور یہہ دونو جمع نہین ہوئے ہین یا آرام اختیار کر کے رعیت بنے یا محنت مشقت شعار کر کے سلطنت و فرمانروائی کرے

قطعہ آنکہ او یا بر سریر ناز و تنعم ۔ می زند روزگارش در جہان سرد و سرور

میکند + بادشاہی درچمن دادند گل را زانکہ گل + باوجود نازکی از خار بستر میکند + حکیمون نے کہا ہی بعد وجہد کرنا طالب کو سر صد
منزل رسا تک پہنچاتا ہے اور بیابان مجاہدہ کو قدم وفا سی قطع کرنا جمال مطلوب کو مشاہدہ مین لاتا ہی رباعی رغبت ہو بہت
جسکو تن آسانی سے + کچھہ کام نہین ہے اوسے سلطانی سے + سمجھے جو کوئی بستر گل کو سر خار + پائے وہ ثمر نخل جہانبانی سے
جسنے کہ علم محنت بلند کیا آخر تاج دولت سی سرفراز ہوا جیسا کہ وہ پلنگ بچہ کہ بیشہ فرح افزا کی آرزو رکہتا تہا آخر کار
جانفشانی اور مشقت کی برکت سی دراز دستی اوسکے امن مطلوب تک پہنچے وزیر نے عرض کی کہ یہہ قصہ کسطرح پر تہا
حکایت راے دانشلیم نے کہا کہ حوالی بصرہ مین ایک جزیرہ تہا نہایت خوش ہوا ازبس لطافت سی چشمہ ہاے آب
زلال ہر طرف روان اور نسیم روح افزا ہر گوشے مین نہایت اعتدال سے وزان تہی ازبس نزہت سی اوسکو بیشہ فرحت
افزا کہتی تہی ایک پلنگ اوسی بیشہ کا حاکم تہا اور ایسا قوت و دلاوری مین یکتاے روزگار تہا کہ شیران تہ زلہ کا نام اوس
کو نام کا اوسکے خوف سے نہ لیتے تھے مدت دراز اوس بیشے مین دادآرام دینا رہا اور ناکامی کیصورت کبہی حاشیہ خیال پر نگذری
اور اوسکا ایک بچہ تہا نہایت خوبصورت اور خوش سیرت ہمواره اوسکی دیدار سی مسرور ہوتا تہا اور کہتا تہا کہ یہہ بچہ اگر ایک سال
ہوکے پنجے ناخن اور دانت ایکبارہی ہزبر دنکے خونسے سرخ کرلے تو بارسنا اس بیشے کی اسکے قبضہ اختیار مین دیکر بقیۃ العمر
گوشہ قناعت اور یا در رب العزت مین بسر کرون ہنوز نہال اوسکا شگوفہ مراد نلایا تہا کہ باغ حیات اوسکا لشکر اجل نے لوٹ لیا ع
ای بسا آرزو کہ خاک شدہ + یعنے جبکہ وہ پلنگ شیر اجل کے پنجے مین گرفتار ہوا اوس نواح کے درندے کہ آرزو اوس بیشے
کی بیشتر رکہتے تھے یکبارسب حملہ آور ہوئے پلنگ بچہ نے دیکھا کہ مین مرد میدان ان سبکا نہو سکونگا جلا وطن اختیار کیا
اور باہم درندون مین نزاع عظیم واقع ہوئی ایک شیر خونریز شور انگیز سب پر غالب آیا اور اوس بیشے کو اپنے قبضہ تصرف
مین لایا پلنگ بچہ چند روز آوارہ و سرگردان دشت و بیابان مین پھرتا رہا بعد عرصہ کے ایکبیشہ پر سباع مین وارد ہوا
اور اپنی سرگذشت سی اونہین مطلع کرکے مدد چاہی اونہون نے اوس شیر زیان کا حال سنکے امانت سی انکار کیا اور کہا کہ ای نادان
تیری منزل اب اوس شیر غرانکی تصرف مین ہی کہ جسکے سبب سے ہوا پر پرندی پر مارہی نہین کرسکتے ہین اور پیل مست اوسکی دہشت
سے اوس صحرا کی حوالی مین قدم نہین رکھہ سکتے ہین ہم ناتوانونکو اوسکے چنگال سی قوت برابری اور دندان تیز سے طاقت ہمسری کی
کب ہے مگر ایک راہ صواب ہم تجھہ بتاتے ہین کہ رجوع اوسکی درگاہ مین لا اور جان و دل سی کمر خدمت گذاری کی محکم باندہ کر شبانہ روز
اوسکی رضاجوئی مین مصروف رہا کر یقین ہی کہ شیر جوانمرد یکو کام فرمائے اور مقصد تیرا نہ ہو شگذاری مین حاصل ہو بیت نظم تنے را
کہ توانی از جائے بر + بپرخاش او پاے نتوان فشرد + ہمان بہ کہ با او مدارا کنی + بیائی و غدر آشکارا کنی + پلنگ بچہ کو یہہ بات پسند
آئی اور اصلاح اپنے حالکی انہین مدبرونکی صلاح مین سمجھکر ملازمت شیر کی بہرار عجز و نیاز اختیار کی اور خدمتگزاری اوسکی جیسا کہ چاہیئے بجالایا تہوڑے سی

Marfat.com

مت مین مقبول شیر کا ہو کر عمدہ ارکان دولت ہوا شعر جد وجہد کسی کہ بیشتر ست ؛ کارش از جملہ کار پیشتر ست ؛ اتفاقاً شیر کو
ایک مہم درد دست اُس موسم مین پیش آئی کہ تنور فلک زیادہ از حد جوش مین اور عرصۂ کوہ مانند کوزۂ شیشہ گران التہاب[۵۱] و خروش
مین تہا کہ نہایت حرارت سے مغز جانوران ہوائی کا استخوان مین پانی ہو جاتا تہا اور سرطان دریا مین کباب کی مانند بریان ؛ باعی
بجلی کیطرح سے ابر تر جلتا تھا ؛ مانند شفق شام و سحر جلتا تہا ؛ فانوس حباب اور شمعین موجین ؛ پروانہ صفت مچھلی کا پر جلتا تہا
شیر تامل کرتا تہا کہ اگر اس مہم مین درگذر کرتا ہون تو طنطنہ سلطنت مٹا جاتا ہے اور اگر کسی کو حکم دیتا ہون تو ایسے وقت مین کہ
صدف قعر دریا مین مانند کباب کے بریان ہوتی ہے کوئی ملازم ایسا خیال مین نہین آتا ہے کہ ایسی شدت حرارت سے اپنے دلکو
ملول نہ کرے اور طیب[۵۲] خاطر سے اس مہم کو قبول کرے اور اگر بناچاری آرے بلے کیا تو اُس سے کیا ہو سکیگا بلکہ شکست فاش لاحق
حال ہو سکے تو زیادہ تر خرابی متصور ہے اسی فکر مین مستغرق تہا کہ پلنگ نے فراست سے جانا کہ بادشاہ کو کوئی فکر سنگین لاحق
ہوئی ہے کہ اس طرح سے از خود رفتہ ہے زمین بوس ہو کر عرض کیا کہ بادشاہ ظل اللہ کی عمر دراز ہو کونسا سانحہ صعب
رونما ہے کہ اسقدر فکر مزاج اقدس پر طاری ہے ہم سر فروش کسواسطے اور کسدن کے لئے ہین جبکہ ہم سب نثار ہو جائین اسوقت
فکر کرنا حضور اقدس کا بجا ہے والا امکان نہین ہے کہ ہم میدان سر باز مین قدم نر کہین شیر نے دیکہا کہ پلنگ بچہ مرد میدان
نظر آتا ہے عجب نہین ہے، کہ سامان اس مہم کا اسکی دلاوری سے سرانجام پائے شیر نے مرحبا کہا اور حال مشروحا بیان کیا پلنگ نے بخوشی قبول
کیا اور فوج ساتھہ لیکر روانہ ہوا جبکہ اُس جگہ پہونچا بہ دی و مردانگی اعدا کو تہ تیغ کر کے اُس بیشے مسخر کیا خواص دولت کہ
اسکی رکاب مین حاضر تہے باتفاق سب نے عرض کیا کہ اس شدت حرارت سے اللہ تعالیٰ نے تمہین کامیاب کیا اور کسیطرح کا دغدغہ[۵۳] باقی نرہا
بہتر ہے کہ چند ساعت سایہ درخت مین آسایش کیجیے اور آب خنک[۵۴] سے تشنگی کو تسکین دیجیے جبکہ نماز[۵۵] آفتاب کم ہو روانہ ہو جیے
آسودہ باش و بار مشقت فرو مکش ؛ بکشا میان کہ رنج جہان آکنارہ نیست ؛ پلنگ نے تبسم کیا اور کہا کہ شیر کے نزدیک سبب
میرے تقرب کا یہی ہے، کہ مین نے علم جفاکشی سب پر بلند کیا ہے پسندیدہ نہین ہے، کہ اہل مزاجون کے مانند طبیعت اپنی خستی سے آشنا کرون
کہ تن آسانی آخر کار پشیمانی لاتی ہے جسنے کہ کمر مشقت کی چست باندہی کبہی مطلب سے دور نہ ہے گا اور جس نے کہ راحت کو دوست کہا
زنہار منزل مقصود کو نہ پہنچے گا شیر نے ہمکو مشقت کا حکم دیا ہے شرط نمکخواری سے دور ہے کہ اسکے بحکم نام آرام کا ہماری زبان پر گذرے
اس حال مین پر تو آفتاب ہمین ظل ہما سے بہتر ہے رباعی ناسخ اُستاد کی ہماری طبیعت کے مناسب ہے، رباعی جو شاہد مقصود کا طالب
ہو بستر ؛ دم لے نہ نگاہ پوسے وہ ہرگز دم بھر ؛ کرتا ہے درخت آرزو کو سرسبز ؛ خون دل و آب چشمۂ دیدۂ تر ؛ جاسوسان لشکر نے خبر اس
گفتگو کی ہو بہو شیر کو پہنچائی شیر نے سر تحسین کو جنبش دی اور کہا کہ سرداری اور سروری ایسے ہی شخص کو زیبا ہے، کہ مشقت سے دل نہ چرائے اور سر کو بالین
استراحت سے آشنا نہ کرے اور دور و نزدیک نمکحلالی مین کوشش برابر کرے اس کے بعد پلنگ کو بلا کر باکرام

۵۱ التہاب بالکسر آفت و خرابی شمس ۱۲ ۵۲ طیب بکسر اول و ثانی خوشی ۱۲ ۵۳ دغدغہ با لفتح تردد و اندیشہ و وسوسہ بحر ۱۲ ۵۴ خنک بفتحتین لم و نون خوشی ۱۲ ۵۵ نماز مصدر ساختہ فارسیان از نمودن و در فارسی بمعنی گذاردن است ۱۲

Marfat.com

تمام بہرہ فراز کیا اور ولایت اُسی بیٹے کی اُسے سپرد کی بدولت مشقت کے مسند پدری پر متمکن ہوا ای وزیر یہہ مثل اسوا سطے بیان
کی ہے تا معلوم کرے تو کہ بے تگاپو بلیغ آفتاب مراد کسیکا مطلع امید سے طالع نہین ہوتا ہے اور بغیر جستجوی کامل نتیجہ رجا کا ہاتھہ نہین
آتا ہے **مثنوی ناسخ** اُٹھا رنج اگر ہے طلبگار گنج ؛ کہ ملتا نہین گنج بے درد و رنج ؛ نہ تنگ آ کر اگر ہو اذیت تجھے ؛ کہ ہے گنج مزد
مشقت تجھے ؛ اور اس سفر مین کہ مقصود میرا طلب علم ہے اسلیے عزم جزم کیا ہے، اب شہسوار میری ہمت کا عنان عزیمت کو پھیر
نہین سکتا ہے ان ذلک لمن عزم الامور ؛ وزیرون نے جانا کہ ہماری نصیحت بادشاہ کی سفر کے مانع نہو سکے کی اسو سطے تائید کلام بادشاہ
پر مصروف ہوے اور شرائط مبارکباد سفر کی زبان پر لائے اور یہہ بیت گویا کی ہر دم بسبا شست سے پڑہتے تہے لمولفہ بیت ہے جو
عزم سفر خدا حافظ ؛ رہ تو اسکا حفیظ یا حافظ ؛ اور کبھی اس بیت کو تکرار کرتے تہے بیت بسفر رفتنت مبارکباد ؛ بسلامت
روی و باز آئی ؛ اسکے بعد والشلیم نے نیابت سلطنت کی ایک میر معتمد کے سپرد کی اور رعایت حق رعایا اور وصیت حقوق
برایا بواقعی اُسکو سمجھا کے بعد فراغت امور ضروری مع خواص و خدام مخصوص جانب سراندیپ روانہ ہوا شہر شہر مانند آفتاب کے
انتقال فرمایا تہا اور ہر گروہ و قافلہ سے منزل بمنزل فوائد حاصل کرتا جاتا تہا بعد طی مراحل بحر و بر اور شدائد گرم و سرد کے اطراف
سراندیپ مین جا پہنچا جبکہ روائح نفحات قدم گاہ حضرت ابوالبشر آدم علی نبینا و علیہ السلام اُسکے مشام جان تک پہنچی نہایت
مسرور ہوا چند روز شہر سراندیپ مین باندگی راحلہ کی امور کر کے سوہ ہوا پھر لشکر مع بہیر و بنگاہ اسی شہر مین چھوڑ کر با نتخب چند از خواص متوجہ
کوہ کا ہوا ہر طرف مرغزار انواع ریاحین سے آراستہ دیکھتا تہا اور ہر جانب سے بوستان نزہت آباد کہ رشک باغ ارم کہا جاے نظر آتی تہی والشلیم
ہر مقام متبرک کا طواف کر کے خرسند ہوتا تہا کہ ناگاہ نظر اُسکی ایک غار تاریک پر پڑی کہ جسکے دیکھنے سے آنکھین روشن ہوتی تہین اُس غار کے مجاور سے
پوچھا کہ یہہ کسکی جگہہ ہے، اور حقیقت حال اسکی کیا ہے اُنہون نے عرض کیا کہ یہہ مکان حکیم بیدپا دانا دل کا ہے کہ بہت مدت سے
خلایق کی صحبت سے کنارہ کش اور اس غار کو منزل اور ماوا اپنا کیا ہے اور اندک کفاف پر قناعت کر کے خاشاک ناپاک ہستی کو
آتش ریاضت سے جلا دیا ہے اور اُسکے دیدہ بیدار نے شب زندہ داری سے چہرہ خواب کا مدت دراز سے نہین دیکھا ہے اور نہ اُسکی گوش ہوش نے
غایت پرہیزگاری سے آواز اہل دنیا کی سُنی ہے والشلیم واسطے ملاقات حکیم کے بصد نیاز و تمنا قریب غار کے جا کہڑا ہوا اور اُس صاحب
کمال کی زبان حال سے زیارت کی اجازت مانگی اُدہر سے آواز مرحبا اور تعالے آئی بعد اسکے قدم آگے رکہا غار مین جا کر دیکہا ایک
شخص ہے کہ عالم تفرید مین علم حقایق بلند کیا ہے گویا سیرت ملکی نے صورت بشر مین ظہور پایا ہے جبکہ نزدیک پہنچا شرط
وقدمبوسی بجا لایا برہمن نے جواب سلام اور مراسم اکرام کے بعد اجازت بیٹہنے کی دی اور سبب
اذیت اختیار کرنے کا پوچہا والشلیم نے حکایت خواب اور گنج اور وصیت نامہ ہوشنگ اور باعث
سفر کا واسطے دریافت ہونے اسرار چودہ وصیتون کے برہمن سے از مطلع تا مقطع بیان کیا برہمن نے تبسم کیا

Marfat.com

اور ہزار آفرین بادشاہ کی ہمت پر کی اور کہا کہ علم کی طلب کیواسطے متحمل اتنی مشقتونکا ہونا کام نامردکا نہین ہے واقعی سلطنت
کا سزاوار ایسا ہی شخص ہوتا ہی کہ رفاہ اور آرام خلایق کے واسطے اتنی محنتونکو اختیار کری اسکے بعد وہ پرچہ حریر کا دابشلیم نے
برہمن کے ہاتھ مین دیا برہمن نے دیکہا کہ یہہ نسخہ دست گوہر فشان ہوشنگ ابن کیومرث ابن طہمورث دیوبند ابن سام ابن نوح
علیہ السلام کا لکھا ہی چوم کر آنکہونسے لگایا اور بغور تمام سب وصیتونکو دیکھ کے دابشلیم سے بیان کرنے لگا اور مثل اور
حکایات واضح ہر ایک وصیت کی توضیح میں لاتا تہا دابشلیم قلم خیال سے لوح حافظہ پر لکہتا جاتا تھا بعد اتمام کلام
وصایا ہوشنگ وحکیم دابشلیم نے ترتیب اس نسخے کی دیگر موسوم بہ کلیلہ ودمنا کرکے چودہ باب پر یون مرتب
فرمایا **باب پہلا اجتناب کرنے مین قول نمام اور چغلخور اور ساعی کے سوال**
دابشلیم نے بیدپا حکیم سے کہا کہ خلاصہ مضمون پہلی وصیت ہوشنگ یہہ ہی کہ جو کوئی تقرب سلطین مین عزت پاتا ہی ہر آئینہ
وہ محسود ہم جنس کا ہوتا ہی اور حاسد اوسکی خرابی اور سلب منصب مین ہزار رنگ سی سعی بازی اور حیلہ سازی کرتے رہتے ہین اور اکثر
پیرایہ خیر خواہی سلطان مین بالتین مکر وفریب کی اوسکے حق مین بنایا کرتے ہین تاکسی طرح سے مزاج بادشاہ کا اوسکی طرف سے
متغیر کرین اور پایہ عزت سے اوسی گرائین اور بادشاہ کو لازم ہے کہ اقوال حساد غرض پر خوب غور کری اور تحقیق اور تفتیح کو در پردہ سر حد
صدق وکذب کو پہنچاوے اگر جانے کہ قول حاسدونکا محمول بحسد نہا بلکہ راست و درست تھا تو بتدریج اوسی اپنی نزدیکی سے
جدا کرے لاکن تشہیر بھی پردہ دری اوسکی نکرے کہ بہترین صفات سے بادشاہ کیواسطے ستاری اور درگذر ہی اور اگر معلوم
کرے کہ یہہ بیان انکا محض حسد اور نفسانیت سی ہے تو اون حاسدونسی اجتناب کرے اور کبہی پھر اپنی صحبت بابرکت
مین اونہین بار ندے دابشلیم نے اتنا تو معلوم ہوا مگر اب یہہ التماس کرتا ہون کہ اس وصیت کے مناسب حال کوئی داستان بیان
فرماو قصہ کسی ایسے شخص کا کہ بادشاہ کا مقرب ہوا ہو اور حاسدونکی مکر وفریب سے اوسکے مرتبے مین خلل آیا ہو اور دوستی دشمنی اور
موافقت مخالفت سی مبتدل ہوگئی ہو تفصیل بیان کر برہمن نے عرض کیا کہ اے بادشاہ جان تو کہ مدار سلطنت کا اس وصیت پر ہے
اگر بادشاہ اہل فساد کو تنبیہ اور منع نکریگا تو بیشتر ارکان دولت انکی فساد سی منکوب اور مخذول ہو جائینگے اور خلل کلی امور سلطنت
مین واقع ہوگا وجہ اسکی یہہ ہے کہ سلطنت مانند عمارت کی ہے اور ارکان دولت ستون اوسکی ہین جبکہ ستون گر پڑینگے مکان برپا
نرہیگا جبکہ مفسد اور شریر دو ستونون مین مجال دخل کی پائین گے تو انجام کار انکا ضرر وخشت اور ملال کو کہینچیگا جیسا کہ شیر اور گاو مین ہوا
دابشلیم نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا **حکایت شیر و گاو** برہمن نے کہا کہ ایک تاجر تہا کہ منازل بحر و بر کو طے کرتا رہتا تھا اور اقالیم شرق و
غرب مین کوئی شہر نہین چہوڑا تھا اور سرد وگرم زمانیکا بہت دیکہنا تہا اور تلخ وشیرین ایام کا خوب چکہا تھا **بیت** امین و ہوشیار و
کاردانے بہ زروے تجربہ بسیار دانے ۔ جب کہ مقدمہ سپاہ موت کہ عبارت ضعف پیری سے ہے اوسکی مملکت قوی پر

Marfat.com

تاخت کرنے لگا اور طلایہ لشکر اجل نے کہ اشارہ موی سپید کیطرف ہی اوسکی حوالی حصار دجو کو گھیر لیا **نظم** نوبت پیری کہ زند کوس ورد + دل شود از خوشدلی وعیش سرد موی سپید از اجل آرد پیام + پشت خم از مرگ ساند سلام + تا جر سمجھا کہ دمبدم کوس رحیل بجاتے ہین اور سرمایہ حیات کہ صندوق بدن مین امانت تھا پھیرے مانگتے ہین ایکدن بیٹونکو بلاکر نصیحت کی وہ جوان ثروت دولت اور نخوت شباب مین مغرور اور طریقہ اعتدال سی بہانتک دور تہی کہ پند پدر کو مضحکہ سمجھے باپنے کہا کہ ای جوانون مجھ پیر کی بات بدل سنو کہ یہہ مال اندوختہ میرا کہ تم ابہی سے بیہودہ برباد کرتے ہو اور جو اسکے حاصل کرنیمین تمہیں کچھ مشقت نہین ہوئی ہے اسلیئے تم قدر اسکی نہین جانتے ہو یہ عقل سے بہت دور ہی اسے بغور وتامل سمجھو کہ مال سرمایۂ دنیا وآخرت ہی جو فائدہ دین ودنیا کا مطلوب ہو اسی سے حاصل ہوسکتا ہے چنانچہ طلب تمام بنی آدم کی تین قسم پر ہوتی ہی ایک طلب فراخی معیشت یعنے کہانا اور پینا اور عیش کرنا دوسری خواہش ترقی منزلت اور زیادتی منصب کہ مقصد جاہ وجلال اور بلند نامی ہی تیسرے استدعا سے حصول فوائد عقبےٰ کہ حاصل آسکا رضامندی خالق ارض وسما ہے اور یہہ تینون مطلب مال سے حاصل ہوتے ہین نعم المال الصالح حدیث شریف مین آیا ہی جیسا کہ مولوی معنوی نے فرمایا ہی **شعر** مال را گر بہر دین باشی حمول + نعم مال صالح گفتہ رسول + معلوم ہوا کہ برکت سے مال کی اکثر مطلوب دل ہاتھ آتا ہی اور بغیر کسب ومشقت کے حاصل کرنا مال کا قبیل محال سے ہے اگر کبھی بطور ندرت بے مشقت بہی کچھ کسیکے ہاتھ آگیا تو قمار بازون کے مانند بے قدری سے صرف کرتا ہے اور گمان اوسے یہ ہوتا ہے کہ مین بڑا خوش نصیب ہون کہ بے جہت اسقدر مال مجھے ملا ہے اور ساہوکار کے اندہے کی طرح ہمیشہ اوسے ہرا ہرا سوجہتا ہے یعنی جانتا ہے کہ ہمیشہ یون ہی مجھے ملا کریگا اور محنت اور کسب پر التفات نہین کرتا ہے صرف ہونیکے بعد سوائے اندامت کے ردی فلاح پہر نہین دیکھتا ہے اسلیئے کہتا ہون کہ کسب اور تجارت مین سعی کرو اور اس مال حلال کو راہ حرام اور عیاشی مین برباد نہ دو اول بڑے بیٹے نے جواب دیا کہ اے پدر بزرگوار ہم فائدہ کسب بے فائدہ سمجھتے ہین کیونکہ ہمنے توکل کو اختیار کیا ہی اور ہم خوب جانتے ہین کہ جو مقدر ہی اگر نہ ہزار بار جد وجہد کرین ویا شبانہ روز راحت مین بسر کرین کم وبیش اس سے نہوگا اور سنا ایک بزرگ سے سنا ہے کہ جو کچھہ روزی جسکے مقدر ہی ہرچند اوس سے بہاگتا ہی وہ خود بخود دامن سے آلپٹے گی اور جو چیز کہ مقدر مین نہیں ہے ہرچند اوسکے پیچھے دوڑی وہ ہاتھ نہ آئیگی ہم کسب کرین یا نکرین جو کچھ نصیبہ ازلی ہی کم وزیادہ نہوگا چنانچہ داستان اون شاہزادونکی شاہد حال اس مقال کی ہی کہ ایک کو گنج بدربے رنج ہاتھ آیا اور دوسرے نے ملک موروثی باد جو کو شش کے ہاتھ سے کہویا سودا گر نے کہا کہ یہہ حکایت کیونکر ہی **حکایت بادشاہ حلب** بڑے بیٹے نے کہ ولایت حلب مین بادشاہ تہا بہت آزمودہ کار انقلاب سے نہایت ہوشیار اوسکے دو بیٹے تھے دریاے غرور جوانی مین غرقاب اور نشہ شراب کامرانی سی سرشار ہمیشہ لہو لعب مین مشغول اور شب وروز نغمہ سرائی چنگ ورباب مین مصروف رہتے تھے بادشاہ عاقل تجربہ کار نے جانا کہ یہہ ناخلف میرے بعد خزانہ میرا اندک مدت مین

Marfat.com

تاراج وبرباد کردالین گے اور اُس شہر کی حوالی مین ایک زاہد تہا کہ پشت پا کو اسباب دنیا پر مارا تہا اور تعلق دار نا پائدار سے کنارہ کیا
تہا بادشاہ کو اُس زاہد سے الفت اور حسن عقیدت بہت تہا زاہد سے کہا کہ مین مال اپنا تیرے مسکن مین دفینہ کرونگا جبکہ دولت بیوفا
اور جاہ بے بقا میرے فرزندون سے روتابی کرے اور وہ کم بضاعت اور محتاج ہوجائین یا کوئی مشکل امور سلطنت مین ایسی درپیش
ہو کہ بے صرف کثیر دفع بلا نہو سکے اُسوقت نشان اس مال کا اُنہین دینا شاید کہ رنج اُٹہانیکے بعد متنبہ ہوکر قدر مال کی سمجہین
اور اصراف سے باز رہین زاہد نے بادشاہ کی وصیت قبول کی بادشاہ نے زاہد کے مکان مین دفینہ کی جگہہ ترتیب دیکر سب خزانہ اپنا دفن
کردیا اور بیٹون سے یہہ وصیت کی کہ جب تمہین مصیبت پیش آئے اور بے خزانہ کثیر دفع نہو سکے اس زاہد سے احتیاج اپنی
بیان کرنا غالب ہے کہ حاجت تمہاری رفع ہوجائے بیٹون نے بقیاس دریافت کیا کہ زاہد کو استطاعت خزانہ کی کہانسے ہم
پہنچی مگر یہ بزرگوار نے کوئی دفینہ اپنا زاہد کو بتایا ہی اور وصیت کی ہے کہ وقت ضرورت کے میرے بیٹونکو بعد میرے بتادینا
اتفاقاً اندک مدت مین زاہد اور بادشاہ بادہ کل نفس ذائقۃ الموت سے بیہوش ہوئے **بیت** ہرآنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید
زجام دہر مے کل من علیہا فان :: اور وہ گنج صومعہ زاہد مین مخفی رہا بہائیون مین باپ کی وفات کے بعد تقسیم ملک و مال کے
واسطے مناقشہ واقع ہوا برادر کلان چہوٹے بہائی پر غلبہ پاکے ساری سلطنت کو اپنے قبض و تصرف مین لایا برادر کو جبکہ مغموم
اور محروم منصب سلطنت سے بے نصیب رہا اور باخود اندیشہ کیا کہ آفتاب حشمت و اقبال نے موہنہ جانب مغرب زوال کیا
اور فلک جفا پیشہ نے شیوہ بیمہری و بیوفائی کا آشکارا کیا اب بازو گر منہہ طرف دنیا روی کے لانا اور آزمودہ کو پہر آزمانا
نتیجہ نیک نہ دیگا بہتر یہہ ہے کہ جب گریبان دولت اپنے قبضہ قدرت سے باہر ہوجائے تو دامن توکل و قناعت کو ہاتہہ مین لائے **بیت**
کل اکو بہت شاہ سے ہی فراغت :: بیا از بخت شاہی ہے کنج قناعت :: یہہ نیت کرکے شہر سے باہر آیا اور لوگون سے کہا کہ فلانا زاہد
والد بزرگوار کا دوست تہا مصلحت یہہ ہے کہ زاہد کی خدمت مین جاکر طریق ریاضت اور عبادت اختیار کرون جبکہ صومعہ
زاہد مین پہنچا سنا کہ طوطی روح شریف زاہد نے قفس بدن سے جانب ریاض جنت کے پرواز کی اور صومعہ اُس پیر روشن ضمیر کا خالی
ہے ایک ساعت اندوہ و ملال اسکو رہا بعد اسکے کہا کہ یہہ جگہہ متبرک ہے اسی جگہہ مسکن اختیار کرون اسی نیت سے زاہد کی قبر پر مجاورت
اختیار کرکے ایک مدت اسی طرح بسر کی چند عرصے کے بعد یہہ اتفاق ہوا کہ حوالی صومعہ مین ایک کاریز تہی اور صومعہ خاص مین ایک چاہ تہا
کہ اسی کاریز سے آب اُس چاہ مین لائے تہے اور اہل صومعہ اور اُس سے کام کرتے تہے ایکروز شاہزادے دل اُسمین ڈالا آواز پانیکی نہ آئی
متحیر ہوا کہ پانی نہونیکا سبب کیا ہی اور کونسی چیز مانع ہوئی ہی شاہزادہ اُس چاہ مین اُترا اطراف و جوانب نظر کرتا تہا کہ ایک گڑہا دیکہا
خیال کیا کہ کیا چیز ہے اُسے ٹہوکر لگائی منہہ اُسکا کشادہ ہوگیا قدرے اور کہودا وہی منہہ اُس خزانے کا تہا جبکہ زیادہ کہودا
دیکہا کہ گنج شائگان و دینار رسخ اور جواہر آبدار سے بہرا ہے معلوم کیا کہ وہ اشارہ پدر بزرگوار کا اسی خزانے کی طرف تہا

Marfat.com

الحمد للہ کہ میراث پدر ہاتہہ آئی سجدہ شکر بجالایا اور دلمین کہا کہ اگرچہ یہ مخزن بیشمار عنایت پروردگار سے ہاتہہ آیا ہی لاکن دامن قناعت و توکل کو نچہوڑنا چاہیے اور بقدر یا یحتاج تہوڑا صرف کیا چاہیے اور یہہ شعر ناسخ اُستاد کا پڑہتا تہا بیت منہہ توکل سے فراغت مین نہ موڑا چاہیے ہاتہہ سے دامن قناعت کا نچہوڑا چاہیے اور حکایت برادران کلان کی یہہ ہے کہ جب مسند پدری پر متمکن ہوا ہوائے نخوت و غرور سے یہانتک مغرور ہوا کہ پروائے رعیت و فوج مطلق نرہی بجز داد عیش و آرام اور کام نکرتا تہا کہ ناگاہ دشمن صعب نے با فوج جرار تیغ گذار اُس ولایت کے تصرف کا قصد کیا یہہ بیہودہ غفلت شعار جبکہ دشمن قریب آپہنچا ہراسان ہوا دیکہا کہ ایک حبہ خزانے مین موجود نہین اور رعیت اور اہل فوج سب ملول اور دل برداشتہ ہین یاد کیا کہ باپ نے اشارہ کہ زاہد کی طرف کیا تہا شاید اُس سے کچہہ ہاتہہ آئے اسلیے صومعہ زاہد مین آیا زاہد کو جان بحق تسلیم پایا ہر چند دست و پا مارے کچہہ مال کا پتا نپایا ناامید پھر آیا اور اُس برادر خورد فقیر صورت پر کچہہ رحم نفرمایا اور نہ مطلق دلجوئی کی کہ اس حال کو تبدیل کروائے یا ساتہہ لیجائے ہر گز التفات نکیا جبکہ اپنی منزل کو آیا اور مشاہدہ حال سپاہ سے سمجہا کہ ہرگز کوئی ارادہ جان نثاری کا نہین رکہتا ہے کہ لاملک الا بالرجال ولا رجال الا بالملک جبکہ تدبیر سرانجام نرسی ناامید ہوا حیلے اور دمسازی سے اہل لشکر کو امیدوار کر کے ہمراہ لیا اور کوچ کر کے دشمن کے نزدیک پہنچا آخر دونون صفین مقابل ہوئین ہنوز صف جنگ آراستہ نہوچکی تہی کہ ایک تیر اُدہر سے اور ایک تیر اُدہر سے سر ہوا قدرت نمائی حکیم کارساز کی دیکہا چاہیے کہ دونون تیرون نے کام دونون بادشاہون کا تمام کیا اور فوج طرفین سے احد من الناس مجروح بہی نہوا جبکہ دونون فوجون مین دیکہا کہ کام دونون فرمانروا ؤنکا تمام ہوا اب جنگ و قتال محض حمق اور ضلال ہے، دونون فوجون کے سردارون نے متفق ہو کر یہہ صلاح کی کہ کوئی ایسا شخص کہ لیق اور سزوار دونون یا ستونکا تجویز کیا چاہیے جبکہ تحقیق کیا دونون خاندان مین اُس شاہزادے صومعہ نشین کے سوا اور کوئی باقی نتہا القصہ اتفاق اسپر ہوا کہ اُس سرفراز کے سوا کوئی لائق تاج سرفراز کے نہین ہے، کلہم اجمعین اُسے شاہزادے پر راضی ہوئے آخر کار اُسکو صومعہ سے لاکر تخت سلطنت پر متمکن کیا بدولت صبر و قناعت کے ملک معروفی کا حاکم ہوا اور سلطنت دوسری اضافہ ملی اے پدر بزرگوار یہہ مثل اسلیے بیان کی ہی تا معلوم کرے تو کہ ملنا منصب عالی کا سعی اور کسب سے تعلق نہین رکہتا ہے بہتر یہہ ہے کہ اعتماد توکل پر کرے نہ تکیہ سعی اور کسب پر جبکہ تاجر کے بیٹے نے یہہ داستان تمام کی باپ نے کہا کہ یہہ جو کچہہ کہا تو نے راست و درست ہے مگر یہہ عالم عالم اسباب ہے اور حکمت الہی اسپر جاری ہوئی ہے کہ ظہور اکثر امور کا اس جہان مین وابستہ تدابیر و اسباب ہی اور منفعت کسب کی توکل سے زیادہ تر ہے اور نفع توکل کا ہر جگہہ درست نہین ہوتا ہے، اور متوکل اُس سے عبارت ہی کہ تن آسانی اور نفس پروری سے مطلق قطع تعلق کرے یہہ نہین کہ آدہا تیتر اور آدہا بٹیر ہو یعنی عیاشی ہو نفس پروری مین بہی مصروف رہی اور دعوے توکل کا بہی کرے ایسا دعوے کبہی صادق نہین ہوتا ہی اور منفعت توکل محض متوکل

Marfat.com

کو پہنچی ہے اور منافع کسب مشقت کے متعدی ہوتے ہین کہ غیرون کو بہی پہنچتی ہی اور نفع پہنچانا غیرونکا عند اللہ اور عند الخلق محبوب ہے خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ اور جو کوئی کہ غیر کے نفع پہنچانے پر قادر ہو حیف کہ وہ کاہلی کرے اور محتاج اوسے نفع پاتیکا ہو مگر اے فرزند تو نے قصہ اوس مرد خدا کا نہین سنا ہی کہ مشاہدہ حال باز و کلاغ کے بعد اسباب کسب کی طرف کیا اور اوہی سبب سے عتاب آلہی مین گرفتار ہوا بیٹے نے پوچھا کہ یہہ قصہ کسطرح پر تھا حکایت باپ نے کہا کہ ایک درویش ایک بیشے مین گذرا اور آثار رحمت اور اطوار قدرت آلہی مین اندیشہ کرتا تہا کہ ناگاہ شاہباز تیز پرواز کو دیکھا کہ تہوڑا گوشت چنگل مین لیکر ایک درخت کے گرد اوڑتا ہے درویش اس عجائب تازہ کو دیکھکر کہڑا ہوا اور حیرت تمام سے تماشا دیکھتا تہا کہ سبب اسکا کیا ہے ایک زاغ بے پروبال کو دیکھا کہ اوس درخت پر بیٹہا ہے باز نے نزدیک آکر وہ گوشت زاغ کے حوالہ کیا درویش نے مشاہدہ اس حال کے یہہ شعر مؤلف کا پڑہا المؤلفہ **بیت** رزاقی کریم ہے کیا جلشانہٗ ۔ ہ ساری زمین کو سفرۂ انعام کردیا ہ اور اپنے دلمین کہا کہ مین روزی کی طلب مین سرگردان پھرتا ہون تسپر بہی ہزار حیلہ و مشقت بہم پہنچتی ہے یہہ محض میرے اعتقاد کی سستی ہے اب بہتر یہہ ہے کہ سر فراغت زانوی قناعت پر رکہون اور اسکے بعد ہمیشہ طلب روزی مکرون اور خط بطلان صفحہ کسب وحرفت پر کہینچون کہ جو کوئی گوشہ قناعت مین بیٹہے اور دل اسباب سے اوٹھا کر تعلق اپنا مسبب الاسباب سے رکہے تو کبہی درماندہ کسی امر مین نہو اسکے بعد تین شبانہ روز زاویہ عزلت مین بیٹہا مگر مطلق کسی طرف سے رزق فتوح نظر نہ آیا ہر دم نحیف و ضعیف ہوتا جاتا تہا اور آثار یاس طاعت و عبادت سے بہی درماندہ اور کاہل ہونے لگا حق تعالے نے پیغمبر زمان کو حکم کیا پیغمبر نے درویش کے پاس آکر عتاب فرمایا کہ اے فقیر بے تہید مدار عالم اسباب کا موقوف و سائط پر رکہا ہے اگرچہ بے سبب بہی جو کچہہ اللہ تعالے چاہے وہ ہو جاتا ہے الا اوسکی حکمت کاملہ مقتضی اسکی ہی کہ مہمات عالم بغیر قاعدہ افادی اور استفادی کے جاری نہون پس بہتر یہہ ہے کہ تو اور کے فائدہ کا سبب بن اور بے ہمتون کی مانند غیر سے فائدہ لینے کا محتاج نہو **بیت** چو باز باش کہ صیدے کنی و لقمہ دہی ۔ طفیل خوارہ مشو چون کلاغ بے پروبال ۔ اے فرزند یہہ مثال اسلئے بیان کی ہے تا معلوم کرے تو کہ ہر کسی کے واسطے قطع تعلق زیبا نہین ہے اور توکل یون پسندیدہ ہی کہ باوجود اسباب کے متوکل رہی یعنی کسب کو بہی نچہوڑے اور دلسی سمجہے کہ یہہ کسب محض حیلہ ہی اور جو کچہہ کہ اس حیلے سے حاصل ہوتا ہی محض عنایت اوسکی ہی کسب میرا کچہہ حقیقت نہین رکہتا ہے اس نیت کو متقاضی اسپلد کہی یا قبض اَلْکَسْبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ سے بہرہ مند ہو اور فائدہ توکل کا بہی حاصل رہی بزرگون نے فرمایا ہی کہ کسب کری تا کاہل نہ رہے کہ کاہل مردود خدا ہوتا ہی اور روزی کو محض انعام پروردگار سمجہی تا کافر نعمت نہو **نظم** ہر کسیکو چاہیئے فکر معاش ۔ ہو توکل پر ہو روزی کی تلاش ۔ چاہیئے کسب و توکل ساتھہ ہو ۔ جو سوئے حق دل سے حرفت ہاتھہ ہو ۔ بیٹے نے کہا کہ ای والد اگر کسب ہی اور خداوند تعالے خزانہ کرم سے بہت سا مال و منال عنایت فرمائے تو اوسی کسطرح پر صرف کری اور اگر جمع کری تو کیونکر رکہی باپ نے کہا ای فرزند مال

Marfat.com

جمع کرنا آسان ہی مگر فوائد حاصل کرنا اوس سے البتہ مشکل ہے جبکہ یہ مال ہاتھ آئے تو دو صورت کو اختیار کرے ایک یہہ کہ محافظت اوسکی اوس طرح کرے کہ تلف و تاراج سے ایمن رہی بموجب حدیث شریف اُسْتُرْ ذَهَبَكَ وَذِهَابُكَ تا دسترس دزد و راہزن اور کیسہ بُر کا اوس سے کوتاہ رہی کہ زر کے دوست اور زردار کے دشمن بہت ہوتے ہین **بیت** مخ نہ بر بند زمان میزند + قافلہ محتشمان میزند + دوسرے یہہ کہ اپنے مال کے فائدے سے گذران کرے اور اصل مال کو ہرگز تلف اور صرف نکرے والا اندک زمانی مین بمکبت افلاس مین مبتلا ہو جائیگا جسکا مداخل نہو اور مخارج بدستور کرے یا مداخل سے مخارج زیادہ ہون تو غالب ہے کہ ورطۂ احتیاج مین پڑے اور کام اوسکا انجام کار ہلاکت کو پہنچے جیسا کہ اوس موش تلف کار نے ہجوم غم سے جان اپنی دی بیٹے نے پوچھا کہ قصہ موش کا کسطرح تھا تاجر نے کہا **حکایت دہقان** کہتے ہین کہ ایک دہقان نے ذخیرہ غلے کا کرکے دروازہ صرف کا بند کیا تہا اس نیت سے کہ جب احتیاج بغایت اور ضرورت نہایت درپیش آئیگی اوسوقت صرف کرونگا اتفاقاً ایک موش نے کہ نیز دستی مین لاثانی تھا قریب اُس انبار کے چار طرف سے نقب دیکے اور غلہ فراوان لیجاکے اپنے غار مین فراہم کیا اسکے بعد ایک نخوت اوسکو پیدا ہوئی اور دعوا فرعونی شروع کیا اندک عرصے مین سب موش اوس محلے کے اوسکی خدمت مین حاضر ہوئے **نظم** عہد دولت مین کہ نیز ادوست ہی + گہات گرتا ہی جو ایسا دوست ہی + کچھ بہی تجھ سے دوستی اُسکو نہین + فی الحقیقت تیرے زر کا دوست ہی اور دوستان ہم نوالہ اور حریفان ہم پیالہ واسطے خورد برد غلے کے جمع ہوکے فرقہ نوالہ و دعا گو کے موافق خوش آمد مین مصروف ہوئے اوسکی مدح و ثنا کے سوا زبان کو اور سخن سے آشنا نہ کرتے تھے اسکے مناسب صائب فرماتا ہے **بیت** بشکست قدر خود را نخوت فزود مارا + برما و خود ستم کرد ہر کس ستود مارا + اور اوسنے بہی دیوانہ وار زبان کو لاف و گزاف پر اور ہاتھ کو اطراف پرواز کیا تہا اس تصور پر کہ یہہ غلہ فراوان کبہی کم نہین ہونیکا ہر روز مقدار کثیر مصاحبون پر تقسیم کرتا تہا اور مطلق عاقبت اندیشی دہیان مین نہ لاتا تہا اور یہہ شعر ناسخ کا تکرار کرتا تہا **بیت** کیا خوب قول ہی یہہ کسی بادہ خوار کا + ہو ہون آج مست غم نہین کل کے خمار کا اوس سال قحط سالی نے آتش گرسنگی سینون مین مفلسون کے یہانتک بھڑکایا تہا کہ بدلے نان کے جان دیتے تہے تو بہی کوئی التفات نکرتا تہا اور متاع خانہ کو بدلے جو کے بیچتے تھے تو بہی کوئی خرید نکرتا تہا موش بیخرد نے سفرۂ نان و نعمت کو یہہ وہ بچھا رکھا تھا جبکہ چند روز اسیطرح پر گذرے دہقان کو کاردباستخوان و کاربجان پہنچا نقصان غلے کا دیکہتا تہا اور آہ سرد کہینچتا تہا اور زمین کہتا تہا کہ جزع و فزع اوس چیز پر کہ تدارک جسکا خبر امکان سے باہر ہو طریق خردمندی سے دور ہے اب مصلحت یہہ ہے کہ باقیماندہ غلے کو لیکر دوسرے قریہ مین جا رہون جبکہ دہقان نے غلہ اوٹھانا شروع کیا یہہ موش آپکو صاحب خانہ اور مالک کاشانہ سمجہتا تہا اور پردہ خواب ناز مین غافل تھا جبکہ موش صاحب آمد و شد دہقان سے مطلع ہوئے تحقیق حقیقت حال کے واسطے باہر آئے اور راہ سوراخ سے معاینہ حال دہقان کیا اور سبکو اطلاع دی سب نے کہ دم رفاقت بھرتے تھے ولی نعمت کو چہوڑکر راہ فرار لی

Marfat.com

نظم ہمہ یار تو از بہر معاش اند ؛ پے لقمہ ہوادار تو باشند ؛ چو مالت کاہد از مہرت بکاہند ؛ ریاضت بہر سود خویش خواہند ؛ ایسے رفیقان ریائی سے انقطاع بہتر ہی نہ آشنائی جبکہ موش نے سر بالین بستر راحت سے اُٹھایا ہر چند چپ و راست نگاہ کی تفحص کیا اثر ایک مصاحب کا نہ پایا گیا ولمین کہا المولفہ بیت جو ہمارے تھے فدائی دفعۃً کیا ہوگئے ؛ کیا سبب ہے چھوٹکر ہمکو روانہ ہوگئے ؛ جبکہ باوجود تلاش کسی رفیق کا نشان نملا خرمن کی طرف روانہ ہوا اثر غلے کا بھی نہ پایا حتی کہ اس مقدار بھی نہ تھا کہ قوت ایکدن کا کرے اس حال کے مشاہدہ کے ساتھہ طاقت طاق ہوگئی اور اضطراب عظیم مین مبتلا ہوا اسقدر سر زمین پر مارا کہ ہلاک ہوگیا فائدہ اس مثل کا یہہ ہے کہ آدمی کو خرچ کرنا فراخور مداخل چاہیئے اور اسطرح منافع مال سے گذران اپنی کرے کہ نقصان باصل مال کو نہ پہنچے بیت بدخل و خرج خود ہر دم نظر کن ؛ چو دخلت نیست خرج آہستہ تر کن ؛ بعد اسکے چھوٹا بیٹا اُٹھا اور بعد ثنا و دعا باپ سے عرض کیا کہ اے پدر بزرگوار جو کوئی کہ اس قاعدے پر مال کی حفاظت کرے کہ انتفاع کلی اُس سے حاصل ہو پھر کس منافع کو کس طرح صرف کرے پاپنے کہا کہ طریقہ اعتدال کا ہر چیز پسندیدہ ہے بموجب حدیث شریف سرور عالم خیر الامور اوسطہا خصوصاً معاش کے باب مین نہایت ضرور ہی خداوند مال کو لازم ہی کہ اسراف سے اجتناب کرے والا طعن و تشنیع خلق اور ناخوشنودی خالق مین مبتلا ہوگا اور فی الحقیقت یہی ہے کہ اتلاف و اسراف مال وسوسہ شیطان سے ہی بموجب آیہ کریمہ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وان اللہ لا یحب المسرفین لازم و انش یہہ ہے کہ اسراف سے اجتناب کلی کرے بلکہ مردم عالی گہر کے نزدیک بخل اگرچہ بد ہے لیکن اسراف سے بہتر ہے دوسرے یہہ کہ بخل اور امساک کی بدنامی سے بھی احتراز کرے کہ مرد بخیل ہر وقت مین مطعون اور دشمن خلایق اور ناکام ہوتا ہی اور مال اُسکا آخر کار بخل سے تاراج ہوجاتا ہی غرض کہ سوے خیر الامور اوسطہا زنہار رستگاری متصور نہین ہے نظم دیتے نہین زکاری مین جو صاحب زر ہے اُڑجاتا ہی وہ مال لگاکر شہپر بازین جو وارث اتفاقاً میراث پاتے ہین کہتے ہین دیا بخیل نے زر مرکر ؛ آخر کار نصیحت سے سوداگر کی دونون بیٹون کے دلمین اثر کیا ایک نے حرفت اختیار کی اور برادر بزرگ نے پیشہ تجارت بہتر سمجھکر سفر دور دست اختیار کیا اور پاس اُسکے دو گاؤ بارکش تھے کہ تو رفلک قوت مین اُنسے برابری نکر سکتا تھا اور شیر گردون اُنکی مہابت سے مانند روبہ کے زبون نظر آتا تھا بیت ناسخ پیل تن و شیر دل و مار دم ؛ گاؤ زمین خستہ ہو جو مارے جو سم ؛ ایک کاشتر بہ اور دوسرے کا مندبہ نام تھا خواجہ تاجر انہین ازبس عزیز رکھتا تھا اور ہر وقت تیمارداری ان دونون کی کرتا تھا دانہ و علف سے نبات خود غفلت نکرتا تھا جبکہ مدت سفر کی دراز ہوئی اور منزلین بہت طے کرنی پڑین فتور دونون بارکش کے حال مین پیدا ہوا اور ضعف اُنکے اعضا پر مستولی ہوا قضارا ایک وادی مین دلدل اور کیچڑ بہت سے عین راہ مین پڑی شتر بہ اُسمین پھنس گیا بہزار خرابی خواجہ تاجر نے اُسے نکالا لیکن طاقت رفتار مطلق نہین رہی تھی لہذا اُسی قریہ مین ایک شخص کو باجرت مقرر کیا کہ اُسکے پاس دو چار روز رہے اور تیمارداری کرے جبکہ طاقت کچھہ بھی عود کرے تو تا کاروان سرا کہ خوابگہ جہان مقام اپنے ٹھیرائے تھے پہونچا دے

ل ہوا دارد ہوا خواہ یار دوست ۱۲
م ریائی بالکبر ریا نبرد بلخی نکاو دمنافق چرا کیمیا کاری آنست کہ برے دین خود ترا دہد ۱۲
ن ترجمہ
ہمہ دین باہم تین کلہا پیا نہ نہا شہود ۱۲
ع ترجمہ ایمنہ بلغتی فتوی خرچ کرنے فطلبا بہانی شیطا شیطان نوشتہ ہین اور بخشی قضاے دولت رکنی نہین ۱۲
ف ترجمہ
خلاف شیخ نکاو حرف گرفتن نکاو ۱۲
ص آبان بر وزن نالہ خاکی باشد کہ کشادہ تر بران نصب کنند و شالہ نیز ۱۲
ق ترجمہ
ر ترجمہ
ش سود ۱۲
ت ترجمہ
ث ترجمہ
خ ترجمہ
ذ ترجمہ
ض ترجمہ
ظ ترجمہ
غ ترجمہ
ف ترجمہ
ک ترجمہ
گ ترجمہ
ل ترجمہ
م ترجمہ
ن ترجمہ
و ترجمہ
ہ ترجمہ
ی ترجمہ

Marfat.com

مزدور نے ایکدو دن بیا بانمین نگہبانی کی آخر تنہائی سے گھبرایا اور شتربہ کو چھوڑکر نزدیک خواجہ کے آکر کہا کہ قضا سے چارہ نہین ہے، شتربہ مرگیا خواجہ ملول ہوا اور بمجبوری کوچ کیا اور شتربہ کو چند پہرین اسقدر قوت پیدا ہوئی کہ ہر طرف حرکت کرنے لگا ناگاہ ایک مرغزار کو پہنچا کہ انواع ریاحین سے آراستہ اور گونہ گونہ روئیدگی سے پیراستہ تہا المولفہ نظم گل جو تہا اُس دشت مین بیخار تہا: سبزہ شک سبزۂ خسار تہا نام کو بہی رنج جز راحت نتہا: تہا نہ صحرا خلد کا گلزار تہا: شتربہ کو وہ مقام نہایت بہایا اور رخت اقامت اُسی جگہہ ڈالا جبکہ یکچند بے قید و بند اُس مرغزار مین حسب دلخواہ چرا اور ہوائے روح افزا اور فزاے دلکشا سے مراد دل حاصل کی کمال فربہی اور طاقت لاحق حال اُسکے ہوئی نہایت سرور و نشاط سے کبہی کبہی خوار عدا سا کہینچا تہا اور اُسی بیشہ مین ایک شیر فرمانروا تہا کہ کمال شوکت و غرور سے پیل مست کو خیال مین نہ لاتا تہا اور اپنے جنس کو بہی ہرگز اپنے مقابل اور برابر نجانتا تہا سباع اور درندے اُس بیشہ کے سب مطیع اور فرمانبردار اُسکے تہے جبکہ آواز خوار شتربہ کے کان مین شیر کی پہنچی کبہی اس آواز کو نہ سنا تہا کان اُسکے آشنا نہ تہے سنتے ہی عجب طرح کا ہراس شیر کے دلپر طاری ہوا سمجہا کہ یہہ کوئی ببر بیان ہے کہ مین اُسکے آگے پشے کے برابر ہون کہ اُسکی مہابت آواز سے خون گونمین خشک ہوتا ہے اس ہیبت سے ایسا خوفناک تہا کہ اپنی جگہ سے نہ نکلتا تہا اور چاہتا تہا کہ یہہ خوف میرا کسی پر ظاہر نہو تو بہتر ہے اور بلازمان بادشاہی مین دو شغال تہے ایک کا کلیلہ اور دوسرے کا دمنا نام تہا دونو آپسمین مین چچازاد اور ذہن و ذکا مین شہرۂ آفاق تہے کلیلہ عاقل و سلیم الطبع اور قانع مزاج تہا اور دمنا بزرگ منش اور طالب جاہ و حشمت مین حریص تر اور فساد دوست تہا بفراست دمنا نے پہچانا کہ شیر کے دل مین خوف گاؤ کی آواز کا اثر کر گیا ہے کلیلہ سے کہا کہ بادشاہ کے حال مین کیسا ہے کہ ہو کر سیر و شکار کو ترک کر کے ایک جگہہ مین گوشہ مین قرار پکڑا اور جگہہ سے جنبش نہین کرتا ہے سبب کیا ہے کلیلہ نے جواب دیا کہ حاصل اس سوال کا کیا ہے، اور ہمین بادشاہ کی فکر محال سے کیا علاقہ کیا شعر نا سخ تو نے نہین سنا ہے بیت چاہیے شاہونکو فکر سلطنت: کب ہمین شایان ہے ذکر سلطنت ہم اس درگاہ سے طعمہ پاتے ہین اور اُسکے ساتہہ دولت مین بآسایش بسر کرتے ہین سوا اُسکے شکر و دعا کے ہمین اور تفحص نجا ہیے اے دمنا تفتیش اسرار ملوک اور کرنے تحقیق احوال سے درگذر کہ ہم اُس جنس کے لوگونمین سے نہین ہین کہ بادشاہ کی مصاحبت سے مشرف ہون اور ہم اس لایق نہین ہین کہ اسرار سلاطین مین قیل و قال کرین اس طرح کا کلام مصاحبان و مساز کیواسطے زیبا ہے، بلکہ اُنکو بہی احتیاط لازم ہے اور اگر کوئی ہیر مانند غیر کے منصب کا حوصلہ کرتا ہے تو اُسے وہ پہنچتا ہے جو اُس بوزنے کو پہنچا دمنا نے کہا کہ حکایت اسکی کس طرح پر ہے حکایت بوزنہ کلیلہ نے کہا ایک بندر نے دیکہا کہ درودگر ایک چوب پیٹہا آرہ کہینچتا ہے اور دو میخین ہین کہ ایک شگاف چوب تراشیدہ مین ٹہونکدیتا ہے جبکہ آرہ اُس سے کہینچتا ہے دوسرے کو بُرہا کر اُسی طرح سے ٹہوکتا ہے تا آرہ کشی کیواسطے آسانی ہو یہ بوزنہ شاخ درخت پر بیٹہا تماشا درودگر کی صناعی کا دیکہتا تہا اتفاقاً درودگر کسی کام کے لئے گیا بندر نادان نے اُس چوب پر بجاے درودگر بیٹہکر میخ کو ہلانا شروع کیا آخر میخ شگاف چوب سے نکلی اور انثیین بندر کے کہ لگے

Marfat.com

ہوئے تھے شگاف چوب مین در آئے اور شکنجے کے مانند دونون شق مین دبگئے بوزینہ درد مہلک سے چلاتا تہا اور کہتا تہا
ہ ہین جو عاقل رکہتے ہین وہ کام اپنے کام سے ہی وہ جاہل کام ہو جسکا پرائے کام سے ٭ میرا کام میوہ کہانا تہا نہ
آرہ کہینچنا اور تماشاے بیشہ تہا نہ کام نجار و تیشہ بوزینہ اس تخیل اندیشہ کرتا تہا کہ درود گر آپہنچا اور چوبدستی مارنا شروع کیا
حتی کہ کام بوزینہ کا تمام ہوا آخر اپنے فضولی سے ہلاکت کو پہنچا کسی نے سچ کہا ہی ع کار بوزینہ نیست بخاری ٭ یہ مثل دینا
اسلئے کہی گئی ہے ع کار خود کن کار بیگانہ مکن بیجسنے کہ قدم انداز سے باہر رکہا معرض ہلاکت مین پڑا الکل ع عمل ہر کس
یعنے کہ ع ہر کسی را بہر کارے ساختند ٭ مرد ہر کام کا جدا اور کام ہر مرد کا جدا ہے اور یہ کام تیرے سزاوار نہین ہی اس سے
درگذر اور یہہ تہوڑا طعمہ اور قوت کو پہنچتا ہے غنیمت جان دمنا نے جواب دیا کہ جو کوئی جویاے تقرب سلاطین ہوتا ہی وہ فقط
طعمے پر کب قناعت کرتا ہی کہ یہہ کام سفلہ دنی الطبع کا ہی کہ سگ استخوان پر اور گربہ پارۂ نان پر خوش ہوتی ہے ملوک کی ملازمت
کا فائدہ یہ ہے کہ منصب عالی کو حاصل کرکے دوستونکو بلطف سرفرازی بخشی اور دشمنونکو سزاے واقعی دی اور فقط طعمے کی
صرف گردن جہکانا کار بہائم خسیس طبع کا ہی مینے دیکہا ہے شیر نے خرگوش کو شکار کیا ہنوز کہایا نہین ہے کہ گور نظر آیا اوسے
چہوڑکر متوجہ صید کلان کا ہوا ہے **بیت** کر بلند اپنی تو ہمت چاہتا ہی گر بھلا ٭ تیری ہمت کے موافق مرتبہ دیگا خدا جسنے کہ
مرتبہ بلند پایا اگرچہ گل کے مانند زندگانی ایک ہفتے کی ہو مگر خردمندونکے نزدیک عمر دراز شمار کیجاتی ہے سبب اسکا یہہ ہی کہ اسکا
بہہ ہے کہ اسکا ذکر جمیل مدت دراز تک باقی رہتا ہے اور جسنے کہ دون ہمتی کو کام اپنا سپرد کیا چوپکی مانند اگرچہ عمر دراز کہتا ہو پر اہل
فضل کے نزدیک گفتگو سی خارج اور حساب سے باہر ہے **بیت** جسکا رہی نیکنام باقی ٭ ہی مثل خضر مدام باقی کلیلہ نے کہا کہ ہر کسیکو ہر
کام کیواسطے پیدا کیا ہے طلب مراتب عالیکے اونکے واسطے سزاوار ہی کہ شرف نسب اور فضیلت حسب اور بزرگ زادگی اور
استعداد اور استحقاق اوسکا رکہتی ہون اور ہم تم اوس طبقے اور خاندان سے نہین ہین کہ مرتبہ عالی کا حوصلہ کرین اور اوسکی طلب
مین قدم رکہین **بیت** خیال حوصلۂ بحری برم مہمات ٭ چہاست در سر این قطرۂ محال اندیش ٭ دمنا نے کہا کہ یہہ بزرگی
عقل اور ادب سے ہے نہ حسب اور نسب جو کہ خردمانی اور عقل کامل کہتا ہے پایہ خسیس سے مرتبہ شرف کو مقرر پہنچیگا اور جو کہ عقل ضعیف اور
راے نحیف رکہتا ہی آخر کار درجہ اعلی سے نکبت حضیض مین پڑیگا **بیت** ٭ پیشکاری عقل شریف و راے درست ٭ توان کمند تصرف بآسمان
افگند ٭ اور بزرگون نے کہا ہی کہ ترقی درجات عالی زحمت بسیار سے ہاتہہ آتی ہی اور تنزل تہوڑی تکلیف سی بہی میسر ہوتا ہی جیسا کہ سنگ گران کو بہت
مشقت سی زمین سے دوش پر لاتے ہین اور تہوڑی اشارے مین دوش سے زمین پر پہینک سکتے ہین جس بلند ہمت نے کہ تحمل محنت شاقہ کا پیرایہ عقل سلیم کے ساتہہ اختیار
کیا کوئی جنس ادنی کسی قبیلے سی ہو مرتبہ عالی کو پہنچ سکتا ہی ع متاع نیک ہر دوکان کہ باشد ٭ اور حصہ مرتبہ خسیس کا موقوف حسب شریف اور نسب عالی پر
نہیں ہے بلکہ فہم سلیم اور یاوری بخت سی تعلق رکہتا ہی بقول مولف کی **بیت** باغ عالم مین اگر پیوند ہمت ہو درست ٭ تو تو شاخ بید سے

Marfat.com

بھی مین ثمر پیدا کرون پر لیکن اکثر لون دیکھا ہی کہ جسنے آسایش طلب کی آبرو ہی ہاتھ دہویا اور دایم زاویۂ خمول و ناکامی مین رہا اور جسنے کہ خارستان بلا سے اندیشہ نکیا اندک عرصہ مین چمن مطلوب سے گل مراد چنا اور بباغ عشرت مین مسند عزت پر بیٹھا تو نے اے کلیلہ مگر دہقان اون دونون ہمراہیون کی نہین سنی ہے کہ ایک رنج دعنا اختیار کرنے کے سبب سے دروازہ پادشاہی کو پہنچا اور دوسرا کاہلی کے باعث سے حضیض احتیاج اور پریشانی مین رہا کلیلہ نے کہا کہ یہہ باجرا کینو نکر تہا حکایت دمنا نے کہا کہ دو رفیق تھے دمساز ایک کو سالم کہتے تھے اور دوسرے کو غانم باہم راہ و منازل طے کرتے جاتے تھے کہ گذر اونکا ایک کوہ کے نزدیک ہوا کہ قلہ اوسکا شبرنگ فلک سے عنان لعنان رہتا تہا اور کمر اوس کوہ کی منطقۃ البروج کے ساتھ سکاب دے رکاب تھی دامن مین اوس کوہ کے چشمہ آب تھا کہ صفا مین مانند رخسارۂ تازہ رویان گلعذار اور حلاوت مین مانند سخن شکرین لبان شیرین کار کے تھا متصل اوس چشمہ کے ایک حوض کلان بنایا تھا اور اوسکے گرد درخت سایہ دار شاخ در شاخ دست و بغل ہو رہی تھے مثنوی گلون پر اس روش سے پیچ سنبل + کہ جیسے عارض جانان پہ کاکل + ہر ایک سو جلوہ گر تھے سرو شمشاد + کہ جیسے جمع ہون خوشرو پریزاد + نسترن تازہ بنفشہ اور ریحان + برنگ خط مشکین عنبر افشان + برنگ چشم فتان چشم نرگس + بہ از چشم غزالان چشم نرگس + القصہ وہ نو رفیق باد یہ ہولناک سے نکل کے اوس منزل پاک کو پہنچے جائے خوش اور منزل دلکش پائی چند ساعت قرار پکڑا بیکہ جو اوس درست ہوے گرد اوسی حوض کے پھرنے لگے ناگاہ دیکھا کہ کنارہ حوض کے سنگ سپید نصب کیا ہی اور چند سطرین خط سبز سے اوسپر ایسی خوشخط لکھی ہین کہ سوائے قلم قدرت صفحہ حکمت پر اور کوئی ایسا نقش نہین کہنچ سکتا ہی اور مضمون اوسکا یہہ ہے کہ اے وارد صادر اس حوض کے اگر تو نے اس منزل کو مشرف کیا ہے تو آگاہ ہو کہ ہمنے مہمان عزیز کی مہمانداری کی تدبیر جیسا کہ چاہئے کر رکہی ہے مگر شرط اوسکی یہہ ہے کہ سرہانی کر کے پانون اس چشمہ مین ڈالے اور گرداب اور غرقاب سے ہول نکرے اور جسطرح سے کہ ہو سکے پار اس چشمہ کے پہنچے اور پایان کوہ مین کہ شیر سنگ کا بنا ہوا رکھا ہے اوسی دوش پر رکھکر بلا تامل بالائی کوہ ایک حملے مین پہنچے اور نہیب سباع جان شکار سے کہ پیش آئی اور خلش خارہای جگر دوز سے کہ دامنگیر ہو ہرگز نڈرے اور اپنے کام سے باز نرہے پھر دیکھے کہ کیا لطیفہ غیبی پیش آتا ہی اور جلوہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کا کیا ظہور پکڑتا ہی بیت تا رہ نرود کسی بمنزل نرود + تا جان نکند بعالم دل نرسد + جبکہ اس مضمون پر مطلع ہو کے غانم نے سالم سے کہا کہ ای برادر دل چاہتا ہے کہ اس راہ خطرناک مین مجاہدہ مردانہ عمل مین لاؤن اور اس طلسم کی حقیقت کو حال کو شش تمام سے دریافت کرون جیسا کہ شاعر نے کہا ہی بیت یا تو سر دیتی مین یا لیتی ہین + دلبر اپنا بدا آج فیصلہ ہی چکا لیتے ہین + چلکر اپنا سالم نے کہا کہ ای یار عزیز بمجرد مطالعہ ایسی خط کے کہ حقیقت جسکی رقم اور راقم کی مطلق معلوم نہو ترک خطر عظیم کا ہونا اور منظور فائدہ وہمی منفعت خیالی کے مہلکہ بزرگ مین پڑنا دلیل ہی جہل مرکب کی کسی عاقل نے امید تقویت تریاقی زہر کو نہین کہایا ہی سو کجا تریاق کجا گمان حقیقت اوسکی بہی موجود نہین ہے اور خجستی و سعادتمندی نقد کو نسیہ سے بدلا نہین ہے غانم نے کہا کہ ای رفیق مشفق ہستی اور کاہلی کام پست ہمتون کا ہے

Marfat.com

اور اختیار کرنا محدث کا نشان دولت کا ہی بیت ہر کہ آسودگی و راحت جست ؛ دل خود را زبخت شاد نکرد ؛ وانکہ نرسید از جفاے خار
قدح بادۂ مراد نخورد ؛ بلند ہمت کوشی اور تو شے پر قناعت نہین کرتا ہی بلکہ تا پایہ عالی کو نہ پہنچے دست سعی باز نہین کہتا ہی اور بے رنج گنج
ہاتھ آنا بہت کم ہوا اسلئے گلگون عنان برداشتہ میری ہمت کار کے سے نرکیگا اور اس گراب بلا سے اندیشہ عبور کریگا سالم نے
کہا کہ اے برادر فرمانا تیر امسلم مگر ایسی راہ مین قدم مارنا کہ پایان جسکا نہو اور ایسے دریا مین تیرنا کہ کنارہ جسکا دیکھا کیا بلکہ سنا ہی نہو
طریق خرد سی دور ہے اور عاقل وہ ہی کہ جب ابتدا کسی کام کی کرے مدخل و مخرج اسکا بفحواے اقدم الخروج قبل الولوج یعنی دخول سے
پہلے خروج کو سمجھ لے اور آغاز و انجام ہر کام کا بواقعی دریافت کرلے اور اسکے نفع و ضرر کو میزان عقل مین خوب سا تول لے
اسکے بعد عمل مین لاے تا رنج بیہودہ نہ کھینچے اور عمر عزیز کو برباد فنا نہ کرے ای برادر حکماے نصیحت شعار نے کہا ہی پہلے جاے
استوار دیکھ لے بعد اسکے قدم رکھے اور کسی مکان حصین مین در آئے پہلے راہ باہر نکلنے کی مقرر کرلے اور یہہ خط سبز نہا
عمل کے قابل نہین ہے کیا عجب ہے کہ یہہ خط بدستور تمسخر اور واسطے استہزا رحمقا کے کھینچا گیا ہو اور کیا بعید ہے کہ اس چشمہ مین
ایسا گرداب ہو کہ اس مین پیر کے نکل نسکتا ہو اور بالفرض اس سے نجات بہی ملے تو شیر سنگین ایسا بہاری ہو کہ اُسکا
قوت بشر سے باہر ہو اور اگر بر تقدیر و فرض یہہ سب ہو نتیجہ ان مہلکون اور مشقتون کے اختیار کرنیکا معلوم نہین
کہ کیا ہی کاش وہ فائدہ بہی لکھا ہوتا کہ ہوس خام نتیجہ بہی اُس کا مد نظر رکہتے صاف یہہ ہے کہ اس معاملے مین ہرگز مین
تیرا شریک نہین ہون بلکہ تجہے بہی منع کرتا ہون غانم نے کہا استغفر اللہ مین تجہے کب شریک اپنا بتاتا ہون اور تیرے منع سے
کب اپنی ہمت اس عزیمت سے پست کرتا ہون اب مینے عہد خدا سے کیا ہے کہ وسوسہ شیطان سے ہرگز باز نہ ہونگا اور
تجہے بہی معذور جانتا ہون کہ تو قوت اور ہمت ہمراہی کی نہین رکہتا ہی لاکن دور سے تو تماشا دیکہہ اور دعا مدد میری کرتا رہ دیکہہ تو پردۂ
غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے سالم نے کہا کہ اے برادر عزیز سمجہا مین کہ تو اپنے ارادہ سے باز نہ ہیگا اور اس نا کردنی کو مقرر کریگا مین جیسا کہ
ہمراہی کی قوت نہین رکہتا ہون ایسے ہی اس کار نا ملایم کے تماشے کی بہی اپنے مین طاقت نہین پاتا ہون کہ تو دیدہ و دانستہ
مہلکے مین پڑے اور مین تماشا دیکہون استغفر اللہ مجہسے نہو سکیگا یہہ کہا اور با دیدۂ گریان روانہ ہوا اور غانم نے جان سے ہاتھہ دہو کر
اور لب چشمہ آکر یہہ رباعی پڑہی رباعی دریاے خطرناک مین مین جاؤنگا ؛ یا جان گئی یا کہ گہر پاؤنگا ؛ یا کشتی امید لگی ساحل پر ؛ یا
طوفان بلا کہاؤنگا ؛ دامن ہمت کو استوار باندہ کے بسم اللہ مجریہا و مرسہا کہکر یہہ شعر پڑہا بیت درین دریاے بے پایان درین طوفان
شور افزا ؛ دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسہا ؛ اور جست کی دیکہا کہ دریاے ہولناک ہے کہ ساحل جسکا مد نظر سے دور ہے
لیکن کریم کارساز کے کرم سے نزدیک ہے ہمت مردانہ کو مطلق قاصر نہ کیا آخر یقین کامل کی برکت سے کنار چشمے کے
جا پہنچا اور دیکہا کہ وہ شیر گران سنگ کہا ہے بسم اللہ کرکے دوش پر اُٹہایا اور بیک حملہ قلۂ کوہ پر لیجاکے دوش سے اُتارا دیکہا کہ شہر بزرگ

Marfat.com

خوش ہوا اور خوش فضا دور سے نظر آتا ہے بشعر شہر ہے یہہ بہشت در نکوئی ؛ چون باغ ارم بتازہ روئی ؛ غانم نے بالاے کوہ قرار پکڑا اور
اُس شہر کیطرف نگاہ کرتا تہا کہ ناگاہ اُس شیر نے آواز ہولناک باہزار مہابت بلند کی کہ زلزلہ کوہ پر ہوگیا اور وہ آواز اہل شہر کو پہونچی
شہری تمام جوق جوق غانم کی طرف متوجہ ہوے غانم یہ ہجوم دیکہکر متحیر تہا جبکہ وہ ہجوم قریب آیا اشراف اُس گروہ کے غانم کی طرف
متوجہ ہوے نزدیک آکر دعا اور سلام شاہانہ بجالاے اور مرکب راہوار پر سوار کرکے اور شہر مین لاکے حمام مین غسل دیا اور انواع عطریات
سے معطر کرکے پوشاک بادشاہانہ پہناکر تخت سلطنت پر بٹہایا اور عنان سلطنت غانم کے قبضہ اختیار مین سپرد کی سب اطاعت اور
فرمانبرداری مین اپنے اپنے عہدہ پر مستعد اور بدل و جان مطیع اور فرمانبردار ہوے غانم عجائب قدرت آلہی دیکہکے متحیر تہا وزیر سے پوچہا کہ یہہ کیا طلسم ہے
بتفصیل اسے بیان کرو عرض کیا کہ حکماے زمانہ سابق نے یہہ چشمہ اور شیر کو دیکہا تمنے طلسم سے آراستہ کیا ہے اور اُس شیر سنگین کو بانواع
فکر و تامل بملاحظہ طلوع درجات اور بنظر ثوابت و سیارات اپنا بنایا ہے جبکہ بحکم رب غیب دان کوئی شخص اس چشمے پر آنکلتا ہے
اور امداد غیبی سے اتفاق اس بات کا اُسکے دل پر ہوتا ہے کہ چشمے کو طے کرکے شیر کو بموجب اس تحریر کے کہ سنگ سر چشمہ پر لکہا ہے دوش پر لیکر
بالاے کوہ پہنچتا ہے اور وہ شخص ایسا ہی عمل کرتا ہے جیسا کہ تو نے اے کامگار عمل فرمایا اور وہ کونسا زمانہ ہوتا ہے کہ اول بادشاہ
اس شہر کا مر چکتا ہے اس حال کے بعد ستارہ حشمت حسن نو دولت کا اس کوکبی بلندی سے طلوع کرتا ہے بعد اسکے جب آوازہ شیر الہی
سلطنت کی اور ارکان شہر کے کان مین پہنچتی ہے باکراہ اُسے بادشاہ بناتے ہین جیسا کہ مشاہد ہین شہریار کے آیا اسیطرح نوبت بنوبت سے
ایک کی موت کے بعد نوبت دوسرے کی چلی آتی ہے بموجب باعی ناسخ جاتا ہے جو ایک دوسرا آتا ہے ؛ یہہ کہنہ مکان نیا مکین پاتا ہے
ہوتا ہے غروب چاند جب مغرب مین ؛ سورج مشرق سے جلوہ دکہلاتا ہے ؛ مدت متمادی اس طرح پر بسر ہوئی ہے کہ اس قاعدے اور اسی
دستور پر کہ مذکور ہوا جسکا استمرار پایا ہے اب یہہ بادشاہی تجہے مبارک ہو غانم نے جانا کہ تقاضا اس محنت اُٹہانیکا کہ دفعۃً میرے
دل پر غالب آیا باعث یہی تہا کہ تقدیر الہی فروغ کی باعث ہوئی تہی لمولفہ بیت بخت مسعود مددگار اگر ہوتا ہے ؛ سنگریزہ کو اُٹہاتے
تو گہر ہوتا ہے ؛ یہہ مثل اسلئے بیان مین آئی ہے تا معلوم کرے تو کہ نوش نعمت بے نیش محنت میسر نہین آتا ہے جسکے دماغ مین کہ سودا سے سر فراز ہی
جگہہ پکڑتا ہے ہرسفلے کا پامال ہونا کب گوارا کرتا ہے اور پایۂ دنی اور مرتبۂ دون پر قانع نہیں ہوتا ہے اے کلیلہ مین جبتک تقرب
شیر حاصل نہ کرون گا اور مرتبہ مقربان حضرت مین داخل نہون گا سر کو بالین فراغت پر نہ کہونگا اور پاؤن بستر
استراحت پہ دراز نکرون گا کلیلہ نے کہا کہ اے بوالہوس اس در مقفل کی کلید کہان پائیگا اور اندیشہ اس عقدہ
لاینحل کا عبث اپنے اوپر لازم پکڑتا ہے اور کیون بیہودہ آتش سوزان مین ہاتہہ ڈالتا ہے دمنا نے کہا کہ اے
برادر ع ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مکانی دارد ؛ واقعی تیرا ارشاد بجا ہے لاکن اسوقت کہ شیر کو تحیر اور تردد لاحق ہے اور
راہ اُسکی دفع تردد کی بہت آسان ہاتہہ آئی ہے اگر اسوقت مین تدبیر میرے شیر کی سرور خاطر کا باعث ہو

Marfat.com

تو یقین ہی کہ مطلب میرا کہ مصاحبت ہی مدار حاصل ہو کلیلہ نے کہا کہ اول مصاحبت شیر کی تیرے واسطے ایک امر خیالی ہے
اور بفرض محال اگر یہہ بھی ہوا مگر تو نے کہ ساری عمر بادشاہ کا تقرب نہین پایا ہے اور طریقہ آداب بادشاہی سے نابلد محض ہے
پس یہہ سب شدہ ایک آن مین ناشدہ ہو کر تیری جانکی ہلاکت کا باعث ہو جائیگا اور پھر تدارک بھی کچھہ نہ ہو سکیگا دمنا نے
کہا کہ جو شخص عاقل اور صاحب فضل ہوتا ہی اندک یا بسیار ہر فن کا ہو جاتا ہے جبکہ مین آداب شاہی مین نظر کرتا رہونگا اور جو راہ
روش مقربان قدیم کی دیکھونگا اونکی پیروی سے قدم باہر نہ رکھونگا یہ وجہ کیا ہے کہ عتاب شیر کا مجھپر ہوا اور دوسرے یہہ ہی کہ ایسی
باتین بے امداد غیبی میسر نہین ہوتی ہین جبکہ بخت مساعدت کرتا ہے اور پایہ بلند پر پہنچتا ہی تو خود بخود وہ آپ تا لیق ہو جاتا ہے
چنانچہ اخبار مین دیکھا ہے کہ آفتاب دولت ایک محترفہ بازاری کا بلند ہوا آخر کار یہہ جہاندار کے پہنچا اور شہرہ اوسکے نظم و نسق کا
عالم مین منتشر ہوا ایک بادشاہ قدیم نے اوسے لکھا کہ تو پیشہ نجاری خوب جانتا تہا طریقہ ملک داری کا کس سے سیکھا اوسنے
جواب لکھا کہ جسنے مجھے دولت و کامگاری عطا فرمائی اول دقایق جہانداری کی میرے لوح سینہ پر لکھدیئے تھے لمولفہ **بیت** مورد لطف
الٰہی جو کوئی ہوتا ہے ٭ جو سزاوار ہی کام اوس سے وہی ہوتا ہی ٭ کلیلہ نے کہا کہ بادشاہ تمام ارباب فضل کو مخصوص اپنا نہین جانتے
ہین بلکہ اپنے نزدیکونکو کہ ارث اسبا نکی رکھتے ہین اور پشتہا پشت سے اعتماد اونکا چلا آتا ہے اونہین اپنی خدمتمین اختصاص دیتے
ہین اور نو شیر کے ساتھہ لسابقہ مورونثی رکھتا ہے نو سیلہ ذاتی کوئی پایا جاتا ہے کہ اوس سے سرفرازی خلاف دستور تو پائی بلکہ عالب
یہہ نظر آتا ہے کہ قباحت کا کوئی ایسا پہلو نکل آئے کہ مضرت عظیم کا باعث ہوا اور یہہ بھی تسلیم کیا کہ تو نے شیر کا تردد خاطر رفع
کیا اور وہ مسرور بھی ہوا عوض اوسکا بھی ہی کہ تیری حقیقت سے زیادہ تجھسے سلوک کردی یہہ مشکل نہین ہے بلکہ بیشتر ہوا ہے کہ ہر کارے
باخبردار نے ایسی خبر بادشاہ کو دی ہے کہ نہایت مسرور ہوئے ہین اور عوض اوسکا انعام خلعت اونکی مقدار سے زیادہ عطا فرمایا
ہے یہہ نہین کبھی سنا ہی کہ اس حسن کو کبھی وزیر یا مصاحب یا منصب کیا ہوا اور ہو بہو نیز حال بھی ایسا ہی ہے بشرطیکہ گمان
نیز اور ست پڑے اور اگر خطا تیری رائے مین واقع ہوئی تو وہی ہوتا ہے کہ جو مینے پہلے کہا ہے دمنا نے کہا کہ جو بادشاہ
کی صحبت مین سرفراز ہو اور اسکے بعد امداد و اسلیم سے جد و جہد اختیار کرے اور رنجہائے بسیار و شدت ہائے گوارا سے مضایقہ کرے
ممکن نہین ہی کہ مرتبہ اوسکا روز افزون نہو مگر یہہ ضرور ہے کہ جب بادشاہ کی نزدیکی حاصل ہو تو پانچ کام کو اختیار کرے
پہلے یہہ کہ شعلہ آتش خشم کو آب حلم سے بجھا ڈالے دوسرے وسوسہ شیطان اور شہوت سے حذر کرتا رہے تیسرے حرص فریبندہ اور طمع فتنہ انگیز کو
عقل پر غالب نہونے دے چوتھے بنائے کار راستی اور درستی پر رکھے اور دروغ و فریب سے اجتناب کلی کرے پانچوین جو حادثہ کہ پیش آئے
اوسمین ثابت قدم رہے کہ مراد اوسکی حسب دلخواہ برآئے کلیلہ نے کہا رے تیری صواب پر ہی اور مینے جو کہا قصور کیا مگر یہہ فرمایا چاہئے کہ تم بادشاہ کے
نزدیک بھی پہنچے پھر کس ہنر سے منظور نظر ہو کر رتبہ عالی کو حاصل کروگے دمنا نے کہا اگر تقرب بادشاہ کا حاصل ہوا تو پانچ خصلتین اختیار کرونگا پہلے

Marfat.com

اُسکی کرونگا دوسری ہمت کلی متابعت سلطان مین صرف کرونگا تیسرے اُسکے افعال اور اقوال پر ہر وقت اور ہر جگہہ نیکی سے یاد کرونگا چوتھے بادشاہ جو کام کہ شروع کریگا اگر نیک ہوگا تو فوائد اور منافع اُسکے کہ باریک اور بعید الفہم ہونگے انہین فکر رائے درست سے ذہن مین بادشاہ کے کمال نور ضیح سے راسخ کرونگا کہ خوشی اُسکے دلکی ہزار چند بڑھ جائیگی پانچوین اگر کوئی کام ایسا کہ مضرت جسکی ملک و سلطنت کیطرف راجع ہوتی ہوگی اور بادشاہ اُس امر مین غفلت کریگا تو عبارت شیرین اور لطافت دلکش سے اُسی باز رکھونگا جبکہ یہہ ہنر میرے اثیر ثابت ہوا وسیدم مقرر بنوازش و عنایت مجھے مخصوص اپنا کریگا اور ہمیشہ میری صحبت اور نصیحت کا مائل رہیگا کیا نہین سنا ہی تو نے کہ ہنر چھپا نہین رہتا ہے اور ہنرمند بے بہرہ نہین رہتا ہی **نظم** نہین چھپتا ہنر چھپانے سے کب چھپا مشک تر چھپانے سے ۔ مشک کی پھیلتی ہی بو ہر سو ۔ کہ ہنر کی ہی گفتگو ہر سو ۔ کلیلہ نے کہا کہ تیری رائے نے اس کلام پر خوب قرار پکڑا ہے اور ارادہ مضبوط ہو چکا ہے مگر پھر بنظر سابقہ محبت کہتا ہون کہ بہت خوفناک اور پر خطر رہنا کہ صحبت سلاطین کے امر دشوار اور باعث خطرہا ے بسیار ہے کہ حکمای نصیحت شعار نے کہا ہی کہ عاقل تین چیز کو مجبوری اور ضرورت شدید کی بغیر اختیار نہین کرتا ہے مگر وہ نادان کہ بوئے خرد جسکے دماغ تک نہین پہنچتی وہ ان تین کامون کو اختیار کرتا ہے پہلے آرزو بادشاہ کی خدمت کی اور دوسرے کھانا زہر کا تریاق کے اعتماد پر تیسرے افشای راز عورتون اور لڑکون سے کرنا اور اتنا سمجھ لے کہ تشبیہ بادشاہ کی کوہ بلند کیساتھ ہے اگر اُسپر معدن زر اور جواہر قیمتی ہین لاکن مسکن اژدہا پلنگ و موذیات کا بھی ہی اسلئے جانا بھی اُسپر مشکل ہی اور مقام کرنا اوس سے مشکل تر ہے اور دوسری تشبیہ بادشاہ کی دریاے عمیق کے ساتھ ہی کہ جو تاجر سفر دریا کا اختیار کرتا ہے یا دُر و جواہر حاصل کرنا ہی یا گرداب غرقاب ہلاکت مین پڑتا ہے **بیت** بدریا گر منافع بیشمار ست ۔ اگر خواہی سلامت برکنار ست ۔ دمنا نے کہا کہ ای بھائی جو کچھہ کہ تو نے کہا جانتا ہون کہ یہہ محض دوستی اور خیر خواہی ہے کہ صحبت بادشاہ کی آتش سوزان کے مانند ہے جو نزدیکتر پہنچیگا خطرہ اُسی بیشتر ہوگا **بیت** صحبت بادشہی کرپرہیز ۔ ہیزم خشک و تودہ آتش تیز ۔ لاکن چونکہ مخاطر ایسے بڑا درجہ بزرگی سے بے نصیب ہا تین کام کرنا نچاہیے مگر بلند ہمتی کے ساتھ پہلے طلب صحبت سلطان دوسرے سفر دریا تیسرے مقابلہ کرنا دشمن سے اور مین کم ہمت نہین ہون پھر کسواسطے بادشاہ کی صحبت سے خوف کرون بلکہ میرا عمل گویا کے اس مطلع پر ہے **مطلع** ہاتھہ سی خشم جنونکی باگ چھوڑا چاہیے ۔ جسطرف لیجاے اُسکا مُنہ نہ موڑا چاہیے ۔ کلیلہ نے کہا اگرچہ مین منکر اس تدبیر کا اور مخالف اس عزیمت کا ہون مگر تیری رائے مین اس کلام مین وثوق اور طبیعت تیری اس اندیشے مین ثبات رکھتی ہی مبارک ہو **ع** اینک بسر راہ بر و خوش بسر آئی ۔ القصہ دمنا کلیلہ سے رخصت ہوا اور جا کے شیر کو سلام کیا شیر نے پوچھا کہ یہہ کون ہے ، ملازمان شاہی نے عرض کیا فلانے شخص کا بیٹا ہی مدت دراز سے عتبہ عالی کا ملازم ہے اور اسکے عزیز و اقارب سب نمکخوار اسی آستان دولت نشان کے ہین شیر نے کہا اسکے باپ مین پہچانتا ہون اسکے بعد نزدیک بلاکر پوچھا کہ تو کہان رہا کرتا ہے اور کیا کام کرتا ہے دمنا نے عرض کیا کہ اپنے باپ کے عہدے پر ملازم درگاہ بادشاہ سے ہون

Marfat.com

اور رات دن اسکا منتظر رہتا ہون اگر کوئی مہم پیش آئی اور حکم مجھکو ہو تو انشا اللہ تعالی باقبال شاہی اسی تقویت تدبیر صائب
نہایت خوشی سے سرانجام دونگا چنانچہ بارہا دیکھا کہ ارکان دولت سلطانی کو مہم حادث ہوئی ہے کہ زیردستوں کی امداد سے سرانجام پایا ہے اور
زیردستان عالیمرتبہ اسمین کچھہ نہین ہوسکا ہے **مصرعہ** اندرین باغ چوطاؤس نگارست مگس ۔ چنانچہ جو کام کہ سوزنسے نکلتا ہے نیزہ
باوجود سرفرازی تمام اس کام مین عاجز اور ہیچ کارہ ہے اور جو کام کہ کاردو قلم ترا شش سے ہوتا ہے شمشیر ابدار اس جگہہ بیکار اور جو کام کہ خدمت گارسی بن آتا ہے وہ مرا عالی
وقار سے نہار نہین ہوسکتا ہے غرض کہ کوئی شخص یا کوئی شی ہرچند بیقدر اور فرومایہ ہو دفع مضرت اور جلب منفعت سے خالی نہین ہے **فعل الحکیم**
لایخلوعن الحکمت غرضکہ قادر ذوالجلال نے جو چیز کہ خلق کی ہے بیکار اور عبث نہین ہے شیرنے جو کلمات معنی خیز زبان مناسبی سے سنی متحیر
ہوا اور مصاحبون سے کہا کہ مرد ہنرمند اگرچہ گمنام ہو مگر روشنی دانش کی آخرکار اسی بروے کار لاتی ہے جیسا کہ آتش ہرچند نرم
نرم سلگا کرے پر ایک وقت ہوا کی امداد سے زبانہ کھینچتے ہے دعا بادشاہ کے ارشاد سے شاد ہوا اور سمجھا کہ افسون میرا شیر پر کارگر گیا اسکے بعد زبان
نصیحت کھولی اور عرض کیا کہ کافہ انام خصوصاً خدام ذوی الاحترام کو لازم ہے جو وسوسہ کہ بادشاہ کو پیش آوے اسکی کہ بادشاہ کجہہ
فرماے بمقتضاے نمکخواری فہم و دانش تام اور غور و فکر تمام سے نیک تامل کرین اور جو صورت کہ خیرخواہی اور فوائد ملازمان شاہی کے باعث ہو
اسے ضرور عرض کرین لو طریق خیراندیشی مین اصلا قصور نکرین بعد استماع حال بادشاہ کو اختیار ہے کہ جو مناسب شان شاہی ہو اسپر
عمل فرماوے اور ہر ایک کی عرض و معروض کو میزان خرد مین تولے اور موافق خیرخواہی اور اخلاص اس شخص کے اسے سرفراز فرماے
تا حوصلہ ہر ایک کا روز بروز افزونی پاوے کیونکہ جبتک دانہ بویا ہوا خاک مین پوشیدہ رہتا ہے اور روئیدہ ہوکر سر نہین نکالتا ہے کوئی
اسکی آبیاری اور پرورش مین کوشش نہین کرتا ہے کوئی روئیدگی جبتک کہ نقاب خاک سے چہرہ نہین دکھاتی ہے اور خلعت زمردین
پہنکے گریبان نسرین سے سر نہین نکالتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہال بادار یا درخت خاردار اگر نہال میوہ ہے تو پرورش اسکی ذمہ صاحب کشت زارکے
لازم ہے کیونکہ پرورش کے بعد جب ہر حد مراد کو پہونچیگا تو میوہ شیرین بروقت مقرر ہوگا اور درخت خاردار پیشتر لایق قطع اور دفع کے
ہوتا ہے اسطرح سے بادشاہ کے ذمے پر اللہ تعالے نے لازم فرمایا ہے کہ ہنرمند کی فراخور استحقاق قدر اور عزت اسکی زیادہ کرے کہ ایکدن
خدمت عمدہ اس سے ظہور مین آئیگی اور بے ہنر کو اپنی محفل مین بار نہ دے کہ درخت خاردار سے خلش اور ریش رسانی کے سوا اور دوسرا کام
نہ نکلیگا **نظم** از ہنر خویش کشا سینہ را ۔ مایہ مکن نسبت دیرینہ را ۔ زندہ بجرعہ مشو اے ناتمام ۔ زندہ تو کن مردہ خود را بنام
از پدر مردہ بلاف ایجوان ۔ گر سنگی چون خوشی از استخوان ۔ موش باوجودیکہ مردم خانہ کے ساتھہ قدامت رکھتا ہے لیکن
اس سے جو رنج پہنچتا ہے اسلیے اسکی ہلاکت مین سعی واجبی جانتی ہین اور باز باوجود غریب بیگانگی کے کہ اس سے
فائدہ متصور ہے باعزاز تمام ہاتھون ہاتھہ لیے رہتے ہین بادشاہ کو لازم ہے کہ نظر آشنا اور بیگانے پر نکرے بلکہ مردم
عاقل اور فرزانہ کا خواہان رہے اور جو شخص کہ کارہاے عقل و ہنر سے بیگانہ ہون انہین مردان فاضل و ہنرمندان

Marfat.com

کامل پر ترجیح ندی اور اگر منصب بیخبر دونگا خردمندون پر زیادہ کیا جائیگا تو خلل کلی امور سلطنت مین راہ نپائیگا
اور شامت اس فعل کی بادشاہ کے حال پر آخر رجوع کریگی بیت ہوا اس شہر مین نہار ہما سایہ فگن :: عندلیبون سے زیادہ ہو
جہان قدر غن :: کلام دمنا جبکہ تمام ہوا شیر نے اسپر تلطف کیا اور حکم دیا کہ بلا قید یہ حاضر ہوا کرے بعد اسکے ہر اوسن زیادہ کرنے لگا
اور بیشتر صلاح اور مشورہ اسکا مقبول کرتا تہا اور دمنا ہی حکایت عجیب اور رنگات لطیف سے خوش بیانی کرتا تہا تہوڑے ہی عرصہ مین
محرم حریم سلطنت ہوگیا اور صلاح امور سلطنت مین مشار الیہ ہوا ایکدن وقت مساعد پاکے عرض کیا کہ مدت ہوئی
ہے کہ حضرت نے ایک جگہہ پر قرار پکڑا ہے لذت سیر و شکار اور تماشای باغ و بہار سے دل اٹہا لیا ہے سبب اسکا کیا ہے چاہتا ہون
کہ موجب اسکا معلوم کرون اور اس بات مین جس طرح سے کہ ہوسکے تدبیر صلا کرون اور جو چیز کہ باعث ملال خاطر اقدس ہوئی ہے
ہے اسی تدبیر صلا سے رفع کرون شیر نے چاہا کہ دمنا سے حال اپنا مخفی کرے اور کوئی سخن مساخۃ کہکے بہلاوے دمنی کو اسی حال مین
شتربہ نے آواز رعد آسا سے خوفناک کہینچے شیر آواز شتربہ سن نے کے ساتہہ ہی زرد اور سر اسیمہ ہوگیا اور عنان اختیار ہاتہہ سے چہوٹ
گئی شیر سمجہا کہ یہہ حرکت میری دمنا پر منکشف ہوگئی بناچاری حال اپنا مشروحاً بیان کیا کہ سبب میری دہشت کا یہی آواز
ہولناک ہے کہ سنتا ہون اور نہین جانتا ہون کہ یہہ آواز کسکی ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ قوت و شوکت اسکے موافق آواز کے
مقرر ہوئی اگر ایسا ہی ہے کہ جیسا مین سمجہا ہون تو رہنا اس مقام کا صواب سے دور ہے دمنا نے کہا کہ بادشاہ کو سوائے اس آواز کے اور تو اندیشہ
نہین ہے شیر نے کہا کہ ہرگز نہین مین مدت سے اس آواز کی فکر مین مبتلا ہون دمنا نے کہا کہ اس آوازپر جلا وطن کرنا اور ملک
موروثی کو چہوڑنا اور پاس ننگ و ناموس سے درگذرنا خلاف جوانمردی کے ہے کہ سن سے کسی کی آواز سے سراسیمہ ہوجائے بادشاہ کی شان کے
لایق یہ ہے کہ کوہ کے مانند ثابت قدم ہے اور مانند کاہ کے ہر ہوا سے متزلزل نہوجائے نظم کیا ہے آندہی کی حقیقت پیش کوہ :: اڑنہ تنکی کی
طرح آباخسکوہ :: چاہیے ہر حال مین ہو مستقل :: عیب ہے ہر امر مین ہو ہول دل :: بزرگون نے کہا ہے ہر آواز بلند اور جثہ قوی پر
الفات نکیا چاہیے کہ ہر صورت دلالت معنی پر نہین کرتی ہے اور ہر ظاہر موافق باطن کے نہین ہوتا ہے شاخ ہر چند فربہ ہو چوب لاغر سی
ٹوٹ جاتی ہے اور کلنگ ہر چند بزرگ جثہ ہوتا ہے چنگال باز کو چک قامت کا شکار ہوتا ہے اور جو کوئی کہ اعتبا جثہ قوی کا رکہتا ہے
اسے وہ پہنچتا ہے جو اس رباہ کو پہنچا شیر نے کہا کہ قصہ رباہ کیونکر تہا حکایت رباہ دمنا نے کہا کہ ایک رباہ وسط طعمی ایک
بیشہ مین پہرتی تہی ایک درخت کے تلے پہنچی کہ ایک طبل پہلوانی اسپر لٹکتا تہا یعنے دستور ہے کہ کشتی کے وقت پہلوان دہول بجاتے ہین اور
جبکہ ہوا چلتی ہے شاخ اس درخت کی اس دہول پر لگتی ہے آواز سہمگین اس سے نکلتی ہے رباہ اس درخت کے تلے ایک مرغ
خانگی کو دیکہا کہ تلاش دانہ و کرم زمین پر مشغول رہتا ہے رباہ نے چاہا کہ اس غفلت مین اسے شکار کرے ناگاہ آواز دہول کی رباہ کے
کانون پہنچی نگاہ کرکے دیکہا کہ جثہ کلان نہایت فربہ ہے طمع اسکی دوبالا ہوئی دل مین کہ مرغ کو چک سے کیا حاصل ہوگا

Marfat.com

ورجثہ کلان کئی دن کے واسطے کفایت کریگا مرغ کی ناک چھوڑکر ڈھول کیطرف متوجہ ہوئی مرغ اس عرصے مین ہوشیار ہوکر بھاگا
اور رو باہ بالاے درخت آکر کوشش کرتی تہی آخر چمڑا کیواوس ڈھول کے چیرا پوست اور لکڑی کے سوا کچھہ نہ پایا حسرت سے افسوس کرتی
تہی اور اشک ندامت سے روتی تہی کہ واے گرسنگی کہ طمع مین جثہ قوی کے صید ضعیف بہی ہاتھہ سے گیا یہ مثل اسواسطے غلام نے
عرض کی تا شہریار آواز مہیب اور خیال ہیکل عظیم سے ذوق شکار اور حرکت سیر و تفریح سے دست کش ہو اگر غور و تامل سی ملاحظہ فرمائیگا
تو آواز مہیب اور جثہ قوی کی کچھہ مقدار نظر مبارک مین نہ ٹھیریگی اور اگر ارشاد عالی ہو تو غلام جاکر حقیقت حال اوسکی معلوم کرکے حد
عالی مین مشروحا عرض کرے شیر نے اجازت دی دمنا حسب الارشاد روانہ ہوا جبکہ نظر سے غائب ہوا شیر نے تامل کیا اور دلمین
نادم ہوا کہ مجھسے خطاے عظیم صادر ہوئی اور خلاف مصلحت دانشمندون کے عمل کیا مینے ایک شخص عالیخاندان اور بزرگ نژاد بہی نہو اور افعال
اور اقوال اوسکے بزرگونکے بہی معلوم نہون اور اس رتبہ کے لایق عقلاً اور نقلاً بہی نہو اسکو دفعتاً واحدۃً راز عمدہ سے خبر دینا مصلحت سے
بہت دور تہا افسوس کہ مجھسی یہ حرکت بیجا صادر ہوئی بادشاہ کو لازم ہی کہ اس فریق پر اعتماد نکرے اور دقایق خاصہ کو اخفا انکا واجب ہے
اُن لوگونکو اُن سی آگاہی ندی پہلے جس نے کہ بغیر صدور قصور کے ایذا پائی ہو اور رنج بے سبب کہینچا ہو اوس سے اندیشہ رکہے کہ اوسکا دل کبہی صاف
نہو گا دوسرے جسکی حرمت و حشمت بادشاہ کی ملازمت مین برباد گئی ہو اور اوسکی معاش اب تنگی سی بسر ہوتی ہو تیسرے وہ شخص کہ
اپنے عہدہ سے معزول ہوا ہو اور آیندہ امید بہی کچھہ باقی نرہی ہو چوتھے جو شریر اور مفسد اور فتنہ پرداز بالطبع ہو اور آرام طلب
اور کاہل مزاج بہی ہو پانچوین گنہگار کہ تلخی عقوبت کی چکہی ہو اور ہمچشم اوسکے کسی سبب سے بچگئے ہون چھٹے وہ مجرم کہ اور شریک اوسکی
فقط گوشمال پاکے بچ رہے ہون اور اوس نے عوض اوسی گناہ کے نقصان حرمت یا مال پایا ہو ساتوین کہ جس نے
خدمت پسندیدہ کی اور اوسکا صلہ کچھہ نہ پایا ہو اور غیر نے تہوڑی سی خدمت سے بہت فایدہ حاصل کیا ہو آٹھوین کہ دشمنون نے
نمامی اور چرب زبانی سے بادشاہ کی نظرون سے گراکے منصب اوسکا آپ حاصل کیا ہو اور بادشاہ اوس سی کشیدہ خاطر اور اوسکے رفیقون کے
حال پر متوجہ ہوا اور یہ ذلیل اور زبون اوسکی آنکہون مین ہو اور نوین وہ شخص کہ واسطے اپنی منفعت کے اورونکو برطرف کرکے
ولی نعمت کیساتھہ ہر باتمین دلیری کرے دسوین جسنے کہ بادشاہ کے نزدیک مقبولیت واقعی پیدا کی ہو یعنی عزت اور اکرام اوس کا
اورون سے کمتر ہو اور دشمن اوسکا مرفع الحال اور خرمند ہون بادشاہ کو واجب ہے کہ ان دس فریقون سے راز اپنا کبہی ظاہر نکرے
بلکہ دیانت اور امانت اور مروت و اہلیت جسکی کہ بارہا آزمائی نہو اوسی اپنا محرم اسرار کرے **بیت** خوب دیکہا تو کوئی قابل اسرار
نہین ۔ مشورہ ہر کس و ناکس سے سزاوار نہین ۔ پس منظران باتونکے کہ کبہی امتحان اس شخص کا نہین کیا ہی تعجیل کرنا ہرگز مناسب نتھا
اور ویسا ایسے شخص کا دشمن کے پاس روشن بخردی اور دور اندیشی سے بہت دور تہا دمنا شخص ذی فطن اور زیرک نظر آتا ہے
اور میری درگاہ سے نصیبہ فلاح کا بہی چندان حاصل نہین کیا ہے اگر عیاذاً باللہ اسکے دل مین خار اس

Marfat.com

اس آزار کا چیہا ہوا اور قابو وقت پاکر ایسے محل مین خیانت کرکے فتنہ انگیزی کر بیٹھے تو عجب نہین ہی کہ دشمن کو مجبور غالب سمجھ کے
بامید سوخ و فلاح عہد و پیمان عہدہ عمدہ کا لیکے اُس راز سے اُسے آگاہ کردے تو دلیری اسکی زیادہ ہو جائے اور نذارک مجھ دشوار
بیت نہو بدنفس لیکن بدگمان ہو چکہ آفات زمانہ سے امان ہو یہ سمجھکر باخود کہتا تہا کہ بڑی خطا کی مینے دیکھیے کہ نتیجہ اسکا کیا ہو
مضطرب تھا اور چشم انتظار اس راہ مین کہتا تہا کہ دمنا پیدا ہوا شیر نے اضطراب سے اندکے قرار پکڑا کہ دمنا نے زمین ادب کو چھم کر دعا دی
کہ شاہا حکم تر اقاف سے تا قاف ہو اور کہا کہ غلام نے نہ نخوت اسکی دیکہی و نہ شکوہ ایسی پائی کہ جسے قوت اور شوکت پر استدلال
کرتا ہین اور نہ دلمین کچھ مہابت اور احترام اُسکا سمایا کہ جس سے اوسکی بزرگی دلپر ثابت ہوتی شیر نے کہا اس بات کو ضعف اور ناتوانی
پر حمل نہ کیا چاہئے اور اس دھوکے پر فریفتہ نہو اچاہیے کہ باد سخت گیاہ ضعیف کو کبھی توڑ نہین سکتی ہے لیکن درخت ہاے قوی پیکر کو
بیخ و بن سے اکہاڑ ڈالتی ہے اسیطرح مہتر اور بزرگ منش جبتک دشمن کو ہمسر پیدا نہین پاتے ہین اظہار قوت و شوکت نہین کرتے
باز کبھی خیف کا قصد نہین کرتا ہی اور شاہین پشے پر بال نہین کہولتا ہے وقعت تیری جو اُسکی آنکھ مین نہین سمائی ہی اسلیئے
اُس نے اظہار قوت تجھپر ضرور نہین جانا ہے دمنا نے عرض کیا کہ شہریار کو لازم ہے کہ غلطنت اُسکی اسدرجہ اپنے ذہن مین
نہ رکھے اور اس مہم کو اتنا مشکل نہ سمجھے مبنی اُسکے کلام سے حقیقت باطن کو کماحقہ دریافت کیا ہے اگر ارشاد ہو تو دست بستہ
آستانہ عالی پر حاضر لرون کہ حلقہ غلامی گوش جانمین ڈالکے عاشیہ ہوادار کبھی دوش سے بڑا تا سے شیر نے خوش ہوکر اجازت
دی دمنا نے شترابہ کی پاس آکر گفتگوی دلیرانہ آغاز کی کہ تو کون ہی اور کہانسے آیا ہی اور کس مطلب سے ہے اور سبب آنے کا بے اجازت
شہریار عالیجناب کے اس وادی مین کیا ہی شترابہ نے حال اپنا راست بے کم و کاست بیان کیا دمنا نے کہا کہ ای نادان تو نے اس ولایت کا
وہ شیر غران نہین سنا کہ کوئی ہمجنس اسکا مقابلہ نہین کرسکتا ہے بلکہ پیل مست کوہ پیکر اُسکی ہیبت ہی سے بیدکے مانند کانپتا ہی اور اُسکی بے اجازت
اُس عیشہ کے حوالی مین کوئی پاؤن نہین رکھ سکتا ہی تو کیا سمجھا ہی کہ بیباکانہ اس وادی مین قرار پکڑا ہی تجھسے ہزارون بیل شیر کے لشکر مین
شکار رہتے ہین شاید کہ موت تجھے لائی ہے اگر یہان سے جاکر حال تیرا بیان کرون تو ایک آنمین تیری جان فنا ہوتی ہی مگر مجھی تیری غریب الوطنی
اور تنہائی پر رحم آتا ہے اسواسطے اپنی عادت کیموافق چاہتا ہون کہ مہمان نوازی اور غریب پروری رہون اور شیر کیخد متمین لیجاکے تقصیر تیری معاف
کراؤن بلکہ شیر کی مصاحبت مین تجھے مقرر بھی کرا دون شترابہ نے جبکہ یہ حکایت سنی بیدکے مانند کانپا اور دمنا سے کہا کہ ای برادر اگر مین جانتا کہ یہ ولایت اس
شہنشاہ کی ہی تو یہان قصد اسطرف کا نکرتا مگر غریب الوطن اور ناواقف ہون اگر غریب نوازی کی راہ سے مجھپر رحم کرو تو کیا عجب ہے کہ اللہ تعالی تجھپر رحم فرماوے گا دمنا نے قسم کھائی
اور کہا کہ میری ساتھ چل جسطرح تیری ملازمت شیر سے کراونگا شترابہ اسپر راضی ہوا اور دمنا کے ساتھ چلا جبکہ نزدیک پہنچے دمنا نے پیشتر جاکر یہ ماجرا
شیر سے بیان کیا اور شترابہ کے حاضر ہونیکا مژدہ دیا کہ اسی عرصہ مین وہ بھی آپہنچا اور زمین ادب کو بوسہ دیا شیر نے بالطاف خسروانہ حال شترابہ کا پوچھا
شترابہ نے از ابتدا تا انتہا اپنا حال بیان کیا شیر نے کہا کہ حاضر رہا کر کہ ہمنے در الطاف خاصان بارگاہ اور مسافران غریب الوطن کے لیئے کھلا رکھا ہی اور

Marfat.com

مائدہ پر سب الطعام کو واسطے خاص و عام کے حکم عام دے کہا ہی مولفہ بیت وہ شاہون سب خلق ہی راضی مجھسے ؛ سب جو خوش ہین ہین
ہی کوئی شاکی مجھسے ؛ گاؤنی بعد دعا و ثنا کے کمر خدمت چست باندہی اور ہمیشہ حاضر باشی کرنے لگا شیر ہی ہر روز زیادہ تر الطاف
فرماتا تہا اور تقرب اسکا روز بروز بڑہتا جاتا تہا اور اعزاز اور اکرام اسکا بہ نسبت سب ارکان دولت کے دمبدم ترقی پاتا تہا اور حسن خوبی
اور جوہر ذاتی اسکی ہر دم ذہن مین شیر کی راسخ ہوتی جاتی تہی حتی کہ مقربان عالی مقدار مین شمار ہونے لگا غرض کہ اس خوبی سے حسن خدمت
بجالایا کہ تہوڑے عرصے مین شیر کا محرم اسرار ہوا اور ہر ساعت منزلت زیادہ اور مرتبہ عزت بلند ہوتا گیا کہ ایک ہی سال مین جمیع
ارکان دولت اور اعیان حضرت سے مرتبہ شتر بہ کا زیادہ ہوگیا جبکہ دمنا نے دیکہا کہ شیر نخوت بیل کی سر حد افراط کو پہنچا اور انعام
و اکرام مین یہانتک افراط کی کہ مرتبہ اعتدال سے درگذرا اور دمنا کی بات کو اسکے آگے کچہہ وقعت باقی نرہی اور کسی مہم مین مشورہ اسکا درکار
نرہا دست حسد سر پر مارنے لگا اور سرمہ تاسف دیدہ دل مین دینے لگا اور آتش خشم و شعلہ غیرت سے زاویہ دماغ جلنے لگا بیت دلمین
حاسد کے بہر کہتی ہی اگر نار حسد ؛ پہلے حاسد کو جلاتی ہے یہی کار حسد ؛ القصہ خواب و قرار دمنا کا مفارقت کر گیا اور آرام و سکون
نے ساحت سینہ سے رخت اقامت اٹہالیا شکایت اسکی کلیلہ کے پاس لے گیا اور کہا کہ ای برادر ضعف رائے اور سستی تدبیر میری دیکہہ
کہ تمامی ہمت مینے شیر کے آرام کے لیے صرف کی اور گاؤ کو کہ شیر کی بیقراری اور اضطرار کا باعث تہا اسکی خدمت مین ہاضر کیا
اور جمیع مقربان سلطانی سے پیشی لیگیا اور مین اسکی مصاحبت کے سبب سے اپنی مرتبہ سے بہی گر گیا کلیلہ نے جواب دیا کہ جان من کار
خود کردہ را علاجے نیست یہ تیشہ آپ تو نے اپنے پاؤن پر مارا اور غبار فتنہ اپنے ہاتہہ سے اپنی راہ مین برپا کیا تجہی وہ پیش آیا
کہ جو زاہد کو پیش آیا تہا دمنا نے کہا کہ ماجرا زاہد کا کیونکر تہا **حکایت** کلیلہ نے کہا کہتے ہین کہ ایک زاہد کو بادشاہ نے خلعت
فاخرہ عطا کیا ایک چور اس حال پر اطلاع پاکے خدمت مین زاہد کے بارادت حاضر ہوکے مرید ہوا اور خدمت قرار واقعی کرنے
اور اداب طریقت کے سیکہنے مین یہانتک جہد بلیغ کی کہ محرم اسرار ہوگیا جبکہ زاہد کو بسبب اعتماد کے غفلت ہوئی ایکدن خلعت چرا کے
راہ لی جبکہ زاہد نے خلعت کو نپایا اور مرید کو غائب دیکہا سمجہا کہ وہ چور تہا اسی حیلہ سے خلعت چرا لیگیا اسکی تلاش مین شہر کی طرف
روانہ ہوا راہ مین دیکہا کہ وہ نخچیر لڑتے ہین اور ایک نے دوسرے کو مجروح کیا ہی اور خون دونو نکا زمین پر گرتا ہی روباہ گرسنہ اس
حالمین خون اٹہا چاٹنے لگی کہ اتفاقاً دونو نے ٹکر کے بیچ مین آپڑی استخوان اسکی مانند سر کے پس گئے زاہد اس حال کے مشاہدے سے متنبہ ہوکر
روانہ ہوا شب کو شہر مین پہونچا دروازے اہل شہر کے بند پائے جگہہ اقامت کی ہر چند تلاش کی نپائی قضارا ایک عورت کوٹہے پر کہڑی
تماشا دیکہتی تہی زاہد کی سرگردانی سے سمجہی کہ یہ مرد غریب الوطن ہے مکان مین اپنے بلا کر جگہہ دی زاہد غنیمت سمجہکر اس
مکان مین فروکش ہوا اور گوشہ کاشانہ مین بیٹہکے یاد الہی مین مشغول تہا اور وہ عورت بدکاری و ناہنجاری مین شہرہ آفاق
تہی اور کنیزین اسکے سامان بدکاری کے سب مہیا رکہتی تہین ایک ان کنیزونمین سے کنیز تہی کہ کرشمہ جمال سے عروسان بہشت کو

Marfat.com

شرمندہ کرتی تہی اور آفتاب عالمتاب کو آتش غیرت سے جلاتی تہی اور چشم مست کی تیر عمزہ سے سینہ عالم مین مانند ہدف کے رخنہ کرتی تہی
اور لب جان بخش سے تنگ شکر کے مانند حلاوت روح افزا عطا کرتی تہی وہ ساتہہ ایک جو ان زیبا رو مشکین موسر بالا ماہ سیما شیرین
زبان باریک میان کہ ترکان ختا اسکی چین زلف سے پیچتاب اور نوش لبان سمرقندی اسکی شکر شور انگیز کے شوق سے اضطراب مین
تہی دل بستگی اس درجہ کہتی تہی کہ جدائی ایکدم کی تلخی مرگ سے بدتر سمجہتی تہی ہمیشہ باہم رنگ و بوی گل کے مانند مفارقت نکرتے
تہے وہ عورت بہی فریفتہ اس جوان کی تہی اور وہ جوان مطلق اسپر التفات نکرتا تہا فقط اس کنیز کا شیدا تہا یہ عورت
وصل کنیز ک و جوان سے تنگ آئی چاہا کہ اس جوان کو ہلاک کرے اسی شب کو کہ زاہد اس بیحیا کے گہر مین مہمان تہا تدبیر اسنے جوان کی
ہلاکت کی اسطرح پر کی تہی کہ شراب مین دارو بیہوشی کو ملا رکہا تہا جبکہ دونو سرشار بادہ بیہوشی سے ہوے زن بدکار نے سودہ
زہر ہلاہل کو ایک نے مین رکہہ کے اور ایک سوراخ اسکا پرہ بینی مین جو انکی رکہا اور ایک اپنے منہ مین رکہہ کے چاہتی تہی بہوکے
دماغ مین پہنچنے کے ساتہہ ہی مغز اسکا زر آب ہوکر بہجاے کہ بحکم رب غیب دان چہینک اس جوان کو آئی سودہ زہر کہ نے مین
بہرا تہا چہینک کے زور سے رجعت قہقری کرکے گلو اور دماغ مین اس قحبہ کے سرایت کر گیا فورا ہلاک ہو گئی ہو جب مصرع
ہم در سر آنروی کہ در سر داری بیت جو چاہا کسی نے کسیکا برا خدا نے کیا بس اسیکا برا یہ زاہد کو مشاہدہ اس ماجرا سے
روز قیامت کی دوناز ہو گئی تہی جسوقت کہ زاہد صبح نے زاویہ شب ظلماتی سے مخلصی پاکے سجادہ طاقت کو محراب افق پر بچہایا عالم روشن
ہوا زاہد نے اس گروہ ابلیس خصلت کی ظلمت سے رہائی پائی اور نکلکر مکان دوسرا تلاش کرنے لگا ایک گفشگر نے کہ معتقد خاص
زاہد کا اور باشندہ اس شہر کا تہا دیکہہ کر قدم بکڑے اور اپنے گہر مین لے گیا اور تمام قبیلے کو زاہد کی خدمتگذاری مین مشغول کیا
تمام روز اسیطرح گذرا شب کو آپ بضرورت ضیافت کہ بدعوتہا باجازت زاہد ایک آشنا کے گہر گیا اور زوجہ اس گفشگر کی ایک
آشنا کہتی تہی زیبا خوشخو و عشوہ ساز عشق باز اور ایک دلالہ انکے درمیان آفت روزگار تہی کہ افسون و افسا سے آب و آتش کو بہم
جمع کرتی تہی اور زبانی سے سنگ خارا کو موم بناتی تہی زن گفشگر نے گہر جاکے اس دلالہ کو بلوا کر کہا کہ اس شیرین لب کو خبر کر کہ
آجکی شب فہمیدہ و خاص بگس او صحبت کے اندیشہ عشق ہے مصرع برخیز و بیا چنانکہ من دانم و تو بحسب الطلب شتابگاہ وہ جوان
در پر حاضر ہو کر منتظر دروازہ کہلنے کا تہا بیگاہ گفشگر اس شب ظلمانی مین مانند بلاے ناگہانی کے آپہنچا اور اس مرد کو دروازے پر دیکہا
بیش ازین ہی گفشگر کو بدگمانی بعض نشانون کے سبب سے تہی اسوقت کہ اس ہیئت سے اسنے دیکہا یقین ہوا کہ وہ گمان میرا گمان
نتہا بلکہ یقین تہا گہر مین آکے دیکہا کہ عورت بہی آراستہ اور پیراستہ منتظرانہ بیٹہی ہے وضع اور سنگہا اسکا اور بہی گفشگر کے یقین کا شاہد ہوا
گفشگر نے نہایت غصے سے جمدہ تیز اسکے ہاتہہ مین لیکے کفش کاری کرنا شروع کیا جبکہ خوب زدوکوب کر چکا آخر کار ستون خانہ محکم باندہ کر
آپ بستر آرام پر دراز ہوا زاہد اس شب کو گفشگر کا مہمان تہا دل مین کہتا تہا کہ بے تحقیق اسقدر زدوکوب کرنا انصاف سے دور ہے بلکہ اگر مین شفا

اس عورت کی کرتا تو بجا تہا کہ اس عرصے مین زن حجام کہ دلالہ تہی آئی اور کہا کہ ای بہن یار تیرا منتظر ہے جلد باہر آ اور فرصت وقت کو غنیمت جان کہ یار تیرا دروازے پر کہڑا یہہ شعر مولف پڑھ رہا ہے **بیت** ہجر کی شب مجکو نیند آتی نہین ۔ زلف شبگون کی قسم کہاتے ہین ہم ✤ زن کفشگر نے آواز حزین سے اسکو نزدیک بلاکے کہا کہ اس شوہر بیرحم نے شاید اسی دم خانہ پر دیکہا تہا کہ دیوانہ وار گھر مین آکر زیادہ از حد مجھے مارا اور دیکہہ کہ اس ستون سے باندھا ہے اگر مجھپر شفقت رکہتی ہی تو مجھے کہول اور مین عوض اپنے اس ستون سے تجھے نرم باندہون اور مین جاکر اس یار وفادار سے عذرخواہی کرآؤن اور اسکے بعد تجھے کہولدون اور آپ بدستور بندہکر کہڑی رہون اگر یہہ کرے تو مجھے لونڈی اور میرے محبوب غلام اپنے احسان کا کرے زن حجام نے بکمال خوشی بندہنا اپنا اور کہلنا اسکا قبول کیا اور وہ باہر گئی اس عرصہ مین کفشگر جاگا اور اس عورت کو آواز دی زن حجام اس خوف سے کہ آواز میری پہچانیگا نہ بولی کفشگر زیادہ خفا ہوتا تہا اور چلاتا تہا تو بہی جواب ندیتی تہی کفشگر ازبس خفا ہوکر نزدیک آیا اور ناک اسکی کاٹ کے ہاتھ مین رکہدی اور کہا کہ لے تحفہ اپنے یار کو بہیجے ۔ زن حجام خوف جان سے تسپر بہی نہ بولی اور دلمین کہتی تہی کہ تماشا ہی کہ عیش کسیکے لئے کی اور مصیبت کسیکے سر پر پڑی جبکہ زن کفشگر پہر آئی خواہر خواندہ کی ناک کٹی پائی نہایت غمناک ہوئی اور بہت عذرخواہی کرکے کہولدیا اور ستون سے بندہکر کہڑی ہوئی زن حجام ناک ہاتھ مین لیکر گہر کو بہاگی **مصرعہ** حیران کہی ہنستی تہی روتی تہی کبہی قحبہ ۔ زاہد نے یہ سب صورتین دیکہین اور اس عجائب روزگار سے جوان دوراتو نمین گذرا زاہد کو حیرت پر حیرت ہوتی گئی مگر زن کفشگر نے بعد ساعت کے غوغا برپا کیا اور ہاتہہ اٹہاکر دعا شروع کی کہ بلکا بادشاہا تو سمیع اور بصیر ہے کہ میرے شوہر نے مجھپر ستم کیا ہے اور تہمت اور افترا ناحق مجھپر باندہ کے یہ حالت میری کی ہی تو مجھپر رحم کر اور اگر مین پاک ہون تو ناک میری کہ باعث زینت جمال صفحہ حسن عذرا ہی جیسی کہ تہی ویسی ہی درست کردی کہ سر مو نشان باقی نرہے غوغای مناجات سی کفشگر بیدار ہوا اور نالہ کمر آمیز اور دعائے شور انگیز اوسکی سنکے چلایا کہ ای قحبہ یہ کیا دعا ہی کہ تو کرتی ہی کہ دعا فاجرہ کی درگاہ الہی مین مقبول نہین ہوتی ہی **بیت** جو چاہی یہ دعا ہو قبول خدای پاک ✤ اپنی زبان و دل کو اول بنا پاک ✤ اس گفتگو مین فاحشہ نے شور کیا ای ستمگار ناخدا ترس مردم آزار اوٹہہ اور تماشا قدرت الہی کا بچشم عبرت مشاہدہ کر کہ جو دامن میرا لوث فسق و فجور سے پاک تہا تو انیز دسجان نے ناک مجھ شکستہ دل کی درست کردی اور تجھے خلق مین روسیاہی سے اور مجھے فضیحت اور تباہی سے نجات بخشی مرد سادہ دل نے کہ فریب شیطان اور مکر زمان سے غافل تہا چراغ روشن کرکے دیکہا تو واقعی ناک اوسکی درست ہے اور نشان زخم کا بہی کہین باقی نہین ہے فی الحال معترف اپنی قصور کا ہوا اور بہزار عذرخواہی و سماجت پیش آیا اور یقین سمجہا کہ یہ عورت پاکدامن بلکہ اولیاء اللہ سے ہے اسکے بند دست کہولے اور بہزار منت قصور اپنا معاف کروایا اور توبہ کی کہ اسکے بعد اگر کوئی شبہ بہی ہو تو وسوسہ شیطان کا سمجہونگا اور کوئی تمام اگر سو دلیل سی فسق اسکا ثابت کریگا تو مین محض افترا اور سخن سازی جانونگا اور مدت العمر اس ستورہ صلاحیت پیشہ کے فرمانے سے کہ مستجاب الدعوات ہی باہر نہونگا اور ہر تو یہ گندا اور ادہر زن حجام

وہ اگر خواستہ بہی نہ بولی ۱۲ منہ

علہ غدار بالکسر دہوکہ دینا گاہک ۱۲ منہ

بعزت بالکسر پندار نفس ۱۲ منہ

واخشا بالکسر دن ۱۲ منہ

دوش بالفتح گذشتہ ۱۲ منہ

دورنشین بالکسر و فتح ثانی و سکون ثالث ۱۲ منہ

Marfat.com

ناخن جام اپنی ناک مانند جام کے ہاتھ پر رکھکے لہو مین ڈوبی ہوئی متحیر تہی کہ کیا حیلہ برانگیختہ کری اور یہہ صورت کس شکل سے شوہر کو دکھائے اور ہمسایہ اور اقارب سے کیا عذر درپیش لائی اور اپنی اور بیگانیکے سوال کا کیا جواب دی اس حالمین صبح کاذب دمیدہ ہوئی حجام جاگا اور آواز دی کہ کسوت میری دے کہ فلانے خواجہ کا روز اصلاح ہی تا علے الصباح وہان جا پہنچون عورت نے جواب دیا کہ حجام چلایا زن بینی بریدہ نے ایک استرہ ہاتھ مین حجام کے دیا حجام غصے مین آیا اور اس تاریکی مین استرہ اسکیطرف پھینکدیا اور کہا کہ مین کسوت تمام ای ناخن جام مانگتا ہون اور تو ایک استرہ دیتی ہے عورت نے غوغا کیا کہ ہای ناک ہای ناک حجام متحیر رہا اقربا اور ہمسایہ اوس غوغا سی جمع ہوگئی اور عورتکو خون آلودہ اور بینی بریدہ دیکہا زبان ملامت حجام پر سب نے کہولی وہ بیچارہ حیران پریشان نہ روی اقرار رکہتا نہ زبان انکار جبکہ صبح جہان افروز نے پردہ ظلمت کا آگے سی اوٹھایا اور آئینہ گیتی نما یعنی آفتاب جام جہان آرا درخشان ہوا بیت شب کٹی آخر نمایان ہوئے آثار صبح بدہ آتش خورشید نے کی گرمی بازار صبح بدہ اقربا عورت کے حجام بیگناہ کو گرفتار کرکے نزدیک قاضی شہر کے لیگئے اتفاقاً زاہد دم صبح قاضی کی ملاقات کیواسطے کہ سابقہ سابق رکہتا تہا حاضر ہوا تہا محکمے مین بہی موجود تہا اور یہہ تماشا من اولہ الی آخرہ مشاہدہ کیا تہا جبکہ اقربای زن حجام مرافعہ بکار بردند قاضی کے کیا قاضی نے پوچہا کہ او ستاد اس عورت کی ناک کاٹنے کا سبب کیا تہا حجام عقل و ہوش باختہ سے جواب معقول سرانجام نہوا قاضی نے بحکم الجروح قصاص کے حکم دیا زاہد اوٹھا اور کہا کہ یا ایہا القاضی احکام مین تامل کر اور دیدۂ فراست کہول کہ چور خلعت میرا نہین لیگیا اور روباہ ہلاک نہین ہوئی اور زن بلکار کو سکے زہر ہلاہل نہین ہلاک کیا ہی اور زن کفشگر نے بینی حجام جورو کی نہین کٹوائی بلکہ یہ سب بلائین مینے بچشم خود دیکہین ہین قاضی نے حجام کے قصاص سے تامل کیا اور زاہد کیطرف متوجہ ہوا کہ اس اجمال کا ترجمانی ہو اور اس معانی بند کا بیان واضح فرماوے جو معاینہ کیا اور سنا تہا از ابتدا تا انتہا مشروحاً بیانکیا اگر مجہے مرید کرنے کی آرزو نہوتی تو ترہات دزدین گرفتار نہوتا اور روباہ اگر گرفتار طمع طعمہ نہوتی تو دہ نخچیر فنکے صدمے سے ہلاک نہوتی اور یہہ زن فاحشہ جوان غافل کا اگر قصد نکرتی تو جان شیرین اس تلخی سے نکہوتی اور زن حجام اگر مددگاری حرام کاری نکرتی تو ناک نہ کٹواتی اور فضیحت عالم نہوتی اور جو کوئی کہ بدی کرے تو نیکی کی طمع نرکہے اور جو کہ اندرین بوئی امید ذائقہ انار شیرین کی نکری

بیت چنین گفت دانای آموزگار ۔ مکن بد کہ بینی ازو روزگار ۔ اور یہہ مثل اسلیئے کہی مینے تا تو جانے کہ راہ اس محنت کی خود اپنی واسطے تو نے نکالی ہے اور دروازہ اس رنج و مشقت کا آپ اپنی منہ پر تو نے کہولا ہی مصرعہ گفتا بکہ نالیم کہ از ماست کہ بر ماست ۔ دشمنانے کہا کہ ای برادر مین ہر طرحسے جیلا و ٹہاؤ نگا اور مضامین فیصلہ کو یہانتک ترقی دونگا کہ گاؤکو مرتبہ عزت سی گرا کر اخراج بلد یا قتل کروا ونگا اوسوقت آتش دل البتہ منطفی ہوگی والا مذہب حمیت سے بہت دور ہی کہ اب اس امر مین کوتاہی کروں اور بزرگون نے بہی کہا ہی کہ پانچ کا مونمین جتنی سعی کرے معذور ہی بلکہ بجای اول بشرطیکہ تاریک دنیا نہو تو طلب حشمت و جاہ مین جتنی کوشش کری مناسب ہے دوسرے پرہیز کرنا اوس چیز سے کہ حال اور استقبال مین جس سے گمان مضرت ہو تیسرے محافظت منفعت مین کبہی غفلت نہ کرے

Marfat.com

چوتھے پہ آنا آیکو اُس خبر سے کہ حسبین ہو گیا ہو پانچوین تدبیر صائب سے جلب نفع اور دفع ضرر کی سعی ہر دم خیال مین رکھی
اور مین یہانتک اس بات مین کوشش کرونگا کہ قیب کو دفع کر کے اپنے منصب کو پھر پہنچون گا اور اس گاؤ کا گوشت یا طعمہ سباع
کرونگا و یا اس بلا کا اخراج کلی کردونگا کہ یہہ دغدغہ کسی نوع سے باقی نہ رہے اور مین اُس ضعیف چڑیا سے کم ہمت نہین ہون کہ عوض
اسنے اپنا بابا سے لیا کلیلہ نے کہا کہ حکایت چڑیا اور باشے کی کیا ہے حکایت باشہ و کنجشک دمنا نے کہا سنا ہے کہ کنجشک کے جوڑے نے
ایک درخت کی شاخ پر آشیانہ لگایا تھا فقط دانے پانی پر قناعت کر کے یاد الہی مین بسر کرتے تھے ایک باشے کا بھی نزدیک اُسکے آشیانہ
تھا جبکہ بچہ ہوتا تھا برق کے مانند جانورون پر گرپڑتا تھا جبکہ یہہ گنجشک بچے نکالتی تھی اور پرورش کے قریب اڑنیکے ہوتے تھے
باشہ کمین گاہ سے حملہ کر کے بچے اُسکے سکار کر کے طعمہ اپنا کرتا تھا اور اُن چڑیون کو بحکم حب الوطن من الایمان کے اُس آشیانیکا چھوڑنا
دشوار تھا اور باجفا پیشہ کے ظلم سے کوئی تدبیر بچنے کی بھی نکر سکتی تھی نہ رلے سفر کہتی تھی نہ روے اقامت ایکبار انکے بچے قریب
اُڑنے کے ہوئے تھے اور ماں اور باپ اُنکے بالیدگی اور رشد دیکھکر نہایت مسرور اور خرم تھے کہ ناگاہ خیال باشے جفاکار کا خاطر مین گذرا کہ ہنوز
انہین طاقت اڑنیکی کما حقہ حاصل نہین ہے، مبادا وہ ظالم انہین شکار کرلے تو بسطرح کا رنج حاصل ہو اس اندیشے مین وہ سب خوشی
مبدل بغم ہوئی اور آثار اندوہ ان دونو کے چہرے پر نمایان ہوے ایک بچہ انمین کہ قریب رشد کے پہنچا تھا بفراست اُسنے اول
خوشی کا ہونا اور اُسکے بعد فوراً ملال کا چہرے پر آجانا دریافت کر کے ماں باپ سے ان دونون حالون کا سبب پوچھا اُنھون نے جواب دیا کہ ای
پسر لمولفہ بیت نپوچھ احوال اے فرزند دلبند ہمارے کا بد لو ہنا دیکھہ لے پس چشم تر سے خون جاریکا اسکے بعد قصہ باشے کا اور فرزندان
گذشتہ کا اور وہ اندیشہ کہ فی الحال لاحق ہوا تھا مفصل بیان کیا بچے نے کہا کہ اے والدین حکم قضا سے سرتابی طریق بندگی سے
دور ہے لیکن بمسبب الاسباب نے ہر درد کی دوا پیدا کی ہے اور ہر مرض کیواسطے شفا رکھی ہے اگر اس عقدے کے حل ہونے مین سعی کرو
اور اعانت اُسکی درگاہ سے مانگو زہو تو دو نہین کہ قاضی الحاجات سے دعا تمہارا حاصل ہو اور اس بلا سے تمہین نجات ملے کہ وہ ہمیشہ
شکستہ بالونکی دستگیری کرتا ہے یہہ بات بچے کی انہین پسند آئی ایک نے تو تلاش طعمی مین پرواز کی اور دوسرے نے باشے کے دفع
جور کیلئے چارہ جوئی کے واسطے راہ صحرا کی لی مگر یہہ تردد تھا کہ کہان جاؤن اور کس سے دردِ دل اظہار کرون بیت رات دن رہتے ہین مجھپر
صدمہ ہاے دردِ دل ؛ پر کرون کیا سخت مشکل ہے دوا اور دردِ دل ؛ کہ اس حالمین ایک سمندر آتشکدہ سے باہر آیا تھا فضاے صحرا مین
پھرتا تھا کنجشک کی نگاہ اُسپر پڑی وہ ہیئت عجیب اور ہیکل غریب دیکھکر دل مین کہا کہ حکایت اپنی دردِ دل کی اس جانور
غریب صورت سے کہون شاید کہ عقدہ میری خاطر کا کھولے اور کچھہ علاج دردِ دل کا بتاوے اور اب تمام سے سمندر کے نزدیک جاکے لوازم بندگی
اور شرط نیازمندی بجالاکے زبان توصیف اُسکی غریب نوازی اور مسافر پروری کے بیان مین کھولی سمندر نے کہا کہ آثار ملال پیرے بشرے سے ملاحظہ
کرتا ہون اگر رنج راہ ہے تو چند اس جگہہ توقف کر کہ آسودگی سے رنج تیرا مبدل براحت ہو اور اگر دوسری وجہ ہے تو اظہار فرما

Marfat.com

تا اپنی طاقت کے موافق سعی کیجائے کنجشک نے اپنا حال زار اسطرح مشروحاً بیان کیا کہ اگر سنگ خارا بے سامنے کہتا تو اسکا بھی دل مانند موم آتش رسیدہ نرم ہوجاتا سمندر کو اس حالکے سنے کے بعد رقت لاحق ہوئی اور کہا کہ صبر کر انشاء اللہ تعالے عنقریب اس بلا کو تجسے دفع کرتا ہون یعنے وہ تدبیر سوچتا ہون کہ خانہ اور آشیانہ اسکا اور جو کچھہ کہ اسمین ہو سوختہ ہو برباد فنا ہوجائے مگر نشان اپنے آشیانہ کا پتا کنجشک نے پتا اپنے مکان کا اسطرح دیا کہ زیادہ تر مشاہد ہے اسکے خیال مین آگیا اسکے بعد کنجشک کو رخصت کیا اسنے اپنے آشیانیکی طرف بہزار سرور رجوع کی اور سمندر شب کو اپنے ہمجنسون کی جماعت کے ساتھہ نفت اور گندک لیکے متوجہ اس مقام کا ہوا اور نزدیک پہنچکے آہستہ آہستہ باشے کے قریب آکے نفت اور گندک تمام آشیانے پر چھڑک گیا اور وہ اپنے جورے اور بچونکے ساتھہ خواب ناز مین غافل تہا اسی وقت حکم سے خدائے قہار کے باد تند وزان ہوئی اور نفت نے دفعتہً آگ لی اور شعلہ بھڑکا کہ زن و بچے باشے کے سب جلگئے اور یہہ مثل اسواسطے بیان کی ہے کہ جو کوئی دفع دشمن مین کوشش کرے اگرچہ خود ضعیف اور دشمن قوی ہو مگر ظفر اور فتحیابی کی امید ہے کلیلہ نے کہا کہ یہہ بات اسی تیرے خیال مین سمائی ہے یعنی جو کوئی کسی ضعیف کو بے جہت ستاتا ہے اور حسد کرتا ہے کہ مردود خدا ہے دلمین جگہہ دیتا ہے عوض اسکا بہت جلد پاتا ہے جہ جاکہ دشمن قوی اور خود ضعیف ہو اور آپ ہی بے سبب حسد سے ارادہ بدیکا کرے تو یقین ہے کہ خود خراب ہوجاے آگے غیب داں جانے ظاہر اشیر نے اسے اختصاص بخشا ہے اور عہد سرافرازی اس سے بارہا کیا ہے اور صحبت اس سے برآرہی پس مزاج شیر کا اس سے متغیر کرنا بہت مشکل نظر آتا ہے اور بادشاہ جسے سرفرازی دیتے ہین بے سبب قوی اسے خوار و ذلیل نہین کرتے ہین اور جسکو کہ اٹھاتے ہین بغیر وقوع خطاے عظیم نہین گراتے ہین سو وہ چند مقام ہین اور حاصل اسکا یہہ ہے کہ جبتک اسے عداوت دولت و سلطنت اور فشار از سر نہ ہو تا ہے اور حد تحقیق کو نہین پہنچتا ہے تب تک نہا اسکی ذلیل نہین کرتے ہین اور بادشاہ کے لایق یہی ہے، والا اعتبار سلطنت و جہانداری جہانسے اٹھہ جاے بیت چو بیا ب فرومی نبرد باعث چیست ؛ شرمش آید فرو بردن سر در آب اور مانند اسکے یہہ دوہہ بھی ہے، دوہہ جل کل ٹہے لوے نہین کہو کہانکی پیت ؛ اپنا سینچا جانکے یہی بڑونکی ریت ؛ منانے کہا کہ کونسی اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ بادشاہ اسکی پرورش مین مبالغہ کیا ہے اور کل ارکان دولت پر مرتبہ اسکا یہانتک بڑہایا ہے، کہ بادشاہ کی ملازمت سے متنفر ہین اور منافع خدمت اور صلاح وہی ان لوگونکی بالکل موقوف ہے، اور ایسی ہی صورتون مین آفت بزرگ سلطنت پر وارد ہوتی ہے، اور حکمانے کہا ہے، کہ آفت ملک کی چہہ چیزون مین متصور ہے اول ارکان دولت کو ناامید کرنا دوسرے ایسے فرقے کہ جنسے لڑائیان بے سبب درپیش آئین اور تلوار دشمنونکی اکثر نیام سے باہر رہے تیسرے ہو لغو اہ یہانتک رنجیدہ ہون کہ بادشاہ کی عیب گوئی برزبان کہولین اور بادشاہ عیش و عشرت اور لہو و لعب مین مشغول رہے اور انکی استمالت سے بے پروائی کرے چوتھے گناہونکی کثرت سے مانند قحط اور وبا و زلزلہ اور غرق و حرق اور اسکے مانند بلائین پیش آئین پانچوین جنگ کی جگہہ صلح اور مقام صلح مین جنگ کرے اور بادشاہ کو چاہیے کہ باب قہر کو بند کرے اور دروازہ لطف کا کہولے کلیلہ نے کہا کہ یہہ حال جو تو نے بادشاہ کا بیان کیا اسمین قصد شتر کا کیا ہے کہ بادشاہ نے

Marfat.com

اوسپر الطاف کیے کوئی ایسا ہی کہ بادشاہ اوسی سرفراز کرے اور وہ انکار کرے لیکن تو نے خواہی نخواہی انتقام ناحق پر
کمر باندہی ہی اور کمین ستم پر بیٹھا چاہتا ہی کہ کسیطرح اوسکو ضرر پہنچے اور مین یہ جانتا ہون کہ اندیشہ ضرر کا کسیکے حق مین بطریق
مکافات بھی اپنا ہی ضرر کرتا ہے اور اس وادی مین مولف نے سچ کہا ہی بیت اوسیکا بُرا اجلد ہوتا ہی گویا + جو کوئی کسی کا
بُرا چاہتا ہے بد اور جو کوئی دیدۂ عبرت کہولیگا اور مکافات نیک بد کا ملاحظہ کریگا تو غالب طبع نیکی کے آئیگا اور ہاتھ
اور زبان کو ایذا نے مخلوق سے محفوظ رکھیگا جیسا کہ بادشاہ داد گر کا حال گذرا دمنا نے پوچھا کہ بادشاہ داد گر کا حال کیونکر تھا
حکایت بادشاہ داد گر کلیلہ نے کہا زمانہ ماضی مین ایک بادشاہ تھا ظالم خونخوار ستم پیشہ غریب آزار دست تعدی دراز کیا تھا
اور پا طغیان جادۂ اعتدال سے باہر رکھتا تھا ایک عالم نے اوسکے لئے دست بدعا اوٹھائے تھے اور زبان نفرین کھولی تھی لیکن
یہ بادشاہ شکار سے پھر آیا اور منادی کی کہ مینے اپنی عمر شکستہ بالونکی آزار رسانی اور ضعیفونکی ایذا دہی مین بسر کی اور خرابی
آخرت مین کوشش کرتا رہا اب توبہ صادق کرتا ہون اور عہد مضبوط باندہتا ہون کہ بعد الیوم دست ظلم دامن رعایا تک نہ پہنچے
اور پاؤن کسی ستمگر کا کوچہ برایا مین نہ پڑنے پائیگا بیت رعیت کو دلتنگ کہی جو شاہ نہ کینو نکر رعیت ہو اوسکی تباہ بد رعایا کو اس
خوشخبری سے جان تازہ حاصل ہوئی اور فقیران ستم رسیدہ کا اس بشارت سے گل مراد باغ امید مین شگفتہ ہوا آخر نوبت عدالت اوسکی
یہانتک پہنچی کہ بچہ آہو شیر مادۂ شیر بیخوف و خطر پیتا تھا اور موش گربہ کے ساتھ بازی کرتا تھا القصہ حال اوسکے عدل کا یہان تک
پہنچا کہ بادشاہ داد گر اوسکا لقب ہوگیا بیت یہ رغبت اوسی معدلت پر ہوئی + دہوین کی نگہبان صرصر ہوئی + ایک ندیم بادشاہ نے
وقت فرصت پاکے عرض کیا کہ پادشاہ عدالت پناہ کی عمر دراز ہو سبب اسکا کیا ہی کہ مزاج اقدس دفعۃً ظلم و جفا سے احسان و وفا
کیطرف مایل ہوا ہے پادشاہ نے فرمایا کہ مین ایکدن شکار مین کوشش کر کے ایک درخت کے سایے مین کھڑا ہو کر
ہر چہار طرف نگاہ کرتا تھا دیکھتا کیا ہون کہ سگ شکاری ایک روباہ کے پیچھے دوڑا اور اوسکا پاؤن پکڑ کے اتنا چبایا کہ
استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے روباہ واویلا کرتی ہوئی ایک غار مین در آئی وہ کنا تھوڑی دور گیا تھا کہ ایک پیادہ نے
پتھر مارا پاؤن اوسکا بھی ٹوٹ گیا پیادہ چند قدم چلا تھا کہ گھوڑے نے لات ماری پیادہ بھی لنگڑا ہوگیا گھوڑا تھوڑی دور
گیا تھا کہ پاؤن ایک سوراخ مین پڑ گیا نلی اوسکے پاؤنکی بھی چور چور ہوگئی جبکہ یہ تماشا دیکھا اپنے دل مین سمجھا مین کہ مکافات بدی کی
بدی ہے دیکھا کہ کیا ان سب نے کیا اور کیا پایا جو کہ اختیار کریگا اوس کام کو کہ بچا ہیئے آخر دیکھیگا وہ چیز کہ جسپر راضی نہوگا اور یہ
مثل اسلیئے بیان کی ہی کہ مکانات بد سے توڑی اور مقام بداندیشی سے کنارہ کری مبادا کہ وبال اوسکا تیری بلا جا ہو جائے
اور حاصل اس حدیث کا یعنی مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِیْہِ فَقَدْ وَقَعَ فِیْہِ تجھی بھی پیش آئے اور ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ بدنکر بدی
پائیگا اور گڑھا کسی راہ مین نہ کھو کہ آپ گر پڑیگا دمنا نے کہا کہ مین واقعی مظلوم ہون نہ ظالم اور ستمکش ہون نہ جفا کیش پس جو کوئی ظالم سے

لہ سکانات بادانش
دادن ۱۲ ع
ابھی دن ۱۲ ع
وہم نفع ۱۲ ع
بادشاہ دین ۱۲ ع
نہیم لیکن ۱۲
لہ سکانات انصفہم
نہ دن کردن ۱۲
ع جنی ۱۲
ل دن ۱۲ ع
اوبین ۱۲

Marfat.com

عوض لے اوسے کیون ضرر ہونے لگا کلیلہ نے کہا کہ تجھپر اوسنے کیا ظلم کیا ہے کہ بادشاہ نے اوسپر کرم کیا اور تجھپر اپنا حسد
آب زار ہوگیا ہے شتربہ کا اسمین کیا گناہ بالفرض اس عمل مین اگر تجھے ضرر نہ پہونچے لاکن ہلاکت شتربہ مین سعی تیری کیا کام
آئیگی تجھسے قوت اوسکی زیادہ ہی اور معین بیشمار رکھتا ہی اور خود بادشاہ اوسکا حامی اور مددگار ہی دمنا نے کہا بنائے کار قوت نابسیار
اور مددگاران بیشمار پر نہین ہے رائے درست اور تدبیر چست اس مقام مین مقدم جانا چاہئے کسواسطے کہ جو تدبیر و تدویر سے
ایسے موقع مین کام نکلتا ہے زور اور قوت سے ہرگز بن نہین آتا ہے کیا نہین سنا ہے تو نے ایک زاغ ناتوان نے تدبیر عقل سے
مار خونخوار کو ہلاک کیا کلیلہ نے کہا یہہ کیونکر تھا **حکایت زاغ و مار** دمنا نے کہا کہ ایک زاغ نے کوہ مین آشیانہ کیا تھا اور
اوس آشیانیکے نزدیک سوراخ تھا کہ اوسمین ایک سانپ تھا تھا کہ اوسکا آب دہان زہر ہلاکت اور لعاب بیخ دندان مبطل حیات تھا
جب کبھی یہہ زاغ بچے نکالتا تھا سانپ کھالیتا تھا زاغ کے جگر مین صدہا داغ فرزندونکی ہلاکت سے پڑ گئے تھے جبکہ نوبت سانپ
کی ستمگاری اور زاغ کی بیقراری کی حد سے درگذری شکایت اس حال کی ایک شغال سے کہ دوست اوسکا تھا کی کہ مین
اس زندگانی سے ہزار بار موت کو عزیز رکھتا ہون کہ اس ظالم جان شکار کے ہاتھ سے کوئی تدبیر نجات کی بہم نہین پہنچتی ہی
اور حب الوطن بھی نہین چاہتی ہی کہ وطن موروثی کو چھوڑدون اور حمیت بھی رخصت نہین دیتی ہے کہ اپنے بچونکا عوض لئے
بغیر اور طرف نکل جاؤن اے یار وفادار تو کچھہ تدبیر بتا کہ مین اس بار غم سے سبکدوش ہون شغال نے کہا کہ تو نے
بھی کچھہ تدبیر اپنے دلمین اسکی دفع کی ٹھیرائی ہے زاغ نے کہا کہ یہ تدبیر ہے کہ جب سانپ کو یہ سانپ خوب غافل ہوکر سو جائے
تو منقار سے دونون آنکھین اسکی نکال لون شغال نے کہا کہ یہہ تدبیر راہ صواب سے دور ہی خردمند قصد دشمن کا اوسطرح کرتے
ہین کہ خطرہ اپنی جان کا منصور نہو تو اس تدبیر کا ہرگز قصد نکرنا والا مانند ماہی گیر کے کہ کچھوے کی ہلاکت کا ارادہ کیا اور
جان عزیز اپنی برباد کی ہلاک ہوگا زاغ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت** شغال نے کہا کہ ایک ماہی گیر تھا کہ شکار دریا کیا
کیا تھا اور بنائے تلاش رزق مچھلیون پر کبھی تھی یعنی بقدر حاجت ہر روزہ مچھلیان بیچ کے گذران کرتا تھا جبکہ ضعف پیری نے
اعضا بے بین جگہہ پکڑی اور قوت نے جواب دیا اور قوت لایموت سے درماندہ ہوا اور شکار کی قوت کچھہ باقی نرہی دام غم مین گرفتار
ہوا اور دل مین کہتا تھا کہ افسوس عمر غفلت اور اسراف مین بسر کی اور ایام پیری کیواسطے کچھہ ذخیرہ نکیا آج قوت پید اکرنیکی قوت
نرہی کیا تدبیر کرون اور کسطرح باقی عمر بسر کرون اب یہہ بہتر ہے کہ دام شکار پھینکدون اور دام فریب بچھاؤن اسکے سوا کوئی
تدبیر بن نہین آتی ہے غالب ہے کہ اس حیلے سے باقی عمر بسر ہوجاے یہ فکر دلمین کرکے ایکدن اندوہناک آہ کرتا ہوا اور نالے
بہرتا ہوا لب آبگیر آبیٹھا ایک کچھوے نے کہ مدت سے اوسکا شناسا تھا سر باہر نکال کے پوچھا کہ ای یار عزیز باعث تیری غمناکی کا
کیا ہے کہ حد سے زیادہ تجھے نزار دیکھتا ہون ماہی گیر نے کہا کہ کیونکر غمناک نہون تو جانتا ہی کہ میرا یہ زندگانی یہی تھا کہ اس آبگیر سے بقدر

Marfat.com

ضرورت ایک دو مچھلیان شکار کرکے اُس سے معیشت کرتا تہا چندان ضرر مچھلیون کو بہی پہنچتا تہا کہ پیدایش اور افزایش اُنکی
بہت اور خوب سیر اتہوا ہی سو آج ماہی گیر سلطانی کہ اس راہ سے گذرے اپسمین گفتگو کرتے تہے کہ والی شہر کو ماہی کے شکار کا شوق پیدا
ہوا اسلئے ہمین خبر کو بہیجا ہے کہ جس جگہہ مچھلیان بہت ہون خبر لاؤ کہ وہان چل کے شکار کرون سو دریافت ہوا کہ اس آبگیر مین
مچھلیان بہت ہین کل ہزارون دام اس مین بڑ جائینگے اور ایک مچھلی نہ بچے گی یہہ سنکر مینے ہر چند اُنسے سماجت کی کہ اس آبگیر سے رزق
میرا چلتا ہے بادشاہ کو اور آبگیر پر بہیجاؤ اور میری بیری پر رحم کرو اُنہون نے ہرگز نہ مانا سو مین اس غم مین مبتلا ہون کہ کل ہمین سے ایک
ماہی باقی نہ رہیگی پس مین کیا کرونگا اور کدہر جاؤنگا یہہ سنکر کچہوا آبگیر مین گیا اور یہہ ماجرا مچھلیون سے بیان کیا خروش ماتم آبگیر
مین پیدا ہوا کچہوے کے ساتہہ سب مچھلیان ماہی گیر کے نزدیک آئین اور کہا کہ ہمین کچہہ راہ نجات خیال مین نہین آتی ہی اب تجہسے مشورہ
پوچہتے ہین حدیث شریف مین آیا ہی المستشار موتمن مشورہ دینے والا امین ہوتا ہی اگرچہ دشمن ہی پوچہے تو اُسے صلاح نیک
دی چاہیے کہ نفع تیرا ہماری حیات مین شریک ہی اب تو بتا کہ ہم کیا کرین اور کیونکر اس بلا سے بچین صیاد نے کہا کہ وہ ماہی گیر
بادشاہی ہین مجہسے اُنسے صورت مقابلے کی ممکن نہین لا ایک تدبیر میرے خیال مین گذرتی ہے اگر تم قبول کرو تو کوئی کچہہ نہین کر سکتا
یعنے یہاں سے نزدیک ایک آبگیر ہی کہ پانی اُسکا صفا مین صبح صادق سے دم برابری کا مارتا ہی اور عکس اُسکا آئینہ گیتی نما سے سبقت
لے گیا ہی دانہ ریگ اُسکی تہ سے صاف نظر آتا ہی اور اسقدر پانی ہی کہ کسی تدبیر سے اُسکی تہ تک دام ماہی گیر کا نکا بلکہ خیال مین بہی پہنچ سکتا ہی تم چلکر
پناہ اُسمین لو جبکہ بادشاہ آئیگا اور آبگیر کو خالی پائیگا دام دار اُنکو سزا ملیگی اور آیندہ پہر کوئی قصد اس آبگیر کا نکریگا پہر تمہین اختیار
ہی خواہ وہین رہو خواہ اپنے وطن قدیم کو مراجعت کرو مچھلیون نے کہا کہ صلاح نیک تو نے فرمائی لیکن تیری مدد کے سوا ہم کیونکر وہان پہنچینگے
ماہی گیر نے کہا کہ جو کچہہ میری قوت سے ہو سکیگا دریغ نہ کرونگا مگر فرصت بہت کم ہی مچھلیون نے زاری کی کہ مددگاری ہماری ضرور فرمایئے
اللہ تعالے ضایع نہین کرتا ہی اجر احسان کسیو نکا صیاد نے کہا کہ تامل کرو کہ مین صیاد ان بادشاہی تک جاکے ایک تدبیر کرتا ہون اگر بن آئی
تو تم سے دریغ نہ کرونگا ماہی گیر جاکر تہوڑے عرصہ کے بعد آیا اور کہا کہ مینے ہزار حیلے سے اُنہین ایک مہینا پہر باز رکہا ہی جب تک وہ بادشاہ کو
اور طرف شکار کہلوائین گے تب تک تمکو بدفعات اُس آبگیر تک پہنچاؤنگا اب آؤ دو دو چار چار کو اپنے دوش پر کہہ کے پہنچاؤن یہہ ہر روز
چند مچھلیان اس فریب سے لیجاتا تہا ایک کو کہاتا تہا اور باقیونکو بیچتا تہا اور جب کہ یہہ ماہی گیر لب آب گیر آتا تہا مچھلیان
ایک دوسرے پر پیشی کرتی تہین اور چشم خرد اُنکی سہو اور غفلت پر روتی تہی اور کہتی تہی کہ جو فریب دشمن پر فریفتہ ہوگا اور
خسیس بدگوہر کے قول و فعل کا اعتماد کریگا انجام اُسکا بخیر نہوگا جیسا کہ کبیشر ہندی نے کہا ہے، دوہہ بنتی پر اور پیت پر جو بہروسا کیجے
پیتا ہے سو ہوت تر دار پر پہر پاہی پچتائے، جبکہ مچھلیان بیشتر جا چکین اور نوبت اُس کچہوے کی آئی ماہی گیر نے سوچا کہ اسی بہی باز مین
بیچیے کوئی چور نگ کے واسطے چند آنے کو لے لے گا سو اُس کچہوے کو دوش پر لیچلا جبکہ کچہوا سمجہا کہ اب راہ

Marfat.com

شہر کی لی معلوم کیا کہ اس غدار نے اسی مکاری سے کام سب کا تمام کیا ہی اب تو بت میری ہے پس بہتر یہہ ہے، کہ جو وقت گریز باقی
نہ رہے تو دست شمشیر تیز پر کہنا ضرور ہے اب کوشش کرنا چاہیئے دو حال سے خالی نہین ہے اگر کام دشمن کا تمام کیا تو نام مردانگی صفحہ
روزگار پر باقی رہا اور اگر مر گئے تو بھی کوئی بے حمیت نہ کہے گا **قطعہ** چو خصم قصد تو کرد از برائے دفع ضرر ؛ بجد و جہد بکوش
از بعقل مشہوری ؛ اگر مراد بدست آید بکام رسی ؛ وگر بہم نہ رسد آنزمان تو معذوری بناسکے بعد کچھوے نے جست کر کے
حلق ماہی گیر کا محکم پکڑا اور چبانا شروع کیا ماہی گیر ضعیف و پیر تھا بیسے فشار مین تمام ہو گیا اور کچھوے نے آبگیر کی راہ لی جبکہ منزل
پہنچا ماجرا اپنا اور ماہی گیر کا بیان کیا اور ماہیان گذشتہ کی تعزیت کی بعد باقی ماندونے تہنیت زندگانی کی دی سب
خوش ہوئین اور مچھلیون نے حیات اپنی دوبارہ سمجھی اور یہہ قطعہ تکرار کرتی تہین **قطعہ** مرگیا دشمن کوئی دم شادمانی کیجیے ؛
عمر آدم ہے جو دم بہر زندگانی کیجیے ؛ مرگ دشمن پر شماتت کیا مگر شادی سے اب ؛ زرد ہے چہرہ جو غمسے ارغوانی کیجیے ؛ پس
یہہ مثل اسلیئے بیان کی ہے تا جانے تو کہ اکثر لوگ اپنے حیلے سے آپ ہلاک ہوتے ہین مین تجھے وہ صورت بتاؤن کہ
اگر اسکے موافق کام کرے تو تیری بقا اور دشمن کی ہلاکت کا سبب ہو زاغ نے پوچھا کہ وہ کیا ہے شغال نے کہا کہ
قریے کی طرف اڑ کے جا اور چپ و راست نظر کر جبکہ کوئی چیز ایسی کہ جسے تو اڑ سکتا ہو منقار مین لیکر اڑ مگر اس طرح سے
کہ آدمیونکی نظر سے غائب نہو جانا غالب ہی کہ مالک اس چیز کا تیرا تعاقب کرے جبکہ نزدیک مار کے پہنچے اس چیز کو چھوڑ دینا
جبکہ لوگ سانپ کو دیکھین گے اول کام اسکا تمام کرین گے اسکے بعد اس چیز کو لین گے اور تو بے رنج اور مشقت کے
سے مخلصی پائیگا بموجب مشورہ شغال کے زاغ نے پرواز کی دیکھا کہ ایک بام پر ایک عورت غسل کرتی ہے اور کپڑے
سب اتار رکھے ہین انمین سے ایک کپڑا منقار مین لیکر اڑا اور لوگ پیچھے دوڑے زاغ بموجب صوابدید شغال کے آہستہ آہستہ
اڑا جاتا تھا جبکہ نزدیک سانپ کے پہنچا منقار سے اس کپڑے کو چھوڑ دیا لوگون نے آتے ہی کام اس سانپ کا تمام کیا اور
زاغ نے بلائے مار سے نجات پاکے یہہ شعر شیخ ناسخ کا پڑھا **شعر** دفع دشمن ہو گیا اب اشک خون پالا کہان ؛ درد
سینے مین کہان ہونٹھون پہ اب نالا کہان - دمنا نے کہا یہہ مثل اسلیئے بیان کی ہے تا جانے تو کہ حیلے اور عقل سے
جو کام ہوتا ہی زور و قوت سے وہ نہین ہو سکتا ہی کلیلہ نے کہا کہ حیلہ تیرا گاؤ سے پیش نہین جانیکا وہ قوت و شوکت اور
عقل و فراست مین تجھسے بہت زیادہ ہے شاید کہ داستان خرگوش کی تو نے نہین سنی ہے دمنا نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر ہے
حکایت کلیلہ نے کہا کہ ایک بہیڑیا بھوکا بتلاش طعمہ صحرا مین ہر طرف دوڑتا پھرتا تھا اور خرگوش ایک سایہ مین غافل سوتا تھا
بہیڑیے نے دیکھکے غنیمت جانا اور آہستہ اسکی طرف روانہ ہوا خرگوش نے نہیب دم اور آسیب قدم سے متنبہ ہو کر جست کی اور چاہا کہ بھاگے
بہیڑیے نے راہ اسکی روکی اور کہا کہ کہان جاتا ہی خرگوش بیچارہ خوف غالب آیا تضرع آغاز کیا اور رکے نیاز زمین پر رکھا اور کہا جانتا ہون مین کہ تو شیر

Marfat.com

گرسنگی امیر سباع کی جوش پر اور نفس امارہ طلب غذا کے واسطے اضطراب مین ہی مگر اُس جثہ ناتوان و ضعیف سی ایک لقمہ بہی امیر کا نہو سکیگا
مگر یہان سے نزدیک ایک روباہ ہی کہ نہایت فربہی سے راہ چل نہین سکتی ہے اور گوشت اوسکا تر و تازگی سے مانند آبجیات کے اور خون
اوسکا تازگی اور شیرینی مین شربت قند و نبات کے برابر ہے امیر اگر وہان تک قدم رنجہ فرمائی تو مین اوسی کسی حیلے سی گرفتار کروا ون
باشتہائی معقول ہو اور اگر اوسپر بہی سیری نہو تو مین حاضر ہون مجہے نوش فرمائی بموجب مصرع دیگر انرا در کمند آور کہ خود بندہ ایم
بہیڑیا خرگوش کے افسون پر فریفتہ ہوکر روباہ کیطرف روانہ ہوا اور وہ روباہ مکاری اور فریبندگی مین شیطان کو درس دیتی تھی
اور نیرنگ سازی اور شعبدہ بازی مین وہم و خیال سے سبقت لیجاتی تہی خرگوش جبکہ غار روباہ کے نزدیک پہنچا بہیڑیے
کو باہر کہڑا کرکے آپ اوسکے غار مین گیا اور بصد تکریم سلام ادا کیا روباہ نے بہی بکمال نیاز جواب سلام دیا اور کہا بیت
خوش آمدی زکجا آمدی بیا بنشین ۔ ببیا کہ سید ہمت در رود دیدہ جا بنشین ۔ خرگوش نے کہا کہ مین مدت سے ملاقات شریف
کی تمنا مین رہتا تہا بسبب موانع روزگار و غدار اور بسبب بیوفائی زمانہ ناہنجار کے ملاقات سی محروم تھا در بیولا کہ ایک عزیز
کہ ملک کرامت مین بادشاہ سرفراز اور عرصہ ولایت مین پیر مریدنواز ہی اتفاق حسنہ سے اس دیار مین تشریف لایا ہی اور شہر
زاویہ گزینی اور گوشہ نشینی اس جناب کا سنکے اس بندہ حقیر کو وسیلہ ملاقات گردانا ہی چاہتا ہی کہ دیدہ و دل اس جناب کے جمال
جہان آرا سی منور کرے اور مشام جان کو خوشبوی انفاس مشک فرسا سی معطر بنائے اگر اجازت ہو تو بہتر ہے والا آزردہ جانا ایسی
قطب وقت کا اچہا نہین ہے بیت دم عیسی کے برابر ہے دم درویشان ۔ باعث رد بلا ہی قدم درویشان ۔ روباہ نے
طرز کلام سے اس فریب کو سمجہا اور دل مین خیال کیا کہ مین بہی انکے ساتھ بطور انہین کے سلوک کرون اور شرب انکا انہین کے
حلق مین ڈالون مصرع کلوخ انداز را پاداش سنگ ست ۔ روباہ نے کہا کہ مینے کمر خدمت مسافرون کے واسطے باندہی
ہے اور دروازہ زاویہ خانہ کا مہمانونکے منہ پر کہول رکہا ہے خصوصاً ایسا عزیز کہ تو اس خوبی سے بیان جسکا کرتا ہے اور ایسا
صاحب کمال کہ جسکے تعریف تو اسدرجہ فرماتا ہے اوسکی مہمانداری مین کیونکر تقصیر کرونگی اور جانتی ہون مین الضیف
اِذَا نَزَلَ مَزِلَّهُ معہ اور بزرگون نے بہی کہا ہے قطعہ ہر کرا بینی بعالم روزی خود میخورد ۔ گر خوان لست یا باشد
زخوان خویشتن ۔ پس ترا منت زمہمان داشت باید بہر آنکہ ۔ میخورد بر خوان احسان تو نان خویشتن ۔ لموکفہ
اپنی قسمت کے سوا کہاتا نہین کوئی لشبر ۔ اپنے گہر مین بیٹہکر وہ کہائے یا اور ونکے گہر ۔ اوسکا تو مرہون
احسان ہو جو کہائے تیرے ساتہ ۔ یعنی کہاتا ہے وہ اپنا تیرے دستر خوان پر ۔ امیدوار ہون کہ اتنا توقف
فرماکر گوشہ کاشانہ کو جاروب کرلون اور قدم مبارک کیواسطے فرش لایق حال بچالون خرگوش سمجہا کہ افسون میرا اسپر
کارگر ہوا کہا کہ مہمان میرا مرسے تکلف ہی اور درویش مشرب آرایش مکان اور تکلف فرش کی حاجت نہین ہے

لہ یا رفیق نیاز آمد و ۱۲ ب
ع گرفتار کرواؤن ۱۲
ع غدار سے لفتح غین
ع ہمچو دانشمندروان ۱۲
ع ناہنجار نقور راہ
روش وطریقہ ۱۲ ب
ع کہ یہان جب اصرار ہی
روزی کا اوسکا ساتھ
اوسکا ہی ۱۲

Marfat.com

لیکن خاطر عاطر اگر یا ئل تکلف ہی اس سے بھی انکار نہین کہتا ہے یہ کہکر باہر آیا اور تمام ماجرا بھیڑیے سے کہا اور تعریف لحم اور شحم و تازگی و تری سے خوشخبری تازہ دی بھیڑیا بھی دندان طمع تیز کرکے انتظار مین گوشت فربہ کے منہ نبار ہا تھا اور خرگوش اس تصور مین تھا کہ جب یہہ روباہ کے کھانے مین مشغول ہوگا تو مین راہ فرار لونگا مگر روباہ جہاندیدہ نے پیش ازین از راہ احتیاط مسکن کے گوشہ مین ایک غار تاریک کھودرکھا تھا اور خس و خاشاک اس غار کے منہ پہ بچھایا تھا اور ایک راہ مخفی اپنے نکلجانیکو جدی بنا رکھی تھی جلد جلد اوس خس و خاشاک کو درست کرکے آواز دی کہ ای مہمانو جلد قدم رنجہ فرماؤ یہہ کہکر جلد اوس راہ نہانی سے دوسرے غار مین جا کھڑی ہوئے خرگوش اور گرگ دونو جلد پیسے در آئے جبکہ پاؤن خاشاک پر پڑا دونون اوس غار تاریک مین گر پڑی بھیڑیا سمجھا کہ یہہ فریب اسی خرگوش کا تھا کہ مجھے گرفتار بلا کیا غصے مین آکر خرگوش کو چیر ڈالا اور وہ بھی اوسمین ہلاک ہوا اور روباہ سلامت رہی یہہ مثال اسواسطے کہی ہے تا جانے تو کہ مردوا ہی سے حیلہ بہتین جاتا ہے اور جو کہ عاقل اور صاحب احتیاط ہین وہ کب کیسکے افسون اور افسانے کا فریب کھاتے ہین دمنا نے کہا یہہ سچ ہے کہ جو فرمایا تو نے لیکن گل واز بس مرد مغرور اور میری دشمنی سے غافل مطلق ہے بلکہ دوست جانتا ہے اس غفلت مین اوسے مارلونگا کیا نہین سنا تو نے کہ عذر خرگوش کا شیر مین اثر کرگیا اسلیئے کہ اوسکے مکر سے غافل تھا باوجود خرد و گیا سنہ کے ورطۂ ہلاکت مین پڑا کلیلہ نے پوچھا کہ یہہ کیونکر تھا۔

حکایت خرگوش و شیر دمنا نے کہا کہ حوالی بغداد مین ایک مرغزار تھا کہ اوسکی بوی نسیم بہشت نظیر تھی یہہ اشعار ناسخ کے اوسکے حسب حال ہین **مثنوی** مانند شفق ہین پھول رنگین ۔ ہی لطف نجوم لطف نسرین ۔ سنبل ہین ہے طور دو ذوائب ۔ شبنم مین ہے جلوۂ کواکب ۔ نہرین ہین لطیف مثل کوثر ۔ لہرین ہین تمام سلک گوہر ۔ جو نخل ہے شان مین ہے طوبا ۔ سبز ایسے ہی دشت چرخ خضرا ۔ پانی ہی اثر مین آبحیوان ۔ نظارہ ہی جسکا یہ جان ۔ اس مرغزار کے پرند اور چرند خصوصاً خرگوش کل اوس مرغزار کے بادشاہی بسبب خوبی ہوا اور لطف فزا اور کثرت نعمتہائی گوناگون کے عمر اپنی خوشی سے بسر کرتے تھے وہان ایک شیر تنومند خونخوار رہتا تھا کہ ہر روز خرگوش دمنا نکی اوس مرغزار کو ہاتھ سے ہلاک ہوتے تھے اون سبکا عیش زندگانی اوسکے خوف سے تلخ تھا ایکروز سب مشورت کرکے نزدیک شیر کے آئی اور زمین اوسکے بوسہ دیکے کہا کہ بادشاہا ہم تیری رعیت ہین اور تو ہمارا محنت و مشقت ہر روز ایک کو شکار کرتا ہی اور ہم شب تیری خوف سے ہر دم مستلا بے رنج رہتے ہین اسلیئے ہمنے ٹھہرائی ہے کہ آپکی فراغت کا سبب ہو اور ہمکو امن و راحت رہی اگر بادشاہ ہمارا متعرض حال نہو تو ہم روز چاشت کے وقت مطبخ شاہی مین ایک خرگوش پہنچا دیا کرین شیر اسپر راضی ہوا اور یہہ سب ہر روز قرعہ ڈالتے تھے جسکے نام پر پڑتا تھا اوسی پہنچا دیتے تھے اسحال پر مدت مدید گذری ایکدن قرعہ ایک خرگوش کے نام پر پڑا اوسنے کہا کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کرو تو مین تمہین اس شیر کے شر سے نجات دلوا دون سب نے کہا کہ اس سے کیا بہتر ہی خرگوش نے اپنے جانے مین اتنا توقف کیا کہ وقت چاشت کا گذر گیا اور تو بھی شیر کی حرکت مین آئی غصے اور غضب سے نعرہ ہا زنان شروع کیا خرگوش آہستہ آہستہ شیر کے نزدیک آیا دیکھا نہایت غضب سے دم زمین پر مار رہا ہی اور نقض عہد کو یاد کرتا ہی اسوقت خرگوش نے سلام کیا شیر نے پوچھا کہ کہان سے آتا ہی اور حال وحوش کا کیا ہے کہ

Marfat.com

کہ ہمارے چاشت مین بہ عہدی کی خرگوش نے عرض کیا کہ کیا طاقت غلامونکی بادشاہ سے بہ عہدی کرتے آج کہ بدستور سابق ایک خرگوش آپکے وظیفے کا
میرے ساتھہ آتا تھا ایک شیر رہ مین ملا اُسنے چھین لیا ہرچند مینے کہا کہ یہہ وظیفہ بادشاہ کا ہے مناسب نہین تو حرکت بیجا کرتا ہی اُس نے جواب دیا کہ وہ کون ہوتا ہی
یہہ شکار میرا ہی اُس سے کہدو کہ اب اس مرغزار سے بھاگ جاؤ ورنہ گزاف اس دعوے زبان پہ لایا کہ مین اُسے عرض نہین کرسکتا ہون مجھہ غریب کو کہان طاقت
اُس سے ہمسری کی تھی ہنوز گئے وقت اتنا البتہ مینے کہا کہ ایکساعت مین تجھہ حال اپنا معلوم ہوجائیگا شیر گرسنہ کی رگ حمیت حرکت مین آئی اور کہا
کہ اے خرگوش اُس کا مکان مجھے بتا کہ وہ کہان بیٹھا ہے خرگوش نے کہا مین جانتا ہون اور دلمین ایک آگ لگ رہی ہے کہ وہ کلمات بے ادبی کے جو اُسکی زبان پر
آئے ہین جانتا ہون کہ عوض اس خیرہ سری کا وہ برگشتہ بخت ابھی پائے تو خوب ہے شیر نے کہا کہ آگے چل اور مجھہ بتادے شیر سادہ دل اُسکے فریب سے
غافل خرگوش کے پیچھے روانہ ہوا خرگوش ایک چاہ عمیق مین لیگیا اور کہا کہ اے بادشاہ مین نہایت اُس سے ڈرتا ہون اگر بادشاہ مجھہ اپنی
گود مین لیکے اس کنوے مین جھانکے تو مین بتادون شیر اُسے گود مین لیکے کنوے مین جھانکا عکس اپنا اور اُس خرگوش کا پانی مین دیکھا سمجھا کہ
یہہ شیر وہی ہے کہ خرگوش کو چھین لیگیا تھا گود مین لیکے بیٹھا ہے شیر نے اس خرگوش کو کنارے پھینکدیا اور آپ کنوے مین کود اوہین تین غوطونمین
واصل جہنم ہوا خرگوش نے وحوش کو مبارکباد دی سب مسرور ہوکر شکر پروردگار مین مشغول ہوئے اور امن و امان سے باقی عمر بسر کی اس مثل
کی ایراد سے معلوم ہوا کہ دشمن ہرچند قوی ہو مگر اے دست تدبیر اُسپر پہنچ جاتا ہی کلیلہ نے کہا اگر بیل کو تو ہلاک کروائے اور شیر کو اسکے بعد مجھ
پہنچے تو شیر حق مین بہرحال قاتل ہوجائے اور اگر شیر کو پہلے پہنچے اور ہلاکت شتربہ کی ہوجائے تو مضائقہ نہین ہے مگر یہہ دور از قیاس اور بعید
از عقل ہے اور بس صورت مین کہ شیر کو پہلے پہنچے تو زنہار اُس کام کو اختیار نہ کرنا کہ کوئی عاقل حظ نفس کے واسطے اپنے مخدوم کا موجب گزند
نہین کرتا ہی کلیلہ نے خاتمہ انجمن کا اس سخن پر کیا اور دمنا کا کلام کلیلہ کا خلاف مطلب سمجھکر اُٹھہ گیا چند روز کے بعد دمنا وقت
فرصت پاکے اور مغموم صورت بناکے شیر کی خدمت مین حاضر ہوکر دست بستہ کھڑا ہوا شیر نے کہا کہ تو بہت دنون کے بعد نظر آیا خیر ہے
دمنا نے عرض کیا اللہ تعالے خیر ہی کریگا شیر اس کنایہ سے چونک پڑا اور پوچھا کہ کیا کچھہ حادثہ ہوا ہے دمنا نے کہا البتہ شیر نے کہا کیا ہے
دمنا نے عرض کیا اسکو خلوت و فراغت چاہیے شیر نے کہا کہ جلد نزدیک آ کہ کام آجکا کل پر ڈالنا قباحت رکھتا ہے اور تدارک اُسکا دشوار
ہوجاتا ہی دمنا نے کہا کہ وہ بات کہ سننے سے جس کے سن نے والیکو ملال ہو اُس بات مین جلدی اور دلیری کرنا نہ چاہیے بلکہ بہت سوچکے بات کہنا مناسب
ہوتا ہے اور سننے والیکو ضرور ہے کہ جب بات خیر خواہی کے عرض کیجائے تو اُسمین فکر تمام سے غور کرے جب جانے کہ غرض نفسانی سے خالی اور
محض دولتخواہی ہے اُسے البتہ عمل مین لاوے الاہر گز سمع قبول مین جگہہ نہ دے شیر نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ مین سب بادشاہون سے
فضیلت عقلی مین سبقت لیگیا ہون اور ہر شخص کے استماع کلام مین تمیز شاہانہ پیش نہاد خاطر رکھتا ہون تو بے تکلف جو کچھہ
کہنا کہے اور بے تردد جو کچھہ خیال مین آیا ہی اظہار کر دمنا نے عرض کیا کہ غلام کو اس امر مین عرض کرنیکی جرأت اسلئے ہوئی ہی کہ حضور
کی عقل و دانش پر وثوق کامل رکھتا ہون اور یہہ بھی پوشیدہ نہین ہے کہ جو بات کہ غلام عرض کرتا ہی اُسمین خیر خواہی کے سوا مطلب نہین ہوتا ہے

Marfat.com

اور کوئی غرض نفسانی اُس مین شامل نہین کرتا ہون بیت بحمداللہ کہ ذہن شاہ محکی ست ۔ کہ قلب خالص ما میشناسد ۔ شیر نے کہا کہ امانت و دیانت تیری ظاہر اور اے تیری ہمیشہ محض خیر خواہی پر دلیل ہے کبھی شبہ نے اُسمین دخل نہین پایا ہے دمنا نے عرض کیا کہ بقا کافہ وحوش کی سلامت ذات بادشاہ مین متصور ہے پس جو نمکخوار کہ پاکیزہ تہاد ہین ادائے حق او صفای صدق مین دریغ نکرینگے حکیمون نے کہا ہے جو کوئی کہ سخن حق کو بادشاہ سے مخفی کرے مثال اُسکی یہہ ہے کہ طبیب سے حال اپنا چھپائے تو غالب ہے کہ اپنے نفس کو ہلاک کرے شیر نے کہا کہ تیری ہواداری اور بکبردی اس سے پہلے مجھپر ثابت ہوچکی ہے اور امانت اور دیانت تیری خوب متحقق ہے اب یہ بیان کر کہ تقدم بالحفظ کیا جاے دمنا نے جبکہ شیر کو اپنے افسون و افسانے پر شیفتہ اور فریفتہ پایا زبان کھولی بیت کہ شاہا خرد رہنمون باد ۔ ظفر یار و دشمن زبون باد شتربہ ہمرازان لشکر کے ساتھہ خلوتین کی ہین اور ارکان دولت کی اصلاح اسطرح پر کی ہے کہ شیر کو آزمایا ہے اور اندازہ اُسکے زور و قوت کا اور سستی رائے کا خوب پہچانا ہے اور ہر بات مین اُسکے خلل بسیار اور ضعف بیشمار پایا جاتا ہے بیت بہیر ہے جسکو سمجھے تہی ہم شیر ۔ چوب ہے جسکو سمجھے ہے شمشیر بادشاہ اُس کا فرنعمت عذار کے اکرام مین اسقدر افراط کی ہے اور حکمرانی و فرمانروائی مین اُسکو ثانی اپنا بنایا ہے اور اُس نے اُسکے مقابلہ مین یہہ صورت پیدا کی ہے پس بجز اُسکے کہ ع اصل بد ۔ از خطا خطا نکند ۔ گنجایش اور کسی بات کی نظر نہین آتی ہے شیر نے کہا کہ اے دمنا سمجھہ کے بات کہہ کہ یہہ قیاس سے بہت دور ہے کہ شتربہ ایسا کام کرے یہہ تو نے کس سے سنا ہے اور کہانسے ثابت کیا ہے او خدانخواستہ ایسا ہو تو تدبیر اُسکی کیا ٹہہرائی ہے دمنا نے عرض کیا کہ بڑائی اُسکے درجہ کی اور بلندی مرتبہ کی ظاہر ہے اور جو کچھہ کہ غنایت بادشاہ کی اُسکے حال پر ہے پوشیدہ نہین اسی قدر سب ارکان دولت کو اُسکی طرف رجوع ہے اگر جلد تدارک اس امر کا ہوا تو بہتر ہے اور اگر ہر جانب سے اُس نے تدبیر کامل کرلی تو یقین ہے کہ دست تدبیر دامن مدعا تک نہ پہنچے اور کام دشوار کہینچے یہہ ظاہر ہے کہ مخالف اگر مور کے مانند ہو اور فرصت و قت کی پاے تو تابن جاتا ہے اور آدمی دو طرح کے ہوتے ہین ایک صاحب احتیاط اور دوسرے صاحب عجز کہ ہر واقعی کے واقع ہونے سے سراسیمہ اور متردد ہوجاتے ہین اور صاحب احتیاط دو نوع پر ہوتے ہین ایک وہ کہ پیش از ظہور خطرات جو کچھہ کہ آخر مین کرنا چاہیے اُسکے اول مین پیش بندی کرتے ہین اور ایسے ہی شخص گرداب بلا سے بچکر ساحل نجات کو پہنچتے ہین ایسے لوگونکو دور اندیش کہتے ہین اور دوسرے وہ ہین کہ حسب بلا پہنچے دل کو قوی رکہین اور دہشت کو دل مین راہ دین غالب ہے کہ ان شخصو نسی ہی راہ تدبیر پوشیدہ نہ رہے اور اُس شخص کو صاحب احتیاط کہتے ہین اور ان تین گرہون کی تفصیل یہہ ہے کہ ایک کو عاقل کامل کہتے ہین اور دوسرے کو نیم عاقل اور تیسرے کو جاہل غافل اور حکایت اُن تین مچھلیون کی کہ باہم آبگیر مین رہتی تہین حضور نے شاید نہین سنی ہین شیر نے کہا یہہ حکایت کیونکر ہے حکایت تین مچھلیونکی دمنا کہنے لگا کہ ایک آبگیر تہا شارع عام سے دور اور راہ چلنے والونسے مخفی اور مستور اور پانی اُسکا مانند سینہ صوفیان صافی دل صاف اور پینے والونکے حق مین آبحیات تہا اور یہہ آبگیر آب دان سے نزدیک تہا اور اُسمین تین مچھلیان مخفی رہتی تہین ایک اُن مچھلیونمین اخرم تہی یعنی بہت احتیاط والی اور دوسرے حازم یعنی صاحب احتیاط اور تیسرے عاجز یعنی کم عقل ناگاہ چند ماہی گر وان کا

Marfat.com

اتفاقاً گذر اوس آبگیر پر ہوا قضای آلہی سے حال اون تینون مچھلیونکا کہ اوس آبگیر مین رہتی تھین اونکو معلوم ہوا ایک اونمین سے حال
مینی کیواسطے دوڑا اور اُن ماہی گیر کہ لب آبگیر کلام انکی گرفتاریکی تدبیر مین کرتے تھے اُن مچھلیون نے سُناعین پانمین آتش حسرتسی جلنے
لگین کہ افسوس کچھ راہ بچنے کی نہین ہے جسوقت کہ دام آنہینچیگا ماہی گیر ہمکو گرفتار کرینگے اسی فکر مین مضطر تھین ہنوز دام نہ پہنچا
تھا کہ رات ہوگئی ایک مچھلی کہ اونمین بہت عاقل اور بارہا دست بُرد زمانہ جفاکار اور شوخ چشمی سپہر بے اعتبار اوسنی دیکھی تھی اور بساط
تجربہ پر ثابت قدم تھے تدابیر اپنی مخلصی کی دام صیاد سے اور فکر نجات انکے فریب سے دلمین ٹھہرا کے بے اطلاع اون دونون مچھلیون کے
دوسرے چشمے کیطرف کہ متصل اوس آبگیر کے تھا دبے پاؤن روانہ ہوئے صبح صیادون نے دو جانب سے راہ اوس آبگیر کی باندہ کے
جال ڈالا اوس یم عاقل نے کہ مایہ خرد سے آراستہ تھی تجربہ کار جبکہ یہہ حال مشاہدہ کیا بہت پشیمان ہوئی اور کہا کہ مینے غفلت
کی اور انجام کار کو نہ دیکھا چاہیئے تھا کہ مین بہی اوسی ماہی کیطرح اس بلا کے نازل ہونے سے پہلے تدبیر اپنی رہائی کی کرتے تو بہتر تھا کہ
علاج واقعی کے وقوع سے پہلے کرنا چاہیئے لمولفہ **بیت** علاج واقعہ پیش از وقوع اولی ہے ٭ مرض جو کہنہ ہوا پذیر نہین ٭ اب موقع
فرصت کا نہین ہے اور وقت حیلہ و تدبیر کا نہ رہا ہر چند کہ بزرگون نے کہا ہی کہ تدبیر بیوقت فائدہ نہین کرتی ہی لیکن مرد عاقل کو چاہیئے
کہ عقل صائب اور رای صواب اندیش کے منافع سے ناامید نہو اور رفع مکائد دشمن مین حتی الوسع کوتاہی نکرے یہ سمجھ کے آپکو مردہ بنایا
اور بہر رے آب تیرنے لگے صیادون نے اوسی اوٹھایا اور مردہ سمجھ کے دوسرے چشمے کے کنارہ پر ڈالدیا جبکہ صیاد دام کھینچنے مین مشغول ہوئے یہہ تڑپکر
اوس چشمہ کلان مین جاتی رہی اور فکر دور اندیش سے جان اوسکی سلامت رہی اور وہ مچھلی تیسری غفلت شعار اچلان و سرگردان چپ و راست
اور نشیب و فراز سرمستی پھرتی تھی آخر گرفتار دام قضا ہوئی اور جستی رہے اوسکی دشمن جان بنگئی بادشاہ کو اس مثل کی ایرادسی فائدہ یہہ ہے کہ کار شتر بہ
مین کہ منہوز وقت تدبیر باقی ہی تعجیل فرمائے والا کار از دست رفتہ تدبیر پذیر نہین ہوتا ہی لمولفہ **بیت** آگیا قابو مین جب دشمن چہوٹا
چاہیئے بد سانپ کے مانند اوسکے سر کو توڑا چاہیئے ٭ شیر نے کہا کہ جو کچھ کہا تو نے عقل کبہی ایسی باور نکریگی کہ شتر بہ ایسی خیانت نکری اور شکر
ایسی نعمت کا کفران نعمتی سے برباد دے کہ بینے اوسکے حق مین کوئی نیکی فروگذاشت نہین کی ہے دمنا نے کہا کہ ارشاد شہریار بجا ہی لیکن
ایسی ہی نیکی نے حوصلہ اوسکی بدیکا اس مرتبے کو پہنچایا ہی **بیت** حبس بیجا ہیر نا ہے واجب ٭ مرہم اوسپر ہے نامناسب ٭ لئیم و بدگہر جیتا کہ
کچھ امید باقی ہوتی ہے سر جہکائے چلے جاتے ہین اور جہان کہ ظرف اونکا بھر چکا سفلگی اور بیحاصلی کیطرف کہ اصل اونکی ہی رجوع کرتے ہین اور جب
ضرر خوفسی ایمن ہو چکتی ہین اور حصول مال سے مستغنی آتش کافر نعمتی اور فتنہ انگیزی افروختہ کرتے ہین شیر نے کہا پہر ایسے ملازم سے کیطریق
جاری رکہی کہ کفران نعمت نکرین دمنا نے کہا کہ ایک ہی بار اپنی عنایت سے اونہین ایسا محروم نکردی کہ ناامید ہوکر دشمنو نکیطرف میل کرین اور
اپنی نعمت سے مالا مال بہی نکردی کہ خیالات فضولی افکار دماغ مین بھر جائین بلکہ ہمیشہ خوف و رجا مین بسر کرتے رہین اور حال و مال اونکا وعدہ و وعید اور
امید و بیم پر بردار ہی تو نگری اور ایمنی سے اسقدر مستقل نکردی کہ باطغیان و عصیان ہو اور ناامیدی اور بیبرگی بہی اس درجہ نہو کہ دلیری و انحراف کا باعث ہو جب اس

Marfat.com

کہ مرتا کیا نکرتا شیر نے کہا کہ ای دمنا یون خیال مین گذرتا ہی کہ آئینہ سینہ شتر پہ اس زنگ سی مصفا اور دل اوسکا اس خیال کی رقم سے پاک معرا ہے اور مینے اوسکے ساتھ عنایت اور اعاطفت کے سوا اور کچھہ کام نہین کیا ہی اور جس سے کہ ایسا کیا ہو اوسکی عوض کیونکر اندیشہ بد یکا کریگا دمنا نے کہا کہ کج مزاج سے ہرگز راستی نہین ہوتی ہی اور بد اصل درشت سیر تسے ستودہ خوئی اور پاکیزہ خصلتی ظہور مین نہین آتی ہی کل اناء یترشح بما فیہ مصرع از کوزہ ہمان برون تراود کہ در است و بدگر بادشاہ فی قصہ کچھوے اور بچھو کا نہین سنا ہی شیر نے کہا کہ کیونکر تھا **حکایت کچھوے اور بچھو کی** دمنا نے کہا کہ بچھو اور کچھوے مین باہم دوستی بنی ایکدن ایسی ضرورت داعی ہوئی کہ دونون نے باہم صلاح کرکے جلاء وطن اختیار کیا اور متوجہ دوسرے ملک کے ہوئے قضارا ایک دریا راہ مین ملا بچھو کہ عبور دریا سی عاجز تہا متحیر و پریشان خاطر ہوا کچھوے نے کہا کہ ای یار عزیز یہہ کیا سبب ہے کہ اپنی جان غم کے ہاتھ مین سپرد کی ہے بچھو نے کہا کہ اندیشہ یہ ہی کہ عبور دریا ممکن ہے کہ نہ طاقت تیرے فراق کی رکہتا ہون کچھوے نے کہا کہ غم نہ کہا کہ اپنی پیٹھ پر بٹہا کے ساحل مراد پر تجھی پہنچا دونگا عجب ہوسکتا ہی کہ تجسے یار دلنواز کو کہ بہزار دشواری پیدا ہوا ہی آسانی سے چھوڑ دون القصہ کچھوا بچھو کو اپنی پیٹھ پر سوار کرکے روانہ ہوا عین پیر نے مین کچھوے نے سنا کہ میری پیٹھ پر کچھہ کھٹ کھٹ ہوتا ہی پوچھا کہ ای یار یہ کیا حرکت ہی بچھو نے کہا کہ آزمایش اپنی پیش کی کرتا ہون کہ تیرے جوشن وجود پر کچھہ نیش میرا اثر کرتا ہی یا نہین کچھوے نے آشفتہ ہوکر کہا کہ ای بیمروت مینے اپنی پیٹھ تیری کشتی بنا کے بہ محبت اختیار کی ہے اور تو حق صحبت و خدمت یون ادا کرتا ہے اگرچہ تیرا نیش میری پشت پر کچھہ رنش نکریگا مگر یہہ کیا حرکت بیجا ہے کہ تو کرتا ہی بچھو نے کہا کہ معاذ العدیہ معنی اگر میرے خیال مین گذری ہون مگر بتقاضاے طبیعت سی مجبور ہون نیش مارنا میری عادت خلقی ہی ہمین خواہ پشت دوست ہو خواہ سینہ دشمن یہ شعر مولف کا تو نے نہین سنا ہی بیت ہو جو بچھو نیش زن طعن اوسپہ نا معقول ہی ۔ خلق اسی خاطر ہوا مجبور ہے مجبول ہے ۔ کچھوے نے دلمین کہا کہ حکیمون نے سچ کہا ہی کہ بد اصل کی پرورش کرنا آب دادن اور سرشتہ کام کا برباد کرنا ہی بیت در خاک ریختن زر و زیور دریغ نیست ۔ با ناکسان دریغ بود لطف و مردمی ۔ بزرگون نے کہا ہی کہ جو کوئی اصل مبین نجیب نہین ہے امید خیر اوس سے ہرگز نکرے اور ایذا سے اس مثل کے ضمیر منیر بادشاہ پر ثابت ہوا ہوگا کہ بسبب خست ذاتی کے تشنہ سے اندیشناک رہنا ضرور ہے اور نصیحت دوستونکی اگرچہ غریب ہون گوش ہوش سی استماع فرمانا واجب ہے کسواسطے کہ بات پر ناصحان صاف طینت کے اگرچہ درشت اور بے محابا ہو التفات نکرنا عواقب امور مین ندامت اور ملامت سے خالی نہین ہوتا ہی جیسا کہ بیمار فرمودہ طبیب پر عمل نکری اور غذا اور دوا اپنی رغبت کے موافق کہائی تو ہر آئینہ افزایش امراض غلبہ کرکے اوسی ہلاکت کو پہنچائیگی بیت ناصح از روی درشتی سخن ار گفت چہ باک ۔ صبہ تلخ ست و لیکن بہ شیرین دہد ای شہریار ناقص مین باشا ہنین ہی کہ عواقب کار سی غافل ہی اور رعایا کو خوار و ذلیل رکہی اور جسکی کوئی حادثہ بند گی پہنچی احتیاط اور ہوشیاری کی طرف کرے اور اوسکے بعد کوئی تدبیر نہو سکے اور دشمن غالب آئے شیر نے کہا اگرچہ بات بہت درشت کہی اور حد سے تجاوز کیا تو نے لیکن قول ناصح کا اگرچہ درست ہو پر رد کرنا مصلحت کے خلاف ہی لیکن مین تجہسی پوچہتا ہون

Marfat.com

کہ اگر شتربہ بر تقدیر کہ دشمن بھی ہو تو کیا کر سکیگا کہ حقیقت مین میر طعمہ ہے کہ اوسکے تئو نکا حس و خاشاک سے ہے اور اوسکے میرے اعضا کی گوشت سے
ہوئی ہے اور کہا نیوالا جزا نباتی کا کبھی گوشت خوار سے عہدہ برا نہین ہو سکتا ہے اسلئے یہہ بات خیال مین نہین آتی ہے کہ وہ حوصلہ میرے مقابلے کا
کرے المولفہ بیت کسطرح دشمن ہو مجھسے عازم جنگ و قتال ۔ پیل سے بہر ما بگی چیونٹی تو ہوگی پامال ۔ اور آفتاب دولت شتربہ افق عنایت
پروردگار سے تابان ہے اگر ہادہ کے مانند رو گردانی کریگا تو زبون کا ہیدہ ہو جائیگا دمنا نے کہا کہ بادشاہ کو ان باتون پر غفلت نچاہیئے کہ وہ طعمہ میرا ہے
یا مین اوسپر غلبہ کہتا ہون اگرچہ وہ بذات خود مقابلے مین نہین آسکتا ہے مگر حیلہ و فریب سے سب کچھہ کر سکتا ہے کہ ہر آدمی ہزار
چندہا رکہ اپنی قوت سے زیادہ ہو جبر ثقیل کی صنعت سے اٹھا سکتا ہے مین اس بات سے ڈرتا ہون کہ اوس نے جمیع وحوش کو اپنے ساتھہ موافق
کیا ہے مبادا اوسکے دام مواقفت مین گرفتار ہو سب اوسکے کہنے پر چلین تو بے ادبی معاف اگرچہ بادشاہ قوی جثہ ہے پر سب کا مقابلہ نہین
کر سکتا ہے شیر نے کہا کہ تیرا خلوص میرے دل مین اثر کر گیا مگر یہہ خیال میرا ہمگیر ہے کہ مینے اوسے عزت بخشی ہے اور ہر مجلس و محفل مین اوسکی
ثنا خردمندی اور اخلاص نیازمندی بیان فرمائی ہے اگر اب اوسکی خلاف دفعۃً عمل مین لاؤن تو نقصان قبول اور رکالت رائی میری مشہور
اور بد عہدی اور بیقدری میرے سخن کی سب کے نزدیک ثابت و متحقق ہو جائیگی بیت ہر سیر را کہ خود بر افرازی ۔ تا توانی زیانیندازی
دمنا نے کہا کہ رائے صائب اور تدبیر درست وہ ہے کہ جب دوستی سے اثر دشمنی کا ظاہر ہو اور خدمتگاری سے نخوت مہتری کی مشاہدہ کرے
فی الحال اطراف کار سنبھالے اور دامن موافقت و مرافقت کو بر چیدہ کرے اور اوس سے پہلے تقدم بالحفظ کرے کہ دشمن فرصت کام کی نپائی باوجود
اوسکے کہ دانت آدمی کے مصاحب قدیم ہین اور انواع فوائد انسی حاصل ہوتے ہین مگر جبکہ درد شدید پیدا کرتے ہین اور کوئی دوا تاثیر پذیر
نہین ہوتی ہے تو سوا اکہاڑ ڈالنے کے صورت آرام کی نہین نظر آتی ہے اور طعام کہ بدل ما یتحلل اور مادہ حیاتیکا ہے جبکہ
معدہ مین جاکر فاسد ہوتا ہے بغیر اوسکے دفع کی مضرت سے مخلصی نہین ملتی ہے آخر کار مدمہ دمنا کا شیر کے دل مین اثر کر گیا کہ اب
مین صحبت سے شتربہ کے کارہ ہوا اور پھر اوسسے ملاقات نہ کرون گا اب یہہ تدبیر ہے کہ اوسکے پاس کسیکو بھیجون کہ صورت حال اوسسے بیان کرے اور
کہے کہ ہمارے قلمرو مین نہ رہے اور جہان جا پہے وہان جا دمنا ڈرا کہ اگر یہہ بات شتربہ کو پہنچے اور اپنی ابرت ذیل شیر سے عرض کرے تو میرا
حیلہ و مکر صاف ظاہر ہو جائے کہا کہ ای بادشاہ یہہ بات احتیاط سے دور ہے جبتک کہ بات نہین کی گئی ہے اختیار باقی ہے اور جبکہ دشمن ہوشیار ہو گیا اور تدارک
اپنے بچاؤ کا کر لیا پھر بات اختیار سے باہر ہو جائیگی اور خالی و شوار سے ہو گی بیت سخن تا نگفتی توانی نگفت ۔ ولی گفتہ را باز نتوان ہفت
سخن دہانسے اور تیر کمان سے جبکہ باہر نکلا نہ وہ مونہہ مین آئیگا اور نہ یہہ شست مین ایک بزرگ نے کہا ہے زبان دل کی ترجمان ہے اور دل
والی ولایت بدن کا اور سخن عرض کرنیوالا ہے جوہر گنجینہ وجود کا جبتک کہ درج دہن مین مقفل خاموشی سے بند ہے مہر سکوت سر حقہ نطق پر لگی
ہوئی ہے تب تک ہمین زنگانی مین سب ریاحین سلامتی کے ساتھہ وبیدہ و شگفتہ ہین اور نہال حیات ثمرہ امن و راحت بخشیگا کہ روایح گلزار سخن
سب تفریح دل اور تقویت دماغ ہونگے اور اسکے خلاف ظہور پکڑیگا تو مادہ صداع آخر کو پیدا کریگا کیونکہ زبان بستہ ایک نکتہ دلپذیر

Marfat.com

مین عقدہائے مشکل کہولتی ہے اور بات شترلنگیز ایک اشارت مین گوبند یکو بندہائے گرین مین بستہ اور سرشکستہ کرتی ہے قطعہ اگر
بچشم خرد در سخن نگاہ کنی :: بضاعتی ست کہ ہم سود و ہم زیان دارد :: نشان کہ داد کہ ناگفتہ سخن کس را :: بدر دل کند آوارہ پا بجان
آرد پ و لیکن شدنست کہ گوبندہ را ہمین لفظی :: دہ بیا ہماندم کہ بر زبان آرد :: بادشاہ اگر یہہ بات شترنبہ کو پہنچی اور اپنی فضیحت آئینہ تصور مین
معائنہ کی تو ممکن نہین ہے کہ مکار بر سبیل پیش نہ آئے اور فتنہ انگیزی اختیار نکرے ارباب احتیاط نے گناہ ظاہر کیواسطے عقوبت ہنہان جائز کہی ہے
اور جرم پوشیدہ کے لیے عقوبت آشکار تجویز نہین کی ہے صلاح یہہ ہے کہ اُسکے گناہ مخفی کی سیاست نہانی تجویز فرمائی شیر نے کہا کہ بمجرد گمانکی
اپنے نزدیکونکو دور کرنا اور جلتک ثبوت گناہ نہوئی حق تلقی مین اہل استحقاق کی سعی کرنا اپنے ہاتھہ سے تیشہ اپنے پانون پر مارنا ہے اور
دفعۃً طریق مروت اور منہاج دیانت سے یکسو ہونا کام بادشاہ عالی مقام کا نہین ہے قطعہ نباشد پسندیدہ شرع و عقل :: کہ بے بینہ شاہ فرمان دہد :: کہ ہمچون مضا قضا حکم او :: گہی جان ستاند گہی جان دہد :: دمنا نے کہا کہ اس امر مین کوئی گواہ بادشاہ کی فراست سے
بہتر نہین ہے جبکہ یہہ مکار عذار آئے بادشاہ کو چاہیے کہ نظر فراست سے نگاہ کرتے تا خبث اُسکے عقیدہ کا طلعت نازیبا سے اور تجویز اُسکے
باطن کی اطوار متردد سے یعنی پیش و پس اور چپ و راست احتیاط کرتے آنا اور جنگ کا آمادہ ہونا واضح ہو جائے شیر نے کہا کہ اچھا کہا تو نے
اگر یہہ علامات اسمین پائی جائینگی تو غبار شبہ کا راہ حقیقت سے مندفع ہو جائیگا اور فروغ گمان کا مرتبہ یقین سے مبدل ہو جائیگا دمنا نے جانا کہ
شیر کے دم فتنہ انگیز نے آتش بلا کو بالا کیا اور شیر کے دلمین مدمہ میرا اثر کر گیا چاہا کہ بیل کو بھی دم مین لاکے شیر کی طرف سے متردد کرون
تا ملاقات کے وقت یہہ آثار اسمین پائے جائین خیال کیا کہ ملاقات شترنبہ کی باجازت شیر ہو تو مناسب ہے تا بدگمانی سے دور ہون عرض کیا
کہ اے بادشاہ اگر فرمان عالی ہو تو مین شترنبہ سے ملاقات کرکے اور اُسکے مکنون ضمیر پر بخوبی مطلع ہو کے عرض حال کرون شیر نے اجازت
دی دمنا اندوہ زدہ اور مصیبت رسیدہ بنکے شترنبہ کے پاس آیا اور سلام و تحیت بجالایا یا اُس نے مدارا اور تملق دمنا کے فراخور حال کیا
اور یہہ مصرع گویا کا پڑہا مصرع وہ بہوے ہمکو میٹھی ہین جنہین ہم یاد کرتے ہین بنائے مناعصہ گذرا کہ تو دوستونکو یاد نہین کرتا ہے اُنہی
اس طرف قدم رنجہ نہین فرماتا ہے سبب کیا ہے دمنا نے کہا کہ اگرچہ بظاہر شرف ملازمت سے محروم ہون الا بجان و دل آپکے ہواداری و خیر
خواہی مین مصروف ہون اور زاویہ عزلت اور گوشہ خلوت مین وظیفہ دعا گوئی کا کہ باعث مزید دولت و حشمت ہے اشتغال رکھتا ہون
شترنبہ نے کہا کہ عزلت کا سبب کیا ہے دمنا نے کہا کہ جب کوئی یہہ سمجھے کہ مین بالک اپنے نفس کا نہین ہون بلکہ اسیر فرمان و غیر ہون اور اُسکے
مزاج کی بے استقلالی سے اتنون بیم جان و خطرہ ایمان مین بسر کرتا ہون اور ہر دم لرزان و ترسان ہون اس صورتمین سوا گوشہ گزینی
کے اور کیا کرے رباعی ناصح مکرم آلام کے لایق نہین گلہ از جہان بہ از عزلہ چمن جمع پریشمین نادان :: عزلت نہین ہوتی جو میسر تجکو :: اس
بلغ سے جا کے ہو قفل مین پنہان :: گاؤ نے کہا کہ اے دمنا باتین اس سے واضح تر بیان کر تا نفع اس نصیحت کا تمام تر حاصل ہو دمنا نے کہا کہ
چھہ چیزین بے چھہ چیز کے ممکن نہین ہین بال دنیا بے محنت اور متابعت ہوا بے محنت اور مجالست زنان بے بیست اور مصاحبت ان بے مذمت اور مخالفت لئیمان

Marfat.com

بے مذلت اور ملازمت پادشاہان بے آفت اور کسیکو خمخانہ دنیا سے ایسا جرعہ نہین دیتی ہین کہ سرمست و بیباک ہو اور سر نخوت گریبان تکبر سے نہ نکالے اور کوئی شخص نہین ہی کہ ہوا پر قدم رکہی اور گر پڑی اور کوئی مرد ایسا نہین ہے کہ عورتونکو ہمدم اور ہمراز کرے اور انواع فتنہ مین مبتلا ہو اور جو شخص کسر دم شریر سے اختلاط رکہی عاقبت الامر پشیمانی نہ کہینچے اور جو کوئی کہ مرد کمینہ اور سفلے سے امید رکہی خوار اور بیمقدار نہو اور کوئی مرد صحبت سلطان اختیار کرے اور اُس ورطہ خونخوار سے سلامت باہر آئے یہ ممکن نہین ہی کہ شتربہ نے کہا کہ تیری بات اسپر دلالت کرتی ہے کہ شیر سے کوئی امر مکروہ تجہے پہنچا ہے کہ اُسکے خوف سے ملول و ہراس تیری دلپر مستولی ہوا ہی دمنا نے کہا کہ یہ بات اپنے نفس کیواسطے نہین کہی مینے بلکہ دوستونکیواسطے غمناک ہون اور یہہ ملال و کلال کہ مجہپر مستولی ہی تیری واسطے ہی اور تو جانتا ہی کہ مقتضا محبت کے میرے اور تیرے کسطرح پر ہین اور جو عہد کہ اول دن تجسے باندھا ہی مینے اکثر اوسمین وفا پائی ہی تو نے اور سخن مین مجبور ہون کہ نیک و بد حادث ہوگا اوسے تجہے البتہ مطلع کرونگا شتربہ بڑا اور کہا کہ ای یار شفیق و ای دوست موافق جلد مجہے حقیقت حاسی خبردار کر اور کوئی دقیقہ دقایق ہواداری سے فروگذاشت نکر دمنا نے کہا کہ مینے معتمد سے سنا ہی کہ شیر اپنی زبان سے کہتا تہا کہ شتربہ خوب فربہ ہوا ہے اور اس درگاہ مین کچہہ حاجت اوسکی نہین ہی و خوش کو خوش کیا چاہیئے یعنی ایکروز راتب خاص و مہمانی عام اوسکی گوشتی ضرور ہی مینے جو یہ باتین سنی متحیر ہو کر دوڑا کہ تجہے اس سے آگاہ کرون اور اپنا حسن عہد تیری خدمتمین ثابت کرون اور جو کچہہ شرع مروت اور آئین حمیت مین مجہپر واجب ہے اوسے ادا ہون بیت من انچہ شرط بلاغ ست باتو میگویم ۔ تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال بدانکہ صلاح وقتنیہ ہے کہ جلد کوئی تدبیر کر کہ اس ورطہ ہلاک سے مخلصی حاصل ہو اور کوئی ایسا لطیفہ عمل مین لا کہ اس مہلکی راہ سے نجات ہاتھ آئے جبکہ شتربہ نے یہ سخن دمنا سے سنا عہد و پیمان شیر کے یاد کیے اور کہا کہ ای دمنا ممکن نہین ہی کہ شیر میرے ساتھ دغا کرے کیونکہ مجہسے کوئی خیانت نہین ہوئی ہے اور میرا قدم جادہ نیکو خدمتی سے باہر کبھی نہین پڑا ہی اور سوائے خیر خواہی کے کوئی اور امر بھی وقوع مین نہین آیا ہے پھر وجہ کیا ہی کہ شیر میرا دشمن ہے مگر شاید کسینے دوغ بیفروغ مجہپر باندہا ہے اور شیر کو تدویر و فریب سے خشمگین کیا ہی کسواسطے کہ اوسکی خدمتمین ایک گروہ بدنفس ہے کہ سخن خیر سے بیگانہ اور خیانت اور زبان درازی مین مردانہ اگر اونہون نے کوئی بات سنا اور پرداختہ کر کے عرض کی ہو تو عجب نہین ہی کہ بدونکی بدگوئی سے نیکونکے حق مین اکثر پادشاہون کو بدگمانی آجاتی ہی اور اس گمان خطا سے راہ صواب پوشیدہ رہتی ہی اور قصہ اس بط کا تجربے کیواسطے ایسے موقع مین دلیل کافی ہی اور اشارہ دانی دمنا نے پوچہا کہ یہہ قصہ کیونکر ہے حکایت شتربہ نے کہا کہ ایک بط نے ایک شب پانیمین قرص ماہ دیکہا سمجہی کہ یہہ ماہی ہی ارادہ کیا کہ اوسے شکار کرے کچہہ نپایا چند بار اسی طرح آزمایش کی جب دیکہا کہ حاصل اس سے کچہہ نہین ہی کنارہ کیا اور اسکے بعد عہد کیا کہ شکار ماہی کبھی نکرونگی اور دوسری رات اگر ماہی بہی دیکہتی تہی تو شبنی ماہ کی جانکر قصد اسکا نکرتی تہی اور کہتی تہی مَنْ جَرَّبَ الْمُجَرَّبَ حَلَّتْ بِهِ النَّدَامَةُ ثمرہ اس تجربہ کا حاصل کا یہ ہوا کہ ہمیشہ بہوکی رہتی تہی اگر میر بط فسے کا ان شیر کے بھری ہین اور اوسکے دلمین اسکی کراہت آچکی ہی اور موجب اسکا وہی اظہار

غیر و نگاہی تو غالب ہے کہ پھر صفائی دشوار اور بنظر انصاف دیکھیے تو مجھہ مین اور غیرون مین کتنا فرق ہے اور روز روز کی ملاقات سے
تا شب ظلمانی کتنا تفاوت ہے **مثنوی** کار پاکان را قیاس از خود مگیر + زانکہ ماند در لبوشتن شیر و شیر + شیر آن باشد کہ آدم می خورد +
شیر آن باشد آدم میخورد + دمنا نے کہا کہ کرامت شیر کی اس سبب سے نہ سمجھا جائے بلکہ اکثر عادت بادشاہ ہونیکی بھی ہے کہ کبھی بے
استحقاق کسیکو مرتبہ اعلی کے ساتھہ اختصاص دیتے ہین اور کبھی دوسرے کو کہ مستحق اوسکا نہین ہوتا ہے بسبب وحشت و جہت
تلف اور تلاج کرتے ہین شتربہ نے کہا یہہ تقریر شیر کی جو تو نے بیان کی اگر بے علت دست آویز اوسکا یہہ حال ہے تو امید رکھنا
اوس سے محض غفلت و خطا ہی کسواسطے کہ اگر غصہ کسی سبب سے ہو تو معذرت سے اوسکا دفع ہونا ممکن ہی اور اگر عیاذاً باللہ کچھہ سوء جب
بھی نہو اور یا نمام کے مکر و افترا سے مزاج اوسکا متغیر ہوا ہو تو دست تدارک اس جگہہ کوتاہ ہی کیونکہ دروغ و بہتان کا اندازہ اور
مکر و فریب کی نہایت نہین ہے جو بات کہ میرے اور شیر کے درمیان واقع ہی اوسمین مین اپنا گناہ نہین دیکھتا ہون مگر از روے مصلحت و
خیر خواہی گاہ گاہ البتہ کچھہ بات بنانے کہی ہے نہ از روے خلاف شاید کہ اس سبب سے اوسنے گمان میری دلیری پر فرمایا ہو مگر کچھہ کہ
بنانے اوس سے عرض کیا ہی غالب ہے کہ وہ فایدہ کلی سے خالی نہو اور یا انہمہ کسیکا شکوہ اور گستاخی کسیطرح کی مجھسے سرزد نہین ہوئی ہی
اور شرط تعظیم مین بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہی کیونکہ گمان کیا جائے کہ نصیحت سبب وحشت اور حدت موجب علاوت ہوئی
ہو یہان یہہ مثل صادق آئی جو مولف نے کہی ہے **بیت** عجب ہے مرض ہو دوا سے زیادہ + دم عیسوی ہو قضا سے زیادہ + اور اگر یہہ نہین
ہے تو ممکن ہے کہ استغنا مملکت اور نخوت سلطنت باعث خلال ہوئی ہو کسواسطے کہ مقتضای عظمت و تجبر یہہ ہے کہ ناصحونکو بالطبع برا جانتے
ہین اور جانبون اور خویش آمد گویونکو عزیز اور مقبول کرتے ہین ایسی ہی حالت دیکھہ کے بزرگون نے کہا ہی کہ نہنگ کے ساتھہ
قعر دریا مین غوطہ مارنا اور مار کے لب سے زہر چوسنا بہتر ہی نہ نزدیکی سلاطین کی اور ضرر بادشاہ کی صحبت کی مجھی اوس سے بخوبی معلوم تھی
مگر مجبور تھا کہ آپھنسا تھا بلکہ بعضے ارباب حکمت نے بادشاہونکو آتش سوزان سے تشبیہ دی ہی اگرچہ اونکا پرتو عنایت امیدوارونکے کلبہ تاریک کو
روشن کرتا ہی لیکن شعلہ سیاست بھی خرمن حقوق خدمتگذاری کو جلا دیتا ہی اور عقول کامل اوسپر متفق ہین کہ جو کوئی آتش سے نزدیکتر ہی اوسکے
واسطے ضرر بیشتر ہے اور وہ لوگ کہ دوری سے تماشا روشنی کا دیکھتے ہین جلنے سے پناہ مین رہتے ہین اور فی الحقیقت یہی ہے کہ اگر
کوئی بساط سلطانی اور ہول و ہیبت بادشاہی سے واقف ہو تو ہزار سالکی عنایت کے برابر نہ سمجھے اور مصداق اس قصہ کا مناظرہ باز اور مرغ
خانگی کا ہی دمنا نے پوچھا کہ یہہ حکایت کسطرح ہی **حکایت ۱۸ باز و مرغ خانگی** شتربہ نے کہا کہ ایک دن باز شکاری مرغ خانگی کے
ساتھہ مباحثہ کرتا تھا کہ تو نہایت بیوفا اور بدعہد ہی اور حکمای نصیحت شعار کا اسپر اتفاق ہی کہ عنوان صحیفہ اخلاص سنبیدہ اہل وفا
اسمضمون کے ساتھہ ہے کہ اِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْاِیْمَانِ مرد کو چاہیے کہ اسمین کوشش کرے کوئی صفت اوسکی صفحہ بیوفائی پر لکھی
نجائی مرغ خانگی نے جواب دیا کہ مجھسے کونسی بیوفائی تو نے دیکھی ہی اور کیا بدعہدی سرزد ہوئی ہی باز نے کہا کہ علاوہ تیزی بیوفائی یہہ ہے کہ آدمی

Marfat.com

تیرے حق مین اتنا الطاف کرتے ہین کہ بے زحمت و بے تکلیف تجکو آب و دانہ کہ مادہ حیات اُس سے متعلق ہی دیتے ہین اور رات دن تیرے حال کے خبر گیران رہتے ہین اور اُنکے بدولت گوشہ اور توشہ تجھی حاصل ہے اور جبکہ ارادہ تیرے پکڑنیکا کرتے ہین تو ایک بام سے دوسرے بام پر اور ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ مین بھاگتا پھرتا ہی **بیت** حق نمکی منی شناسی ؛ ز منعم خویش می ہراسی ؛ اور مین باوجودیکہ جانور وحشی ہون اگرچند روز آدمیون کے ہاتھہ سے طعمہ کہاتا ہون تو اُنسے انس کرتا ہون اور اُنکے حق کا خیال کرکے شکار اُنکو پکڑ دیتا ہون اور کتنا ہی دور پہنچتا ہون جبکہ وہ آواز دیتے ہین پھر اُنکے پاس آجاتا ہون **بیت** مرغ دست آموز را چند انکہ کس دور افگند ؛ بانشاط بال آید باز چون گوید بیا ؛ مرغ نے جواب دیا کہ سبب تیرے پھر آنیکا اور میرے بھاگنے کا یہ ہے کہ تو نے کسی باز کو سیخ پر بھنتے نہین دیکھا ہے اور مینے بہت مرغ خانگی تا بگرم پر بریان دیکھے ہین اگر تو بھی یہہ دیکھتا جو مین نے دیکھا ہے تو اُنکے نزدیک ہرگز نہ آتا اگرچہ مین بام بام بھاگتا ہون مگر تو کوہ بکوہ بھاکتا پھرتا اور یہہ مثل اسواسطے لایا ہون تا تو جانے کہ وہ لوگ کہ صحبت بادشاہونکی طلب کرتے ہین اُنکی سیاست سے بیخبر ہین اور جنہون نے کہ اُنکی سیاست دیکھی ہے اُنہین نہ قرار سے خبر ہے نہ آرام سے اثر **بیت** نزدیکان را بیش بود حیرانی ؛ کایشان دانند سیاست سلطانی ؛ دمنا نے کہا کہ اگر شیر تیرے حق مین یہہ اندیشہ نکرے تو غلط ہے کیونکہ تجھہ مین ہنرہاے بسیار اور فضل بیشمار ہین اور سلاطین کسیوقت ارباب ہنر سے مستغنی نہین ہوتے ہین شیر نے یہ کہا کہ شاید میرا ہنر باعث کراہت ہوا ہو کہ اسپ تیز تگ کی راہ روی موجب غبار ہوتی ہے اور درخت میوہ دار کی شاخ توڑی جاتی ہے اور عندلیب خوش گفتار اپنے ہنر سے قفس مین گرفتار ہوتی ہے اور طاؤس کے بال و پر رعنائی کے سبب سے اُکھاڑے جاتے ہین **قطعہ** وبال من آمد ہمان دانش من ؛ چو روباہ را موچو طاؤس را پر ؛ ہنر عیب من شد وگرنہ سرم را ؛ نہ از خاک بلک از گہر بود افسر ؛ اور ہر طرح سے بے ہنر ہنرمندون سے زیادہ ہین اور اہل ہنر کے خرابے مین ہمیشہ باتفاق مبالغہ کرتے ہین کہ حرکات و سکنات اُنکے اگرچہ نیک ہون تو ہی بدی کی طرف لیجاتے ہین اور اُنکی امانت اور دیانت کو خیانت پر محمول کرتے ہین اور وہی ہنر کہ جو سبب دولت و وسیلہ سعادت ہے اُسکی نسبت شقاوت اور نکبت کی طرف کرتے ہین **بیت** خوار کرتا ہے بشر کو دشمن ؛ عیب گنتا ہے ہنر کو دشمن ؛ دمنا نے کہا کہ اگر بد اندیشیون نے یہہ قصد کیا ہو تو مآل کار اسکا کسطرح پر ہوگا شتربہ نے کہا کہ اگر تقدیر اُنکی ارادے کے ساتھہ موافق نہین ہے تو کچھہ مضرت نہین ہونیکی اور اگر قضاے ربانی اُنکی مکر اور عذر کے مطابق ہی تو کسی حیلہ سے دفع اُسکا ممکن نہین ہے دمنا نے کہا کہ خردمند کو چاہیئے کہ ہر حال مین فکر و اندیشہ کو اپنا دمساز رکھے اور کبھی ایسا نہین ہوتا ہی کہ جس نے کام اپنا عقل کے سپرد کیا ہو اور ظفر نہ پائی ہو شتربہ نے جواب دیا کہ خرد اُسوقت کام آتی ہی کہ قضا بالعکس اُسکے حکم نکیا ہو بعد حکم قضا کے چارہ ہاتھہ آتا ہی اور نہ حیلہ نفع پہونچاتا ہی **بیت** آگ پر جبکہ ملا دیتی ہی دامن تقدیر ؛ آب تدبیر کو کر دیتی ہی رعن تقدیر ؛ اور جبکہ آفریدگار اسبحانہ تعالے حکم نافذ فرماتا ہی دیدہ بصیرت پہلے تیرہ و خیرہ ہوجاتا ہی اخلاصی کے اُن لوگون پر پوشیدہ رہے اذا جاء القدر عمی البصر مگر تو نے قصہ بلیل اور دہقان کا نہین سنا ہے دمنا نے کہا کہ یہہ

Marfat.com

کسطرح تھا حکایت[۱۹] شتربہ نے کہا کہتے ہین کہ ایک دہقان باغ رکھتا تہا تر و تازہ کہ بوستان ارم سے اُسکی نسیم اعتدال زیادہ رکھتی تھی
اور اُسکی خوشبوی روح افزا دماغ جان کو معطر کرتی تھی نظم باغ عالم مین عجب گلزار تہا۔ باغ جنت کی روش بیخار تہا: نہی دم عیسی
اثر مین بوے گل: رشک خورشید درخشان روے گل: نواے عندلیب و ہانکی عشرت انگیز اور نسیم عطر بیز اُسکی راحت آمیز تھی ایک گوشہ چمن
مین ایک گلبن تھا تازہ تر نہال کامرانی سے اور سرفراز تر شاخ شجرہ جوانی سے ہر صبح گل اُس گلبن رنگین بے مانند رخسار گلرویان شگفتہ
ہوتے تہے بلبل نے اُس گل رعنا سے عشقبازی شروع کی باغبان ایکروز اپنی عادت کے موافق باغکے تماشے کو آیا دیکہا کہ ایک بلبل
نالان صفحہ گل پر مونہہ ملتی ہے اور شیرازہ جلد زرنگار اُسکا منقار تیز سے کہینچتی ہے باغبان پریشانی اوراق گل مشاہدہ کرکے گریبان
شکیبائی پہاڑنے لگا مگر اسوقت طرح دیکر گہر کو پھر گیا دوسرے دن آکر دیکہا تو وہی حال بلبل و گل کا پایا تیسرے روز جا کر دیکہا کہ حرکت
منقار بلبل سے مصرعہ گل نتاراج رفت و خار بماند: پس خار خار منقار سے سینہ دہقان مین خراش پیدا ہوا اس نے بصد تدبیر
اُسے گرفتار کرکے ایک قفس مین بند کیا بلبل بیدل[۵۱] نے طوطی وار زبان گفتار کہولی اور کہا کہ ای عزیز سبب کیا ہے کہ تو نے مجہے قید
کیا ہے اور کس باعث سے میری عقوبت پر میل فرمایا ہے اگر میرے نغمات تجکو پسند آئے ہین تو خود آشیانہ میرا تیرے باغ مین ہے اور
ہر سحر گلستان تیرا میری نغمہ سرائی سے طرب خانہ ہے اور اگر کچہہ اور مطلب خیال مین ہے تو مجہے اپنی مافی الضمیر سے آگاہ کر دہقان نے کہا کہ
کچہہ جانتی ہے کہ تو نے مجہپر کیا ستم کیا ہے اور یار نازنین میرا کہ گل ہے تو نے کیسا خراب کیا ہے پس سزا تیرے اعمال کی یہی ہے کہ تو یاد دیار اور
تفریح سیر گلزار سے بیخصیب ہو کر قفس مین پڑی رویا کرے جیسا کہ مین درد ہجر انسی گوشہ زندان مین تیرے باعث سے نالان رہا ہون بیت
بنال بلبل اگر بامنت سر یاریست: کہ ما دو عاشق زاریم و کار ما زاریست: بلبل نے کہا کہ اس خیال بیہودہ سے درگذر کہ میرا اتنا گناہ ہے کہ ایک شاخ
اوراق گل مینے پریشان کیے تھے سو عوض مین اُسکے گرفتار قفس ہون اور تو نے کہ کعبہ دلکو ویران کیا ہے پس تیرا کیا حال ہوگا یہہ بات سُن
دہقان پشیمان گریہوئی بلبل کو آزاد کیا بلبل نے کہا جو تو نے مجہسے نیکی کی ہے بحکم ہل جزاء الاحسان الا الاحسان[۵۲] کی مین بہی مکافات
اسکی کرتی ہون سو یہہ ہے کہ اس گلبن کے نیچے کہ تو کہڑا ہے ایک آفتابہ پر زر دفن ہے اُسے کہود لے اور اپنے کام مین لا دہقان نے اُس مکان کو کہودا جو بلبل نے
کہا تہا سو پایا دہقان نے کہا کہ ای بلبل عجب بات ہے کہ آفتابہ زمین کے نیچے دیکہا تو نے اور دام خاک کے نیچے نہ دیکہہ سکی بلبل نے کہا نہین جانتا ہے تو
اذا نزل القدر بطل الحذر[۵۳] جبکہ قضاے الہی نازل ہوتی ہے نہ دیدہ بصیرت مین روشنی رہتی ہے اور نہ تدبیر صائب سے نفع پہنچتا ہے اور یہہ
مثل اسلئے لایا ہون تا معلوم ہو کہ مین حریف قضا و قدر کا نہین ہون اور اسکے سوا کہ سر تسلیم کو حکم الہی پر کہون جا رہہ دوسرا نہین ہے
بیت سر ارادت ما آستان حضرت دوست: کہ ہر چہ بر سر ما میرود ارادت اوست: دہقان نے کہا بیقین معلوم ہے کہ جو کچہہ شیر نے تیرے واسطے تجویز
کیا ہے اُسکا باعث یہہ ہے کہ کمال بیوفائی اور جبلی اُسکی ذات مین ازل سے ودیعت رکہی ہے اگرچہ اوائل مین اُسکی صحبت حلاوت تازگانی دیتی ہے لیکن
اواخر مین تلخی مرگ رکہتی ہے اُسکی مثال یہہ ہے کہ ایک مار ہے نقش دار و رنگ کہ اسکا لاجرم نقشہاے رنگا رنگ سے آراستہ ہے اور باطن اسکا زہر ہلاہل سے کہ

Marfat.com

کوئی تریق اوسے فایدہ نبخشے پیر استہ ہے شتربہ نے کہا کہ پہلے مینے نوش شیرین چکہا ہی اب وقت ہے زخم نیش تلخ کا اور ایک مدت طرب و راحت مین بسر کی ہے اب ہنگام ہی ہجوم محنت و غم کا **بیت** ایدل مزۂ وصل چشیدی یک چند + اکنون الم فراق میباید خورد + اور حقیقت یہہ ہے کہ اجل گریبان گیر ہو کر مجھے اس بیشے مین لائی تھی ورنہ مین شیر کی صحبت کے کب لایق تہا مین تو اوسکا لقمہ ہون چاہیئے تھا کہ اگر ہزار کمند سے کوئی اوسکی طرف کہینچتا تو بہی ارادہ اوسکا نکرتا لیکن لکہا پیشانی کا کہ تقدیر الہی سے ہے اوس سے بندہ مجبور ہے اور دوسرے ترے دمدمے نے آدمنا مجکو ورطہ ہلاک مین ڈالا ورنہ مین کب دیدہ و دانستہ دام بلا مین گرفتار ہوتا اب دست تدبیر دامن تدارک سے کوتاہ ہی کہ اوسکا وقت باقی نرہا

مصرعہ چون کنم خود کردہ ام خود کردہ را تدبیر نیست + اور بزرگون نے کہا ہی جو کوئی دنیا سے قدر کافی پر قانع نہوا اور طلب زیادتی کی کرے مثال اوسکی ایسی ہے کہ ایک شخص کوہ الماس تک پہنچے اور ہر ساعت اوسکی نظر ٹکڑے پر پڑے اور خیال کرے کہ یہہ پرچہ بڑی قیمت کو ملیگا اس خیال سے آگے بڑہتا جاے اور ہر چند زیر پاے الماس سے پانو اوسکے چہلنے جائین پر وہ مستی طلب مین خبردار نہوا اور کچہہ ہاتہہ نآیا لیکن یہہ آگے ہی بڑہتا جاے اور وہ زخم ہر دم زیادہ ہوتے جائین اور یہہ اوسی صدمہ سے کوہ پر ہلاک ہو جاے **بیت** از زیادت طلبی کار تو آید بزیان + سود اگر خواہی ز اندازہ زیادت مطلب + دمنا نے کہا کہ یہہ سخن بہ غایت پسندیدہ کہا تو نے کہ جو بلا کسی پر نازل ہوے منشا اوسکا حرص اور طمع پر ہوتا ہے **بیت** ہوا جو کوئی مبتلاے طمع + وہ ہوگا اسیر بلاے طمع + جو گردن کہ زنجیر حرص مین باندہی جاتی ہے آخر کو تیغ مذلت سے کاٹی جاتی ہے اور جسکے دماغ مین کہ سوداے طمع جگہہ پکڑتا ہے آخر وہ سر خاک برابر ہوتا ہے اور اکثر شخص کہ غلبہ حرص سے امید دولت پر ورطہ نکبت مین پڑے ہین آخر کار قعر مہلکہ مضرت مین گرفتار ہوے ہین جسطور سے کہ وہ صیاد روباہ کی طمع مین کہتا تہا آخر پنجہ پلنگ سے دماغ اوسکے نہاد سے باہر ہوا شتربہ نے کہا یہہ ماجرا بیان کیا چاہیے **حکایت** دمنا نے کہا کہ ایک صیاد نے صحرا مین روباہ کو دیکہا کہ نہایت چستی و چالاکی سے ایک دشت مین گشت کرتی ہی صیاد کو چال اوسکی خوش آئی باخود صلاح اوسکی گرفتاری کی کر کے ایک سوراخ اوسکے دیماس کے پاس کہودا اور خس و خاشاک سے چہپا یا رہ گوشت اوسپر کہہ کے آپ کمین گاہ مین جا بیٹہا جبکہ وہ روباہ دیماس سے باہر آئی اور بو اوس جیفہ کے ناک مین پہنچی نزدیک آکے چاہا کہ اوسے کہاے یہہ دلمین اندیشہ کیا کہ اگرچہ بو اس جیفے کے دماغ کو معطر کرتی ہی لیکن بو بے بلا ہی مشام ہوشیاری مین آتی ہی اور عقلا اوس کام کے نزدیک کہ جسمین احتمال ہلاکت کا ہو نہین جاتے ہین اور خردمند ایسے کام کو کہ اندیشہ فتنہ کا جسمین متصور ہو نہین کرتے ہین ایک احتمال یہہ ہے کہ کوئی جانور مر گیا ہو اور گمان غالب یہہ ہے کہ اس جیفہ کے تلے دام بہی بچہا یا ہو بہر تقدیر ایسے اندیشہ ضرر سے خدر اولی ہی **نظم** مر ترا چون دو کار پیش آید + کہ ندانی کدام باید کرد + آنکہ در وے مظنۂ خطرست + آنت بر خود حرام باید کرد + وانکہ بخوف و بخطر باشد + کہمانت قیام باید کرد + روباہ نے یہہ فکر کر کے خیال جیفہ سے کنارہ کیا اور ایکطرف کی راہ لی اس اثنا مین پلنگ گرسنہ کوہ سے نیچے اترا جبکہ بو اوس مردار کی سونگہی بلا تامل اوس جیفے پر دوڑا یعنے آن کار تا پانو رکہنے کے ساتہہ اوس گہڑہے مین گرا جبکہ صیاد نے پلنگ کے گرنیکی آواز سنی سمجہا کہ روباہ گری ہی نہایت حرص سے بے تامل اوس گہڑی مین اوترا صیاد کے آنے کے ساتہہ ہی پلنگ نے پیٹ اوسکا چیر ڈالا صیاد غلبہ حرص اور بیعقلی سے ہلاک ہوا اور روباہ فیض قناعت اور قطع طمع سے جان سلامت

Marfat.com

لیکن فایدہ اس مثل کا یہہ ہے کہ آفت طمع اور شقاوت زیادہ طلبی آزاد کو بندہ اور برگزیدہ کو سرافگندہ کرتی ہی شتربہ نے کہا کہ واقعی غلطی کی مینے کہ ملازمت شیر کی اختیار کی کیا جانتا تھا مین کہ وہ قدر خدمت کی بجا نیگا بزرگون نے سچ کہا ہی کہ صحبت اوسکی کہ قدر محنت کی بجانے اور خدمت اوسکی کہ قیمت محنت کی نہ پہچانے مانند اوسکے ہے کہ کوئی شخص امید محصول پر تخم شیرین زمین شور مین بوے یا آب روان عزیز لہاے خوشنما مضمون لکھے، و یا تصویر سے امید توالد و تناسل عشقبازی کرے یا بگولیسے چراغ کی بقا سمجھے **قطعہ** معشوق و بادشاہ مین ہرگز وفا نہین ✦ پہل ببید اور سمر و مین ہرگز لگا نہین ✦ کوئی چراغ آتش گل سے جلا نہین ✦ پیاسیکو قطرہ آب گہر سے ملا نہین ✦ دمنا نے کہا اس بات سے درگذر اور اپنے کام کی تدبیر کر شتربہ نے کہا کیا چارہ کرون یہ یقین جانتا ہون اور میری عقل حکم کرتی ہی کہ شیر میرے حق مین بدی تجویز نکریگا مگر اہل صحبت میری ہلاکت مین البتہ کوشش کرتے ہین اگر تقدیر میری نے زندگانی کی ترازو کف قضا مین سپرد کی ہی تو ہر لئیہ پلہ بقا میرا طالمان مکار اور ستمگاران غدار دست بدست اوٹھا دینگے جیسا کہ گرگ و شغال و زاغ نے ارادہ اونٹ پر کرکے باتفاق یکدیگر غالب آئی دمنا نے کہا یہہ ماجرا کیونکر تھا حکایت **گرگ و شغال و زاغ** شتربہ نے کہا کہتے ہین کہ زاغ سیاہ چشم اور گرگ تیرہ بخت اور شغال پر مکر ایک شیر شکاری کی خدمت مین حاضر رہتے تھے اور انکا بیشہ شارع عام کے نزدیک تھا ایک اونٹ سوداگر کا اوس بیشے کے حوالے مین درماندہ ہوکر رہ گیا ایک مدت کے بعد قوت پاکے ہر طرف چاریکی طلب مین پھرتا تھا کہ گذرا اوسکا اوسی بیشے مین ہوا جبکہ شیر کے نزدیک پہنچا آداب خدمت بجا لایا شیر نے استمالت کی اور حال پوچھا شتر نے سوال کیا کہ غلام چاہتا ہی کہ سلک اس بیشے کی اختیار کرکے باقی عمر شہریار کی خدمت مین بسر کرے شیر نے کہا اگر غیرت ہمارے صحبت کی کہتا ہی تو تجھ امان اور اجازت ہی اونٹ شاد ہوا اور اوس بیشے مین بسر کرنے لگا ایکمدت کے بعد وہ شیر نہایت فربہ ہوا ایک روز شکار کیواسطے گیا تھا اتفاقاً پیل مست سے دوچار ہوا اور جنگ عظیم واقع ہوئی شیر مجروح ہوا اپنی مسکن کو پھر آیا دردناک و مجروح بستر خوبی پر گرا زاغ اور شغال اور گرگ کہ اوسکے خوان احسان سے لقمہ پاتے تھے بے برگ و نوا ہی شیر از راہ لطف کہ بادشاہ کو خادم پر ہوتا ہی یہہ حال انکا دیکھکے متاسف ہوا اور کہا کہ رنج تمہارا مجھپر دشوار ہی اگر کوئی صید نزدیک ہو تو اطلاع دو کہ مین اسی حالمین نکلکر اوسے شکار کرون تا تم سبھون کے ہوا و ہوس سے نوش ہو اونہون نے شیر کے پاس سے اوٹھکے ایک گوشے مین باہم دیگر مصلحت کی کہ اس اونٹ سے نہ بادشاہ کو منفعت ہے اور نہ ہمین الفت اب شیر کو اس بات پر لایا چاہیے کہ اوسے شکار کرنے جاوے دو دن ہمین اور شیر کو سد رمق پہنچے شغال نے کہا کہ اس خیال سے درگذر کہ شیر نے اوسے امان دی ہی جو کوئی کہ بادشاہ کو عذر پر تحریص کریگا اور نقض عہد کریگا دلیری دلوائیگا حقیقت مین یہہ خیانت ہے اور خائن ہر حال مین مردود ہے اور خدا اور رسول اوس سے ناراض اور خلق ناخوشنود رہیگی **نظم** ہر کہ در طرح خیانت گرلیست ✦ دین وے از عہد امانت بریست ✦ سکہ مردی زامانت بود ✦ قلبت مردم زخیانت بود ✦ زاغ نے کہا کہ اوس بات مین حیلہ کیا ہی اور شیر کو اس عہد سے باہر لایا چاہیے تم سب یہین ٹہرو مین جاتا ہون اور ابھی آتا ہون اوسکے بعد شیر کے نزدیک جاکے ہر طرا ہوا شیر نے کہا کہ کوئی شکار کی خبر لایا ہی زاغ نے کہا کہ کسیکی آنکھہ ہو کے غلبے سے کام نہین کرتی ہے اور قوت حرکت کی بھی نہین رہی مگر ایک طرح غلامونکی خلط مین آیا ہی اگر بادشاہ اوپر رضی ہو تو سکو رخصت تمام سے نعمت پہنچتی ہے شیر نے کہا کہ عرض کر زاغ نے کہا کہ اونٹ ہم مین لجبنی ہے اور اوسکی لحم سے کوئی نفع متصور نہین ہے گویا سرصحت سوقت مین اسلیے صید از خود شکار دام افتادہ ہی ہاتھہ آنا ہی شیر یہہ بات سنکے نہایت غضب مین آیا اور کہا کہ خاک ایسی رفیقونکی سر پر ہو جو غیر شیوہ نفاق اور شیمہ عذر نیک بات نہین جانتے ہین یا طریق رفاقت سے محض بیگانہ ہین اور مجھے وہ بات تعلیم کرتے ہین کہ جس سے خدا ناراض ہو اور سلطنت برباد ہو جاے بہلا جسنے کہ یہہ شعر مولف کا سنا ہوگا

Marfat.com

وہ کیونکر۔ فن خدا سے غفلت کریگا بیت نہو مغرور گر زیرنگین یہہ ہفت کشور ہون ؛ سلیمان سے یہان ایکدم مین لیلے دیو خاتم کو ؛ عہد کا توڑنا کس مذہب مین جائز ہی کہ پہلے اُسے اپنے زیہنامین لینا اور پھر پیمان شکنی کر کے اُسے ہلاک کرنا اس سے بھی کوئی بُری بات ہے ۵ ہر شاخ پایدار کہ از تست سر بلند ؛ مشکن بدست خویش کہ آنہم شکست تست ؛ زاغ نے کہا کہ مین اس مقدمے کو جانتا ہون لیکن حکما نے کہا ہی کہ ایک نفس کو اہل بیت کے واسطے فدا کرنا چاہیئے اور اہل بیت کو قبیلے کیواسطے اور قبیلے کو فدائے شہر اور اہل شہر کو فدائے کشور یا کرنا واجب ہے کہ سلامتی اُسکی اہل زمانہ کو پہنچائیگی اس صورت مین صاحب عہد صفت سے عذر پاک رہیگا اور اسکی ذات مشقت فاقہ سے سلامت رہیگی شیر نے یہہ سنکر گردن جھکائی زاغ آیا اور یارون سے کہا کہ اول قصہ ہلاکی شتر کا مینے عرض کیا پہلے تو سرکشی کی اور اسکے بعد نیم راضی ہوا اب یہہ تدبیر ہی کہ سب اونٹ کے پاس چلین اور مذکور شیر کی بھوک اور رنج کشی کا بیان کرین اور کہین کہ ہم پناہ سایہ دولت کامگارین روزگار خرمی کے ساتھہ بسر کرتے تھے اب یہہ جو حادثہ درپیش آیا مروت تقاضا نہین کرتی ہی کہ جان اور نفس اپنا اُسپر فدا نکرین والا کفران نعمت کے ساتھہ منسوب ہونگے اور مروت و جوانمردی سے محروم رہینگے بہتر یہہ ہی کہ ہم سب شیر کے پاس چلین اور اُسکا شکر انعام و اکرام بیان کرین اور کہین کہ ہمسے اور کچھہ نہین ہو سکتا ہی مگر جان اور نفس اپنا تجھپر فدا کرتے ہین اور سب یہہ عرض کرین کہ بادشاہ آج چاہماری گوشت سے کرے اور دوسرا اُسکے قوللکو درکے حتی کہ نوبت شتر کی آئی ممکن ہے شتر کا مارا جانا قرار پائے پس بات تفاق یہہ سب شتر کے پاس گئے اور یہہ سب فضولی اُس سے بیان کی شتر سادہ لوح انکی فسون پر فریفتہ ہوا اور اسی نوع سے کہ مذکور جسکا ہو چکا بات کو قرار دیکے شیر کے پاس آئے اور زاغ نے زبان کھولی اور یہہ شعر مولف کا پڑہا بیت دشمن تری پامال مین صورت سبزہ ؛ پہلکے زخزان تر تے گلستانکی برابر ہے ہماری راحت و صحت بادشاہ کی سلامتی مین ہے اب جو ضرورت پیش آئی ہی بادشاہ کو اگر میری گوشت سے سد رمق حاصل ہو تو مین بڑی راحت سے مجھے نوش فرمائیے لومڑ نے کہا کہ تیرے گوشت کہانیسے کیا سیر بادشاہ کو ہوگی بیت تو کون ہے جو شمار مین ہے ؛ کیا مطبخ شہریار مین ہے زاغ نے یہہ بات سنکی گردن جھکائی شغال نے عرض کیا مدت دراز متمادی ہوئی کہ تیرے سایہ دولتمین بتاب آفتاب حوادث سے بہزار امن و امان گذران کی ہی میں آج کہ ماہتاب بادشاہ کا خسوف مضرت مین مبتلا چاہتا ہون کہ ستارہ اقبال بیزوال میرے افق حال سے طلوع کریعنی بادشاہ طعمہ چاشت کا میرے گوشت سے فرمائیے اونٹ نے جواب دیا کہ جو کچھہ کہ عرض کیا تو نے ہواداری اور حق گذاری ہی مگر تیرا گوشت کہ بدبو کہتا ہے مبادا تناول کے بعد بخ بادشاہ کا زیادہ ہو شغال خاموش رہا اور گرگ آگے بڑہا اور زبان بیان کھولی بیت خدایا تیرا ہو شہر یار ہمیشہ ؛ عدو تیرا سدا ہے روز میدان ہو تیرا شکار ہمیشہ ؛ میری بھی جان بادشاہ پر فدا ہے اور اس بات کا آرزومند ہون کہ بادشاہ بخوشی میرے اجزا کو اپنے دانتون مین جگہ بخشی یاورون نے کہا کہ یہہ بیان تیرا محض اخلاص اور علامت اختصاص ہے مگر تیرا گوشت خناق اور ضرر مین ہر بلا ہل کے برابر ہے گرگ کے سننے کے قدم پیچھے رکہا اور شتر دراز گردن نے بحکم کل طویل احمق بعد اسکے اشتر انطد عا کے یہہ شعر مولفہ کا پڑہا ۵ کمان چرخ ترے دوست کی ہو حلقہ بگوش ؛ ترے عدو کا لگا تیر شہاب ثاقب تیر ؛ کہ مین از خاک برداشتہ اس حضر تکا اور پرورش یافتہ اس دولت کا ہون اگر بادشاہ مطبخ کیواسطے اس ناچیز کا گوشت قبول فرمائے اور جان میری کام آئی تو بھی باراحسان سے شبکدوش نہین ہو سکتا ہون بیت نوکری فرض تو مین نیست کی لذت سمجھون ؛ کام آئے جو میری جان سعادت سمجھون ؛ سب اہل فریب متفق الکلمہ ہوئے کہ یہہ بات تیری فرط شفقت اور صدق عقیدت سے نزدیک ہے فی الواقع گوشت تیرا خوشگوار اور بادشاہ کے مزاج کے لئے سازگار ہی حمت ہے تیری ہمت پر کہ اپنے دلی نعمت پر جان

Marfat.com

مضایقہ نکلیا اور اس معاملے سے اپنا نام نیک صفحہ روزگار پر چھوڑا بیت زر کے دینے کو تو حاضر ہین ہزار ۔ جان دینا ہی نہایت دشوار ۔ اسکے بعد سب حملہ ورہوے اور اجزا اُس مسکین کے پارہ پارہ کر ڈالے یہہ مثل سواسطے بیان کی جانے تو کہ فریب اہل مکر کا خصوصاً جسوقت کہ متفق ہوتے ہین خالی نہین جاتا ہے منا نے کہا کہ اسکے دفع کی کیا تدبیر ہے شتربہ نے کہا کہ اس حال مین تدبیر میری راہ صواب سے دور نظر آتی ہی بلکہ سوے جنگ وجدال وحرب وقتال اور چارہ نہین دیکھتا ہون کہ حفظ مال اور حفاظت جان کے لیے اگر کوئی مارا بھی جاتا ہی تو دائرہ شہدا مین داخل ہوتا ہے بموجب اس حدیث شریف کے من قتل دون نفسہ فہو شہید اگر میری اجل شیر کے ہاتھہ سے مقدر ہی تو چارہ کیا لیکن ہمت مردانہ کے ساتھہ مارا جاؤن تو بہتر ہی کہ کوئی بے حمیت اور بیغیرت تو نہکہے گا اور مرنے سے نیکنامی کے ساتھہ بہتر ہے زندگانی سے بدنامی کے ساتھہ منا نے کہا کہ مرد خردمند جنگ کے وقت پیشدستی نہین کرتے ہین سنا ہوگا کہ پیشدادیون اور کیانیون کا قاعدہ تہا کہ دشمن پر پیشدستی نکرتے تھے اور اس مین بہت سے فوائد ہین کہ ہنگام حرب سبقت کرنا نیز وی اور خطر ہا بزرگ کی دلیل ہے بلکہ اصحاب رکے مدارا اور تلطف کو پیش کرتے ہین اور منا قشہ کا دفع کرنا ملاطفت کے ساتھہ اولے جانتے ہین نظم جو لوگ کہ ہوتے ہین دلاعاقل دہر ۔ کرتے نہین جز مہر عدو پر دہ قہر ۔ پوشیدہ نہین ہے یہہ مثل ہے مشہور ۔ مرتا ہو جو گڑ سے کیون اُسکو دے زہر ۔ دوسرے دشمن ضعیف کو خرد وخوار نجانا چاہیے اگرچہ قوت اور زور سے بر نہ آئے شاید کہ عذر وفریب سے آتش فتنہ کو بھڑکائے اور تو خود حالات شیر کو جانتا ہے اور اُس کا غلبہ شرح اور بسط سے تجھہ معلوم ہے پس اُسکی دشمنی اور غایلہ جیرت ہے غافل نہو کہ جو کوئی دشمن کو خوار جانتا ہی اور اُسکی محاربت سے اندیشہ نہین کرتا ہی پشیمان ہوتا ہے جیساکہ کیل دریا گشت پر تحقیر طیطوا ہوا شتربہ نے پوچھا کہ یہہ کیونکر تھا منا نے کہا **حکایت ۲۲ کیل دریا** یہ ہی کہ ساحل دریا ہند پر ایک نوع پرندونکی ہی کہ انکو طیطوا کہتے ہین ایک جوڑا اُنکا دریا کے کنارے نشیمن رکھتا تھا جبکہ وقت انڈے دینے کا آیا مادہ نے کہا کہ انڈے رکھنے کے واسطے جگہہ ڈھونڈنا چاہیے کہ فراغ سے وہان گذران کرین نر نے کہا کہ یہہ موضع پاک اور جاے دلکش ہے اب اُٹھنا اس محل سے مشکل نظر آتا ہے یہین انڈے دیا چاہیے مادہ نے کہا کہ یہہ جگہہ اندیشہ کی ہی کہ اگر دریا موج مارے تو بچون کو لیجاے تو کسقدر رنج اُٹھانا پڑے نر نے کہا کہ خیال مین نہین آتا ہے کہ کیل دریا اس قدر دلیری کرے کہ ہمارے بچے لیجاے اور اگر بالفرض ایسی حرکت کرے کہ بچے ہمارے غرق ہوجائین تو مین انتقام اپنا قرار واقعی اُس سے لونگا **بیت** کج روی ہمسے کرے کیا ہی مجال دریا ۔ صورت موج ہوا تیز ابہی حال دریا ۔ مادہ نے کہا کہ اپنے حد سے تجاوز کرنا لایق نہین ہے اور زیادہ اپنے طور سے لاف مارنا اہل خرد کو نہ چاہیے تو کس قوت اور قدرت پر کیل دریا سے انتقام لیگا اور کس شوکت ومرتبت پر مجادلت اور منازعت اُس سے کریگا **بیت** یہہ سنا ہی ہر شکار انداز سے ۔ صعوہ برآتا نہین شہباز سے ۔ اس اندیشہ سے درگذر اور بیضون کے واسطے کوئی مکان محفوظ اور جاے حصین اختیار کر اور میری نصیحت سُن جو کوئی کہ سخن ناصحون کا نسنے گا اور پند بازان مشفق کا کارنبند نہوگا تو اُسے وہ پہنچے گا جو سنگ پشت کو پہنچا نر نے کہا کہ یہہ حکایت کیونکر تھی مادہ نے کہا **حکایت ۲۳ سنگ پشت** کہتے ہین کہ ایک آبگیر مین کہ پانی اُس کا صفا مین مانند آیینہ کے عکس پذیر تہا اور غدوبت وراحت مین عین آسایش اور چشمہ سلسبیل سے برای

Marfat.com

کرتا تھا اوس جگہہ ایک سنگ پشت اور دو لبطین باہم مسکن رکھتی تہین اور مجاورت کی سبب سے شرشتہ انکی بہت
کا مصادقت کو پہنچا تہا اور ہمسائگی مانند ہم خانگی ہو گئے تھے لمولفہ ؎ زہی وہ زیست جو یار و نمین گذری + خوشا وہ دم
خوشخوار و نمین گذری + ناگاہ دست روزگار غدار نے اونکے رخسارۂ حالکو خراش دینا شروع کیا اور سپہر مینا فام نے صورت مفارقت
کی آئینہ روز و شب سے دیکھنا آغاز کیا یعنی ہر روز پانی اوس چشمے کا خشک ہونے لگا مصرعہ وَاَیُّ نَعِیْمٍ لَا یُکَدِّرُہُ الدَّھْرُ + آخر کار
اوس پانیمین کہ مادہ حیات اور ممد معاش تھا نقصان کلی ظاہر ہوا لبطون نے جبکہ یہہ حال دیکھا سمجھین کہ بے آب زندگانی ناممکن ہے ناچار
دل وطن سے اوٹھایا اور عزیمت سفر کی مصمم کی بیت ناسخ جسکو وطن مین چین نہو وہ سفر کریگی + گذریگی وطن سے دشت بلا مین گذر کریگی
+ ہر چند کہ رنج سفر کا بد ہوتا ہی مگر جفائے وطن سے بہتر ہی اسکے بعد با دل پر غم اور دیدہ پر نم سنگ پشت کے پاس آئین اور سخن الوداع درمیان مین لائین
اور یہہ بیت پڑہنی لگین بیت جدائی تری کسکو منظور ہے + زمین سخت ہی آسمان دور ہی + سنگ پشت سوز فراق سے رویا اور کہا کہ یہہ
کیا بات ہی اور بغیر تمہارے کیونکر میری زندگی بسر ہوگی جبکہ مجہکو طاقت وداع کی نہین ہی تحمل فراق کا کیونکر کرسکونگا بیت ناسخ ابھی سر چندہ
کہ بچھڑا نہین وہ کل مجھسے + ایسا نالان ہون کہ شرمندہ ہی بلبل مجھسے + لبطون نے جواب دیا کہ ہمارا بھی یہی حال ہی اور سینہ
التہاب زبانہ آتش مہاجرت سے بریان لیکن کیا کرین کہ نزدیک ہی خرابی بے آبی کی ہمارے خاک وجود کو باد فنا سے برباد کردے لاجرم بضرورت ترک یار
و دیار کرنا اور کربت غربت اختیار کرنا پڑہا ہی لمولفہ بیت کہان عاشق نکلتا ہی غربت کوئی جانان سے + مجبوری قدم آدم کا نکلا باغ رضوان سے
سنگ پشت نے کہا کہ جانتا ہون پانی نہونیکی مضرت ہر ذی حیات کے حق مین حکم زہر قاتل کا رکہتی ہی اور زندگانی بے پانی ممکن نہین ہے لیکن
حق صحبت قدیم مقتضی اسکا ہی کہ مجھی بہی اپنے ساتہہ لیچلو اور محنت آباد فراق تنہائی میں تنہا چہوڑو بیت ناسخ جاتا ہی سفر کو تو
جوانجان + بدکار ہے پھر یہہ جسم بیجان + لبطون نے کہا کہ اے دوست یگانہ وای ہمدم فرزانہ تیری جدائی کا رنج جلای وطن سے زیادہ تر ہی
ہم جس جگہہ کہ جائینگے اگر فراغت تمام بہی ملے اور عشرت کامل بہی حاصل ہو تو بہی تیرے دیدار کے بغیر دیدہ عیش تیرہ اور چشم محبت خیرہ
رہینگے لیکن کیا کرین کہ ہمارا چلنا پانا تو سطح روی زمین پر اس مسافت دور و دراز کے ساتہہ متعسر اور تیرا اڑنا اوج ہوا پر ہمارے اتفاق سے
متعذر ہی پس اس تقدیر پر ہمارا تیرہ ساتہہ کیونکر ہوسکے سنگ پشت نے کہا کہ چارہ اس کام کا کچہہ تمہارے ذہن رسا سے بعید نہین اور مجہہ
خستہ جان و فشار رسیدہ ہجران سے اسکی تدبیر کچہہ نہین ہوسکتی ہی لبطون نے کہا کہ ای یار عزیز ہم اسکی بہی تدبیر کرسکتے ہین لیکن مجبور
اسمین ہین کہ جو کچہہ کہینگے وہ تجہسے نہوسکے گا اور جو عہد کہ تو کریگا اوسپر ثابت نرہیگا سنگ پشت نے کہا کہ ہرگز نہوگا کہ تم میری اصلاح
کیواسطے بات کہوگے اور مین نکرون گا اور جو وعدہ کہ سراپا میرے واسطے مفید ہو اوسپر ثابت نرہونگا ایسا بہی مجنون نہین ہون کہ اپنی نیک و بد کو
نہ سمجہون بیت شرط کرتا ہون نہوگا تیری کہنی کے خلاف + عہد کرتا ہون نہوگا اوسسے گز انحراف + لبطون نے کہا کہ شرط یہہ ہے
کہ جو ہم تجہی ہوا پر اوٹہا کر لیچلین تو مطلق راہ مین بات نکرنا سوائے اسکے کہ جو ہمین روبرو ہوا پر اس ہیئت کذائی سے دیکہی گا تعریض اور کنایہ سے اپنی اپنی طور پر کلام کریگا

Marfat.com

تو جو سنے یا جو کچھ کہ دیکھے مطلق نہ بولنا سنگ پشت نے کہا کہ مطلق مین آپکی فرمانے سی تجاوز نکرون گا اور یہہ شعر میر کا
میری تعلیم کو کفایت کرتا ہی **بیت** خموشی کی ہماری جلی بجا اب قصہ خوانی ہی + برابر سوزبان کے ایک اپنی بیزبانی ہی + اسلیے
مناسب حال رباعی شیخ ناسخ کی ہی **رباعی** کرتی ہی فزون قدر بشر خاموشی + ہر عیب کو کرتی ہی ہنر خاموشی + ہو مردم
چشم سان سپر یا مینا + انسان سے ہو سکے اگر خاموشی + بطون نے ایک لکڑی نکالی اور سنگ پشت سی کہا کہ اسی دانتون سی مضبوط پکڑ
اور بطون نے دونو جانب سے اوسن چوب کو نوک مین پکڑا اور اوسی ہیئت سی ہوا پر اوڑین اور اوسی تالاب کی طرف کہ جہان پانی
تھا روانہ ہوئین قضارا انکا گذر ایک قریہ پر ہوا جب کہ نظر وہان کے لوگونکی ان بطون پر پڑی دیکھا کہ ایک چوب ہی کہ اوسمین
سنگ پشت لٹکتا ہی اور دونون گوشی اوسکے دو بطین نو کو نمین پکڑے ہوئے اوڑی جاتی ہین اسطرح کا تماشا کہ کبھی کسنے نہ دیکھا
تھا وضیع و شریف اوس قریہ کے غوغا کنان دوڑے کہ یہہ کیا عجائبات ہی ہر ایک اپنی اپنی طرح سی کلام کرتا تھا اور یہہ سنگ پشت
کو ناگوار گذرتا تھا ایک ساعت بہر نوع سنگ پشت نے ضبط کیا آخر آتش غضب دیگیان سینہ سنگ پشت مین جوش زن ہوئی اور طاقت
ضبط کی نرہی اور کہا کہ آنکھین تمہاری اندہی ہوگئی ہین کیون چلاتے ہو ادہر سنگ پشت نے لب کہولے اور اودہر زمین پر گرا بطین چلائین
کہ تو نے خلف عہد سے ہمین رنج مین اور آپ کو ہلاکت مین ڈالا **وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ** یہہ کہکے راہ اپنی لی اور سنگ پشت
ہلاک ہوا فایدہ اس مثل کا یہہ ہی کہ جو کوئی نصیحت کو ناصح کے سمع قبول مین جگہہ نیگا وہ اپنی ہلاک مین سعی کریگا **بیت** ہمیشہ پشیمان اجمق رہیگا
+ جو کہنا کسیکا نہین مانتا ہی + طیطوی نر نے کہا کہ مینی یہہ سنی مثل اور اوسکا مضمون معلوم ہوا لیکن تو نہ ڈر کہ شخص بزدل اور خوف خوردہ
ہرگز مرد کو نہین پہنچتا ہے اور بات وہی ہی کہ مینی جو پہلے کہی تھی کہ وکیل دریا رعایت ہمارے لوازم ضیافت سی جا نکالا دہ ناچار اوسی جگہہ پر تھوڑے
رکہی جبکہ بچے نکلے تہوڑے سے عرصے کے بعد موج آئی اور اون بچون کو لیگئی مادہ نے اس حال کے مشاہدہ کے بعد گریبان اپنا چاک کیا
اور نر سے کہا کہ اے خاک بر سر من جانتی تھی مین کہ یہہ دریا میرے بچون کو خاک مین ملائیگا اور آتش فراق میرے خرمن جانکو لگائیگا
مگر تری عقل نا ساز نے مجھی خراب کیا اب کیا تدبیر کریگا کہ میرا ریش دل اوس مرہم سی التیام پذیر ہو نر نے کہا کہ میرا وہی قول ہے
کہ مین انتقام اپنا وکیل دریا سے لونگا پس اسی حال مین اور پرندون کے پاس گیا اور جو کہ پیشوا اس قوم کے تھے اونکو جمع کیا
اور اپنا حال اونسے مشروح بیان کر کے کہا کہ اگر آج تم سب متفق ہو کے داد میری وکیل دریا سی نلوگے تو جرات اوسکی
بڑہ جائیگی کہ بعد اسکے یہہ ارادہ تم سب کے بچون کا کریگا اور یہہ نقصان مستمر ہم سب کے حق مین قرار پکڑیگا اب اسکے بعد اپنی
اپنے فرزندونسے سب قطع امید کرین یا مسکن اور وطن اپنے سب چھوڑدین **لمولفہ بیت** یا گوارا کیجئے قطع امید اولاد سے
عزم غربت کیجئے یا جانہ آباد سے + اور یا متفق ہو کہ ہم عوض اپنا وکیل دریا سے لین کہ گریہ کشتن روز اول بہتر ہے **مصرع** علاج
واقعہ پیش از وقوع باید کرد + سب پرندے اس حال سے آگاہ ہو کر باہم اوڑے اور سیمرغ کی خدمت

Marfat.com

میں حاضر ہوکے صورت حادثہ عرض کی اور کہا کہ اگر غم رعیت کا کھائیگا تو تو سلطان ہمارا ہے اور اگر پروا انکی زاریکی نہ کریگا تو فرمان مرغونکی سلطنت کا تیرے صفحۂ دولت سے مٹاکے مشورانکی پاسبانی کا اور کے نام پر لکھا جائیگا **بیت** غم زیردستاں بخور زینہا ✦ بترس از زبردستی روزگار ✦ سیمرغ نے انکی استمالت کی اور باحشم وحشم اپنی دارالسلطنت سے متوجہ اس خائلہ کی دفع پر ہوا اور سب پرندوں نے اسکی امداد و رفاقت پر قوی دل ہوکے ساحل دریائے ہند کیطرف رخ کیا جبکہ سیمرغ نے اپنی سپاہ کیساتھ کہ حساب محاسب میں نہ سمجائے اور انکا عدد صفحات میزان المکانیس تولا نجائے اس دریا کے نزدیک پہنچا **مولفہ نظم** سبکے تند خو و خون آشام سب کے پنجونمیں ناخونکے حسام ✦ سب دلاور دلیر و دشمن سوز ✦ فوج اعدا پہ سب کے سب فیروز ✦ سب کے سینے تکبر و بال ✦ دل سے آمادۂ جدال و قتال ✦ برچھیاں جنگ میں تھیں منقاریں ✦ بال و بازو تھے تیز تلواریں ✦ دوستی کو ہزار بھی کم ہیں ✦ دشمن بیشمار بھی کم ہیں ✦ ہے بہت ایک بھی عداوت کو ✦ ہو خدا حافظ فراست کو ✦ نسیم نے کہ سلسلہ جنبان موج ہوتی ہے یہ خبر وکیل دریائی کو پہنچائی وکیل دریا کہ اپنے حوصلے میں طاقت مقاومت سیمرغ نہ رکھتا تھا بناچاری بچے طیطوی کے پھیر دیئے غرض اس افسانیکے ایراد سے یہ ہے کہ کسی دشمن کو اگرچہ کیسا ہی حقیر ہو خوار نجانا چاہیے بعض جگہ سوزن خرد قامت وہ کام کرتی ہے کہ نیزۂ دراز سے ہاں کچھ ہو نہیں سکتا ہے حکیموں نے کہا ہے کہ دوستی ہزار تن کی مقابلے میں ایک دشمن کے بعضی جگہ کام نہیں آتی ہے شتربہ نے کہا میں جنگ میں ابتدا کرونگا تا بدنامی اور کافر نعمتی سے منسوب نہوں مگر جو شیر خواہی نخواہی قصد میرا کریگا تو صیانت نفس اور مدافعہ اسکا پھر واجب ہے دمنا نے کہا کہ جب تو شیر کے پاس پہنچے اور دیکھے کہ دم اٹھاکے زمین پر مارتا ہے اور سرخی اسکے آنکھونکی شعلہ کیطرح چمکتی ہے تب تو یقین کرنا کہ آج اسنے میرا قصد کیا ہے شتربہ نے کہا کہ اگر کوئی بات اسطرح پر مشاہدہ کرونگا تو یقین ہوگا اور شک باقی نرہیگا اسوقت حتی الوسع جو کچھ کہ ہوسکیگا قصور نہ کرونگا و مناسبات سے خوش ہوکر روانہ ہوا **مولفہ بیت** اور کے غم سے خوش جو ہو عقل اسے ذرا نہیں ✦ شرم نہیں حیا نہیں صدق نہیں صفا نہیں ✦ کلیلہ نے کہا کہ کام کہانتک پہنچا اور مہم نے کس چیز کے ساتھ انجام پایا دمنا نے جواب دیا **مصرعہ** بخت بھی بیدار ہے اور آسمان بھی یار ہے ✦ بعد ازاں کہ فراغ تمامتر نے منہ دکھایا اور کار دشوار نے آسانی سے سر انجام پایا اور احوال من اولہ الی آخرہ بیان کیا کلیلہ نے کہا کہ اچھا نہ کیا تو نے اور انجام اس کام کا تیرے واسطے غالب ہے کہ برا ہو دمنا نے اسکا کچھ خیال نہ کیا اور جاکر شتربہ کو ہمراہ لیکر شیر کیخدمت میں آیا شیر نے دمنا کی تعلیم کے موافق تغرنا اور دم مارنا شروع کیا شتربہ کو یقین ہوا کہ شیر نے مقرر قصد میری ہلاکت کا کیا ہے اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ خدمت ملوک کی خوف ہلاکت سے خالی نہیں ہوتی ہے اور ملازمت سلاطین کی ہم خانگی اژدر ہمخوانگی شیر نر سے کم نہیں ہے اگرچہ مار زہرناک اور شیر خشمناک ہو آخر مار نکالیگا اور شیر جا گیگا اور ضرر پہنچائیگا **بیت** مکن میت ملازمت پادشہ کزان تیغ سم ✦ کہ ہمچو صحبت سنگ و سبو شود ناگاہ ✦ یہ خیال گذرتا تھا دوراندیشہ جنگ کا دلمیں کرتا تھا اگرچہ جانتا تھا کہ جان بری دشوار ہے لیکن بحکم اسکے **بیت** وقت ضرورت چو نماند گریز ✦ دست بگیر و سر شمشیر تیز ✦

Marfat.com

آخر کو دونوں طرف کہ جو دمنا نے افسون پھونکا تھا علامت اوسکی ظاہر ہوئی یعنی دونوں طرف سے غش شیر کی اور خوارگاؤ کی بلند ہوئی
نظم زغوغای ایشاں وحوش وسباع ✦ دراں دشت وبیشہ پریشاں شدہ ✦ آخر شیر نے بیل کا کلا پکڑ کے چباڈالا اور کام اس مسکین کا
تمام کیا کلیلہ نے جبکہ یہ صورت دیکھی دمنا سے کہا **رباعی** صد حیلہ ونیرنگ برآمیختہ ✦ وانگہ نہ چنان کار بگریختہ ✦ باران دصد سالہ
فرو نشاند ✦ این گرد بلارا کہ برانگیختہ ✦ اے نادان اپنی رائے کی خامی دیکھتا ہی اور جانتا ہی یا نہیں دمنا نے کہا وہ خام کون ہے
کلیلہ نے کہا کہ وہ تو ہے اور کام کہ تو نے کیا ہی اسمیں اسباب ضرر ظاہر موجود ہیں اول یہ کہ بے ضرورت اپنے ولی نعمت کو مشقت میں
ڈالا اور رنج قوی اسکی ذات کو پہنچایا دوسرے اپنے مخدوم کو نقض عہد اور بیوفائی کیساتھ منسوب کیا اور اپنے حظ نفس
کیواسطے بدنامی بادشاہ کی روا رکھی تیسرے بے سبب خون میں ایک بیقصور کے سعی کی اور وطہ ہلاک میں اسکو ڈالا جو خون بیگناہ
کا اپنی گردن پر لیا کہ تا ابد اس مواخذہ سے نہ چھوٹیگا پانچویں جماعت کثیر کو بادشاہ کے حق میں بدگمان کیا غالب ہے کہ اکثر لوگ بادشاہ کی
بیوفائی کے خوف سے جلاوطن اختیار کریں اور خانمان سے آوارہ ہوکے محنت وبلا جلاوطنی گوارا کریں چھٹے سپاہ لشکر کو عرصہ تلف میں ڈالا کہ ہر آئینہ
جمعیت سپاہ کی بعد اس حادثہ کے بے انتظام رہیگی ساتوین عجز اور ضعف اپنا ظاہر کیا تو نے اور یہ جو تیرا دعوی تھا کہ یہ کام مدار اسی پر ہوگا
سو خوب بنایا تو نے اور احمق ترین مخلوقات وہی شخص ہی کہ فتنہ خفتہ کو بیدار کرے اور جو ہم کہ صلح ونرمی سے مدارک پذیر ہوسکتی ہو اسکی
جنگ وخشونت میں ڈالے دمنا نے جواب دیا بیت نہ نکلے کام اگر فرزانگی سے تعلق کیجئے دیوانگی سے ✦ کلیلہ نے کہا کہ تو نے خرد کے
موافق کونسا کام کیا کہ درست ہوا اور ہاتھ سے معمار تدبیر کے کونسی بنا ڈالی کہ وہ بن نہ آئی اور افسوس کہ اتنا نہ سمجھا تو کہ رائے ادرمت
اور اندیشہ صواب کو جرات اور شجاعت پر ترجیح ہی **اَلرَّاْیُ قَبْلَ شَجَاعَۃِ الشُّجْعَانِ** ۱۲ کاربا راست کند عاقل کامل ہ سخن ✦
کہ بصد لشکر جرار میسر نشود ✦ اے دمنا مجھی ہمیشہ سے حال تیرے عجب اور مغروری اور اس دنیای فریبندہ کی چاہ پر مشغولی کا کہ جز نقش برآب وتماشای یک نظر
اور کچھ حقیقت نہیں ہے معلوم تھا لاکن اسکے اظہار میں مجھے تامل تھا مگر اب اسلئے کہ تو انتباہ پائی اور خواب غرور غفلت سے بیدار اور مستی
شراب جہالت سے ہوشیار ہو اتنا کہا جاتا ہی کہ اب تیری غفلت ونادانی حد سے زیادہ ہوئی اور بادیہ ضلالت میں سرگردانی اور بیابانی
تیری بہت ترقی کرگئی تو اب ضرور ہی کہ تجھے تیری تیرگی اور فرط دلیری سے کہ امور مستنکرہ میں پڑگئی ہی آگاہ کروں ہرچند مجال قلم
نہیں کہ قطرہ اس دریا بیان میں آسکے لیکن لازم ہے کہ کچھ بہ قدر اپنے طاقت کے زبان آوری کروں **بیت** تا تو بدانی کہ چہا کردہ
نقش وعالمے خطا کردہ ✦ دمنا نے کہا کہ اے برادر ابتدائے عمر سے تا ایندم وہ قول کہ بجا ہے اور وہ فعل کہ نامناسب ہے مجھسے وجود میں آیا ہو
ایسا یاد نہیں پڑتا ہی اور اگر کوئی عیب میرا آپنے مشاہدہ کیا ہو اسے فرمائے کلیلہ نے کہا کہ تیرے عیب بیت میں مگر وہ شخص کہ شناسندہ عیب وہنر ہوں نہیں ہے کہ
تو نے اول بڑا عیب مجھے آپکو بے عیب جانتا ہی دوسرے یہ کہ تیری گفتگو اور پر ترجیح رکھتی ہے اور یہ بات مشہور ہے کہ بادشاہ کیواسطے کوئی بات
اسکے برابر نہیں ہے کہ قول اسکے اہل کار کا اسکی افعال پر رجحان رکھتا ہو اور اہل علم قول وفعل میں چار قسم کے ہوتے ہیں اول یہ کہ کہیں

Marfat.com

ور نکرین یہہ طریقہ منافقون کا ہی دوسرے یہہ کہ آنکھین اور گردن یہہ عادت جوانمردونکی ہی تیسرے یہہ کہ کہین اور کرین یہہ عادت
عادلونکی ہی چوتھے یہہ کہ نکہین اور نکرین یہہ خصلت بدنفسون اور دونہمتونکی ہی اور تو اس گروہ سی ہی کہ کہین اور نکرین کہ جو شیوہ منافقین
کا ہی اور تو ہمیشہ اپنے ہنر سے بات بڑہ کے کہتا ہی جیسا کہ گاؤ سے کہا کچھہ اور کیا کچھہ اور شیر جو تیری باتو پر فریفتہ ہو کر مرتکب ایسی کام کا
ہوا ہے عیاذاً باللہ اگر کوئی رنج اوسنے شیر کو پہنچا دیا کچھہ ہرج مرج اوس ولایت مین ہیر گردار کے سبب سے نمودار ہوا اور شورش و
اضطراب رعایا کا حد سے گذرا اور بیقصون اور اموال خلق کے معرض تلف مین آئے پس وبال اس نکال کا تیری گردن پر جیسا کہ پڑیگا
دیکھی گا ریا عی گویا بدکار ہو کوئی یا بداندیش + پائیگا کبھی نہ نوش جز نیش + جیسا کہ کریگا کام کوئی + ویسا ہی آئیگا اوسی پیش +
دمنا نے کہا کہ مینے بادشاد کو بجز کلمہ نیک اور سخن نہین کہا ہی اور اس چمن مین سوا نہال بندگی اور درخت نہین لگا ہے
کلیلہ نے کہا کہ نہال کہ جسکا یہہ ثمر ہو مشاہدہ کیا جاتا ہی جڑ سی اوکہڑنا بہتر اور وہ نصیحت کہ جسکا یہہ نتیجہ ہو سنا اوسکا اچھا ہے
اور کبھی کوئی قول بیرا حلیہ عمل نیک سے آراستہ نہین دیکھا ہی اور عالم بے عمل مانند موم بے عسل کے کچھہ لذت نہین رکھتا ہی اور گفتار
بے کردار مانند درخت بے برگ و بار کے ہی کہ سوا جلانیکے اور کام کے سزاوار نہین ہوتا ہی اور اکابر نے دفاتر ہنر مین قلم کرم سی یہہ لکھا ہی کہ چہار
چیزون سے امید بہبود نیکی نرکھی یعنی قول بے عمل سے اور مال بیخیر سے اور دوست ناآزمودہ سے اور علم بے صلاحیت سے اور صدقہ بے نیت اور اوس زندگانی
سے جس مین صحبت نہو سن دمنا ی دمنا صحبت اوس بادشاد کی اگرچہ بذات خود عادل و کم آزار ہو مگر اوسکا وزیر ناپاک طینت اور بدنیت ہو
بے سود ہے کیونکہ منافع بادشاہ کی عدل و رافت کی رعیت سی منقطع کریگا اور فیصلہ مظلومونکا بادشاہ تک پہنچنے نہ دیگا اور مثال اوس بادشاہ
کی ایسی ہے کہ چشمہ آب شیرین وصاف ہو اور اوس مین نہنگ نظر آتا ہو تو کوئی خوف جانسے ہاتھہ اوس مین نڈالے گا بیت
رسیدہ ام من تشنہ جگر بہ چشمۂ صاف + ولے چہ سود کہ یارا ی آب خوردن نیست + دمنا نے کہا کہ اس عمل سے سوا حصول خدمت بادشاہ
اور کچھہ مقصود میرا نہین ہے کلیلہ نے کہا کہ تو چاہتا ہی کہ بادشاہ کی خدمت سے سب موقوف ہو جائین فقط تنہا مین معتمد علیہ اور
مشار الیہ ہون تا تقرب درگاہ شاہی مجھی پر منحصر رہے یہہ تیری فہمید غایت نادانی اور افراط بیخردمندی پر دلالت کرتی ہی کسوا سطے
کہ بادشاہ کسی چیز اور کوئی شخص پر منحصر نہین ہی کیونکہ مشابہت بادشاہی کی حسن اور حسینونکے ساتھہ بہت ہی جیسا کہ محبوب
دلاویز کے ہر چند کہ عاشق بہت ہون مگر اوسکا جلوۂ حسن عشاق کی افزونی کا طالب ہوتا ہی بادشاہ کو بھی ہر چند خادم اور ملازم
زیادہ ہون پر اوسکو میل افزونی حشم و خدم کیطرف رہتا ہی اور یہہ تیری طمع خام دلیل روشن حماقت ہر ہی حکما نے کہا ہی کہ دلیلین حمق
کی پانچ ہین اول منفعت اپنی غیر کے ضرر مین ڈہونڈہنا مولف شعر راحت وہ کیا ہی جس سے کہ ہو غیر کو گزند + پہنچکو نہ اپنی پاؤن سی کانٹا نکالنا
+ دوسرے بیہودہ آخرت کی بے ریاضت و عبادت کے امید رکہنا تیسرے دشتی اور تندخوئی سی عورات کے ساتھہ عشقبازی کرنا چوتھے تن آسانی اور راحت
مین دقایق علوم کو اپنی عمر مین حاصل کرنا پانچوین وفاداری اور رعایت حقوق یاری دوستی کی توقع خلق خدا سے رکہنا لیکن مینے جو یہہ کلام تجھہ سی کیا محض بمقتضائے

Marfat.com

تھا مگر یہہ بہی خوب جانتا ہون کہ تیری شب تیرۂ شقاوت کیسکے مشعل نصیحت سے روشن نہوگی اور ظلمت جہل و کدورت حسد کہ تیری ذات مین آمیختہ ہوئی ہی میرے پرتو نصائح سے جدا نہین ہونیکی بیت بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد + گلیم بخت کسی را کہ باشد سیاہ بای دمنا تیری وہ مثل ہی کہ ایک شخص ایک مرغ سے کہتا تھا کہ رنج بیہودہ نہ اوٹھا اور اپنی بات بیہودہ جماعت کے ساتہہ کہ سماعت کرنیوالے نہین ہین ضائع نکر مگر اوسنے نہ سنا آخر اوسکی سزا پائی بسود دیکہی دمنا نے کہا کہ یہہ کیونکر تھا حکایت مرغ ناصح بوزبہ کلیلہ نے کہا کہتے ہین کہ بندرونکی جماعت ایک کوہ مین رہا کرتی تھی ایک شب برفباری بہت ہوئی بیچارے قریب ہلاکت کے پہنچے جا پناہ ڈہونڈہتے تھے اور طلب مین آتش کے ہر طرف نگاہ کرتے تھے ناگاہ ایک جگنو پڑا دیکہا بیخبری سمجہہ کے گرد اگرد اوسکے ہیزم خشک چنکر آگ بہڑکنے کے بیٹہے کہ ایک درخت پر پرندۂ ذی فہم نے دیکہکر آواز دی کہ ای بندرو یہہ آگ نہین ہے کیون اوقات ضائع کرتے ہو مگر اونہون نے کچہہ التفات اوسکے کلام پر نکیا اور اپنے کام سے باز نرہے قضارا ایک شخص اوس جگہہ پر پہونچا اور اوس ماجرے سے آگاہ ہوا اوس مرغ سے کہا کہ تو کیون بیہودہ اوسکو بیہودہ وہ بیحیل کرتا ہی یہہ قوم بوزینہ نہین تیری نصیحت سے باز نرہینگے بلکہ تجہی ضرر پہنچائینگے اور ایسے شخصونکی تربیت مین سعی کرنا ایسا ہی کہ بلوار کو پتہر پر آزمانا اور ہر ہلاہل سے تریاق فاروق طلب کرنا بیت ہر کہ در اصل بد نہاد افتاد + ہیچ نیکی از و مدار امید + زانکہ ہرگز بجہد نتوان ساخت + از کلاغ سیاہ بازر سفید + مرغ نے جب دیکہا کہ بندر پند میری نہین سنتے ہین گمان کیا کہ شاید دور سے اس انبوہ مین آواز نہین پہنچتی ہے نزدیک اکر نہایت شفقت سے سمجہانا شروع کیا ہنوز مرغ کا کلام تمام نہوا تہا کہ بندرون نے گردن مرغ کی تن سے جدا کی ای دمنا حال میرا تیری دوستی اور نصیحت مین ایسا ہی کچہہ معلوم ہوتا ہی کہ مین سخن بے فایدہ کہتا ہون اور اوقات اپنی ضائع کرتا ہون کہ تجہے میرے کلام سے کچہہ نفع نہوگا بلکہ مجہی ضرر پہنچے تو دور نہین ہی نظم کوئی نہ سُنے اگر نصیحت + بربادنہ اپنی کر نصیحت + تو راہ بتاوہ نمانے + کچہہ فایدہ پند کا نجانے + جاہل وہ ہی اوس سے کر کنارہ + اگمراہ پہرے وہ مارا مارا + دمنا نے کہا کہ ای برادر بزرگوار چاہی کہ موعظت اور شفقت مین درگذر نہ فرمائین سامع استماع کرے یا نکرے یہہ اوسکا نصیب ہے قطعہ مدار پند خود از نیچ کس دریغ مگو + اگرچہ از طرف مستمع شود تقصیر + سحاب قطرۂ باران ز کوہ دانگرفت + اگرچہ در دل خارا نمیکند تاثیر + کلیلہ نے کہا کہ میںنے باب نصیحت ترے منہہ پر کبہی بند نہین کیا لاکن بے سود ہی کہ تو نے بنای کار اپنی مکر اور حیلہ پر رکہی ہی اور پیشہ خود را اور خود سری اختیار کیا ہی اور آخر کار پشیمانی اوٹہائیگا مگر پہر پشیمانی بہی سود نہ بخشی گی اور ہر چند پشت دست کاٹیگا اور سینہ کوبی کریگا کچہہ فایدہ نہوگا کیونکہ امتحان ہوا ہی کہ خاتمہ مکر و حیلہ کا شامت اور خرابی پر ہوتا ہی جیسا کہ شریک زیرک حلقہ کمر مین کردن پیشہ کے گرفتار دام بلا ہوا اور شریک غافل برکت سیر راستی اور سادہ دلی کی مراد کو پہنچا دمنا نے کہا کیونکر تھا حکایت دو شریک عاقل و غافل کلیلہ نے کہا کہتے ہین کہ دو شریک تہے ایک عاقل اور دوسرا غافل ایک نہایت زیرکی سے نقش

Marfat.com

فریب بازی بروے آب قایم کرتا تھا اسکا تیز ہوش لقب تھا اور دوسرا فرط نادانی سے سود و زیاں میں فرق نکرتا تھا اسکو خرّم دل کہتے تھے ان دونو نکو تجارت کا خیال ہوا باتفاق یکدیگر سفر اختیار کیا طے منازل و مراحل کرتے جاتے تھے قضارا اثنار راہ میں بدرۂ زر ہاتھ آیا اسکو غنیمت بیکران سمجھکر متوقف ہوئے شریک دانا نے کہا کہ برادر جہاں میں سود بیمحنت بھی ہوتا ہی اب اس بدرۂ زر پر قناعت کرنی چاہیے اور گوشہ کاشانہیں فراغت سے بسر اوقات کرنا بہتر ہی نظم چند گردی گرد عالم بہر زر + بیش گردد زر شود غم بیشتر + کاسۂ چشم حریصاں پر نشد + تا صدف قانع نشد پُر دُر نشد + یہ صلاح کرکے دونوں پھرے اور شہر کے نزدیک پہنچکر ٹھیرے شریک غافل نے کہا کہ اے برادر اب اسے تقسیم کیجئے شریک عاقل نے کہا کہ تقسیم کرنا ابھی مناسب نہیں ہے بقدر ضرورت کچھ خرچ کو نکال لیں اور باقی کسی جگہ گاڑ دیں اور بوقت ضرورت اسی طرح اسمیں سے تھوڑا تھوڑا لیکر خرچ کریں تا آفت کوتوال وغیرہ سے محفوظ رہیں اور اگر ایکبار لیچلیں خدا جانے کوئی نظر باز پہچانے تو آفت میں پڑ جائیں شریک غافل بیچارہ مکر و فریب عاقل سے غافل اسکے افسوں پر فریفتہ ہوا اور افسانہ اسکا قبول کیا اور کچھ تھوڑا سا لے لیا اور باقی بدرہ ایک درخت کے تلے دفن کر دیا اور پھر شہر میں آکر اپنے اپنے گھر میں قرار پکڑا دوسرے شب چرخ شعبدہ باز نے صندوق حیلہ اس طرح پر کھولا کہ شریک دانا اسکو وہ بدرۂ زر کھود کر اپنے گھر لیگیا اور زمین کو بدستور برابر کر دیا جبکہ شریک نادان بیخبر پہنچا ہوا اسکے پاس آکر کہا کہ میں اب بہت بیخبر پہنچا ہوں چلیے اور اسمیں سے کچھ لایئے شریک عاقل نے تجاہل کیا اور کہا چلیے مجھے بھی ضرورت ہی القصہ یہ دونو باہم نزدیک اس درخت کے آئے ہرچند اس جگہ کو کھودا کچھ نپایا اس تیز ہوش نے اس نادان کے گریبان میں ہاتھ ڈالا کہ تیرے سوا کون اس سے واقف تھا تو ہی کھود لیگیا ہے اور مجھے احمق بناتا ہی ہرچند اس بیچارہ نے قسمیں کھائیں اور اضطراب کیا یہ کب مانتا تھا لیکن یہ حقیقت میں اگر دانا ہوتا اور خموش ہو رہتا تو وہ شریک غافل بیچارہ غنیمت جانتا لاکن سگ تو کب گھی ہضم ہوتا ہی آخر دست و گریبان ہوا اور نوبت مجادلے سے محاکمیکو پہنچی زیرک اس غافل کو پکڑکر قاضی کے گھر لایا اور دعوے اپنا ظاہر کیا سب مضمون قضیے کا سمع قاضی میں پہنچایا اسنے انکار کیا غافل کے انکار بعد قاضی نے تیز ہوش سے گواہ طلب کیے اسنے کہا کہ اے قاضی اس درخت کے سوا کہ زر جسکے نیچے گڑا تھا اور میرا گواہ نہیں ہے پر امید غالب یہ ہی کہ حضرت سبحانہٗ تعالیٰ قدرت کاملہ سے اس درخت کو گویائی بخشی اور وہ گواہی دے تا اس خاین بے انصاف کی بددیانتی پر کہ سب زر لیگیا ہی اور مجھے محروم رکھا ہی تمام عالم آگاہ ہو قاضی اسبات سے متعجب ہوا مگر بعد قیل و قال بسیار یہ قرار پایا کہ کل قاضی اس درخت کے تلے چلے اور گواہی درخت سے طلب کرے اگر وہ گواہی دے تو اسپر عمل کرے والا خیر شریک دانا اپنے گھر کو گیا اور سب ماجرا اپنے باپ سے بیان کیا اور کہا کہ اے پدر بزرگوار میں نے آپکی گواہی کے اعتماد پر یہ منہال حیلہ محکمہ قضا میں بٹھایا ہی اور اس مہم کا تیری شفقت پر ارادہ کیا ہی اگر تو میرے ساتھ موافقت فرمائے تو یہ رسب منہدم ہوتا ہی اور اسکا نصف اور حاصل ہوتا ہی پھر بقیۃ العمر بآسایش بیٹھکر

لہ بدرہ با لفتح ہزار درم ۱۲ کیسہ خیمہ کہ طول آن از عرض زیادہ باشد و آنرا از کتف بر دارند ۱۲ ب ۱۲ ب ۵۲ ۱۲ ب ۱۲ ب ۱۲ ب

بسر کیجئے باپ نے کہا کہ وہ کونسی بات مجھسے متعلق ہی بیٹے نے کہا کہ اُس درخت میں ایک بڑا جوف ہی شکو چلکر اسمیں بیٹھ رہونگا
جب قاضی آکر پوچھے تو تو گواہی ادا کرنا باپ نے کہا اے فرزند مکر و فریب کے خیال سے درگذر اگر بفرض محال آج خلق سے حیلہ
پیش لیگیا مگر کل خالق کو کیونکر فریب دیگا جیسا کہ مولف نے کہا **بیت** گواہی دیگا ہر ایک عضو بر ملا ایکدن ہ چھپا چھپیا
کے عبث ہم گناہ کرتے ہیں ہ بلکہ بسا اوقات دیکھا ہی کہ حیلہ کو اکثر وبال جان ہوجاتا ہی اور اُسکی خبر خود بخود حیلہ ساز کو پہنچتی
ہے اور یہ فقرہ وفاقہ ہمارا ساتھ راستی کے بہت اچھا ہی کیا شعر مولف کا تو نے نہیں سُنا ہے **بیت** ہے بہتر
اطلس گردوں سے یہ پوشاک عریانی ہ ہمارے داغ سے نسبت نہیں تاج فریدوں کو ہ اے فرزند خوف کرتا ہوں کہ
مکر تیرا مینڈک کے مکر کے مانند ظہور نکرے بیٹے نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت ۲۶ غوک مکار** باپ نے کہا کہتے ہیں مینڈک
نے ایک سانپ کے نزدیک مسکن کیا تھا اور اس ظالم خونخوار کے جوار میں گھر بنایا تھا جبکہ وہ مینڈک بچے نکالتا تھا سانپ
کھالیتا تھا اسکا دل فرزندونکے داغ فراق سے جلتا تھا اس مینڈک کو کچھو یسے دوستی تھی اُسکے پاس آیا اور کہا کہ اے یار
موافق مجھے تدبیر لایق بتا کہ دشمن قوی مجھپر مستولی ہوا ہی اُسکے ساتھ نہ طاقت مقاومت رکھتا ہوں نہ جلائے وطن کر سکتا ہوں کوئی جائے
جائے خوش و مسکن دلکش ہی کہ اُسکا سواد مینا رنگ روضہ مینو کے مانند فرح افزا اور نسیم دلکش اُسکی طرہ خوبان کے مانند عنبر سارے کوئی شخص
باختیار خود ترک ایسی منزل کو نہیں کرتا ہی اور دل ایسے منونہ فردوس بریں سے نہیں اُٹھاتا ہی **بیت** جائے من کوی مغاچہ زیبا جائے ہیچ عاقل نہ کند ترک
چنین جا نکند ہ کچھوے نے کہا کہ غم نکھا کہ دشمن قوی کمند حیلہ میں باندھا جاتا ہی اور خصم غالب دام مکر میں گرفتار ہو سکتا ہی مینڈک نے کہا
کہ تو نے کتاب حیل سے اسبات میں کیا مسئلہ حل کیا ہی اور دفع غائلہ دشمن بد اندیش میں کس تدبیر نے قرار پایا ہی کچھوے نے کہا کہ
فلانی جگہ ایک راسو یعنے نیولا جنگ جو ستیزہ خو رہتا ہی تو چند مچھلیان پکڑ کے سوراخ راسو سے تا سوراخ مار تھوڑے تھوڑے فرق
سے چُنے جبکہ وہ نیولا ایک مچھلی کو کھا یگا تو پھر دوسری پر آئیگا اسی طرح شدہ شدہ سوراخ تک پہنچیگا جو کہ فیما بین راسو
اور مار کے عداوت جبلی ہے سو ظاہر ہی پس اسیوقت کام مار کا تمام کریگا اور تو ہر آئینہ اُسکے ضرر سے محفوظ رہیگا مینڈک نے
اُسی تدبیر سے کہ موافق تقدیر کے تھی کام سانپ کا تمام کیا جبکہ اس قصہ کو دو چار دن گذرے نیولے کو مزہ انھین مچھلیونکا
یاد آیا اُسی طرح سے تلاش کنان تا غار مار آپہنچا ہی اور مار کو تو نہ پایا مگر مینڈک جو بچوں سمیت فراغ خاطر سے بیٹھا تھا سبکو
نوش فرمایا موجب **بیت** کہ از چنگال گرگ در ربودی ہ چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی ہ اور یہ اے فرزند اسلئے لایا ہوں کہ ہمارا انجام
حیلہ کا گرفتاری و خواری ہی اور آخر کار مکر و فریب ندامت اور خاکساری ہیں دلاتا ہی کیسنے مغیلان سے بوئے گلچکان نہیں پائی **بیت**
ہ مکر و زور کا کرنا سر انجام ہ کہ ہوگا اس سے بدتر تیرا انجام ہ بیٹے نے کہا کہ بد سخن کوتاہ کر اور اندیشہ دور دراز سے درگذر کہ کام تیری تھوتھی
امداد سے منفعت بسیا بخشے گا اور اگر میری ہلاکت پر راضی ہی تو ویسا کھ کہ میں خود آپکو ہلاک کروں وہ بیچارہ کچھ حرص مال سے

Marfat.com

اور محبت فرزند سے دین و دیانت سے منحرف ہوکر بادیہ ضلالت و خیانت مین سرگشتہ ہوا اور مصداق [1] انما اموالکم و اولادکم فتنۃ کا ظہور مین آیا آخرکار حق شناسی کو طاق نسیان پر رکھکر وہ راہ کہ شرع اور عرف مین ممنوع اور محظور ہی [2] اختیار کی یعنے اوسی شب تیرہ مین بموجب ایما فرزند بادل مکدر جوف [3] درخت مین جا بیٹھا صبح کو قاضی مع جمع غفیر شہریان زیر درخت وارد ہوا اور خلق خدا نظارۂ عجائبات کے واسطے صف باندہی کھڑے ہوے قاضی نے جب اظہار مدعی درخت سی گواہی طلب کی درخت سی آواز آئی کہ اوس زر کو خرم دل کہ غافل لقب رکھتا ہی لیگیا ہی اور تیز ہوش پر کہ شریک اوسکا ہے ظلم کیا ہی یہہ سنکر سب متعجب ہوے مگر قاضی نے فراست سی دریافت کیا کہ اس درخت مین کوئی سر ہی پر سوے آتدبیر صائب کے معلوم نہو گا بیت سر ہر نقش کہ از چشم خرد پنہان ست + خرد در آئینہ تدبیر نگرد د ظاہر + قاضی نے حکم کیا کہ بکثرت ہیمہ سوختنی اس درخت کے جڑ مین جمع کرکے آگ لگاوین جب کہ اوس انبار ہیزم کو جلایا اور دہوان اوسکا جوف درخت مین بھرا اور دم اوس پیر مرد کا گھٹنا آخر نوبت بجان پہنچی ہر چند ضبط کیا مگر کیا ہو سکتا تھا القصہ چلایا اور امان چاہی قاضی نے اوسے باہر نکالا اور استمالت کی اور حقیقت حال پوچھی پیر نیم سوختہ نے صورت ماجرا بیان کی قاضی حقیقت حال پر مطلع ہوا اور امانت اور کوتاہ دستی غافل کی اور خیانت اور دراز دستی بیجیا عاقل کی سب پر ظاہر ہو گئی مقارن اس حال کے شیخ فانی نے اس جہان فانی سے رحلت کی آخرکار آتش فریب نے اوسے نار جہنم کو پہنچایا اور غافل برکت صدق و صفا سے اپنے حق کو پہنچا اور عاقل نے شرمندگی اور روسیاہی حاصل کی اور مال کو اور بابکو ہاتھہ سے کھویا ایراد اس مثل کی اسلئے ہی تا معلوم ہو کہ فریب ناپسندیدۂ خدا ہی اور انجام اسکا برا ہی دمنا نے کہا مگر تو نے عقل کا فریب نام رکھا ہی اور تدبیر کا حیلہ لقب کیا ہی اور مینے اس مہم کو بڑی تدبیر صائب سے سر انجام دیا ہی کلیلہ نے کہا تو یہان تک رہگا سست اور تدبیر کا نادرست ہی کہ زبان اوسکے بیان سے قاصر ہی اور خبث دل اور غلبۂ حرص مین یہانتک مبتلا ہی کہ انسان اوسکے ادا کرنیمین عاجز ہی فائدہ تیرے مکر اور حیلے کا جو کچھہ ولی نعمت کو پہنچا سو ظاہر ہے دیکھئے کہ انجام امکا کیا ہوا اور شامت تیری دوروئی اور دوزبانی کی کیا نتیجہ بخشے دمنا نے کہا کہ دوروئی سے کیا نقصان ہی کہ گل رعنا [4] دوروئی کے سبب سے زینت بخش باغ و بوستان ہوتا ہے اور قلم دوزبان کے سبب سے ملک و مال پر پاسبانی کرتا ہی تلوار کہ ایک روز کہتی ہے خون پینا کام اوسکا ہے اور شانہ بسبب دوروئی کے فرق حسینان نازنین پر قدم رکھتا ہی نظم خون میخورد چو شمع درین دیر ہر کہ او + یکرو و یکزبان بود از پاک گوہری + مانند شانہ ہر کہ دوروہست و صد زبان + بر فرق خویش جای دہندش ز سروری + کلیلہ نے کہا کہ ای دمنا زبان آوری چیو ٹری ہی کہ تو نہ وہ گل رعنا ہی کہ دوروئی کے باعث تیری مشاہدہ جمال سے آنکھین روشن ہون بلکہ تو وہ خار گلزار ہی کہ دل آزاری کے سوا اور کچھہ نفع تماشائیان باغ کو تجھسے نہ پہنچیگا اور نہ تو وہ قلم دوزبان ہے کہ اسرار ملک و مال سے خبر رکھی بلکہ وہ مار دوزبان ہی کہ تیری

[1] ترجمہ سورہ انفال مین ۱۲ [2] یعنے از ناشائستہ ہی [3] جانور درون درخت [4] گل رعنا ایک گل خوشنما ہوتا ہے

Marfat.com

کہ تیری زبان سے سوا زہر کے اور کیفیت کسیکو نہ ملیگی بلکہ مار پر تجھکو فوقیت ہی کہ مار کی ایک زبان سے زہر آتا ہی اور دوسری زبان سے تریاق پیدا ہوتا ہی اور تیری دونون زبان سے زہر ٹپکتا ہی اور تریاق کا اثر نہین ہی چاہیے تھا کہ دوستون کے واسطے ایک زبان سے تریاق آتا اور دشمنون کے واسطے دوسری زبان سے زہر ٹپکتا تو مضایقہ نہ تھا اور تیرے دو زبانمین دوست اور دشمن کے واسطے زہر دینے والی ہین دمنانے کہا کہ اے کلیلہ میرے سرزنش سے درگذر کہ اگر شتربہ بہی زندہ رہتا تو شیر سے کبہی آشتی نہوتی اور اسکے بعد بنائے محبت باہم قایم نرہتی کلیلہ نے کہا کہ سچ کہا تو نے جب کہ تجسا مفسدہ پرداز ایسے امور مین دخل پاوے وہان پھر آشتی کی گنجایش کہان کیونکہ قاعدہ مقرر ہی کہ تین چیزین جبہی تک برقرار رہتی ہین کہ تین چیزون نے اونمین دخل نہین پایا ہی اور اگر وہ تین باتین ظہور پکڑین گی تو یہہ تینون موقوف ہوجائین گی تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ اوّل آب چاہ جبتک اپنے اجمال پر ہیگا کہ دریا ملحق نہین ہوا ہے اور جبکہ دریا چاہ سے ملیگا پھر شیرینی اور لطافت اوس چاہ مین باقی نرہیگی دوسری صلاح اور موافقت باہم دوستونمین جبتک ہی کہ بداندیش اور مردم شریر کو انکی صلاح اور صحبت مین دخل نہین ہوا ہی اور جبکہ ان مفسدون نے دخل پایا پھر توقع آپس کے وفاق اور اتفاق کی نہار نرکھتا تیسرے مشرب مصاحبت اور مودت اوسوقت تک صاف رہتا ہی کہ مردم سخن چین اور فتنہ انگیز کو مجال سخن سازی اور رازداری کی نہین ہے اور جبکہ مردم دورو دوزبان نے دو یار وفادار مین فرصت فساد کی پائی پھر انکی دوستی پر اعتماد نرکہا چاہیے کہ وہ نقش برآب ہی جلد محو ہوجائیگا تیرے اس فتنہ کے بعد اگر شتربہ پنجہ شیر کی مخلصی پاتا پھر ممکن نہین تھا کہ تلطف اور تملق پر شیر کے گرویدہ ہوتا بلکہ اب ہر دانا کو موالنت شیر سے اجتناب واجب ہوا اور اس کام مین تو نے شیر کی خوبی سلطنت مہمات اور دشمنی اپنے ولی نعمت سے اپنی کوئی بدخواہ نکرے دمنا نے کہا اگر شیر کی ملازمت ترک کرکے گوشہ کاشانہ مین معتکف ہوا اور تیرا دامن صحبت دست ارادت مین پکڑ کے سر غربت گریبان خلوت مین رکھون تو تو خوش ہوتا ہین کلیلہ نے کہا حاشا مین بار دگر تجھسے صحبت کھون یا تیری دوستی پر میل کرون بلکہ مین ہمیشہ تیری بدوضعی کے خیال سے متنفر تھا اور دایم تیری مصاحبت سے کارہا کرتا تھا کسواسطے کہ حکمانے کہا ہی کہ صحبت سے جاہل فاسق کے پرہیز واجب ہے کہ انجام کار ضرر پہنچائیگی اور مصاحبت عاقل صالح کے التزام کرے کہ وہ ہر وقت مین نافع ہوتی ہی اور مواصلت اہل فسق و فجور کے مار کی تربیت کی مانند ہی کہ ہر چند بار گیر اوسکے عہدہ اصلاح مین رنج اوٹھائے آخر چاشنی اوسکی دانتونکی ایکدن پائیگا اور مصاحبت اہل خرد نیک اندیش کی طبیب عطار کی مانند ہی گو اوسکی متاع سے کچھ حاصل نہو تو بہی خوشبو اوسکی مشام جان کو معطر کرتی ہی بیت پائین خوشبو ہمنشین لازم ہی تو عطار نہ ہو مثل آہنگر نہ ہر جانب سے آتشبار ہو + مگر کیونکر تجھسی کوئی امید رکھی کہ ایسے بادشاہ پر کہ جسنے تجھسی عزیز و گرامی اور محترم و نامی کیا کہ جسکے سایہ دولت مین آفتاب وارلاف و بلندی مارتا ہی اور اوسکے آستان آسمان شان کی ملازمت کی سبب سے پائے افتخار فرق فرقدان پر رکھتا ہی تیسرا اس ستمگرہ کو تو نے روا رکھا اور حق انعام و اکرام یکقلم نابود کردیا اگر اسلئے تجھسے

Marfat.com

ہزار کوس دوری اختیار کروں تو خردار جمند پسند کرے اور اگر ایسے کس ناحق شناس سے کہ موافقت کروں تو عقل رہنما صواب اندیشی سے مجھے منسوب کرے **نظم** سب کو ترکِ صحبتِ یاران روزے خوب ہے ✦ جو حضوری بد ہے اوس سے جھپوری خوب ہے اگرچہ نزدیکوں کی صحبت سے طبیعت شاد ہو ✦ ہے حکیموں کی نصیحت خود اُسے دوری خوب ہے ✦ جیسا کہ صحبت اخیار و ابرار میں فائدہ بیغایت ہے ویسی ہی صحبت نااہل و اشرار میں مضرت بے نہایت ہے بلکہ بدوں کی صحبت جلد اثر کرتی ہے پس عاقل کامل وہ ہے کہ دوستی مردم دانا ستودہ معاش کی اختیار کرے اور کذاب خائن کی ہمدمی سے پرہیز رکھے **مثنوی** تواں دید بر بدی خلق بستن ✦ بخلوتخانۂ تنہا نشستن ✦ رفیق نیک باید کرد حاصل ✦ کہ صحبت را نشاید ہر سہ دل ✦ مرا ہست این سخن از عاقلی یاد کہ رحمت بر روان پاک او باد ✦ کہ با بد انشان ہر کس کہ شد یار ✦ زبار سی شان بآخر شد گرفتار ✦ اور جو کوئی کہ نااہل سے انس کریگا اُسے وہ پہنچیگا جو اُس باغبان کو پہنچا دمنا نے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا **حکایت باغبان** کلیلہ نے کہا کہتے ہیں کہ ایک باغبان تھا کہ اپنی عمر عزیز باغ و بوستان میں صرف کی تھی اور خود بھی ایک باغ ایسا آراستہ کیا تھا کہ اُسکی چمن فردوس نشان نے تر و تازگی سے داغ سینہ روضۂ ارم میں دیا تھا اور طراوت از بہار و انہار نے خار حیرت دیدۂ بوستان خورنق میں چبھا رکھا تھا درختان زنگارنگ سے جلوۂ طاؤسی باہر اور گلہائے رز نگار سے فروغ کاخ کیکاؤسی ظاہر تھا اور زمین اُسکی شاہد حلیہ پوش کے مانند منور اور اُسکی نسیم کلبہ عنبر فروش کے مانند معطر ہر ایک درخت میوہ دار ہا نکا کثرت اثمار سے پیران کہن سال کے مانند پشت خمیدہ اور میوۂ حلاوت بخش اُسکا مانند حلوائے بہشتی بے حرارت رسیدہ تھا غایت تازگی سے اُسکا سیب بے آسیب ذقن محبوب سیمتن کے مانند دلکو کھینچ لیتا تھا بس یہ غزل گویا اُسی باغ کیواسطے موزوں ہوئی تھی **نظم** سیب ایسے کہ حضور اونکے زنخدان کیا ہے ✦ سنبل ایسا کہ کوئی کاکل پیچان کیا ہے ✦ مزہ شفتالو نکا بوسہ جانان میں کہاں ✦ ہیں انار ایسے کہ محبوبونکے پستان کیا ہے ✦ گل میں وہ رنگ کہ رخسار پری میں بھی نہیں ✦ سرو ایسے کہ کوئی سرو خرامان کیا ہے ✦ آگے بادام کے کیا چشم فسون ساز کی قدر ✦ سامنے پستونکے کوئی لب خندان کیا ہے ✦ چشم گردون نے بھی دیکھا نہ کبھی باغ ایسا ✦ باغ بہرام تو کیا باغ پرستان کیا ہے ✦ اور امرود اُسکے کوزۂ نباتات کے مانند شاخون سے آویزان تھے **بیت** نخے جو امرود وہ عارض امرد سے سوا ✦ ہر شجر شان میں تھا چرخ زبرجد سے سوا ✦ بھی شملہ پوش مانند صوفی شب خیز بار خسارہ سرخ و زرد شجر خانقاہ ابداع سے باہر آکر دلہائے سوز آلود عشاق کو لطف مہر و ماہ کا دیتے تھے اسطرح ہر میوہ اپنی اپنی طرح میوہ ہائے باغ ارم سے پہلو مارتا تھا پیر دہقان باہزار راحت و استغنا اُس باغ میں تنہا زندگانی بسر کرتا تھا آخر الامر وحشت تنہائی سے ایکدن گھبرا کے ملول ہوا اور الم تجرد سے مجروح خاطر ہو کر دامن کوہ کی طرف روانہ ہوا اور یہ باعی مولف کی پڑھتا تھا **رباعی** ہاتھ پھر وحشت نے دوڑائے گریبان کیطرف ✦ پھر مجھے جانا پڑا کوہ و بیابان کیطرف ✦ چھٹ گئی دستِ خرد سے پھر عنان اختیار ✦ پھیلا پھر توسن وحشت بیابان کیطرف ✦ اسی طرح ایک مدت اس دشت میں گشت کرتا رہا قضا ایک خرس زشت سیرت

Marfat.com

قبح صورت ناخوش طلعت ناپاک طینت بھی تنہائی کے سبب سے کہ جنت نر رکھتا تھا اُسی پہاڑ کے نیچے اوترا اور یہ دونوں جبکہ
مدچار ہوئے بسبب جنسیت خباثت کہ دونوں کی جبلت میں تھی اُنمیں باہم پیدا ہوا یعنے روستائی کا دل مصاحبت خرس پر مائل ہوا
اور خرس بھی دیکھنے کے ساتھ ہی روستائی سے مانوس بدل ہوا باغبان خرس کو ساتھ لیکر اس روکش باغ ارم میں
داخل ہوا **لمولفہ بیت** کرتے تھے راتدن وہ ہم عیش باغمیں + مانند غنچہ تنگہت گل تھی دماغ میں + جبکہ باغبان بساط استراحت
پر سر فراغت رکھتا تھا خرس سرہانے بیٹھ کر مگس رانی کیا کرتا تھا ایکدن باغبان نوم غرق میں غافل تھا اور خرس معہ افق
عادت کے مگس رانی کر رہا تھا اور مکھیوں نے ہجوم یہانتک کیا کہ خرس ہرچند اوڑاتا تھا مگر وہ روی رسائی سے اڑتی
تھیں خرس نے نہایت آشفتہ ہوکر ایک تہ کہ وزن میں تخمیناً بیس سیر کا ہوگا اُٹھاکر مکھیوں پر مارا مکھیوں کا کچھ نہ بگڑا
مگر کاسہ سر باغبان خاک برابر ہوگیا ایسے ہی جگہ پر لکھا ہے کہ دوست نادان دشمن دانا سے بدتر ہے **بیت**
دشمن دانا کہ پئے جان بود + بہتر از ان دوست کہ نادان بود + اور یہہ مثل ہی واسطے وارد کی ہے کہ تیری دوستی بھی وہ
نتیجہ بخشیگی کہ تیرے دوست کا سر خاک میں ملیگا اور سینہ خدنگ بلا کے سپر بنے گا دمنا نے کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ دوست کی
مضرت جائز رکھوں اور امتیاز نیک و بد میں کروں جیسا کہ خرس نے کہا کلیلہ نے کہا کہ یہ میں بھی جانتا ہوں کہ تو اتنا ابلہ نہیں ہے
لاکن غلبہ طمع اور دو دحرص تیرے دیدۂ بصیرت کو تیرہ اور خیرہ کر ڈالیگا اور دوست کیواسطے ہزار توجیہ نا موجہ کرکے اُسکے
ضرر پر تو مطلق مضائقہ نکریگا جیسا کہ شہر اور غنتر یہ کے حق میں کیا اور ابتک دشمنی پاکدامنی کرتا ہے اور ہرگز ندامت اور
حیا تجھکو نہیں آتی ہے پس تیری مثل اُس سوداگر کے مانند ہے کہ کہتا تھا کہ ایک شہر میں موش نے سو من آہن کھالیا دوسرے
نے کہا عجب نہیں ہے کہ بازلڑکے کو بھی اوڑا لیگیا ہو دمنا نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت موشان آہن خوار** کہا
کہتے ہیں کہ ایک تاجر کم مایہ سفر کو جاتا تھا سو من آہن ایک دوست کے گھر میں امانت رکھکر سفر کو گیا جبکہ پھر آیا وہ آہن طلب کیا
امین نے کہا کہ وہ تیرا آہن ایک گوشہ میں کھدبا تھا ایکدن اُسے کھول کے دیکھا تو چوہوں نے سب کھالیا تاجر نے کہا کہ تو نے
سچ کہا چوہے لوہے کو بہت دوست رکھتے ہیں اور اُسکی لذت پر جان دیتے ہیں ضرور کھالیا ہوگا کہ دانت چوہوں کے ایسے چرب نرم لقمے
پر خوب چلتے ہیں **لمولفہ بیت** بن گئے دانت اُنکے مقناطیس سان آہن ربا + کیا تعجب ہی اگر آہن ہو موشوں کی غذا + مرد امین سنتے ہی اس
بات کے بہت خوش ہوا کہ اتنا آہن بے قصد و فساد ہضم ہوگیا اور سمجھا کہ یہ سوداگر بڑا احمق ہی اب لازم ہی کہ مہمانداری اسکی کروں تا اور
بھی اسکا دغدغہ پاک ہوجائے آخر سوداگر سے مہمانی کے لئے مبالغہ کیا تاجر نے کہا کہ آج مجھے کام ضرور ہے کل حاضر ہونگا یہہ
کہکر رخصت ہوکر باہر آیا اُسکے لڑکے کو ساتھ لیجاکے اپنے گھر میں چھپا رکھا اور صبح مہمانی کھانیکو اُسکے گھر آیا میزبان کو پریشان
حال پایا یہ عذر کرنے لگا کہ اے مہمان عزیز مجھکو معذور رکھ کہ کل سے لوکا اوس شخص کا گم ہوا ہے اور تمام شہر میں منادی

Marfat.com

دہل نوازی کے ساتھہ کہ جسکو ڈہنڈہورا کہتے ہین پہیرے ہی لیکن اوس گم گشتہ کا نشان نہین ملتا ہی اسلئے حواس میرے بجا نہین ہین
المولفہ بیت کثرت گریہ سے مین بھی پیر کنعان ہوگیا + حبب سے وہ یوسف میرے نظرون سے پنہان ہوگیا + سوداگر نے کہا کہ جسوقت
مین کل تیرے گہر سے باہر نکلا تھا اسیطرح کا لڑکا کہ جو پتا بتایا تو نے دیکہا مینے کہ باز پنجون مین پکڑے ہوے اوپر اوڑا جاتا تھا
میزبان خفا ہوا کہ اے سوداگر کیون جہوٹ بولتا ہی اور سخن محال کسلئے زبان پر لاتا ہی کہ باز کا تمام جثہ شہر مین آشکار ہوگا اور اوس
لڑکیلئے میدان بیس سیر سے کم نہوگا کیونکر باز اوسی اوٹھاکر ہوا پر لیجاتا سوداگر ہنسا اور کہا تعجب نکر جس شہر مین کہ سو من آہن ہے چوہے کیا
ہین کیا عجب کہ وہان کا باز بہی بیس سیر کا لڑکا اوٹھا لیجاے کہ یہہ بات تاثیر آب و ہوا ہی شہر پر موقوف ہی مین سمجہا کہ شاید یہہ کام اسی
سوداگر کا ہی کہا کہ اے سوداگر غم نہ کہا تیرا آہن چوہون نے نہین کہایا ہی اوسنے کہا کہ تو بہی اندیشہ نکر کہ تیرا بیٹا بہی باز نہین لیگیا ہی
آخر لوہا اوسنے بہیج دیا اور لڑکا اوسنے بہیجدیا اور یہہ مثل اسلئے بیان کی ہی کہ جسکے مذہب مین کہ اپنے ولی النعمت سے یہہ فریب روا ہو ظاہر ہے
کہ وہ اور دوسے کیا کچہہ نکریگا جبکہ اے دمنا بادشاہ سے تو نے یہہ دغا کی اب کون احمق تجہسے وفاداری اور حق گزاری کی رکہیگا اور
میرے اوپر یہہ بات آفتاب سے روشن تر ہے کہ تیری ظلمت بدکاری سے پرہیز لازم ہی اور تیری مکاری اور غداری سے احتراز واجب اور
شعر ناسخ مکا تیری ہی حسب حال ہی بیت خاطر تیری فرقت مین ہو مسرور زیادہ + آنکہین نہ تجہے دیکہین تو ہو نور زیادہ + مکالہ
کلیلہ اور دمنا کا یہانتک پہنچا تھا کہ عصہ شیر کا فرو ہوا اوسوقت تامل کیا اور دلمین کہا کہ افسوس شتر یہ کہ ہزار خوبی اور ہنر سے
آراستہ تھا اور مینے اوسے اپنی امان مین لیا تھا اور بغیر تحقیق ایک شخص کہ طرف کے کہنے سے ہلاک کیا اور مطلق تحقیق کر نکیا حق
یون ہی کہ مین نے راہ خطا مین قدم رکہا اور ناحق آپکو غمناک کیا اور اپنا وفادار اپنے ہاتہہ سے کہو دیا آخر کار شیر اس ندامت مین مبتلا
ہوا اور زبان ملامت اپنے حق مین کہولی اور اپنے نقصان فہم کا ہر دم بیان کرتا تھا اور ہر وقت مبتلا پیچ و تاب تھا اور تپ لازمی شتر
اس حادثہ جانکاہ کی حرارت سے مضاعف ہوگئی دمنا جبکہ خبر پشیمانی شیر کی خبردارون کی زبانی سنی قطع سخن کلیلہ سے کرکے شیر کے
پاس گیا اور عرض کیا کہ اندیشے کا موجب کیا ہی جسوقت کہ شہریار چمن فیروزی مین خرامان اور دشمن خاک مذلت مین غلطان ہو اس سے
کونسی خوشی المولفہ بیت ہوگیا دشمن ہلاک اب جشن شاہی چاہئے + دمبدم شکر عنایات الٰہی چاہئے + شیر نے کہا کہ جسدم کہ آداب خدمتگاری
اطوار صحبت شتر یہہ یاد کرتا ہون بے اختیار رقت اور حیرت مجہپر طاری ہوتی ہی الحق کہ وہ پشت پناہ سپاہ تھا اور میری اتباع کی زور بازو
تدبیر سے مردانگی زیادہ کرنیوالا تھا بیت ناسخ تھا جس سے انتظام جہان حیف کیا ہو + تھا جس سے میرا حکم روان حیف کیا ہوا + دمنا نے
کہا کہ بادشاہ کو اوس کا فرنعمت دغا پیشہ پر تاسف کرنا روا نہین ہے بلکہ وظائف شکر الٰہی ادا کرنا واجب ہی اور اس فتحیابی سے ابواب استادمانی دل پر کہولنا
چاہئے اور جس دشمن سے کہ ایمن نہوا اوسپر رحم کہانا خطاے فاحش ہی اور دشمن ملک و جان کا زندان گور مین محبوس ہونا نہایت خوشی کی جاہی عصا مین اگر
عزیز ہی مگر جب سانپ کاٹ کہاتا ہی تو بچا حیات کے واسطے اوسکو کاٹ ڈالنا کام عقلا ہی آش جراحت مین راحت ہی جیسے یہہ کلام دمنا کا شیر نے سنا اندیشے تسکین پائی لیکن روز

Marfat.com

آخرکار انتقام گاؤ کا لیگا اور کام دمنا کا فضیحت اور رسوائی کو پہنچائیگا اور قصاص مین شتربہ کے آخر یہہ غدار مارا جائیگا کیونکہ
فریب و دغا ہمیشہ سے نامحمود ہے اور وجوجیلی اور بداندیشی کا نام مبارک اور مذموم ہی **مثنوی سعدی** بداندیش ہم دشمنش رو د+
چو کژدم کہ تا خانہ کمتر رود+ اگر مدکنی چشم نیکی مدار+ کہ حنظل نمی آرد انگور بار+ مپندار ای درخسان کشتہ جو+ کہ گندم ستانی بوقت درو+
مثل این چنین گفت آموزگار+ مکن بدکہ بدبینی از روزگار+ کسی نیک بیند بہر دوسرا+ کہ نیکی رساند بخلق خدا **باب دوسرا**
سزا پانیمین بدکارون کے اور اونکی شامت انجام مینے رائے دانشلیم نے جبکہ یہہ حکایت حکیم بیدپا سے سنی کہا کہ ای حکیم
روشندل سنی مینے داستان ساعی اور نمام کی کہ اپنے ولی نعمت کو طریق مروت سے منحرف کرکے بدعہدی اور بیوفائی سے منسوب کیا
یعنے کلام فریب آمیز اوسکا یہانتک شیر پر موثر ہوا کہ اوسنے اپنی رکن دولت کی خرابی اپنے ہاتھہ سے کی مگر حکیم سخندان اسکی تفصیل
ارشاد کرے کہ شیر بعد وقوع حادثہ شتربہ کیون اپنے فعل پر نادم ہوا اور دمنا کے حقین کسطرح بدگمان ہوا اور اوسکا تدارک کیونکر
فرمایا اور اوسکے فریب پر کیونکر مطلع ہوا اور پھر دمنا نے کیا کیا حیلے کئے اور انجام اس کام کا کسطرح پر ہوا برہمن نے یہہ شعر گویا کا پڑھا **مثنوی**
بادشاہا مملکت تیری سدا آباد ہو+ تو ہمیشہ خوش رہے تیری رعیت شاد ہو+ اور یہہ کہنا کہ عاقبت اندیشی مقتضی اسکی ہی کہ بات
سننے کے ساتھہ ازجارفتہ ہوکر دفعتہ بر حکم سیاست مذے بیٹھے جب تک کہ دلیل روشن اور برہان ساطع سے حقیقت کار پر بخوبی اطلاع نہ پائے
اور اگر سخن اہل غرض کا بے سمجھے مقبول ہوا اور کار ناپسندیدہ عمل مین آیا پھر اوسکا تدارک دشوار ہوجائیگا بلکہ سخن چین صاحب
غرض کو اوسطرح پر گوشمالی دے کہ اوروں کی عبرت کا سبب ہو تا بعد اسکے اور لوگ اس جنس کی بات کا حوصلہ نکرین والا دروازہ فساد کا
کہل جائیگا اور اسباب خرابی ریاست ہر روز ترقی پائی جائیگی اور تدارک اوسکا پھر کسیطرح نہو سکیگا **مثنوی** برانداز بیخی کہ خار آورد+ درختے
پرور کہ بار آورد+ جہان سوز را کشتہ بہر چراغ+ یکی بہ در آتش کہ خلق بداغ+ اور مصداق اس قول کی حکایت شیر و دمنا کی ہی
کہ جب شیر دمنا کے فریب سے آگاہ ہوا اوسکے بعد اسطرح سیاست کی کہ انکہین سبہون کی کہل گئین اور **فاعتبروا یا اولی الابصار** ط تمام خاص و عام کے ورد زبان تھا اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جب شیر نے دمنا کی اصلاح کے موافق کام گاؤ کا تمام کیا
اسکے بعد اپنی تعجیل سے پشیمان ہوا کہ مینے کیا کیا اسی ندامت سے اپنی ہاتھہ دندان ملامت سے کاٹتا تھا اور سر حیرت زانو حسرت سے نہ اوٹھاتا تہا اور
یہ کہتا تھا کہ جو مینے کیا عالم مین کسینے نہ کیا تھا کسواسطے اسکام مین شتابی کی اور کیون مینے تحقیق واقعی نکرلی **لمولفہ رباعی** سنی بات
کیون مینے اہل حسد کی+ نکی پیروی حیف عقل و خرد کی+ پشیمان کیا میری عجلت نے مجکو+ نہ تمیز کچھہ ہوسکی نیک و بد کی+ ایکمدت اسی
متواتر غم و غصہ کے ساتھہ شیر نے بسر کی اور اوسکے اندوہ خاطر کی جہت سے عیش جمیع وساع کا تلخ اور کام زیست پر تنگ ہوا کہ مضمون **الناس**
علی دین ملوکھم کا اوسی شے کے باشندو نمین سرایت کرگیا کہ سب پریشان خاطر اور تنگدل تھے اور اکثر حقوق آداب شتربہ یاد کرتے تھے
اور ہلال شیر کا بڑہتا جاتا تھا اور مستیز مذکور شتربہ کیا کرتا تھا اور جو کوئی کچھہ حال شتربہ کا نقل کرتا تھا اوسے گوش دلسے سنتا تہا غرض ہی مگر رات دن بیقرار رہتا تہا

Marfat.com

ایک شب پلنگ سے کہ مصاحب شیر کا تھا یہی حکایت کہہ رہا تھا کہ پلنگ نے عرض کیا کہ اے شہریار اندیشہ کرنا اسکام میں کہ تلافی کوتاہ ہوگیا ہو بے فائدہ ہی اور تدارک اُس مہم کا کہ دائرہ محالات میں داخل ہو بے سود اور محض سودا ہی کیونکہ تیر جب شست سے نکلا پھر ہاتھ آتا ہی بلکہ ایسا کام کہ حاصل ہونا جسکا عسیر ہو اُسمیں سعی کرنا دستیاب کو بھی ہاتھ سے کھونا ہی جیسا کہ روباہ نے مرغ کی طمع میں پوست پارہ بھی ہاتھ سے کھویا شیر نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر ہے **حکایت مرغ زیرک و روباہ** پلنگ نے کہا کہ ایک روباہ گرسنہ اپنے دیماس سے باہر آکر تلاش طعمہ میں ہر سو پھرتی تھی کہ ناگاہ چمڑے کی بدبو روباہ کے ناک میں آئی اُسطرف گئی دیکھا کہ ایک پوست پارہ سڑا پڑا ہے اوسے چبانے لگی اُسکے قریب میں ایک گاؤن تھا وہاں سے بہت مرغیاں چگتی ہوئی باہر آئیں اور ایک لڑکا زیرک نام اونکے ساتھ محافظ تھا روباہ کو طمع یہ ہوئی کہ اس پوست کو چھوڑ کے ایک مرغ انمیں سے شکار کیجیے اور گوشت تازہ کھایئے اس خیال میں اودھر روانہ ہوئی کہ اثنار راہ میں ایک شغال سے دوچار ہوئی شغال نے پوچھا کہ کہاں جاتی ہی اور کیون متفکر ہے روباہ نے کہا کہ اے عزیز ان مرغونکو دیکھتا ہی کہ کس فربہی اور لطافت سے ہیں اور میں کئی وقت بھوکی ہون رزاق نے پوست پارہ مجھے عنایت کیا تھا مگر جاذبہ شوق اسکا مقتضی ہی کہ انمیں سے ایک مرغ پکڑ کے اس سے کام جان کرون کہ وہ گوشت لذت حیات رکھتا ہی شغال نے کہا کہ میں ایک مدت سے اس کمینگاہ میں ہون کہ انمیں سے ایک کو شکار کرون مگر وہ غلام زیرک کہ انکا نگہبان ہے طریق محافظت اسطرح پر جانتا ہی کہ صیاد خیال اُسکی پاسبانی کے خوف سے صورت منصورہ مرغ کے دام میں نہیں لاسکتا ہی اور نقاش فکر اُسکے بیم نگہبانی سے نقش اُسکا لوح خیال پر نہیں کھینچ سکتا ہی اور میں اسی فکر میں مدت سے ہون پر کچھ فائدہ نہوا تو نے جو یہ پوست پارہ پایا ہی اسے غنیمت جان اور اس فضولی سے درگذر **بیت نک سخ** جو بلا تقدیر سے اُسپر قناعت چاہیے اور زیادہ کی توقع خبط ہی نقصان ہی + روباہ نے کہا کہ اے برادر جب تک دل کی مراد ترقی کیساتھ حاصل ہو متصور ہو تب تک حضیض نکبت کیطرف ارادہ کرنا حیف عظیم ہے اور جب تک چمن آسایش میں گل عشرت کا نظارہ ممکن ہی قدم خارستان دنات میں رکھنا عیب فاحش ہے اور مجھے ہمت عالی نہیں چھوڑتی ہی کہ یہ پارہ پوست پر بہر جھکاؤن اور گوشت فربہ تازہ سے دست بردار ہوں شغال نے کہا کہ اے خام طمع حرص ناپسندیدہ کا ہمت عالی نام رکھا ہی تخم عمل ناستودہ کا بزرگی لقب کیا اور اسبات سے خبر نہیں کہ بزرگی درویشی میں ہے اور راحت قناعت میں اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہے کہ جو تیرا نصیب دیوان رزاق سے مقرر کردیا ہی اُسپر خوش رہ اور جو کہ طالب فضولیکا ہوا ہی خراب اور سرگردان رہا ہی ؎ رزق مقسوم ست وقت آن مقرر کردہ اند + پیش وقت و بیش قسمت طمع داری جاہلی + اور میں یہ ڈرتا ہون کہ اس فضولی کے باعث سے کہ ارادہ کیا ہے تو نے وہ پوست کیا بلکہ جان بھی ہاتھ سے نجائے اور تیرا قصہ اُس درازگوش سے بہت مشابہ ہی کہ دُم طلب کرتا تھا کان بھی کھوئی روباہ نے کہا کہ یہ کیونکر تھا **حکایت قصہ درازگوش بیدم** شغال نے کہا **مثنوی** بود دست خری کہ دُم نہ بودش + روزی غم بیدمی فزودش + از ہر قدمی قدم ہمی زد + دُم می طلبید و دُم نمی دید + ناگہ نہ زراہ اختیاری + بگذشت میان کشت زارے +

Marfat.com

وصفان پسرش ازگوشہ دید + برجست وازدو دگوش بُرید + مسکین خرآرزوی دُم کرد + نایافتہ دُم دوگوش گم کرد + آنکس کہ زحد بروں نہد گام + این ست سزائے او سرانجام + روباہ نے نہایت تقاضائے حرص سے منہ شغال کیطرف سے پھیر لیا اور کہا کہ تو دیکھ میں کس لطائف الحیل سے مرغونکو شکار کرتی ہون یہ کھکر مرغون کیطرف روانہ ہوئی شغال سمجھا کہ میری نصیحت اُسپر طمع پر اثر نہ کریگی اپنے بھٹے کی طرف روانہ ہوا اور ادھر وہ پوست پارہ ایک زغن غوطہ مار کے پنجے میں لیگئی ہنوز وہ بام مرغون تک پہنچی تھی کہ زیرک نے جست کرکے ایسی چوبدستی روباہ پر ماری کہ صدمہ شدید سے پھینچا پر جان سے بچ گئی روباہ نے جان بڑی غنیمت جان کے ارادہ اُسی پوست پارہ کیطرف کیا اُسے بھی نہ پایا دست دُعا بلند کیا اور آسمان کیطرف دیکھا اُس زغن پر نظر پڑی دیکھا کہ وہ پوست پارہ اُسکے چنگل میں ہے روباہ نے الم نایافت مرغ سے اور پوست تازہ کے تلف ہونیکی حسرت سے یہانتک سر زمین پر مارا کہ دماغ پریشان ہوگیا مقصود اس مثل کے ایراد سے یہ ہے کہ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے ایک رکن کہن سلطنت کو ہلاک کیا اور جو کہ باقی ہیں اُنکی بھی فکر نہیں کرتا ہے یعنی امرا اور وزرا اور افسران فوج سب سراسیمہ ہیں اور شتربہ اب کسیطرح ہاتھ نہ آئیگا پر باقی ماندہ نکو برباد نہ کیجئے شیر نے کہا کہ بات معقول کہی تو نے لاکن شتربہ کے مقدمہ میں خطائے عظیم مجھسے ہوئی اسلئے اکثر خیال میرا اوسکی تلافی میں رہتا ہے پلنگ نے کہا کہ اے شہریار اوسکی تلافی اضطراب سے حاصل نہوگی بلکہ اسکو تدبیر صائب اور رائے درست چاہیئے اب فلاح کا امین ہے کہ بادشاہ ترک جزع و بیخودی فرمائے اور بجائے کار تدبیر پر رکھے اور تحقیق مہم شتربہ میں ایسی تدبیر فرمائے کہ مطلب راست براست واضح ہو جائے اگر شتربہ کا حال جو کچھ کہ مظہر نے ظاہر کیا تھا اور اسکی اسی طرح تھا تو وہ اپنے جرأت عذر اور کفران نعمت کو پہنچا خوب ہوا اور اگر حاسد نے افترا کرکے اُسے قتل کردیا ہے تو اوس نمام بدانجام کو ہدف تیر انتقام کرنا واجب ہے شیر نے کہا کہ وزیر ملک تو ہے اور تیری رائے صواب اندیش پر مجھے ہمیشہ سے وثوق کلی رہا ہے اب تو ہی اس مقدمے کو کوشش بلیغ سے تحقیق کر اور مجھے گرداب تفکر سے نکال پلنگ نے کہا کہ اقبال شاہی سے اندک عرصے میں اس کا حال مفصل عرض کرونگا اور کوئی دقیقہ دقائق سے پردہ خفا میں رہنے نہ دونگا شیر اس وعدے سے خوش ہوا جب کہ شب ہوئی اور پلنگ نے اپنے دیوان سے رخصت لی قضارا گذر پلنگ کا مسکن کلیلہ و دمنا پر کہ دونون باہم متصل تھے پڑا سنا اسنے کہ دونون میں آواز بلند مباحثہ ہو رہا ہے پلنگ اول سے دمنا پر بدگمان تھا اسوقت کہ آواز مطلب گوش میں پہنچی زیادہ تر دغدغہ دل میں آیا اور اُس مسکن کے قریب ایک گوشے میں ٹھہرا ہو کر سننا شروع کیا کلیلہ نے کہا کہ اے دمنا تو نے بُرا کام کیا کہ بادشاہ کو بدعہدی و خیانت سے مشہور خاص و عام کیا اور آتش فتنہ و آشوب تمام سباع میں بلند کی دمنا نے کہا کہ اے برادر یہی خیال آتا ہے کہ ساعت بساعت یہ فساد ترقی کرتا جائیگا اور اس وبال میں تو آخر کار گرفتار نکال ہوگا بموجب اس مصرعہ کے ع خون آخر بگیتا ہونگا گریبان گیر ہے + مناسب اسکے مولف نے بھی کہا ہے **بیت** خون بہا بیگا کسی کا جو کوئی تلوار سے + وہ بھی مارا جائیگا آخر اوسی تلوار سے + اور میں یہ یقین جانتا ہون کہ جب اہل پیشہ تیرے اس فساد سے آگاہی پائین گے

Marfat.com

تو کوئی تجھے معذور نرکھے گا اور نہ تیری مددگاری کریگا بلکہ سب تیرے قتل پر متفق ہونگے اب اس باتکی معلوم ہوئیگی بعد تیرے
ہم خانگی خلاف رائے صواب اندیش ہی قطعہ بابدان کم نشین کہ صحبت بد + گرچہ پاکی ترا پلید کند + آفتاب بدین صفائی را +
پارۂ ابر ناپدید کند + اب جا اور سے آشنائی کر اور اسکے بعد تجھسے امید منقطع کر کہ مین کبھی تجھسے دوستی اور صحبت نرکھون گا دمنا نے
کہا کہ اے برادر مجھے اپنی صحبت سے محروم نر کہہ اور کار شتر یہ مین زیادہ ملامت نکر کہ کار رفتہ کا ہر بار یاد کرنا زیادہ تر ملال لاتا ہی
اور لاعلاج بھی ہی بلکہ شادمانی کر کہ جب دشمن اپنی تدبیر سے مارا گیا تو کیا جگہہ ملال اور ملامت کی ہی کلیلہ نے کہا کہ ای غافل
سادہ لوح باوجودیکہ جادہ مروت و دیانت سے منحراف کیا ہی اور اساس فتوت کو تیر غدّاری سے منہدم کیا ہی پھر بھی ابتک دعوی
صداقت کار کہتا ہی اور امیدوار سلامت و عافیت کا ہی یہہ نہین جانتا ہی کہ کوئی منتقم حقیقی بھی ہی دمنا نے کہا کہ من شامت
خیانت سے اور حیلہ و مکر کی آفت سے بیخبر نہین ہون اور قباحت سخن چینی کے اور نقصان فتنہ پردازی کے مجھسے پوشیدہ نہین ہی مگر کثرت
حسد اور حب جاہ کا مجھپر ایسا غلبہ ہوا کہ یہہ عمل مجھسے وقوع مین آیا اب اسکا کچھہ چارہ اور تدارک میرے اختیار مین نہین رہا ہی چند
پشیمان ہونا تلہون پر کیا ہو سکتا ہی ع چون کنم خود کردہ ام خود کردہ را تدبیر نیست + پلنگ یہہ تمام ماجرا سنکر شیر کی ناامیدی
یاس آیا اور کہا ایک راز ہی اوسے عرض کیا چاہتا ہون پر شرط یہہ ہے کہ عہد درست کیجئے کہ بغیر ضرورت شدید اوسکا
افشا نہو بعد سوگند و تاکید کے جو کچھہ گفتگو کلیلہ اور دمنا سے سُنی تھی سو بسو بیان کی اور ملامت کلیلہ کی اور اقرار
دمنا کا مشروحاً بیان کیا مادر اس حادثہ کی کیفیت سنکی نہایت متاسف ہوئی دوسرے دن موافق معمول کے شیر کے پاس آئی شیر
کو نہایت مغموم پایا پوچھا کہ ای فرزند اتنی فکر اور حیرت کا سبب کیا ہی مثنوی ماہ کامل تہا ہوا ہے کیون سیہا + سرد تہا تو
کیون ہے عالم کاہ کا + کیا ہوا ہی باعث رنجیدگی + کیون ہوئی ہی اسقدر کاہیدگی + شیر نے کہا کہ میرا ملال شتر بہ کے مارنیکے
سوا اور اوسکے اخلاق و اداب و آداب یاد آنیکی وجہ اور کچھہ نہین ہی ہر چند یاد سے بھلاتا ہون بھولتا نہین ہی اور جبکہ صلاح کار
ملک مین تامل کرتا ہون اوسوقت اندوہ میرا بہت بڑہ جاتا ہی کہ افسوس ایسا یار غمخوار اور چاکر وفادار کہان ملیگا مادر شیر
نے کہا کہ گواہی کے واسطے اپنی دل کے برابر دوسرا شاہد نہین ہوتا ہی اور فحوائے شہر یار سے ایسا پایا جاتا ہی کہ دل بادشاہ کا بیگناہی پر شتر بہ
کی گواہ ہی کہ اوسکا مارا جانا برہان واضح اور یقین صادق سے نہین ہوا تو غالب ہے کہ صاحب غرض نے برخلاف راستی عرض کر کے خون
اوس بیگناہ کا کر دیا ہی جس سے ہر ساعت ندامت تازہ اور اندوہ بے اندازہ ہوتا ہی اسپر عقلا نے کہا ہے کہ تو سن غضب بلجام شکیبائی
و تامل سے ایسی جگہہ روکنا ضرور ہی تا گرداب ندامت مین نہ پڑے شیر نے کہا کہ ای مادر جو کچھہ فرمایا تو نے بجا ہی اس کام مین
میرا نفس امارہ عقل پر غلبہ کر گیا اور آتش غضب نے خرمن حلم کو جلا دیا اور اب تدارک اوسکا محال ہو گیا سو صبر کے سوا چارہ نہین
لیکن بڑا رنج یہہ ہی کہ ہمیشہ کو مین بدیر تیر ملامت ہوا اور وصمہ بیوفائی کا دائمی میرے نام پر لگا جائیگا لیکن اب جو مین کلوگاؤ گاؤ کے لئے کرتا ہون سنکر

Marfat.com

اس کا یہہ ہی کہ بیجرمی گاؤ کی دلیل روشن سی سب پر ثابت کرکے انتقام لون تا کچھہ تو بدنامی میری کم ہو
اور شنزیہ کہ بصفات حمیدہ متصف تہا اور بیجرم مارا گیا اس سے زیادہ کیا ندامت ہوگی لیکن کیا کرون کچھہ بن
نہین آتا ہی لہذا چاہتا ہون کہ اسکی تحقیق مین کوشش تمام صرف کرون بعد تحقیق البتہ کوئی صورت تسکین نکل آئیگی
والا اس بخ سی جبنا میرا دشوار ہی اور اگر آپنے کچھہ اس امر مین سنا ہو یا دریافت کیا ہو تو مجھی آگاہ فرمائی مادر شیر نے کہا
بیت دل ہمارا ہی خزانہ گوہر اسرار کا ٭ ضبط لیکن قفل ہی اپنے لب اظہار کا ٭ بات سنی ہی مینے مگر اظہار اوسکا جایز
نہین ہی اور کنہ اس بات کی معلوم ہی لاکن افشار اوسکا روا نہین ہی کسواسطے کہ تیری بعض مقربین نے اوسکی کتا بمین مبالغہ کیا
ہی موجب مثل عرب کے قلوب الاحرار قبور الاسرار لمولفہ بیت عیب گوئی پیشہ مردان افشور نہین عیب
پوشی سی کوئی پوشاک زیبا تر نہین ٭ بادشاہ کو معلوم ہی کہ نقص عہد اور افشائے راز کتنا بڑا عیب ہے اور حکمانے
کسدرجہ اجتناب مین تاکید کی ہی اگر یہہ موانع نہوتے تو مفصل مین بیان کرتی اور سب اندوہ فرزند
ارجمند کے دلسے دور کردیتی مگر مجبور ہون کہ خلاف عہد نہین ہوسکتا ہی شیر نے کہا فی الحقیقت تاکید حکما کی اسیطرح ہے
مگر جسکے افشا مین مصلحت کلی اور نفع عام ہو اوسمین حکم بھی دیا ہے بلکہ یہہ وہی جگہہ ہے کہ اگر کوئی کسیکی جان
قصد ناحق کرے اور یہہ قسم شدید تاکید کرے کہ افشا اسکا نکرنا اور سامع اوس بیگناہ کی حفظ نفس کیواسطے
آگاہ کردے تا وہ حفاظت اپنی کرے ہرگز شریعت اوسے ناخوش نکرے گی اور خدائے کریم کے نزدیک
بھی گنہگار نہوگا اور کہنے والے نے جو اسمین بے محل تاکید کی ہے تو عجب نہین ہے کہ اس امر مین اوسکی
اوسکی بھی شرکت ہی شرکت ہو اور معلوم ہوتا ہے کہ مظہر جانتا ہے کہ اسکے اظہار مین میرے واسطے بھی قباحت
ہی اور اس صورت مین ظاہر ہونیکے وقت مین بچ جاؤنگا کہ مینے تو پہلے مادر شاہ سی کہدیا تہا والا اگر وہ خیر خواہ ہمارا ہی تو اوسے
کیا جگہہ ملاحظے کی ہی کہ مین مبتلا ہون اور وہ حفاظت راز غیر کرتا ہے بہلا یہ کیسی حفاظت ہی کہ مانسے کہدے اور مٹی سے
پردہ کرے امیدوار شفقت ہون کہ مجھی اس راز سی آگاہی دیجئے اور جو مصلحت اسمین ہو وہ فرمائی اوس سے تجاوز نکرونگا بیت
رازی بمیان آر کہ نامحرم راز یم ٭ بگذر ز سر ناز سر ناز کہ ما اہل نیاز یم ٭ مادر شیر نے کہا کہ جو اشارت تو نے فرمائی
بغایت سنودہ اور یہہ بات تیری نہایت پسندیدہ ہی مگر اظہار اسرار کا دو عیب کہتا ہے ایک تو دشمنی اوس شخص
کی کہ جسنے اتنی سمجھہ کر کے کسیکو محرم راز کیا اور دوسرے بدگمانی لوگونکی کہ ایسے شخص کو سبکی اور بیدیانتی کے ساتھہ مشہور کرتے ہین
اور اسکے بعد کوئی اوس سے بات نہین کہتا ہی اور دوستونکی نظر مین مردود اور مطعون خلایق ہوتا ہی بیت پنہان
کرد ہ ام زخم جگر چندانکہ میسوزد ٭ ز بیم دشمنان پیوستہ مہر بر دہن دارم ٭ اور حکما کا قول ہی کہ جسنے سر کو ہاتھہ سی دیا سر اپنا

Marfat.com

کہو یا ع خواہی کہ سر بجا بود سر بجا دار ٭ مگر فرزندار جمند نے قصۂ کابدار کا کیا نہین سُنا ہی کہ افشائے راز بادشاہ مین جرات کی
پھر آخر سر اپنا کہویا شیر نے کہا یہ قصہ کیونکر تہا حکایت ۲۰ کابدار مادر شیر نے کہا کہ ایام ماضی مین ایک بادشاہ نے تخت سلطنت کو زیور
عدل سے آراستہ کیا تہا اور شعاع الطاف اوسکی اطراف مملکت مین تابان تھے ایکروز بادشاہ شکار کو گیا جب مرغزار کے قرب پہنچا
ہر ایک تدبیر شکار مین مشغول تہا بادشاہ نے رکابدار سے کہا تو میرے ساتہہ گہوڑا دوڑا رکابدار نے بادشاہ کے فرمانیسے گہوڑا دوڑایا جب دور نکل گئے بادشاہ
نے باگ روکی اور کہا کہ رکابدار غرض میری گہوڑا دوڑانیسے یہہ تہی کہ ایک بات میرے دلمین آئی ہی سو تجھسے کہون کہ سوا تیرے اعتماد میرا اور پر نہین ہے
پر شرط یہہ ہے کہ ہرگز کبہی زبان پر نہ لانا رکابدار نے زمین ادب کو بوسہ دیا اور کہا کہ اگرچہ یہ ناچیز قابلیت اسکی نہین رکہتا ہی کہ شہریار راز اپنا مجھسے
فرمائے لیکن آفتاب سلطنت اگر اس ذرۂ بیمقدار پر پرتو افگن ہی تو اس راز کو جانسے بہی زیادہ عزیز رکہونگا اور نسیم وصبا بہی کبہی اوسکی بو
نپائیگی للہ بیت جان جسطرح رہتی ہی بدن مین پنہان ٭ اسطرح مین تیرے راز کو رکہونگا نہان ٭ بادشاہ نے اوسکو آفرین کی اور
کہا کہ مین اپنے بہائی سے نہایت اندیشہ ناک رہتا ہون اور یقین جانتا ہون کہ وہ قابو پاکے کبہی میرے قتل مین کمی نکریگا سو مین نے بہی یہی صلاح
اولی سمجہی ہے کہ پہلے اوسکی قابو پانیسے اوسے راہ عدم دکہاؤن اور اس دغدغہ سے دل اپنا خالی کرون تو خبردار رہ اور ہمیشہ میری محافظت
مین سرگرم رہا کر اور جویا اوسکی مصلحت کا در پردہ رہا کر اپنی جگہ وہ کیا تدبیر کرتا ہے کابدار آداب خدمت بجا لایا اور نہایت تاکید وسوگند سے
اس راز کے اخفا کا وعدہ کیا ہنوز منزل کو نہ پہنچا تہا کہ رکابدار کے دلمین بیوفائی نے راہ کی اور کفران نعمت کا خیال کیا نظم دل بہر
مردمان مکن نہ کہ در گذارد ہر ٭ بوے یاری وفا دہیچ ہمدم یافت نیست ٭ راز با دل گفتم وبسیار خوردم خون از و ٭ کاشکے دانستمی اول کہ
محرم یافت نیست ٭ رکابدار منزل کو پہنچکر بادشاہ کے بہائیکے پاس پوشیدہ حاضر ہوا اور اوس راز کو مو بمو بیان کیا برادر شاہ نے اوسے
انعام دیا اور وعدہا بسیار سے امیدوار کیا اسکے بعد نہایت ہوشیاری سے اپنے آپکو بچاتا رہا ایک دن موقع وقت کا پاکے برادر بزرگ کو
قتل کیا اور آپ تخت سلطنت پر بیٹہا اول یہہ حکم دیا کہ اوس رکابدار کو قتل کرو اوسنے زبان زاری کہولی اور کہا کہ اے بادشاہ
میرا گناہ آپکی خیر خواہی کے سوا اور کیا ہے اور جو مین نے کیا اوسکی جزا کیا یہی ہے بادشاہ نے کہا راز فاش کرنیکے برابر کون
گناہ ہوگا اور میرے بہائی نے سب ملازمون مین مجہے اختصاص دیا اور اپنا محرم راز بنایا اوسکا بدلا یہی تہا کہ تو نے اوسکا
راز فاش کرکے اوسے میرے ہاتہہ سے قتل کروایا مجہے تجہپر کیونکر اعتماد آئے ع از ہمدم بیوفا جدائی خوشتر ٭ ہر چند رکابدار نے
عذر پیش کئے کوئی کام نہ آیا آخر کار اوس بیوفا کا تن سر سے جدا ہوا فائدہ اس مثل سے یہہ ہے کہ فاش کرنا راز کا سوا ضرر کے کبہی
سود بخش نہین ہوتا ہے شیر نے کہا کہ اے مادر مہربان اگر وہ اظہار کرنیوالا رازدار ہوتا تو تجھسے یہ راز کیونکر کہتا جبکہ وہ خود
متحمل اس رازداری کا نہوا پہر دوسرے سے توقع رازداری کیون کہتا ہے بلکہ اوسکی غرض یہی ہے کہ یہ راز مخفی نرہی والا وجہ
کیا تہی کہ غیر سے وہ کہتا اور مجہمین تجہمین کہ جدائی ممکن نہین ہے، یون اظہار راز کرتا پر جانتا ہوگا کہ ان اپنے بیٹے کا بچ اور ہلاکت کیونکر

Marfat.com

گوارا کریگی لہذا اوسے تجھسے ظاہر کیا بلکہ شعر مولف کا اسکا گواہ ہے بیت کرسکا جب خود نہ وہ اخفائے راز + غیر سے کیا شکوہ
ے افشار راز + اب متوقع اسبات کا ہون کہ اظہار مین امر حق کے عنداللہ اور عندالخلق بہی مضائقہ نہین ہے پہر جو کچہہ حق ہے اوسکی اظہار مین
مجہپر کیون احسان نہین فرماتی ہے کہ یہ بار غم میرے دلسے دور ہو اور اگر اسکی تفصیل مین کچہہ مضائقہ ہو تو مجمل ارشاد کرو اور اگر تصریح مین بیان
کرنا تیرے نزدیک منع ہے بار اشارہ سے دریغ نہ کہہ مادر شیر نے کہا بشرطیکہ وہ بدکردار کہ یہ فتنہ برانگیختہ کیا جسکا ہی سزا کو پہنچے اور
جمال عفو اوسکے دیدۂ بیباک کو راہ صدق وصفا مین دانستہ نابینا بنا ہے دکہایا نچاہیے اور شفاعت کسیکی اوسکے حق مین قبول
نفرمائے تو مین کچہہ بیان کرون ہر چند فضیلت عفو مین علمائے دین نے اور عارفان معارف حق الیقین نے مبالغہ بہت فرمایا ہی
مگر ایسے شخص کے حق مین کہ جسکا فساد باعث خونریزی ناحق اور موجب تذلیل سلطنت ہو عقوبت بہتر ہے عفو سے اور ایسے گناہ
کے مقابلہ مین کہ جسکی مضرت پادشاہ کے نفس پر عاید ہو اور لوث بدعہدی اور خیانت مین متہم ہو اگر انتقام نکیا جاے تو مفسد و نیکی
دلیر یکا باعث ہی اور ستمگار ونکی قوت اور جرأت کا موجب ہوتا ہے پس زنہار عفو اور اغماض کی جگہہ نہین ہے کہ نص قاطع معلوم ہوا ہے
کہ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ اسلئے اوسکا تدارک واجب ہے شیر نے کہا جو کچہہ فرمایا تو نے بجان قبول ہے مادر شیر نے کہا کہ وہ
دمنا تمام بدانجام ہے کہ مرتکب اس امر قبیح کا ہوا اور پادشاہ پر اوسکا دمدمہ اثر کر گیا شیر نے کہا کہ جانا مین نے کل اسکا تدارک مناسب
کیا جائیگا مادر شیر نے اپنی منزل کو رجوع کی شیر نے بعد تامل بسیار احضار ارکان دولت کو حکم کیا حسب الحکم شاہی سب ارکان دولت
دوسرے دن حاضر ہوئے اور مادر شیر بہی تشریف لائی اور دمنا بہی ابا دمنا نے فراست سے جانا کہ دربار کہلا اور راہ رہائی بند ہی تجاہل عارفانہ کر کے
ایک خواص محفل سے پوچہا کہ اس جماعت کے اجتماع کا سبب کیا ہی اور کون بات حادث ہوئی ہے کہ پادشاہ متغیر مزاج ہی مادر شیر نے سوال
دمنا کا سنکر آواز بلند کہا کہ پادشاہ کو تیری زندگانی نے متغیر کیا ہے اور تو نے کہ ایسے رفیق جانثار کے حق مین خیانت کی نہی
پردہ اوسکا اوٹھہ گیا اب پادشاہ چاہتا ہے کہ ایکدم تجھے زندہ نچھوڑے دمنا نے کہا کہ بزرگان متقدمین نے کوئی دقیقہ
دقایق عالم سے باقی نہین کہا ہے کہ متاخرین کیواسطے روشن نکر دیا ہو ایک ادنکے سخنان حکمت آمیز سے یہہ ہے کہ جو شخص پادشاہ کی
خدمت مین کمیت اور یکرو ہوتا ہے جلد پایہ تقرب کو پہنچ جاتا ہے مگر سب ارکان دولت مقتضاے حسد سے اوسکی دشمن ہوجاتے ہین اور راہ مینے
مطلب کیواسطے کو نقصان پادشاہ کا اوسمین متصور ہو چاہتے ہین کہ ہزار حیلے سے اوسے خراب کرین اسلئے اکثر افزا اوسکے حق مین تجویز کیا کرتے
ہین موجب مثل عرب کے وَالْمُخْلِصُونَ عَلَى خَطَرٍ عَظِيمٍ اسیواسطے اہل حقیقت بشت بیوار اور رو بہ پروردگار رکہتے ہین اور اس
دنیا ناپایدار پر نفرین کرتے ہین اور خدمت خلق اور عبادت خالق مین مصروف رہتے ہین مگر خداے کریم کو غفلت اور ظلم ہرگز پسند
نہین ہے اور کبہی جزا بد کی نیکی اور عوض نیکی کا بدی نہین ہوا ہے اور پادشاہ کو حق مین عدل سے کوئی عمل بہتر نہین ہے مگر کمیاب ہے بیشتر کام
حکام کے بانواع تفاوت صفات خالق سے برخلاف ہوتے ہین کیونکہ کبہی مجرمان لازم العقوبۃ کو مخلصونکی طرح سرفرازی دیتے ہین اور کبہی

Marfat.com

بیگناہان واجب الرعایۃ کو خائنونکے مانند عذاب جانکاہ سے مواخذہ کرتے ہین بقول سعدی علیہ الرحمۃ یعنی گاہی بسلامی برنجند و گاہی بدشنامے خلعت ہند کسلئے کہ ہوا انکے حال پر مبتولی ہے (غالب ۱۲) اور خطا انکے اغماض مین غالب اور خیر و شر انکی نظر مین یکسان ہے اور نفع و ضرر انکی نگاہ مین برابر بعض اوقات اگر کوئی خزانہ روے زمین کا نپا انکو دے کچھہ احسان نما نیگے اور کبھی مسخرے کو دشنام پر سرفراز کرینگے لازم یہہ تہا کہ مین بادشاہ کی درگاہ سے دور رہتا بلکہ بناویہ عزلت سے قدم باہر نہ رکہتا کہ بادشاہ کی نزدیکی آتش سوزان ہے اگر قریب اسکے نہ جاتا تو اس سوزوگداز مین نہ پڑتا سچ یہہ ہے کہ جو کوئی کہ قدر عزلت کی نہجانیگا اور بادشاہ کی خدمت کو طاعت خالق پر ترجیح دیگا اسے وہ پہنچیگا جو زاہد گوشہ نشین کو پہنچا مادر شیرین کہا کہ قصہ زاہد کا کیونکر تہا **حکایت زاہد گوشہ نشین** دمنا نے کہا کہ ایک زاہد تعلق دنیا سے انقطاع کرکے گوشہ صحرا مین بجہونپڑی ہاتہا سوا تان کشکین (۱) اور لباس پوستین کے کوئی خواہش نرکہتا تہا الموعلقہ (۵) تہا لباس عاریت سے اوسکو عار ✤ دامن صحرا کو سمجہا جامہ دیبا ✤ بامزہ اوسکو نہ بہاتی تہی غذا پنیان کہاتا تہا وقت اشتہا ✤ تہا تنعم سے نہایت دل نفور ✤ فقر اور فاقہ سے ہوتا تہا سرور ✤ اوس پیر مرد کی صلاح و تقوے کا شہرہ تمام اوس ولایت مین مشہور ہوا اور مخلوق حق جوق جوق دور و نزدیک سے زیارت اور حصول برکت کیواسطے آمد و شد کرنے لگے چونکہ اثر نور عبادت جبین مبین زاہد سے ساطع تہا اسلئے اعتقاد خلق اللہ کا روز بروز زیادہ ہوتا جاتا تہا ہرچند زاہد انکے آمد و شد کا رہ تہا پر کوئی نہ مانتا تہا اور بادشاہ اوس ولایت کا عاقل اور باذل اور درویش دل تہا کہ رضاے الٰہی کو ہواے بادشاہی پر مقدم جانتا تہا اور اقتدا لے اخلاق انبیا اور پیروی سیرت اولیا کا بجان خریدار تہا (۵) سیرت پاکیزہ و خوی خوش و کردار نیک ✤ با فقیری خوش بود با شہریار خوشتر ست ✤ جب کہ خبر پیر گوشہ نشین کی اوس صدر نشین سلطنت کو پہنچی بحکم بعد الامیر علی باب الفقیر کی ملازمت کو زاہد کی باخلاص تمام حاضر ہوا اور استمداد پند و اندرز چاہی زاہد نے کہا کہ اے بادشاہ اس جہان کی دو اقلیمین ہین ایک فانی کہ اوسے دنیا کہتے ہین دوسری باقی کہ اوسکا عقبیٰ نام کہا ہے ہمت عالی مقتضی اسکی ہے کہ سر اپنا اقلیم فانی کیطرف نہ جہکائے بلکہ نظر اقلیم باقی کیطرف رکہی بادشاہ نے کہا کہ تسخیر اوس سلطنت باقی کی کسطرح میسر آتی ہے زاہد نے کہا دستگیری کرنا مظلومونکی اور فریاد سننا محرومونکی کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ ارحم ترحم یعنی رحم کر کہ تجہپر رحم کیا جاے اگر بادشاہ کو آسایش آخرت چاہیے تو آسایش رعیت مین کوشش کرے (۵) کریگی عیش وہی بادشاہ عقبا مین ✤ ملا ہے جنسے رعیت کو عیش دنیا مین جبکہ زاہد نے اسطرح کا وعظ فرمایا فرمایا بادشاہ کا صندوق دل جواہر موعظت سے بھر گیا پس اوسیدم دست ارادت دامن زاہد مین ڈالا یعنے مرید ہوا چند روز گذرے تہے کہ ایکدن بادشاہ زاہد کی خدمت مین حاضر تہا کہ ناگاہ گروہ داد خواہونکا تغیر الغیاثات تا آسمان پہنچانے لگا زاہد نے سبکو نزدیک بلاکر حال پوچہا اور دادا اونکی شریعت کے موافق بادشاہ سے دلوائی بادشاہ صورت سے اس فیصلے کے کہ باین خوبی زاہد نے کیا نہایت خوش ہوا اور کہا کہ اے راہنما امیدوار ہون کہ فیصلے داد خواہون کے آپکی راے صواب اندیش کے موافق ہوا کرین تو بہتر ہے کہ بیشتر اہل کار غرض نفسانی سے پردہ تقریر مین حق کو باطل اور باطل کو حق بنا دیتے ہین اور یہ مظلمہ روز جزا میری گردن

Marfat.com

پر آئیگا کہ مین بذات خود کثرت امور سے سب جزئیات کو پہنچ نہین سکتا ہون زاہد نے اسبات کو سنکے خیال کیا کہ جو شخص کہ باعث امور خیر ہوتا ہی ثواب اوسکا درگاہ خدا سی بے نہایت پاتا ہی اگر تیری بہت سے خلق خدا راحت پاوے تو یہ تکلیف بہتر ہی راحت سے اس نیت سی کہنا بادشاہ کا قبول کیا اسکے بعد جو معاملے اور حاجتین مخلوق کی زاہد تک پہنچی تہین اور زاہد بادشاہ سی کہتا تہا اور بادشاہ اوسی بطیب خاطر قبول کرتا تھا اس صورت مین عالم عالم فیض جاری ہوا اور ثمرہ عدالت بادشاہ اور نیک دیانتی زاہد کی ازماہی تا ماہ پہنچی آخرکار انتظام اوس سلطنت کا زاہد عالیمقام کے دامن مین باندہا گیا اور تصرف امور مالی و ملکی قبضۂ اختیار مین زاہد کے وزیر و وزیر زیادہ ہونے لگا اور سودائے حب جاہ دماغ مین زاہد زہد پناہ کے دمبدم زیادہ ہوتا گیا اور تمنائی اسباب ثابت نے سر زاہد کو بالین قناعت سے پھیر کے متوجہ تاج و تخت اور غرور اور نخوت کا کیا بہ قول گویا بیت بیخود ہونکو مئی حب جاہ سے بہکایا اس خمار نے کسکو راہ سے + یہہ دنیای فریبندہ وہ بلا ہی کہ اس نے بہت سے شیر مردون کو لپاصید کیا ہی اور یہہ وہ ال غدار ہی کہ اکثر رستم منشون کو بلند پیرزن کے چاہ محبت مین ڈالا ہی جبکہ زاہد نے بجاے آداب شور ریاضت لقمہ غذای راحت نوش کیا ذوق عبادت فراموش ہوا اور حلقہ حُبُّ الدُّنیا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ کا نمین پڑا پس جان دلسے دنیا کا حلقہ بگوش ہوا اور بادشاہ نے بہی جبکہ تدبیر زاہد کی موافق مصلحت کے دیکہی تمام احتیاج ملکی و ملکی دست زاہد مین سپرد کی درویش کو پہلے اندیشہ ایک بات کا تھا اب غم جہانکا پیدا ہوا اور آگے خیال ایک گلیم کا تھا اب فکر تسخیر اقلیم پیش نظر ہوئی ایکدن درویش صاحبدل کہ زاہد کی خدمتمین مدتسے فیضیاب تھا بعد عرض خدمتمین زاہد کے استفادے کی واسطے حاضر ہوا دیکہا کہ ورع زاہد کا سراپا حُب جاہ سی مبدل ہو گیا ہی اور نور باطن سے کچہہ اثر باقی نہین رہا آتش حسرت کا نون سینہ درویش مین شعلہ زن ہوئی لمولفہ بیت ہو گیا گمراہ سالک خضر فرخ پے کہان + مرحلا بیمار جب پیر جاہ ایسے ہی کہان + جبکہ شب کو خلق نی بالین خواب پہ سر رکھا اور غوغا کم ہوا درویش نے زاہد کی خدمتمین عرض کیا کہ ای مرد خدا یہہ کیا حالت ہی کہ مشاہدہ مین آتی ہی بیت گل کیا ہوئے جو کانٹون سے سب باغ بھر گیا + کیا ہو گئی وہ فصل و موسم کدہر گیا + اور یہہ آتش حسرت ہی کہ خرمن تسکین باران طریقت کو جلاتی ہی یعنی آسایش نفس اور رضامندی رب کریم کو برباد کر کے اس بلای بیدرمان کو کہ برہمزن خانمان دین اور خراب کنندہ آرام نفس اور صدق و یقین ہی اختیار کیا ہی تو نے زاہد نے سنکے زبان حیلہ سازی کھولی لیکن وہ بات کہ محک امتحان معرفت پر کامل العیار ہون ہونسکے کہ قلب ملمع کا سے زر خالص نہین ہوتا ہی درویش نے کہا کہ ای زاہد با خدا یہہ خدا انصاف کر کہ تو خوب جانتا ہی کہ یہہ جو فرمایا تو نے سب بہانہ نفس کا ہی مگر خلاصہ مافی الباب یہہ ہی کہ خاطر مبارک بکلی مائل متاع دنیا ہوئی ہی اور ضمیر منیر عالی قیدمال و جاہ مین مبتلا ہو کے اوج سعادت سی حضیض مکنت کا مائل ہوا ہے افسوس ہزار افسوس کہ کس جگہہ پونہچکے پھر کہانکا قصد کیا ہی اب بہی کچہہ نہین گیا ہی پنجہ فریب شیطان سی نکل اور دامن توکل از سر نو پہر ہاتہہ مین مضبوط پکڑا اور نوالہ زہر آلود دنیا تھوک ڈال کہ عیش دنیا سب غم ہی اور فربہی اسکی سب ورم ہی بموجب بیت واقف کے بیت عیش دنیا غم بود نمیدانستم + فربہی جملہ ورم بود نمیدانستم + زاہد نے کہا کہ ای دوست غمخوار آمد و شد خلق سے سیر کے حال مین کچہہ تغیر نہین آتا ہی اور دل بیمار اور دست بکار رکہتا ہون مہمان نے کہا کہ تجہے اپنے حال سے خبر نہین ہی اس سبب سے کہ حبب جاہ شراب بیہوشی ہے وہ اسقدر

Marfat.com

تجھے پلائی ہے کہ چشم بصیرت بالکل جاتی رہی اور جبکہ آنکھین تیری سرمہ قابض ارواح سی ہونگے اسوقت پھر پشیمانی فائدہ
نہ بخشیگی اس قطعہ پر میرے نظر کر بیت دنیا کی نہ کر تو خواستگاری + اس سے کبھی بہرہ ور نہوگا + آخاز خرابی اپنی مت کر +
قجبہ ہے یہ اس سے گھر نہوگا + اور یہ مثل تیری ای زاہد مانند اوس نابینا کے ہی کہ کوڑے اور سانپ مین کچھہ فرق نکیا
اور کسیکا بھی کہنا نہ مانا آخر اوسی باعث سی ہلاک ہوا ذاہد نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر تھا حکایت نابینا کہا کہتے ہین
ایک نابینا ایک بینا کے ساتھہ ہم سفر ہوا ایک شب صحرا مین مقام کیا جبکہ طیاری کوچ کی ہوئی نابینا اپنا کوڑا
ڈہونڈہنے لگا قضارا ایک سانپ پڑا ہوا سوتا تھا اندہا سمجھا کہ یہہ کوڑا ریشم کا بنایا ہوا مجھے مفت ملگیا بہت خوش ہوا
اور سوار ہوکر چلا جب کہ صبح ہوئی اور آفتاب نکلا اوسوقت اوس آنکھہ والے نے دیکھا کہ اندہے کے ہاتھہ مین سانپ ہے
چلایا کہا کہ ای اندہے تیرے ہاتھہ مین سانپ ہے زہرناک جلد پھینکدے ورنہ کاٹ کہائیگا اندہے نے بدگمانی کی کہ یہہ کوڑا
بیش قیمتی ہے یہہ ہمراہی میرا چاہتا ہے کہ اسی حیلے سے اگر پھینکدے تو مین اوٹھالون اندہا بولا کہ ای رفیق کوڑا میرا گم ہوا
تھا اللہ تعالے نے اوس سے بہتر کوڑا مجھے بخشا ہی اگر نصیب تیرا یاری کریگا تو تجھی بھی مل جائیگا یہہ کیا نیت ہی کہ میرے
کوڑے پر کرتا ہے اور مین ایسا احمق نہین ہون کہ تیرے دم دینے سی ایسا کوڑا پھینکدون مرد بینا ہنسا اور کہا کہ ای
برادر حق ہمراہی کا یہی ہے کہ مین جانتا ہون کہ یہہ سانپ تجھی ہلاک نکرے نابینا آزردہ ہوا اور کہا کہ یہہ صاف بینتی ہے
کہ کوڑا میرا اس حیلے سے لیا چاہتا ہے یہہ سودائی خام سر سے نکال ڈال کہ مین کہو کا نہین کہا نیکا ہر چند اوس نے مبالغہ
کیا نابینا نے ہرگز نہ مانا آخر جب آفتاب بلند ہوا اور گرم ہوئی اور مار برف زدہ تابش آفتاب سے ہوش مین آیا اور افسردگی
اوسکی رفع ہوئی دیکھا کہ مین ایک شخص کے ہاتھہ مین ہون اور وہ ہر بار ہاتھہ سے ملتا ہی یکبارگی سانپ اوسکی ہاتھہ مین لپٹ گیا
اور کمال غضب سے دانت مارا فوراً نابینا ہلاک ہوگیا یہہ مثل اسلئے لایا ہون کہ تو اس دنیا پر فریفتہ نہو اور اسکی محبت کو دل مین
جگہہ نہدے کہ زخم اسکا مار سیاہی ہی بہت زیادہ ہی زاہد کلام درویش کا سنکے سمجھا کہ واقعی یہہ مرد باخدا سچ کہتا ہی اس ندامت سے رونا شروع کیا
اور دولت گم گشتہ پر کہ حب جاہ جانکاہ سی برباد ہوتی تھی ہزار افسوس دست تاسف سے ملتا تھا اور تمام شب مانند شمع پروانہ کی گریان اور
سوزان رہا جبدم کہ زاہد سفیدہ پوش صبح نے مسجادہ آفتاب محراب مشرقین بچھایا خلایق نے اپنی عادت کے موافق زاہد کے دروازے پر ہجوم
کیا اور ہر ایک نے حسب عادت زبان ثناء صفت کھولی اور شیطان نے پھر افسون تازہ دم کیا اور از سر نو باد نخوت نے انفاس مردم سی حرکت
کر کے دماغ زاہد کو پند درویش اور ندامت شبینہ نسیاً منسیاً ہوگئی بموجب اس شعر کے سہ روز کہتا ہون نہونگا کل سی مین سودای عشق
بر سر ہوتا ہی دونا جوش پر سودای عشق + القصہ زاہد بدستور سابق اپنی کام مین مشغول ہوا اور شلجمہ جمیع امور سلطنت مین دخل کلی کیا یعنی سب امرا
اور وزرا کو اونکی عہدہ سے معزول کر دیا اور مقدمات عدالت مین بھی تفسا غالب ہوئی اور باب رشوت بھی بخوبی وا ہوا حتی کہ ایک شخص کو ناحق زاہد نے حکم قتل کا دیا

Marfat.com

اوس شخص کے قتل ہونیکے بعد اوسکے ورثہ حضور بادشاہی مین مستغیث ہوئی کہ زاہد نے ناحق فلانے کو قتل کیا شرعاً
ہمین قصاص زاہد پر پہنچتا ہی بادشاہ نے اونکا معاملہ دارالقضا مین سپرد کیا بعد تحقیق حق قاضی نے حکم دیا کہ زاہد کو قصاص مقتول مین
گردن ماری جنانچہ زاہد اوسکے قصاص مین مارا گیا یہہ مثل ا واسطے دار دکی ہی کہ مین سر اپنا محراب طاعت خدا سی بچیدہ کرکے
آستانہ بادشاہی پر رجوع لایا اور گردن کو فرمان برد روگار عالم سے کہنچکر جانب سریر شاہی جہکایا اب جو بلا کہ تجویز کیجاے اوسکے
سزاوار ہون مین دمنا نے جبکہ کلام قناعت انجام تمام کیا ملازمان سریر سلطنت اوسکی فصاحت لسانی پر متحیر ہوے اور شیر نے
سر اپنا جہکا لیا اور حیران تھا کہ کیا کرون اسکے بعد کہا کہ کوئی دمنا کو جواب دے یا ہ گوش کہ سب مصاحبان بادشاہی مین اختصاص
رکہتا تھا منہہ دمنا کیطرف پھیرا اور کہا کہ تونے یہہ مذمت بادشاہ کی ملازمت کی بیان کی کہ جسکی بدولت افتادہ خاک فلک
الافلاک کو پہنچا یہہ حیلتیری نتھی کہ کلام واہی دور از ادب زبان پر لائی آگاہ ہوے دمنا ایکساعت عمر بادشاہ کی کہ جو عدل و داد اور رعیت پروری
مین گذرے تو اور ونکی ایکسال کی عبادت کے برابر ہے اور اکثر سجادہ نشینان محراب زہد طاعت اور تاجداران کشف کرامت نے
خدمت بادشاہ کی اسیواسطے اختیار کی ہی کہ ملازمت ملوک کو نصف سلوک کہتی ہین کہ کارسازی ستم رسیدونکی اور چارہ سازی
محنت کشیدونکی بہترین عبادت سی ہے اور اسپر حکایت پیر روشنضمیر کی شاہد ہی دمنا نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر تھا حکایت پیر روشنضمیر
کہا کہتے ہین کہ شہر فارس مین ایک شیخ تھا کہ اوسی پیر روشنضمیر کہتے تھے اور طنطنہ اوسکی ولایت و کرامات کا قاف تا قاف پہنچا
تھا ایکروز درویش سیاح ماوراء النہر سے عزیمت احرام حریم زاہد باندہ کرکہ مشقت بسیار نواحی پارس مین پہنچا اور بعد قطع
بادیہ خرمان منزل امن و امان زاہد مین نزول کیا اور بصد ادب خاک آستان شیخ کو بوسہ دیا اور خادم خانقاہ سی کہا کہ مین مسافت بعید سے
حاضر ہوا ہون میرا حال عرض کرد و خادم نے کہا کہ ای درویش اندک صبر کر کہ شیخ بادشاہ کی ملازمت کیواسطے گیا ہی آتا ہی تیرا
بعد تیرا حال عرض کیا جائیگا اس درویش نے افسوس کیا کہ مینے مفت اپنی اوقات برباد کی اور اتنا رنج راہ کہینچا و آاس فقیر
کہ جو بادشاہ کی ملازمت کو جاے اور اغنیا کی صحبت کا مائل ہوا اوس سے کیا فائدہ ملیگا اور مطلب دینی ایسی دنیا دوست سی کیا حاصل
ہوگا فقیر وہ ہی کہ جنبی اس شعر پر گویا کے عمل کیا ہی **بیت** چہوڑ دنیا کر قناعت بیٹہہ کنج فقر مین + خاک مت سر پر اڑا ظل ہما کیواسطے
+ اسکے بعد خانقاہ سی نکلا اور بازار کی طرف روانہ ہوا اور ہزار ندامت سے اپنی محنت رائگان پر متاسف چلا جاتا تھا کہ ناگاہ کوتوال
شہر کی آنکہہ اوسپر پڑی قضارا درد قیدی اوسی شب زندان سے بہاگا تھا اور اس شخص سے شباہت رکہتا تھا کوتوال نے درد
گریختہ سمجہکر گرفتار کیا اور سیاستگاہ مین بہیجا اور حکم دیا کہ ہاتہہ اسکا کاٹ ڈالو ہر چند یہہ عذر کرتا تھا اور اپنا آنا راہ دوردراز سے
اور وارد ہونا خانقاہ درویش مین بیان کرتا تھا کوتوال کب مانتا تہا آخر جلاد نے تیغ آبدار اس درویش کے ہاتہہ پر کہینچی قریب تھا کہ پنجہ دست سے
جدا کر ڈالے کہ پیر روشنضمیر نیک ناگاہ اوس محکمہ مین پہنچا اور صورت حال دریافت کرکے کوتوال سی کہا کہ یہہ درویش ہماری خانقاہ کا ہی حسن شبہ سی تم اسکو متہم کرتے ہو یہہ

Marfat.com

تمہاری خطا ہی ہرگز اسپر دست سیاست دراز نکرنا کوتوال نے سم مرکب شیخ کو بوسہ دیا اور فرمانا اوسکا قبول کیا درویش ظلم کوتوال اور
دست ستم جلاد سی نجات پاکے شیخ کے ہمراہ رکاب ہوا اثنار راہ مین شیخ نے دوش پر درویش کے ہاتہہ رکھکے آہستہ اسے کہا کہ
ای برادر بدگمانی فقر کے حق مین مناسب نہین ہوتی ہی اگر مین ملازمت بادشاہ کی اختیار نکرتا تو تجسسی مظلومونکو کیونکر ظالمون
کے ہاتہہ سے رہائی ملتی درویش سمجہا کہ خیال میرا محض نفسانیت اور غلبہ شیطانی تھا واقعی یہہ ہی کہ جو فعل اہل کمال سی وجود
مین آتا ہی خالی فایدہ سی نہین ہوتا ہی کسواسطے کہ ارادہ درویش ارادہ خدا مین فانی ہوجاتا ہی جو چیز کہ اوس سے صادر ہوتی ہی ارادت
اللہ کے موافق سرزد ہوتی ہی اگرچہ ظاہرا اوسکا خلاف عقل اور طبع کے ہو خالی از مصلحت نہین ہوتا ہی مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ

ہست آن پسر را کش خضر میرید خلق + سر آنرا در نیابد عام خلق + در درون بحر کشتی را شکست + صد درستی در شکست خضر هست
+ چون شکسته بند آمد دست او + پس رفو باشد یقین از شکست او + کاملی گر خاک گیرد زر شود + ناقص از زر برد خاکستر شود +

غرض اس مثل کے ایراد سی یہہ ہے کہ بزرگان دین ملازمت سلاطین کو اختیار کرتے ہین اور مکروہات درگاہ ملوک سی عار
نہین رکھتے ہین یہہ سبب ہے کہ اوپر بیان ہوچکا ہی دمنا نے کہا کہ جو کچہہ فرمایا تو نے بجا ہی اکابر خدمت ملوک مین
جو تقرب ڈہونڈہتے ہین تو بنا اوسکی ایک مصلحت پر ہوتی ہی اور بغیر الہام الہی کے کسی امر کو شروع نہین کرتے ہین
اور کوئی غرض نفسانی اوسمین امیز ش نہین پاتی ہی اور جو کوئی کہ اس سیرت پر ہو پھر جو کچہہ کرے یا کہی کسیکی طاقت
نہین ہے کہ اوسپر اعتراض کرے ولیکن ہمارے امثال اس پایے کو کہان پہنچتے ہین اور یہہ جو تو نے کہا کہ بادشاہ ظل اللہ
ہوتے ہین یہہ بہی مسلم ہی مگر وہ بادشاہ کہ اونکے کام راہ خدا سے نزدیک ہون اور طریق باطل سے دور کسی کو بغرض نفسانی
عفو کرین اور نہ بے محل عقوبت فرمائین کمیاب ہین اور پسندیدہ اخلاق شہریاری ہی کہ ملازمان ستودہ خصال کو عزیز
رکہین اور غدارون اور بیوفاون کو خوار و ذلیل کرین شیر نے کہا کہ اے دمنا یہہ جو تو نے کہا سب درست ہی لیکن قصہ
تیرا بالعکس اس قول کے پایا جاتا ہی کسواسطے کہ مجموع حضار بارگاہ بادشاہی اسپر متفق ہین کہ شتربہ ملازمان بادشاہی مین پسندیدہ
صورت اور سیرت خیر خواہ اور صواب اندیش ریاست تھا تیرے آتش فساد سی اوسکا خرمن ہستی جل گیا بلکہ تیرے فساد انگیزی
سے بادشاہ کی بنیاد وفاداری منہدم ہوگئی بیت آتشے بر فروختے ز حسد + عالمی را بسوختی ز حسد بیت حسد کی آگ کو کیا
شعلہ ور کیا تو تمنے + یرنگ کاہ جہان کو جلا دیا تو نے + دمنا نے کہا کہ ضمیر منیر عالی سی پوشیدہ نہین اور حاضر خضور ہی سب جانتے
ہین کہ مجہمین اور شتربہ مین کوئی منازعت نہ تھی اور اوسکو باوجود دست قدرت میرے ساتہہ غیر شفقت اور حال نیاز جاتا تھا اور مین بہی
بادشاہ کی نظر مین ایسا خوار و ذلیل نتہا کہ اوسکی حشمت پر حسد لیجاتا لیکن جو بات کہ مینے سنی تہی اوس سی بادشاہ کو آگاہ کیا اور بادشاہ
نے بہی اوسکے آثار بچشم خود مشاہدہ کئے اور مجہپر واجب تہا کہ جسمین خیر خواہی بادشاہ کی ہو اوسے ظاہر کردون

Marfat.com

ناچار نمک میری گردن پر نہ رہجائے اور جو کچھہ میں نے بیان کیا بادشاہ نے خود اوسکی تحقیق کیا اور صدق سخن میرا برہان قاطع سے بلحاظ کرکے اپنی رائے کے موافق کام کیا اور وہ شخص کہ شنزبہ کے اس خیانت میں شریک تھے اونہیں اندیشہ پیدا ہوا ہی کہ مبادا یونہی ہمارا بھی راز تحقیق کرکے بیان کردے تو قباحت ہو سو وہ لقدم بالحفظ بچاؤ کا کرتے ہیں اور بلاشک جبتک میری دم میں دم ہی امر خیر خواہی میں دریغ نکرونگا کہ حق نمک میری گردن پر ہے گو اسمیں جان جائے یا رہے اب انصاف اسکا بادشاہ کے ہاتھہ ہے اَلْحَقُّ مُرٌّ یہ بات بھی سچ ہی اس صورتمیں کب میں کسیکو پہلا معلوم ہونگا ۵ میں جس سے راست بولا وہ مجھسے کج ہوا ہی ٭ خاموش ہوتو ابدل سچ بولنا برا ہی ٭ اور میں یہ جانتا تہا کہ اہل نفاق میرے قتل پر اتفاق کرینگے پر مجھے یہ یقین نہا کہ مکافات خیر خواہی اور نتیجہ خدمتگزاری یہ ہوگا کہ میری بقا بادشاہ کو متردد رکہیگی جب دمنا نے یہ بات یہانتک پہنچائی اور شام قریب آئی بادشاہ نے حکم دیا کہ دمنا کو دارالقضا میں سپرد کرو قاضی اسکا حال دریافت کرے کہ علم سیاست میں جبتک شرائط شرعی تمام نہونگے کچھہ حکم نکیا جائیگا دمنا نے کہا کون حاکم راست کار بادشاہ سے زیادہ ہے اور کون قاضی عادل شہریار سے بالاتر ہے بحمدللہ کہ ضمیر منیر بادشاہ آئینہ ہے باصفا بلکہ جام جہان نما کہ صورت حال ہر ملازم و رعایا کی اوسمیں ہویدا ہے ریاعی سودا ۵ ایوان عدالت میں تمہاری بادشاہ ٭ ہے ظلم کو کیا دخل عیاذاً باللہ ٭ شیشے کا اگر طاق سے ریٹی ہے پاوں ٭ پتہر سے نکلتی ہے صدالسلام اللہ ٭ اور یہ یقین اتنا جانتا ہون کہ کشف شبہات اور رفع حجاب میں کوئی چیز برابر فراست بادشاہ جم جاہ کے نہیں ہے اگر خود شہریار بہ نفس نفیس رای جہان آرا کو قاضی میرے حال کا فرمائے تو کذب اور صدق میرا مانند صبح صادق کے روشن ہوجائے حافظ علیہ الرحمۃ فرماتا ہے ۵

عرض حاجت در حریم حضرت محتاج نیست ٭ راز کس مخفی نماند با فروغ رای تو ٭ شیر نے کہا کہ اے دمنا اندیشہ نکر کہ اس مہم میں جستجو سے تمام کیجائیگی اور تحقیق اس کلام کے اوسطرح جیسے کہ زیادتی اوس سے متصور نہو عمل میں آئیگی نظم جدا کرینگے ہم اسطرح حق و باطل کو ٭ کہ جیسے دودھہ سے مکہی نکال لیتے ہیں ٭ نکال لیتے ہیں جسطرح عطر پھولونسے ٭ ہر ایک یا تکا ہم حق نکال لیتے ہیں ٭ دمنا نے کہا کہ میں بیگناہی کے سبب مبالغہ میں اہتمام زیادہ کرتا ہون اور یہ بھی جانتا ہون کہ اس تحقیق سے اخلاص میرا زیادہ تر ظاہر ہوگا اگر میں اس کلام میں گنہگار ہونگا تو بھی درگاہ شہریار نرستا اور فرار اختیار کرتا بلکہ فَسِیْحُوْا فِی الْاَرْضِ پر کر اور اقلیم کی راہ لیتا کہ ملک خدا تنگ نہیں اور پاوں بندیکا لنگ نہیں ہے شیر کی ماں نے کہا کہ اے دمنا تیرا مبالغہ دغدغہ خیالی نہیں ہے مگر تو ریکی سے جانتا ہے کہ آپکو بیگناہ کر دکھلاتی ولیکن اگر کوئی ایسی طرح سے دریافت کرتا تو اس مضیق سے خالی پاتا تیرا فکر محال اور سودا باطل ہے دمنا نے کہا کہ میری دشمن بیشمار ہیں امیدوار ہوں کہ میرا کام اللہ میں کو سپرد ہو کہ غرض اوسکی بیشبہی سے پاک ہو اور جو کچھہ راست برا ست ہو حضور میں بایابان بادشاہی کے عرض کیا کرے اور بادشاہ عالیجاہ لعبادہ المستشار بمشورہ اپنی رائے جہان آرا کے کہ آئینہ جہان نما ہی حکم فرمائے تا میں بمجرد بیگناہی کے مارا نجاؤں اور

Marfat.com

اور شہریار روز جزا خون ناحق مین مبتلائے بازخواست سلطان حقیقی ہنوا اور یہ مطلع مولف کا میری حال کے موافق ہی ؎
غم نہین اسکا مجھے مین مرگیا ÷ غم یہ ہی قاتل کا خنجر پھر گیا ÷ شیر نے کہا کہ مینے اپنی دانست مین کسی حکم مین پاہ عدل سے انحراف نہین کیا ہے اور اب بھی ممکن نہین ہے کہ سوائے راہ عدالت اور طرف قدم رکھون اگر پاک ہی تو بیباک رہ اور اگر یہ خیانت تجھسے صادر ہوئی ہی تو جزا کہ اس گناہ کی سزاوار ہے تیری کنار مین رکھی جائیگی بموجب اس مصرع کے ع در مزرع دہر انچہ کاری دروی ÷ دمنا نے کہا کہ اس خیانت سے مجھی کچھ اندیشہ نہین ہے کہ مین بادشاہ کے حق شناسی سے بہت مطمئن ہون کہ اپنی انصاف عالم آرا سے مجھی محروم نہ رکھیگا کہ اللہ تعالے نے تجھو دادگستری کے لئے پیدا کیا ہی اتنے مین ایک حاضران محفل سے بولا کہ جو کچھ دمنا کہتا ہے یہ بروجہ تعظیم بادشاہی نہین ہے بلکہ اس کلمات فریب آمیز سے چاہتا ہے کہ اس بلا کو اپنے سر سے دفع کرے دمنا نے کہا کون ہے مجھسے سوا میرے اوپر مشفق تر برادر کون ہی میری مخلصی مین میرے حق مین مہربان تر اور جو کوئی کہ اپنی ذات کی کام مین ہیچکارہ ہوگا اور کسے کیا کام آئیگا **بیت** ہوسکا جب نہ تجھسے اپنا کام ÷ کرسکے گا تو کیا پرایا کام ÷ اور یہ بات تیری قلیل ہی فہم اور وفور جہل پر کہ عین گفتگو مین بادشاہ کے لقمہ دیتا ہی کہ جسکی رائے جہان آرا نے لشکر ہائے گران کو اپنی فکر سے مقہور کیا اور فقط غور تامل ضمیر منیر سے عالم کو عدل و داد سے معمور کیا وہ محتاج تعلیم تم السیونکا کب ہی لاکن تم سب نے کہ جو ہوا خواہ شتربہ کے تھے اور جو ارادہ کہ کیا تھا وہ اقبال شاہی سے سب مٹ گیا اوسکے اندیشہ مین تم سب یہان تک فتنہ آرا اور از خود رفتہ ہو کہ آداب صحبت سلطانی بھول گئے ہو اور جو چاہتے ہو سو کہتے ہو والا رای بادشاہ کی بموجب اس بیت کی دلیل روشن ہے **بیت** ہو کام تیری عقل سے ہوا یک آن مین ÷ وہ عمر بھر نہو سکے ساری جہان مین سیاہ گوش نے کہا کہ اس مکر و زبان آوری سے اگر چاہی تو کہ زبان کو خیر خواہون کے پند سے بند کری یہ ممکن نہین ہے دمنا نے کہا کہ سچ ہے وقت پند کا ہی بشرطیکہ محل قبول مین پڑے اور ہنگام مثل کا ہی اگر سمع خردپسند کری مادر شیر نے کہا کہ ای غدار ہنوز امیدوار ہی کہ اس مکر سے آپکو رہائی دے دمنا نے کہا کہ اگر کوئی نیکی کو بدی کے ساتھ مقابلہ کرے اور خیر کی پاداش شر مقرر کری تو مجبوری ہے والا وہ کام مینے مقرر کیا ہے اور وہ عہدہ امانت و وفاداری بجالایا ہون کہ اوسی بادشاہ کا دل خوب جانتا ہی بعد اسکے کوئی خائن دلیری نکرسکیگا اور اگر عوض اس وفا کے ستم میری حق مین تجویز کرینگے تو مضرت اوسکی بالا بالا نجائیگی کہ منتقم حقیقی موجود ہی اور اگر میری کام مین بے تحقیق تعجیل کرینگے تو آخر کا پشیمانی حاصل ہوگی اور روز جزا بدلا بھی سکلا جائینگے بموجب **بیت** کام مین جسنے شتابی کی ہے ÷ عقل کی اوسنے خرابی کی ہے ÷ اور جسنے کہ شتابی کی فضیلت شکیبائی سے محروم رہا اور اوسی وہ پہنچیگا جو اس عورت شتاب کار کو پہنچا جبکہ شیر نے یہ نکتہ سنا پوچھا کہ یہ ماجرا کیونکر تھا **حکایت عورت شتاب کار** دمنا نے کہا کہ شہر کشمیر مین سوداگر تھا کہ بال و منال فراوان کا مالک اور ایک زوجہ رکھتا تھا ماہ رو مشکین بو کہ نہ چشم فلک نے ایسا آفتاب دیکھا تھا اور نہ سماعت سامعین دہر کے ایسا ماہتاب پایا تھا

Marfat.com

بیت رخی چون گل و آب گل ریختہ ٭ میان لالہ و سینہ انگیختہ ٭ رشتہائی مین اوس سوداگر کے ایک نقاش تھا چربستی مین
انگشت نمای جہان اور نقشبندی مین دلپذیر اہل زمان تھا القصہ اوسکی جورو مین اور نقاش مین تعشق بہم پہنچا چشم حیران جذبہ
شوق وصال مین مانند دل زاہدان تمام شب بیدار اور لبسان ابر نیسان اشکبار رہتی تہی زن بازرگان کا بھی یہی حال تھا
کہ جذبہ عشق نے جانبین سے بلا کشش بلا واسطہ دلالہ ایسی کے کہ بایکدیگر ملاقات بہم پہنچی اور راہ آمد و شد کے غبار سے
صاف ہوئی ایکدن اوس عورت نے نقاش سے کہا کہ تو ہمیشہ تشریف لاتا ہے اور گاہے آواز اور گاہ سنگ اندازی کرتا ہے یہہ
روش دغا غیر سے خالی نہین ہے لازم صناعی یہ ہے کہ کوئی صورت ایسی کرنی چاہیئے کہ جسمین اندیشہ بدنامی کا بطرف ہو
اور بلا خوف رقیب ملاقات ہوا کرے نقاش نے بموجب ایماے یار دلنواز ایک چادر سیاہ طیار کی اور اوسمین بوٹیان
سپید بطور باندہنو کے چھوڑین اور کہا جسوقت میرے بالاخانہ پر یہ علامت نظر آئے اوسوقت تو اپنا دروازہ کھول دینا
غرض یہی راہ مستقیم فیمابین قرار پائی جسوقت کہ یہ دونون آپسمین وعدہ کرتے تھے غلام نقاش پس دیوار یہ حکایت سنتا تھا
اسلیئے بزرگون نے کہا ہے **بیت** لب نکشائی اگر ت ہوش ہست ٭ کز پس دیوار بسی گوش ہست ٭ چند روز اسی طرح سے
آمد و شد نقاش کی زن سوداگر کے پاس رہی ایکدن نقاش کسی کام کو گیا تھا غلام نے دختر نقاش سے کہا کہ مین چاہتا ہون
کہ اوس چادر کے نقش و نگار دیکہون کہ کسطرح کے ہین دختر نقاش اس شعبدہ سے غافل تہی اسلیئے چادر غلام کے
حوالے کی غلام نے وہ چادر بالاخانے سے دکھائی اوسنے دروازہ کہولدیا یہ نقاش کی وضع بنا کے اوسکے پاس چلا آیا
وہ تو اشتیاق یار مین محو تہی اور اوس سیاہی شب مین کچھ تمیز نکی اور شیطان نے پردہ غفلت ہوش و حواس پر زن بدسگال کے
ڈالدیا کہ بلا تامل اوسکو آغوش تمنا مین کہینچا اور غایت شوق سے فرق درمیان یار اور غیر کے نکیا لباس پر تلبیس ابلیس کے مانند
ابلیس کی مراد اپنی حاصل کی اور بعد فراغت کار جلد روانہ ہوا قضارا نقاش اوسیدم باہر سے گہر مین آیا اور چادر دوش پر
ڈالکر اور بالاخانہ سے دکھا کر روانہ خانہ یار ہوا جب کہ اوس زن نے دیکہا کہ یہ ابہی گیا تہا اور ابہی پھر آیا کہا اے
یار کیا چیز باعث ہوئی کہ تو خلاف عادت ابہی گیا تہا اور پھر ابہی تشریف لایا نقاش سمجھا کہ یہہ کلام اسکا خالی
سبب سے نہین ہے کچھہ بہانہ کر کے فورا وہانسے پھرا اور اپنی بیٹی سے آکے پوچھا کہ یہ چادر کونسی کیا مانگ کر تجھ سے
لیگیا تھا اوسنے کہا کہ کوئی غیر نہین لیگیا تہا مگر اس غلام نے تمہارے آنے سے پہلے مجھسے کہا کہ مینے خوب اس چادر کو
نہین دیکھا ہے کہ کیسے نقش و نگار ہین مینے غلام کو معتبر سمجھکر حوالے کی تھی یہ بالاخانے پر لیگیا پھر تہوڑی دیر کے بعد دے گیا
نقاش نے غلام کو تلخ یہ معقول دی اور چادر کو جلادیا اسکے بعد جوش غیرت سے صحبت محبوب ترک کی اور کہا اگر مین مرتکب
حرام کا نہوتا تو کیون اس بے غیرتی مین مبتلا ہوتا پہلے اگر وہ عورت جلدی نکرتی اور یار اور غیر مین متامل غور کر لیتی تو

Marfat.com

توصحبت محبوب سے کیون محروم رہتی مگر یہہ شوخی نشنا بکار یکی تہی کہ رنج فراق مین مبتلا ہوئی بیت چون نہال نشاب بنشانی پرورد
میوہ بشیمانی ۔ یہہ بغل اسواسطے عرض کی مبادا بادشاہ عالم پناہ اس بے برگ و بے نوا کے حق مین تعجیل فرمائے اور یہہ نہا کہ جو مینے
عرض کی خوف جانکے باعث سی نہین ہے بلکہ منشا اسکا یہہ ہے کہ بادشاہ روز جزا مین قاضی قضا میرے خون ناحق سے
معرض باز خواست مین نہ پڑے والاموت ایک خواب ہے نامرغوب اور آسایش ہے خوب اسلوب ہر چند نفس خوابان
اس تشریب کا نہین ہے لیکن ساقی اجل خواہی مخواہی یہہ جرعہ ہزدی حیات کے حلق سے نیچے اوتاریگا اور خلعت کفن کہ خیاط
قضا نے ہر دیجیات کے قامت پر قطع کر رکھا ہے ہر طرح سے پہنایا جائیگا پھر ایسے ناگزیر سے عاقل کو خوف کیا ہی بلکہ شادی
کی جا ہے کہ منصب شہادت مقبولونکی واسطے مقرر ہے مگر حق نمک سی دور ہی کہ ولی النعمت کو اپنی بہبودگی کے واسطے رنج بے سود مین ڈالون
اور اطلاع نکرون اسلئے عرض کرتا ہون کہ شتربہ غدار کہ کہ اوسکے طوار خود بادشاہ نے مشاہدہ کئے ہین قتل کر کے اسقدر رنج اٹھایا
اگر میری کلام مین جلدی ہوئی ہو تو بادشاہ اپنی غیرت عدالت سے بہتر رنج اوٹھائیگا کہ ایسے رفیق ناصح کو عبث ہارا اور اگر کوئی بات
سرکار میرے قتل پر منحصر ہو تو مین طیب خاطر سے قتل اپنا قبول کرون اور سعادت دوجہانی سمجھون مگر ایسا بندہ کہ کفایت مہمات کے لائق ہو
اور ایسا چاکر کہ محل اعتبار اور سزاوار تربیت ہو کمتر ہاتھ آتا ہی بیت سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب بہ لعل گردد
در بدخشان یا عقیق اندر یمن ۔ المولف ۵ سالہا گلشن عالم مین بسر ہوتے ہین ۔ بار درخت کہین میوونکی غنچہ ہوتے ہین ۔
اور شیر نے دیکھا کہ دمنہ منا کا بادشاہ کے دلمین اثر کرنے لگا اور چرب زبانی اور شیرین بیانی اوسکی اس قضیہ سے غافل کرنے
لگی منہ شیر کیطرف پھیرا اور کہا کہ ای فرزند تیری خاموشی اسپر گواہ ہی کہ سخن اور ونکے دروغ ہین اور دروغ دمنا کا سچ ہے اگر
یہی ذہن اور ذکا اور فہم تیرا ہے تو سخن راست تجھپر اثر نکریگا اور ہذیانات اور فریب دمنا کا تجھے از خود رفتہ بنائیگا ۔ بیت
نوای بلبلت آخر کجا پسند افتد ۔ کہ گوش ہوش بر خان ہرزہ گو داری ایضاً ہندی زمزمہ عندلیب کے سچ ہے
کیا سمجھتے ہین ۔ چہ غم فغان کنان کہ چو نغمہ سر اسمجھتے ہین ۔ یہ کہکر باشفتگی تمام اوٹھ گئی شیر نے کہا کہ دمنا کو مسلسل کر کے قاضی کے
پاس لیجاؤ کہ تفحص و تحقیق قرار واقعی کرے شنکر بادشیر پھر خلوت شبستان مین آئے اور کہا کہ اے فرزند مین ہمیشہ بوالعجبی دمنا کی
سنتی تہی اب مجربہ ثابت ہوا کہ یہ شخص اعجوبہ زمان اور نادرہ دوران ہی ایسا شخص مجال سخن پائے اور بادشاہ اندک مہلت کو کام
فرمائے تو ہزار رنگ و ریو سے آپکو بچالیجائے اور کذا بیان اپنے بہتر صدق صفا سے کر دکھلائے صریح اسنی
ایسے رفیق کو ناحق تیرے ہاتھ سے جلد قتل کروایا اور چرب زبانی سے آپ کو کیسا پاک و صاف بناتا ہے بہتر یہی ہے
کہ اسے جلد قتل کر کہ اس کا قتل موجب حفظ خلایق اور امن و امان سلطنت ہے ع تعجیل نکو نیست مگر
در عمل خیر ۔ بیت کیا خوب یہ مصراع ہی دیوان ازل مین ۔ تعجیل نہین خوب مگر نیک عمل مین ۔

Marfat.com

شیر نے کہا کہ کام مقربونکا حسد ہی اور منازعت اور پیشہ ارکان دولت کا اکثر بدسگالی اور منافقہ ہی یہہ رباعی حسب حال انکے کہی ہی رباعی اپنا رزمانہ مایہ شعور شمرند ۔ اپنا شتہ نفاق وعین ضرر اند ۔ مانند قطار اشتر این خرقہ دون ۔ بایکدگر شوند اندر پے یکدگر اند ۔ خصوصاً جو کہ ہنر نہ زیادہ رکہتا ہے اوسکے دشمن زیادہ تر ہوتے ہین بلکہ بے ہنر کا دشمن کوئی کم ہوتا ہے اور منافع انواع ہنر سے آراستہ اور میری نزدیک قریب تمام رکہتا ہے ممکن ہے کہ حاسدون نے اوسکے دفع کیلئے اتفاق کیا ہو اور شیر نے کہا کہ ایسا حسد ہر ایک کو نہین ہوتا ہے کہ حسد سے قتل گوارا کرے شیر نے کہا کہ یہہ خیال نہ کیجیے حسد وہ آتش ہی کہ جسوقت شعلہ اسکا بلند ہوتا ہے سب سرد و خشک جلا ڈالتا ہے کیا قصہ اون تینون حاسدونکا آپنے نہین سنا ہے مادر شیر نے پوچھا کہ یہہ کیونکر تھا **حکایت تین حاسدونکی** شیر نے کہا کہ تین شخص بایکدیگر ہمراہ ہوکر روانہ سفر ہوئے وہ جو سب مین بڑا تھا اوسنے اون دونون سے کہا کہ تمنے کیا سمجھ کے سفر اختیار کیا ہی کہ مشقت سفر کی بہت ہوتی ہی ایک نے جواب دیا کہ جس جگہہ مین تھا وہان ایسی نیک صورتین لوگونکے واسطے پیدا ہوتی تھین کہ مین آتش حسد مین جلا جاتا تھا اور متحمل دیکھنے کا نہ ہوسکتا تھا اسلیئے سفر کیا کہ نادیدنی دیکھنے مین نہ آئے دوسرے نے کہا کہ یہی رنج میرا بھی منیگر ہوا اس سبب سے ترک وطن اختیار کیا ہر تیسرے نے کہا کہ تم معلوم میرے ہمدرد ہو مین مبتلا اسی بلا کا ہون **بیت** کس طرح تو بتا یہہ جور مین دیکھا کرون ۔ ساقیا سب بادہ کش ہون اور مین دیکھا کرون ۔ یہہ تینون حاسد باہم چلے جاتے تھے ناگاہ اثنار راہ مین ایک بلدہ پر نظر دیکھا تینون نے اوسی اوٹھا لیا اور کہا کہ آؤ باہم تقسیم کرین اور وطن کو پہر چلین اور چندے عیش بفراغت کرین اس گفتگو مین تینونکی رگ حسد جوش مین آئی ہر ایک یہ تھا کہ دوسرے کو حصہ نہ ملے یہی خیال تینونکو دامن گیر ہوا کہ مین ہی تنہا اسے لون اسلیئے منجر تھے نہ یہ ہمت تھی کہ باہم تقسیم کرین اور نہ راہ مین چہوڑ سکتے تھے ایک شبانہ روز بے آب و دانہ اوس صحرا مین اوس بدرہ زر کے پاس بیٹہی رہی اور منازعت کرتے تھے اور فیصلہ نہ پایا تھا دوسرے دن بادشاہ اوس دیار کا شکار کو نکلا اتفاقاً گذر بادشاہ کا اوسی جگہہ ہوا اون تینونکو اوس صحرا مین بیٹہا دیکھا حال پوچھا تینون نے سچ سچ بیان کردیا کہ ہم تینون شخص حسد مجسم ہین اور اسی سبب سے وطن سے نکلے تھے اور یہان بہی وہی قضیہ پیش آیا چاہتا تھا کوئی حاکم معقول ہوتا کہ ہم مین فیصلہ کرتا بادشاہ نے کہا کہ الحمدللہ کہ اب میسر ہوا بادشاہ نے کہا کہ تم تینون صفت اپنی اپنی حسد کی بیان کرو تا تمہارے حسد کی فرخور تقسیم بدیہی کیجائے ایک نے کہا کہ حسد میرا اس مرتبے پر ہے کہ نہین چاہتا ہون کہ کسی پر احسان کرون کہ وہ خوشوقت اور مرفہ الحال ہوجائے دوسرے نے کہا کہ تو بہت نیکبخت ہے اور حسد سے تجہی کچھ بہرہ نہین ہے مین وہ حاسد ہون کہ نہین چاہتا ہون کہ کوئی اور بہی دوسرے پر احسان کرے تیسرے نے کہا کہ تم دونون اس حال مین بے بہرہ ہو مین نہین چاہتا ہون کہ مجہہ پر بہی کوئی احسان کرے بلکہ تمام احسان کا جہان مین ملنا ہی زہر ہی بادشاہ نے انگشتر کو دانتون مین دبا لیکر کہا

Marfat.com

که تمہاری گفتار سے تمہارا کردار ظاہر ہوتا ہے اسکے بعد ہر ایک کو اوسکے اظہار کیموافق سزا دی یعنی پہلے کو جو کچھ پاس اوسکے
تھا چھین لیا اور سر و پا برہنہ اوس صحرا مین چھوڑ دیا اور دوسرے کے قتل کا حکم دیا تیسرے کو حکم دیا کہ بانواع عقوبات تا مدت دراز تھوڑا
تھوڑا عذاب اسپر پہانتک بڑہاؤ اور تعذیب کیئے جاؤ کہ مرغ روح اسکا چنگال ملک الموت مین گرفتار ہوجائے نظم آنکہ نیکوئی
نخواہد باکسی ✦ نیکوئی باوے نیاید خواستن ✦ ہرگہا کان ندارد میوہ ✦ ازبتر میبایدش پیراستن ✦ رباعی آن درد کہ درمان
نپذیرد حسد است ✦ آئین حسد قاعدۂ دیو و ددست ✦ گوئید حسود خصم مردم باشد ✦ گر نیک تامل کنی دیو خود است ✦ سچ یہ ہے
کہ کوئی رنج حسد سے زیادہ نہین ہے اسواسطے کہ حاسد ہمیشہ شادی مردم سے غمناک رہیگا اور راحت غیر سے دردناک اور یہ مثل اسلیئے بیان کی ہے
تا معلوم ہو کہ حسد وہ بلا ہے کہ حاسد کو رتبۂ خسر الدنیا والآخرۃ نصیب ہوتا ہی اور مین گمان کرتا ہون قصۂ دمنا کا حاسد ونکو دغدغہ سے
خالی نہین ہی مادر شیر نے کہا کہ مین حاضران درگاہ کا شیوۂ حسد نہین دیکھتے ہون بلکہ ایک پر یہی فہم میرا ایسا گمان نہین کرتا ہی بالکل
جہ رسد در اتفاق سبکا اسبات پر محض خیر خواہی بادشاہ کی ہے اول یہہ کہ سبکو تردد ہی کہ شتر بہ سا بزرگ اور خیر خواہ اس حاسد نے بے سبب وجہت
قتل کروایا اب زیادہ تر اندیشناک ہین کہ باوجود ایسے گناہ عظیم کے پھر دمنا مقبول بادشاہ رہا تو اب کسی کا گذارہ اسکے ہاتھ سے نہوگا بلکہ
غالب یہ ہے کہ دفعتاً جمیع ارکان دولت اور رعیت اور کسی اقلیم کی راہ لین فقط بادشاہ اور دمنا باقی رہجائین ای فرزندمین
دیکھتی ہون کہ یہہ دمنا وہ بلاء بیدرمان ہے کہ جسنے سلطنت کو برہم کیا ہی تو بہی تجھے ہوش نہین آتا ہے دیکھہ اب بہی اس
بیچارے کے قتل مین تعجیل کرو الا پھر تاسف کچھ سود نہ بخشیگا شیر نے کہا مین اس کلام مین شک کہتا ہون اور یہ خوف کرتا ہون کہ مبادا
اور ونکی منفعت کیواسطے میری مضرت نہوجائے یعنے خوشنودی خلایق کیواسطے کہین خشونت خالق مین مبتلا نہون جیسا کہ کار شتر بہ مین
تعجیل کی اور ہنوز اوسکی پشیمانی رفع نہین ہوئی ہے اب بہتر یہ ہے کہ تا اس امر مین تحقیق واقعی نہوئی بلکہ خود اپنی رائے کو گواہ
دمنا کے گناہ کا نہ کرلون تب تک خونریزی کا حکم نہدون یہ بات شیر اور مادر شیر مین تمام ہوئی مگر مطلب تمام رہا اور ہر ایک اپنی
خوابگاہ کو گیا اور دمنا کو زندان مین لیجا کے طوق و زنجیر کیا کلیلہ سوز برادری و آشنائی سی زندان مین آیا جیسکہ نظر دمنا پر پڑی زار زار رویا
اور کہا کہ ای برادر کینہ نکرتجھے اس بلا مین گرفتار دیکھ سکونگا اور لذت زندگانی اب کیا باقی رہی دمنا رویا اور کہا ای برادر دلنواز مجہے
یہ بند گران اور محنت زندان گران نہین ہے مگر رنج یہ ہی کہ تجھ سے شفیق غمخوار کے بغیر کیونکر بسر کرونگا کہ جدائی ایکدم کی موت سے صعب تر
نظر آتی ہے کلیلہ نے کہا اے دمنا یہ روز مجھے اول دنسی معلوم تھا اسیواسطے تجھے سمجھاتا تہا اور ہر چند پند دیتا تہا سومند نہوتی تہی کہ تجھی اپنی
رے ضعیف سست پر اعتماد تھا لیکن آخر وہی ظہور مین آیا کہ جو مینے اول کہا تہا اور اگر مبادا موعظت مین تقصیر کرتا تو آج مین تیری بہی خیانت مین
شریک ہوتا ای غافل کس کس سرزنش اور شفقت سی سمجھایا تجھی کہ علما نے کہا ہی کہ نمام اوسباعی قبل از اجل مارا جاتا ہے اور وہ کیا چیز تہی کہ جسنی
اس ناکردنی پر تجھی دلیر کیا تہا کہ ہرگز میری نصیحت نہ سُنی باوجودیکہ تو خوب جانتا تہا کہ مین محض شفقت سی کہتا ہون نہ نفسانیت سے اور یہ تیرا حال میرے

Marfat.com

نزدیک بد تر مرگ سے ہی **بیت** چنین کہ ہست دلت را غصہ فرسودن ✣ ہزار بار بہ از بود نست نابودن ✣ دمنا نے کہا کہ ای برادر ہمیشہ جو کہ حق شفقت تیرا کہا تو نے اور جو کہ شرط نصیحت تہی بجالایا تو مگر حرص مال اور تمنائے جاہ نے میری رائکو ضعیف کر ڈالا تھا اور تیری نصیحت دلپر کچھ اثر نکرتی تھی باوجودیکہ تیرے فرملنے کو صحیح اور درست جانتا تہا اور مضرت اسکام کی بہی میری نظر مین تھی لاکن غلبہ حرص سے برعکس چلا مین جیسا کہ بیمار جانتا ہے کہ خلاف مین حکم طبیب کے رنج اوٹھاؤنگا لاکن ذائقہ زبان اوسی بے عقل کر ڈالتا ہی پس وہی حال میرا ہوا اب جو رنج کہ پیش آئے ہین اوسکا سزاوار ہون اور جو شکایت کہ کرون وہ اپنی ہی نفس کی ہی از ماست کہ بر ماست اور یہ بیت حسب حال میرے ہے **بیت** من نالہ زبیگانہ ندارم کہ دلم را ✣ ہر غم کہ رسید ہم از خویش رسید ✣ کلیلہ نے کہا کہ مرد عاقل وہ ہی کہ ہر کام کے آغاز مین انجام پر نظر رکھے تا اوس کام کرنیسی پشیمانی اور کہنے سے پریشانی حاصل نہو کہ وہ پشیمانی اور پریشانی سوائے شماتت اعدا اور ملامت احبا اور فائدہ نہین دیتی ہے بموجب **بیت** کام مین پہلے کی جو نادانی ✣ پھر ہے بیفائدہ پشیمانی ✣ دمنا نے کہا کہ اے برادر دشمن ہونا صفت مردم دون ہمت کی ہے اور ایمین گذران کرنا اور خوش جینا کام سفلہ بیحرمت کا ہی اور جو کہ عالی ہمت ہوتا ہے دل اوسکا ایکدم رنج کشی اور فکرہای دور دراز سے خالی نہین رہتا ہی کلیلہ نے کہا کہ دولت فانی اور جاہ بے اعتبار کیواسطے رنج گوارا کرنا کام حریص خام طمع کا ہی **بیت** از سر البستان مدولت بیوہ شادی مجوی ✣ زانکہ کمتر میوہ زین باغ دارد انقلاب عالم است لازم تھا کہ مال و جاہ کیواسطے آپکو چاہ بلا مین نہ ڈالتا اور بہال حسد و بغض کو چمن سینہ مین نہ بٹھلاتا تو آج ذائقہ میوہ ملاو نکبت کیون چکہتا دمنا نے کہا کہ ای برادر شفیق جو کچھ مجھسے صادر ہوا دیدہ و دانستہ تھا از راہ سہو اور جو تخم بلا کہ مینے بویا تہا سو آج وہی کاٹنا پڑا بموجب ؎ زنیکی نیک بینی و زبدی بد ✣ ز جو جو روید و گندم ز گندم یعنے زہر گیاہ کو بویا تہا اسلیئے مہر گیاہ کی توقع نہین رکہتا ہون اب کام ہاتھ سے اور ہاتھ کام سے جا چکا ہے انگشت تدبیر سے کہ گرہ تقدیر کہلنا محال ہی اور مین اپنی خطا پر دانا اور عیب پر بینا ہون کیا کرون کہ رائے صواب اندیش کو حسد نے مغلوب کر دیا مین ایسا نہ جانتا تہا اور زبان رائی پر مجھے دعوی تھا ع کہ عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلہا ✣ اب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ میری کشتی حیات گرداب ہلاکت مین غرق ہونیوالی ہی اور آفتاب بقا مغرب فنا مین غروب ہوا چاہتا ہے لیکن تا مقدور اپنی خلاصی مین دریغ نکرونگا پر اندیشہ اسکا اب زیادہ ہی کہ تو میری شہرہ دوستی مین گواہی کیواسطے گرفتار نہوا اور اگر عیاذاً باللہ تجہی عقوبت کرین تو جو راز میرا تجھے معلوم ہے صاف کہدینا اور آپکو مورد بلا نکرنا والا رنج میرا دوبالا ہو جائیگا کہ چھوٹنا میرا تو ممکن نہین ہے دوسرے ندامت یہ ہو کہ میرے سبب سے تو گرفتار عذاب ہوا اور راستی و صفائی تیری عالم پر روشن ہے اسکے خلاف نکرنا کسواسطے کہ ملاقات میری اور تیری قیامت پر گئی کلیلہ نے کہا کہ تو جانتا ہی کہ مین متحمل عذاب کا نہو سکونگا اور جو کچھ جانتا ہون پوشیدہ نکرونگا اور کسی طرح اور کسیکی واسطے دروغ نہین گیتا کا لیکن بہتر یہ ہی پہلے اوس سے کہ تجھسے پوچھین تو آپ سزا بہت کہدی کہ رنج دنیا کا آسان ہی ایکدم مین ختم ہو جاتا ہے بلکہ قصاص مین نکال آخرتسی پاک ہو جائیگا اور عذاب آخرت کو دوام و استمرار کو چاہتا ہی اوس محن جانکاہی سے نجات پائیگا دمنا نے کہا کہ مین بھی غور کرتا ہون مگر کچھ مشورہ دل مین کا ہو گا تو سہی

Marfat.com

عمل مین لاؤنگا کلیلہ رنجور اور پر غم باچشم پر نم پھرا اور بستر غم پر گرا اور تمام شب کرب و طرسی مانند مار مردم کو بیدہ پیچ و تاب کھاتا رہا
اور آخر شب را ہی ملک بقا ہوا اس عرصے مین کہ فیما بین کلیلہ اور دمنا کی گفتگو تھی ایک درندہ کہ اوسی مجلس مین مفید تھا جبکہ آنکھ
کھلی اور گفتگو ان دونونکی سنی پھر نہ سویا اور انکی تمام حکایت مین اول الی آخرہ سنتا رہا دوسرے دن کہ شیر زرین چنگ بیشہ مینا رنگ مین نمایان ہوا
بادشاہ نے بیدار ہکر دمنا اور قاضی اور ارکان دولت کو بلایا اور مجلس آراستہ کی مادر شیر نے حدیث دمنا کو تازہ کیا اور کہا کہ تو نے چھوڑنا
ستمگاروں کا پرہیز گاروں کا قتل کرنیکے برابر ہے اور نیکی کرنا بدو نیستم ہے نیکو نیز بیت نکوئی با بدان کردن چنان است بہ کہ بدکردن
بجائے نیکمردان بہ اور جو کوئی کہ باوجود قدرت فاجر کو زندہ چھوڑیگا یا ظالم کی مدد کریگا جو ظلم مین شریک ہوگا شیر نے قضا کو
الزام دیا کہ کار دمنا مین تاخیر کیون کرتے ہو جو کچھ کہ خیانت یا دیانت ثابت ہوئی ہو عرض کیون نہین کرتے ہو اوسوقت کہ قضا کت
اور اشراف خاص عام مین جمع تھے وکیل قاضی نے حاضران مجلس کیطرف منھ کیا اور کہا کہ بادشاہ کو تحقیق حال دمنا مین مبالغہ تمام ہے
اور فرماتا ہے کہ تا ہم دمنا خفتہ نہ پائینگی اور کام نہ کرونگا اور دمنا کا حال اسطرح تحقیق کیا جائے کہ شرع کیموافق ہو اور مقتضائے عقل بھی
دور نہو اور شایبہ نفسانیت اوسمین شامل نہونے پائے الا لازم ہی کہ جو کچھ حق حق ہو معلوم ہو ہر ایک بیان کرے کہ اس ضمن مین
بہت سی فائدی متصور ہین ایک یہ کہ حق کی یاری کرنا علم راستی بلند کرنا ہے دوسرے آئین مروت اور فتوحات دین کو جاری کرنا اور بنای
ظلم کو گرانا اور اساس ستم کو منہدم کرنا اور خائن کو گوشمالی دینا موافق رضای خالق اور ملائم طبائع خلائق ہی تیسرے ستگاری
پانا ارباب مکر و ریا سے اور امین رہنا اصحاب عناد سے حاصل ہوتا ہی جبکہ وکیل قاضی نے بات تمام کی اور منتظر جواب کا ہوا سبب حضار محفل
خاموش ہو گئے اور کسینے کچھ جواب نہ دیا اسلئے کہ دمنا کی حقیقت مفصل کسیکو معلوم نہ تھی قیاس سے جانتے تھے اسواسطے اندیشہ کرتے
تھے کہ اگر ہم کچھ کہین اور بادشاہ اوسکے قتل کا حکم دی تو ہم مبادا خون ناحق مین ماخوذ ہون جبکہ دمنا نے سب کا یہہ حال دیکھا دل اوسکا
مانند نسیم بہار تازہ اور مانند گل نوشگفتہ ہوا اور کہا کہ ای اکابر دین و دولت آگاہ ہو کہ مین بیگناہ ہون اگر مجرم ہوتا تو مقابلے مین
اتنی عالی منزلتونکی کہ اسوقت کلہم اجمعین میرے قتل پر حق کمر باندہے ہین ہوش پر جا نہ کہتا بلکہ یا ای کلام باقی نہ کہتا لیکن چونکہ پاک
ہون اسلئے بیباک ہون اور تمہین بسکو قسم دیتا ہون کہ جو میرے قضیے سے آگاہی کہتا ہون راست راست بیان کردی اور رعایت میری نکری
مگر نفسانیت کو بھی دخل نہ دو کیونکہ اہل رای جہان آرای شہریار آئینہ حق نما ہی کہ حق باطل سے جدا کر ڈالیگی دوسرے اللہ تعالے کہ سمیع بصیر ہے اوسے
بھی بہر حال ہر عمل کیواسطے جزا اور ہر شہر کیواسطے سزا مقرر کی ہی اگر آج میرے واسطے بہ تقاضای نفس بدی چاہیگا کل واجزا مین کیا
کریگا اور بادشاہ عالم پناہ اوسکی نفسانیت پر اپنے ضمیر منیر سے مطلع ہوگا تو بھی خالی سزا نہ چھوڑیگا اب لازم ہی کہ بے شایبہ ظن و تخمین
بلکہ از روی صدق و یقین شہادت ادا کرے اور اظہار حق مین ہرگز دریغ نہ فرمائے اور اگر کوئی از روی حسد مجکو معرض تلف مین ڈالیگا اوسے
وہ پہنچیگا جو اس طبیب نے علم و عمل کے پہنچا وکیل فاضی نے پوچھا کہ وہ کیونکر تھا حکایت طبیب علیم و عمل دمنا نے کہا کہتے ہین کہ ایک دبی بیر بائہ دانش

Marfat.com

اور بے پیرایہ تجربہ نے دعوی طبابت کیا نہ علم طبابت کا رکھتا تہا نہ بصیرت حکمت اور دوا کے پہچاننے مین یہان تک جاہل تہا
جو ہندی[۱] اور درمنہ[۲] تر کی مین فرق نکرتا تہا اور تشخیص امراض مین اس مرتبہ بیگانہ تہا کہ رمد[۳] اور نقرس مین امتیاز نہ رکہتا تہا اور دوا کے
تباشیر خیساندے اور جوشاندیکو جدا نہ جانتا تہا اور نسخہ لکہنے کی کیفیت اور کمیت غذا و شربت سے مطلق آگاہ نہ تہا بیت
بد علاجی کہ ہر کہ نسخہ او بد دید دیگر ندید ے روحیان ۔ چنانچہ سودا کے یہ اشعار اوسی بزرگ کی شان مین موزون ہوئے ہین ۔
ابیات صاحب پیش کو تبایا کٹول بد واسطے ہیضے کے لکہا اسبغول بد لکہدیا مجنونکو شیر شتر بد کہدیا مستقی کو جا فصد کر ۔
جسکو کہ سمجہا کہ اسے ہی صرع ۔ کہنے لگا دوا سے مار القرع بد تہا منوطن وہ شقی سقم کا ۔ بستی مین رکہتا تہا اثر یوم کا ۔ شکل تہی
شیطان کی درویش نام ۔ پیچ ہی ہلاکو کا تہا قائم مقام بد اوس شہر مین کہ اس شخص نے دوکان جہالت کہولی تہی اور شہرہ
مردم کشی بلند کیا تہا ایک اور طبیب حاذق[۴] تہا بیت ہنر سے آراستہ کہ دم اوسکا مانند دم حضرت عیسی جان بخش اور قدم اوسکا مثل
حضرت خضر کے فرح بخش تہا چونکہ عادت روزگار غدار کی ہمیشہ سے یون ہی کہ ہنرمندونکو اپنے دسترخوان سے سوای نوالۂ
محنت اور لقمہ نہین دیتا ہے اور بے ہنرونکی امداد مین دریغ نہین کرتا ہے اتفاق یہ ہوا کہ مرد باہنر کی جسکا یہ شغل تہا چشم جاتی رہی گوشہ
کاشانہ مین بیٹہا اسکے بعد ان جاہل کی دوکان طبابت زیادہ تر چمکی بیت پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز بد بسوخت عقل
حیرت کہ این چہ بوالعجبی ست بد اندک فرصت مین اوسکی شہرت کا ذبہ زبان عوام پر جاری ہوئی اور اس شہر کے شہریار کی
ایک بیٹی تہی کہ مطلع حسن سے ایسی آفتاب نے کبہی طلوع نہین کیا تہا اور عطر فروش صبا نے اس کی زلف مشکبار کی بو کبہی نہین
کہولا تہا اوسکو اپنے برادر زادہ سے تزویج کیا تہا یہ مجرد نکاح ہونیکے وہ حمل سے ہوئی اور بعد انقضاے مدت حمل وقت وضع ایک
مرض مہلک حادث ہوا اور قریب ہلاکت پہنچی طبیب دانا کو بادشاہ نے طلب کیا اور حقیقت حال بیان کی حکیم حاذق نے خوب تشخیص کر کے
یہ تجویز کیا کہ اسکی دوا سوای مہران کے اور نہین ہی وہ چار رتی مشک خالص اور دو اچینی سی باہم ملا کے شربت نیلوفر[۵] مین آمیختہ کر کے بیمار کو
کہلا دو انشاء اللہ تعالے فی الحال صحت کامل ہوگی پوچہا ای طبیب وہ دوا کہان ملیگی اوسنے کہا کہ مینے شفاخانہ بادشاہی مین دیکہا
ہی کہ سیم خام کے ڈبے مین رکہی ہے اور اوسپر زرسرخ کا قفل دیا ہوا ہی اب نابینائی کے سبب سے مین مجبور ہون کوئی اس پتے سے کہ
چوپتا مینے دیا ہے ڈہونڈہنے آئی اس حال مین وہ طبیب جاہل آیا اور کہا کہ پہچاننا کام میرا ہے اور ترکیب اسکے بنانیکی مین بہی خوب
جانتا ہون آخر وہ شفاخانہ مین آیا اسی طرح کے ڈبیکو ڈہونڈہتا تہا اور اس طرح کے ڈبے بہت تہے متحیر ہوا کہ کیا کرون آخر ایک ڈبا
رجا بالغیب ہاتھ مین لیکر باہر آیا قضارا اس ڈبے مین زہر ہلاہل تہا اور اس کمبخت جاہل کو عہان اور زہر ہلاہل مین کچہ تمیز نہ تہی زہر کو نکال کے اور اجزای دیگر
کے ساتھ ملا کے شاہزادیکو دیا گلے سے اترتے ہی ہلاک ہوگئی بادشاہ نے اپنا سر زمین پر دے پٹکا اور حد سے زیادہ غم کیا اور اسی رنجین کہا کہ بقیہ اس دوا کا اس
طبیب بیحیا کو کہلا دو کہانیکے ساتھ ہی وہ بہی سر ہو گیا اور پاداش اس عمل نا ملائم کی فی الحال پائی بیت نیکو شکل ست اینکہ ہر کس بد کرد بد باداش نکرد ہم

Marfat.com

باخود کرد + یہ مثل اسلئے لایا ہون کہ معلوم ہو کہ جو کام کہ جہالت سے کرتا ہے انجام اوسکا ناپسندیدہ ہوتا ہے اور جو کام کہ گمان اور شبہ سے کیا جاتا ہے متضمن خطرہای کلی کا ہوتا ہے ایک حاضران مجلس سے بولا کہ ای دمنہ یہ بات بیان کی محتاج نہیں ہے کہ تیرا خبث باطن خواص پر ظاہر اور ناپاکی تیری طینت کی سب عوام پر روشن ہی قاضی نے کہا کہ یہ باتیں کہانسے ہی تو نے اور اسکے واسطے حجت اور دلیل کیا ہی اوسنے کہا کہ حکمائے قیافہ شناس نے لکھا ہے جو کشادہ ابرو کہ اوسکی بائین آنکھ دائم الاختلاج یعنی پھڑکتی ہی اور بینی اوسکی جانب چپ مایل ہو اور اکثر اوسکی نظر زمین کیطرف رہتی ہو یعنے تل نظر اہو تو اوسکی ذات نامبارک مجمع فساد اور مکر اور مستجمع فجور اور غدر ہوتی ہی اور وہ علامتین سب اوسمین موجود ہین دمنا نے جواب دیا کہ احکام آلہی مین دخل سہو وخطا کا نہین ہے **بیت** غلط وسہو برمن تو روا ست + برجہان آفرین غلط نرود + یہ علامت کہ بیان کی تو نے اگر دلیل صدق اور برہان حق ہوسکتی ہے تو عالم نے گواہ اور سوگند سے رستگاری پائی اور حاجت قاضی اور مرافعہ اور محاکمہ کے کچھ باقی نرہی پس اسکی سوا نیک کی ثنا اور بد کی مذمت کرنا نہ چاہیئے کیون کہ اس علامت سے یا اسکے بالعکس کوئی شخص خالی نہیں ہے اور اُسکا دفع از خود کوئی نہیں کر سکتا ہی پس چاہیئے کہ اس حکم پر باداش ارباب شر کی اور جزا اہل خیر کی جاری رہے اور چاہیئے کہ احکام شرع صفحہ عالم سے محو ہو جائین اور مینے نعوذ باللہ اگر یہ گناہ کیا بھی ہوتا تو ہر آئینہ بے جرم ہوتا کہ دفع اسکا میرے امکان سے باہر تھا اور تقدیر آلہی پر کسیکو مواخذہ نہین پہنچتا ہے بموجب **بیت** مکن درین چمنم سرزنش بخود روئی + چنانکہ بر در شم مبند نہد بیم + اب چاہیئے مین بقول تیرے اس بلا سے کہ برہان جہل و نادانی ہی رستگاری پاؤن والا ایسا کلام یعنی حضور مین بادشاہ اور محفل فضلا اور امرا مین کہنا لایق نہیں ہے **بیت** سخن سے حال کہلتا ہی بشر کا + مثل ہی تانت باجی راگ بوجہا + جبکہ دمنا نے ایسا جواب دیا سب حاضران مجلس نے مہر سکوت لب پر رکہی اور اسکے بعد کسینے دم نمارا قاضی نے حکم دیا کہ پھر زندان کو لیجاؤ جبکہ دمنا مجلس مین آیا ایک بوزینہ دوست کلیلہ کا اوس راہ سے گذرا اوسنے بلا کے کہا کہ کل سے خبر کلیلہ کی کچھہ نہین پائی ہے بوزینہ نے آہ سرد کھینچی اور رویا دمنا نے گہبرا کر پوچھا کہ ای بوزینہ سچ کہہ کیفیت حال کیا ہی اوسنے کہا کہ ای دمنا کیا مین کہون کہ وہ یار وفادار تیرے غم مین اپنا بار سر منزل فنا سے اوٹھا کے دار البقا کو لیگیا اور داغ فراق مصاحبون اور ہمدمون کو دی گیا اور یہ مطلع گویا کا پڑھا **مطلع** اوٹھہ گیا یار مرا کیا باعث + ہائے مین مر گیا کیا باعث + جبکہ کلیلہ کے مرنیکی خبر دمنا نے سنی بیہوش ہو گیا بعد ایک ساعت کے ہوش مین آیا یا نالہ جانکاہ چلّایا اور زار زار روتا تھا اور یہ اشعار پڑہتا تہا **نظم** خون میشود ز دیدہ روان و مصیبتا + سرمیزند ز شیشہ فغان و مصیبتا + مہر سپہر عزت و قدرہ جلال شد + امروز زیر خاک نہان و مصیبتا + اقلیدس زمان د ارسطوی عہد رفت + زین کہنہ عالم گذران و مصیبتا + در عین فصل گل بگلستان عشر تم + ناگہ وزید باد خزان و مصیبتا + بگذشت از جہان و بدلہا گذاشت داغ + جان جہان و جید زمان و مصیبتا + اور یہی یہ شعر مولف کا تکرار کرتا تہا **بیت** عدم مین قافلہ یار رفتہ راہ جا + بسان نقش قدم ہم ہین و پسینون مین + جبکہ دمنا نے زاری حد کو پہنچائی بوزینہ نے نصیحت آغاز کی کہ اے دمنا جان تو کہ

Marfat.com

طغرالویس ازل نے دام بقاے جاودانی کسی آفریدہ کے نامہ زندگانی پر رقم نہیں کیا ہی اور نقاش موجودات نے نقش حیات صفحات
ممکنات پر سواے رقم کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ثبت نہیں فرمایا ہے اور خیاط کارخانہ قدرت نے جامہ وجود کا لغیر رشتہ عدم
نہیں سیا ہے اور فراش قدرت نے شمع زندگانی کو بے شمول تند باد آفت اجل روشن نہیں کیا ہی اے دمنا گلستان عمر کسیکا
باد خزان مرگ سے محفوظ نہیگا یہ وہ شربت ہے کہ سبکو پینا ہوگا اور یہ وہ محنت ہی کہ بار اوسکا ہر ایک کو اوٹھانا پڑیگا ہم اس زخم کا
سواے صبر کے بنایا نہیں ہے اور نسخہ اس مرض کا بجز شکیبائی کے لکھا نہیں گیا ہے **بیت** صبوری ضرور ست کین درد دل را †
بغیر از صبوری علاجے نباشد + اور یہ مصرعہ گویا کا واسطے تسکین کے کافی ہی **ع** ہی یہ وہ درد کہ جسکا کبھی درمان نہوا + ای دمنا
خیال ماضی سے درگذر اور بموجب شعر مولف کے فکر مستقبل کر **بیت** صبر کر ایدل ابھی رونا ہی کیا + آگے آگے دیکھ ہوتا ہی کیا
دمنا نے ان باتوں سے فی الجملہ تسکین پائی اور کہا کہ اس جزع بین حق میر بطرف ہے کہ کلیلہ سا دوست مشفق اور ناصح مہربان
کہ مین ہر حادثے مین پناہ اوسکی طرف لیجاتا تہا اور ہر مہم مین نصیحت اوسکی پشت پناہ میری تھی اور جو کچھ کہ لقد اسرار عالم غیب
السماوات نے اوسکے خزینہ دل مین امانت رکھا تہا آسمان کو اوسپر ہرگز اطلاع نہ تہی اور جاسوس زمانہ ہمیشہ اوسکی اطلاع سے
محروم تھا افسوس کہ ایسے دمساز نے میرے سر سے سایہ اوٹھالیا اور گوشہ کا شانہ دنیا مین مجھے بے رفیق و مونس محروم چھوڑ گیا اب میری
زندگانی بدتر از مرگ ہے گو مین درینولا مبتلائے بلاے عظیم ہون پر اوسکی زندگانی تک مطلق کسی بات کا مدرک تھا بلکہ یقین
جانتا تھا کہ اوسکی رائے صواب اندیش ایک انمین مشکل کشا میری ہوگی و حسرتا کہ اب سواے مرگ کوئی چارہ باقی نرہا یہ کہا اور رو دیا
اور یہ شعر گویا کا پڑھا **بیت** خاک مین اوسکے ملانیکے لئے گرد شمین تھا + مرگیا وہ اب تو ساکن آسمان ہوجائے گا + بوزبنہ نے
کہا کہ ای دمنا سچ ہے کلیلہ ایسا ہی تھا لیکن زمانہ خالی نہین رہتا ہے **بیت** غم مخور گر زین چمن شاخ گلے پژمردہ شد + رونے زین
ہست و جعد سنبل تا بدار + دمنا نے کہا درست ہے تیری ذات بہی تدارک ہر خلل کا اور دفع ہر ضرر کا کر سکتی ہی اور آج سے تو بجاے
کلیلہ برادر بیمار ہے اور ہاتھ لاکہ عقد مواخات تجھسے باندہون آخر دونو نے عہد و پیمان برادری محکم کیا دمنا نے کہا کہ ای برادر جبتک کہ
مین قید ہون تو اتنی تکلیف کر کہ شبانہ روز در دولت شاہی پر حاضر رہا کر اور ببر باب مین جو گفتگو سنے اوس سے آگاہی مجھکو دیا کر بوزبنہ نے
دمنہ کے کہنے کے موافق عمل کیا دوسرے دن باد شیر آئی اور حیرانی اور پریشانی شیر کی دیکھ کر مضطر ہوئی اور دل مین کہا کہ اگر
غصہ زیادہ کرتی ہون تو شیر برہم ہوتا ہی اور اگر سستی کرتی ہون تو دمنا بچا جاتا ہی اور تضیہ مہمل رہتا ہی یہ سمجھکر اتنا کہا کہ مجھسے کیا کام ہی کہ بادشاہ کے مقدمات
مین دخل دون جیسا جانے ویسا کرے ہر کوئی اپنی مصلحت خوب جانتا ہی یہ سنکر شیر نے کہا کہ ای مادر مہربان اہل نصیحت کو لازم ہی کہ بلا اندیشہ بات کہنے کی کہین اور
تیری بات کہ میرے نزدیک بلاشبہ شایبہ نفسانیت سے مبرا ہی پھر جو کچھ لائق بیان کے ہی اوسمین کیون نہین فرماتی ہی مادر شیر نے کہا کہ بادشاہ راست و دروغ مین
فرق نہین کرتا ہی اور منفعت اپنی مضرت سے جدا کرنا نہین جانتا ہے اور اگر دمنا فرصت پائے تو وہ فتنہ اوٹھائیگا کہ رے سب کی اوسکی تدارک مین عاجز ہوجائیگی شیر نے

Marfat.com

کہا کہ جلد قضات مع دمنا حاضر ہون جبکہ سب حاضر ہوئے قاضی بولا کہ ای حضار کا دمنا مین تم کیا کہتی ہو کسینے جواب ندیا جبکہ سب خاموش رہے قاضی نے دمنا سے کہا کہ اگرچہ کوئی اسوقت جواب نہین دیتا ہی مگر سبکا دل تیری گناہ پر گواہ ہی اور تیری قتل پر سبکا اتفاق ہے پس تجھی اس حال مین کیا لطف زندگانی ہے اب تیری صلاح دریں ہی ہے کہ اپنی قصور پر اعتراف کرے اور اس راستگوئی سے عقوبت آخرت سی نجات پائے اور تیری موت مین بہر نوع دو فائدے متصور ہین ایک یہہ کہ اس کاؤ کاؤ سے ہم سب رہائی پائینگے اور دوسرے یہہ کہ تو عذاب دنیا اور عقاب عقبی سے مخلصی پاتا ہے **قطعہ** زیرکان گویند کاندر مرگ نوعی راحتست ✽ وز زبان این سخن بر خلق منت می نہند ✽ گفتہ اند آنکس کہ میرد خالی از دو حال نیست ✽ یا بدی باشد کہ خلق از جور او کمتر جہند ✽ یا کم آزاری نکو خلقی کہ خلق روزگار ✽ مہر او ورزند او را در دل خود جا دہند ✽ گر نکو کارست نبود این زندان محنت دار بد ✽ ور بد اندیش ست خلق از محنت او وارہند ✽ ای دمنا اگر اپنے گناہ کا اعتراف کرے تو دو فضیلتین تجھی حاصل ہوتی ہین اور اوسکا ذکر عالم مین باقی رہیگا ایک یہہ کہ اعتراف اپنی خیانت کا نشان ہی خفگوئی اور جوانمردیکا اور یہہ سبب راستگوئی کی اختیار کرنا ملک بقا کا اور دوسرے یہہ کہ شہرۂ فصاحت زبان آوری اور بلاغت سخن گستری تیرا مشہور ہوگا کہ ایسی جواب دلپذیر اور عذر مقبول تقریر کئے کہ افواہ خاص و عام مین تا قیامت تک یہہ مذکور باقی رہیگا باوجود این ہمہ کہ سب جانتے ہین کہ جرم اسکا بیشک تھا مگر اس طرح کا زبان آور تھا اور ایسی جواب عقلی ہر کسیکو نہ بنتا تھا کہ کسی مجال کلام باقی نہ رہتی نہی اب بہی بہتر ہے کہ موت کو نیکنامی کے بدنامی کے زندگانی سی عزیز تر کرکہ اسکا تذکرہ تا قیام قیامت عالم مین قائم رہی اور قصاص کے باعث عقوبت عقبی سی نجات پائی ورنہ پھر حق ہی اگر کوئی پہلو تحقیق کا نکل آیا تو بادشاہ مقرر قصاص کریگا اوسوقت یہ نیکنامی بہی باقی نہ رہیگی بلکہ یہہ سب کہینگے کہ اگرچہ فتنہ پرداز یمین ہزار نوع سی زبان آوری اور بلند پروازی کی مگر اہل محفل سلطانی کہ ایک حکیم بیدل تھا کب چھوڑتی تہی آخر مطلب کو کہول ہی لیا اوسوقت یہہ دونو فائدے تیری ہاتھ سے جاتے رہینگے بہتر یہی ہے کہ جو حق ہے اوسپر خود اعتراف کر **بیت** مردن کسن بہ نیک فرجامی ✽ بہتر از زندگی بدنامی ایضاً نیکنامی سے ہی مرنا زندگی سے خوبتر ✽ زیست بدنامی کے مرجانیسی ہی معیوب تر ✽ دمنا نے کہا کہ قاضی کو فقط گمان پر بغیر دلیل روشن کے حکم کرنا سزا سے بفحوای اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ اور اگر تمہین بہی یہی شبہہ پڑا ہی اور طبیعت میری گناہ پر قرار پکڑتی ہی تو ویسا فرماؤ لیکن مین اپنے کام مین بہتر دانا ہون پس گمان غیر کو کیونکر اپنے یقین پر غالب کرون اور یہ بات بطریق فتوی درست ہی اور نہ بقاعدہ نقوی کہ بمجرد گمان کے کہ خون شخص بیجرم ثابت کرتے ہو اور اعتقاد فاسد کو میرے حق مین جایز رکہتے ہو پس مین جو اپنی قتل پر بہی جب راضی ہون تو کس تاویل سی اللہ تعالی کے نزدیک مالک ذات کل موجودات ہی عہدہ خطاب کا تَفْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ سے بچون اور ظاہر ہی کہ ہر ایک کا حق اوسکی ذات پر غیر کی ذات سی زیادہ تر ہی پھر جبکہ اسطرح مین بدخواہ اپنے نفس کا بیجرم و خطا ہون اے قاضی اس بات سے درگذر لازم حق شناسی یہہ ہے کہ حاکم شرع بغور تمام حق و باطل مین امتیاز کرے اور حرف لغو اور حکم بیجا سے احتراز کرے کہ بے

بے ثبوت قصور حکم دی بیٹھا اور تو تو ہمیشہ راستگو اور عادل تھا اب میری ضعف طالع سی اس حادثہ مین طریق احتیاط کو کنارے رکھکر ارباب
غرض کے گمان پر دیدۂ رای کو رمد غفلت سے بند کرتا ہی بقول گویا **نظم** سحاب لطف ہی تو ہمہ زرع عالم پہ ہوا ہی برق جفا کیون ہماری
خرمن کو پہ ہر ایک سر کو ہے ظل ہما نر اسایہ پہ بنا ہی تیغ بلا کیون ہماری گردنکو بمقتضی کہ محکمہ دانش مین قبالۂ ہنر پروری توقیع احکام
سے متجل رکہتا ہی لہذا چاہیے کہ بغیر اوس شہادت کے کہ یقین صافی سے آراستہ ہو حکم ندی اور اگر اسکا خیال نر کہیگا تو اوسی وہ
پہنچیگا جو اوس بازدار کو پہنچا قاضی نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت** بازدار دمنا نے کہا بیان کرتے ہین کہ ایک مرزبان
تھا دانش اور فراست مین معروف اور حسن صفات سی موصوف اوسکی ایک جورو تھی بحسن آفت جان اور بغمزہ فتنہ جہان باوصف اس حسن دلربائی کی
عفت اور پارسائی مین بہی بمثیل تھی **نظم** دیدہ فروبستہ زکار جہان بگشتہ پس پردۂ عفت نہان پہ آئینہ نادیدہ جمالش زوی بہ بود زہمرہی
سایہ بغور بہ لمولفہ نگاہ اوسکی قدم پر رہی حیا سے پہ زہے گل جسکو شرم آئے صبا سے پہ اور اس مرزبان کا ایک غلام تھا بہت بیباک اور
ناپاک اسکی خدمت مین حاضر رہتا تہا اور مرغان شکاری کی خدمت اسکے ذمے تھی ایکدن نظر اوس کور نمک مردود کی اسپر پڑی مرغ دل اسکا
اسکے دام عشق مین پھنس گیا اس غلام نے ہر چند تدبیر وصال عفیفہ کی ہرگز اوسنے قبول نہ کیا اور کوئی تدبیر کارگر نہوئی **بیت** بر دام این مرغ
مرغ دگر نہ پہ کہ عنقا ر البلند است آشیانہ جبکہ وہ نمکحرام محروم ہوا بالضرور اوسکی سیرت کے موافق چاہا کہ اسکے حقین ایسا فتنہ اوٹھائے کہ جان و
حرمت اوسکی برباد ہو جائے اسکے بعد دو توتے خرید کر کے زبان بلخی مین اونھین پڑھانا شروع کیا ایک کہتا تہا کہ میرے ساربان کو کبدانو کیسا
تم نے دیکھا ہی دوسرا کہتا تہا کہ مین اس مقدمہ مین کچھ نہین کہتا ہون ایکدن مرزبان محفل شراب آراستہ کر کے بہ فراغت مسند نشاط پر بیٹھا تھا بازار
آیا اور دو توتے بطور ہدیہ کے نذر گذرانے اُن توتون نے خوش زبانی سی ترانہ سرائی اور زمزمہ پیرائی شروع کی اور وہی دو کلمہ تکرار کرتے تہے
مرزبان بلخی سمجہتا تہا مگر تناسب الفاظ اور خوش لہجگی سے مسرور ہوا آخر اپنی عورت کو دونون توتے سپرد کئے کہ اچہی طرح رکھے وہ عورت بیچاری
زبان بلخی سے آگاہ نہتی مگر دشمنوں کو دوست کیطرح پرورش کرتی تہی **بیت** نفس را پروردم آخر خود شدم رسوا ازو بد من چہ دانستم کہ خصم
خویش را میپرورم اور بمقتضی مقتون اون توتونکی خوش الحانی پر ہوی کہ کبہی اونکی بغیر بزم شراب مین نہ بیٹھتی تہی القصہ ایک گروہ تجار کا بلخ سے مرزبان کے
گہر عار وہوا مرزبان نے محفل مہمانی اونکے واسطے ترتیب دی اور اُن توتونکو بہی مرزبان نے محفل مین منگوایا اونہون نے وہی دو کلمہ کہنے شروع
کئے مہمان کہ واقف اوس زبان کے تھے بس اس لفظ کے سنتے ہی متحیر ہو کر سر خجالت سے جہکا لیا مرزبان نے فراست سے معلوم کیا کہ مہمان
منغض ہوئے اور نشاط اونکی زائل ہو گئی کیا سبب ہے پوچھا کہ سبب اس افسردگی کا کیا ہی ہر چند اونہون نے عذر اور حیلے کئے ہرگز قبول مرزبان
نہوئے ایک نے اونمین سے کہ جرأت زیادہ رکہتا تہا کہا کہ ای مرزبان یہ توتے جو کہتی ہین تو نہین سمجہتا ہی مرزبان نے کہا کہ مین ہرگز یہہ
زبان نہین سمجہتا ہون مگر انکی خوش الحانی پر البتہ دلدادہ ہون تم مجھے اسکے معنے سی آگاہ کرو **بیت** من ندیدم گہے سلیمان را بچہ
شناسم زبان مرغانرا اونہون نے توتونکے کلام کے معنی سی مرزبان کو آگاہ کیا بس سنتے ہی متحیر ہوا اور نہایت شرمندہ ہو کر کہا کہ ہرگز مطلق

Marfat.com

مین آگاہ نتھا والا دانستہ مین یہ رسوائی کیونکر قبول کرتا بلکہ ہمارے شہر مین یہ رسم ہے کہ مس گھر مین زن بدکار ہو جب تک اوسے قتل نکرلین کھانا نہیں کھاتے ہین یہ گفتگو باہم تھی کہ بازدار نے کہا کہ مینے بارہا یہ حال اپنی آنکھ سے دیکھا ہی مگر ماری خوف کے زبان پر نہیں لاتا تھا مرزبان از خود رفتہ ہوگیا اور حکم دیا کہ جلد اوسی قتل کرین جبکہ عورت کو خبر پہنچی اوسنے پیغام بھیجا کہ ای مرد اگر میری ہلاکت پسند کرے خواہ بقا تجھے اختیار ہے لیکن اس کلام کو خوب تحقیق کرلے تعجیل نہ فرما کہ میرا قتل ہر دم تیرے اختیار مین ہی مگر ارباب خرد ہر کام مین خصوصاً مقدمہ خون مین تامل واجب جانتے ہین اسواسطے کہ اگر وہ شخص لایق خونریزی کے ہی تو فرصت باقی ہی اور عیاذاً باللہ اگر تعجیل کی اور بیگناہ قتل ہوا تو قتل کے بعد معلوم ہوا کہ مقتول بیگناہ تھا پھر اوسکا تدارک دائرہ امکان سے باہر ہو جائیگا اور اوسکا وبال ابدالآباد باقی رہیگا **بیت** بے تامل مکنش در آزار بد تا پریشان نگردی آخر کار ۔ مرزبان نے اوسکو مجلس کے نزدیک بلاکے پس پردہ بٹھایا اور بازدار کا حال اور توتے کا قال اوس سے کہا اور یہ کہا کہ یہ توتے انسان کے جنس سے نہین ہین کہ انکی بات غرض نفسانی پر محمول ہو جو کچھ اونہون نے دیکھا ہی سو کہتے ہین اور بازدار بھی انہین کے موافق گواہی دیتا ہے اور یہ ایسا جرم نہین ہے کہ زبان آوری سے اسکا غدر بین سکے عورت نے کہا کہ میرا تدارک از جملہ فرایض ہے مگر جسوقت تحقیق اسکی بواقعی ہو پھر ایکدم بھی تامل میرے قتل مین نکر نامرزبان نے کہا کیونکر تحقیق اسکی ہو عورت نے کہا کہ مردم بلخی سے پوچھو کہ یہ توتے سوا ان دو کلمون کے اور بھی الفاظ سے آشنا ہین اگر ان کلمون کے سوا اور باتین نہین جانتے ہین تو جانیو کہ اوس بیچارے نے کہ مراد جسکی مجھسے حاصل نہوئی خباثت نفس سے یہ دو کلمے انکو سکھائے ہین تا میری قتل سے دل شاد کرے اور اگر اور بھی کلمات بلخی یہ توتے جانتے ہین تو خون میرا بخہر حلال اور زیست میری بجہر حرام ہے مرزبان نے احتیاطاً تین دن مہمانونسے تفتیش کی توتے سوا ان دو کلمونکے اور کچھ زبان پر نہ لائے جبکہ یقین معلوم ہوا کہ وہ عورت اس گناہ سے پاک ہے اوسکے قتل سے درگذرا اور بازدار کو بلوایا بازدار بشوخی تمام بازہا ہاتھ مین لیکر بامید انعام حاضر ہوا اور عورت نے کہا کہ ای غدار ستمگار تو نے دیکھا تھا کہ مین مرتکب اس گناہ کی ہوئی تھی بازدار نے کہا بلے بمجرد بلے کے بات نے جست کرکے آنکھ بازدار کی نکال لی عورت نے کہا کہ جو کوئی نادیدہ گواہی دے اوسکی یہی سزا ہوتی ہے الحمدللہ کہ اللہ تعالے نے جزا اس تہمت کی بواقعی دی

بیت برکندہ بہ آن چشم کہ بد بین باشد ✦ بد بین ہمہ جا در خور نفرین باشد ✦ **لطیفہ** ۵ برا اوسکا ہو جسنے کسیکا کچھ برا چاہا ✦ ہمیشہ دیکھتے رہتے ہین ہم گردش مین گردونکو ✦ پس یہ مثل اسلئے لایا ہون کہ نامعلوم ہو کہ تہمت پر دلیری کرنا اور نادیدہ گواہی دینا مخرب دین اور فضیحت کنندہ آخرت ہوتا ہے جب کہ کلام دمنا کا تمام ہوا وقایع نگار نے خبر من وعن لکھ کر شیر کی نظر سے گذرانی ماد شیر نے کہا کہ اے جہاندیدہ اہتمام میرا دمنا کے کام مین اسلئے زیادہ ہی کہ یہ ملعون آگاہ ہو چکا ہے کہ پادشاہ کو مجھپر بدگمانی ہی اگر اب کے مخلصی پائی تو مقرر کام نیرا تمام اور حال رعیت و حضار محفل کا ایسا خراب کریگا کہ چارہ جسکا نہو سکیگا کیونکہ طبیعت بد سے سوائے فعل بد کے اور کچھ سرزد نہین ہوتا ہے **قطعہ** ز بوم شوم نوقع مدار میمن ہمای ✦ طمع مبند کہ گنجشک کار باز کند ✦

Marfat.com

چنین کہ پایہ مفسد بلند شد چہ عجب + کہ دست فتنہ زہر جا بنے دراز کند + اس بات نے شیر کے دلمین تاثیر بخشی اور کہا کہ اے مادر مہربان تا
کہ قصہ دمنا کا کبھی سے سنا ہے تو نے سچ ارشاد کرتا ہین فکر دور و دراز سے نجات پاؤن اور قتل دمنا مین تاخیر کرون کہ مقدمہ خونمین کوئی
حیلہ شرعی ضرور چاہیئے مادر شیر نے کہا کہ اے فرزند کسینے جو مجھپر اعتماد کر کے راز اپنا سپرد کیا ہو اظہار اسکا شروع مروت مین حرام ہے
اور جو چیز کہ کسینے امانت سونپی ہو اوسکی محافظت اوصاف سے ارباب کرم کے ہی مگر آج مین اوس شخص سے اجازت لیتی ہون اسکے
بعد مفصل بیان کرونگی شیر نے کہا کہ اچھا مادر شیر نے اپنے مکان پر آکر پلنگ کو بلوایا اور نہایت تکریم کر کے کہا کہ بادشاہ جو تمہارے
ساتھ سلوک کرتا ہے اور مروت اور عزت تمہاری منظور نظر رکھتا ہے اوسکا ادائے شکر تم پر واجب ہے تا وعدہ کلین شکرتم لازیدنکم
شکرتم سے لطف شاہی روز بروز تمپر زیادہ ہو پلنگ نے عرض کیا کہ ای ملکہ نوازش ہا دشاہانہ اور مرحمت خسروانہ
شہریار روزگار جو حق مین اس خاکسار کے ہی پوشیدہ نہین اب ارشاد فرماکہ شکر اوسکے انعام کا کونسی خدمت سے ادا ہو اور سپاس اوس کے
انعام و اکرام کا اگر ہزار درجہ مین سے ایک بھی ادا ہو تو مین اپنی سرفرازی کو مین سمجھون بیت تو فرض کن کہ چو سوسن ہمہ زبان گردم +
کجا زعہدۂ احسان آن بدر آیم + بلکہ اپنی دانست مین ہمیشہ میدان ہوا داری کو قدم شکر گذاری سے طے کیا ہے مینے اور اب جو کچھ
بلکہ فرمائے اوسے بھی بجان و دل بجالاؤن بیت بنیاد نہادۂ چو مردان + آن بکرم تمام گردان + اور عرب کا قول ہی وَمَا الْاِنْعَامُ
اِلَّا بِالتَّمَامِ مادر شیر نے کہا کہ بادشاہ نے اول اپنے خیال دل تجھسے کہا تھا اور تینے وعدہ کیا تہا کہ شتربہ کے انتقام لینے مین دشمن غداری تا
مقدور کوتاہی نکرونگا اب اوس وعدہ کو وفا کیا چاہیئے سو صلاح یہ ہے کہ شیر کی خدمت مین میرے ساتھ چل اور جو کچھ کلیلہ اور دمنا سے
سنا یا دیکھا ہے مشروحاً بیان کرتا ولی نعمت تیرا اس رنج سے رہائی پائے اور وہ غدار مارا جائے نہین تو قریب ہے کہ وہ مفسد اپنی
زبان آوری سے آپکو بیجرم ٹھیرا کے رہائی پائی اس تقریر پر کوئی اوسکے شر سے پھر ایمن نرہیگا بلکہ ایک ایک کو قتل کروئیگا اور
اندک فرصت مین فسانہای مکر آمیز سے اوس فضلا کو ذائقہ ملامت چکھائیگا خصوصاً جنہون نے کہ اوسکی قتل و قید مین سعی کی ہی اونکو بہزار مکر و
فریب خرابی مین ڈالیگا پلنگ نے کہا کہ ای ملکہ اس راز کے چھپانے سے غرض یہ تہی کہ تا بادشاہ مکر اور حیلہ سے اس غدار کے پہلے کچھہ مطلع ہوئے تو بہتر ہے
کہ اگر ابتدا اس امر کی مجھسے ہو اور بادشاہ کو شبہ میرے حد پر آئے تو خوب نہین فلہذا مین سبقت مین قباحت سمجھتا تہا اب نوبت اس درجہ کو
پہنچی ہی تو کوئی دقیقہ مین فروگذاشت نکرونگا اور اگر ہزار سر میرے ہونگے تو فدائے ایام شہریار کرونگا کہ جو کچھہ حق نمک اوسکا میری گردن پر ہے
ہزارمین سے ایک بھی ادا نہین کر سکتا ہون بہلا ایسی جگہکب دریغ کرونگا اسکے بعد پلنگ ہمراہ ملکہ کے در آشہر پار مین آیا اور ماجرا کلیلہ اور دمنا کا جو کچھ سنا
اور دیکھا تہا بطریق گواہی کے قسمیہ عرض کیا اور زندہ دو سلکہ اسیطرح جنسے زندان مین گفتگو دمنا اور کلیلہ کی سنی تہی بطریق شہادت اوس سے بھی کہلوایا
شیر نے پوچھا کہ پہلے تو نے کیون ذکر نہین کیا پلنگ نے کہا کہ گواہی ایک شخص کی عند الشرع مقبول نہین ہے لیکن جبکہ اور نے گواہی دی اور دوسرا گواہ مین تہا اگر اب گمان
اسکا کرتا تو عند اللہ ماخوذ اور خلاف وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ کے ہوتا شیر نے دونونکی ادائے شہادت کی

Marfat.com

بعد حکم سیاست دشنام پر واجب جانا اور کہا کہ اسکو سلسل اور مطوق کرکے زندان عذاب سخت مین رکھ کے ہلاک کرو اور سوقت سے آب و طعام اوسکا بند کیا حتی کہ کام اوس نکما بد انجام کا تمام ہوا آخر شامت مکر و فریب سے پاک ہوا اور دوزخ زندان سے زندان دوزخ کو پہنچا معلوم ہوا کہ آخر راہ مکار فنکی یہی ہے **بیت** خلق کی راہ مین جو کوئی بچھائیگا خار ہے پانو ہو جائین گے آخر کو اوسکے افگار ۱۵ ؎ بوئیگا دانہ بار وت جو کوئی نادان ؎ پھول کوئی نہی کہلیگا نہ کبھی غیر ثمر ۹۲ ؎ جو عمل جس سے ہوگا وہی پیش آئیگا ؎ غیر نیکی نکری چاہیئے کوئی ہشیار ؎ **باب تیسرا دوستونکی منافع موافقت مین ہی** رائے نے کہا کہ سنا میںنے ای برہمن فصیح عمازاد مفسد کا کہ عداوت سے بیگناہ کو قتل کروایا اور اللہ تعالے جل و علے نے مکافات فساد کے اوسکو بوقعی پہنچائے اب بیان فرمانا معلوم ہو صورت فائدہ دوستان یکدل اور یکجہت کی اور برخوردار ہونا اونکا نہال محبت سی اور تدبیر دفع دشمنان دوروبہ کی کہ اپنی رضا کو دوسریکی رضا پر مقدم کرتے ہین برہمن نے بعد دعا و ثنا خسروانہ عرض کیا کہ ای پادشاہ جان تو خردمندان کامل الذات اور ہنروران ستودہ صفات کے نزدیک کوئی لقد گرانمایہ وجود دوستان مخلص سے اور کوئی درجہ بلندتر حصول صحبت یاران خالص سے نہین ہے کہ وقت دولت کے باعث بہجت و شادمانی ہوتے ہین اور زمانہ نکبت مین مددگار اور غمگسار ہتی ہین **قطعہ** یار بدست آر کہ بس بیکس ست ؎ ہر کہ مر او را بجہان یار نیست ؎ این ہمہ نعمت کہ درین عالم ست ؎ ہیچ بہ از یار وفادار نیست ؎ اور از جملہ حکایات یاران یکدل اور دوستان یکرنگ سے کہ جو صفحات تاریخ پر ثبت ہوئی ہین حکایت زاغ اور موش اور کبوتر اور کچھوے اور ہرن کی ہے کہ مثال روشن اور قصہ شیرین تر ہے رای نے پوچھا کہ یہہ کیونکر تہا **حکایت زاغ و موش و کبوتر و سنگ پشت** کہا کہتے ہین کہ حوالی کشمیر مین مرغزار دلپذیر تہا کہ اوسکی نسیم عطر بیز جان تازہ ہر دم پیدا کرتی تہی اور شکار وحوش و طیور کا بہی بہت تہا اور صیاد اکثر دام شکار وہان لگایا کرتے تھے اور اوس جگہہ ایک درخت بزرگ پر زاغ نے بہی آشیانہ بنایا تہا بہر ارتشاط اوسپر بیٹھکر نظارہ گل و ریحان کیا کرتا تہا اور احتیاطاً چپ و راست نظر رکہتا تہا ایکدن دیکہتا کیا ہی کہ ایک صیاد دام گردن پر اور توبڑہ پشت پر اور عصا ہاتھ مین تعجیل تمام سی اوسی درخت کے جانب چلا آتا ہی زاغ ڈرا اور دلمین کہا **قطعہ** یا رب اس شخص کو ہوا کیا ہی ؎ کہ بایں اضطراب آتا ہی ؎ نہین معلوم کہ ہے سبب اسکا ؎ اسقدر کیون شتاب آتا ہے شاید کہ میری قتل پر اسنے کمر باندہی ہے احتیاط کرنی لازم ہی اور دیکہا چاہیئے کہ کیا کرتا ہے **مصرعہ** تا نہ بینم کہ چہ از پردہ برون می آید ؎ زاغ برگہای درخت مین چہپکر دیکہنے لگا اور صیاد نے آتے ہی اوس درخت کے تلے دام بچہا کے چند دانے اوسمین ڈالے اور آپ کمینگاہ مین جا بیٹہا بعد ایک ساعت کے گروہ کبوترونکا آیا اور سرداراونکا مطوق نام کمال دہن و دکا سے آراستہ تہا یہ کبوتر نہایت اتقیا و سی خدمت اور متابعت اوسکی بجالاتے تھے جیکہ کبوترونکی نظر اوس دانے پر پڑی غلبہ اشتہا سی سب بے اختیار ہو گئے مطوق نے منع کیا کہ **بیت** زراہ حرص تعجیل سوی دانہ مرو ؎ بہوش باش کہ دامی است زیر ہر دانہ ؎ کبوترون نے جواب دیا کہ ای مہتر

Marfat.com

کام ہمارا غلبہ اشتہا سے اضطرار کو پہنچا ہی کہ مجال استماع نصیحت اور ملاحظہ عاقبت اندیشی باقی نہیں رہا ہے اور بزرگون نے بھی کہا
ہے **بیت** گر سنہ بر بلا دلیر بود ۔ ز انکہ از عمر خویش سیر بود ۔ مطوقہ سمجھا کہ حریص دانہ دام نصیحت مین گرفتار نہونگے اور میری رسن
ملامت انہین چاہ جہالت سے نکال نہ سکیگی مگر اب کنارہ کیا چاہیئے اسکے بعد مقتضائے قضا نے تقاضا کیا کہ یون خیال مین گذرا
کہ ایک عمر او نہون نے میری رفاقت مین بسر کی ہے اسوقت انہین تنہا چھوڑنا اس مخاطرہ مین مروت سے دور ہی آخر بخیر تقدیر نے اسی بھی
باندھکر سب کے ساتھ اس دام مین ڈالا نہوز دانہ اوٹھایا تھا کہ صیاد نے دام کھینچا اور سب گرفتار ہوگئے مطوقہ نے فریاد کی کہ مین کہتا
تھا کہ تعجیل ایسی موقع مین شرکت شیطان سے خالی نہین ہوتی ہے کبوتر شرمندہ اور خاموش ہوئے اور صیاد شادی کنان دوڑا کہ یہ وبال
اکھاڑکر سبکو لیجاہی دیکھتے ہی صیاد کے سب تڑپنے لگے مطوقہ نے کہا کہ اب جدا جدا اپنی کوشش کرنیسے بہتر یہ ہے کہ سب باتفاق ایسی سعی
کرو کہ سبکی رہائی ہو اب تم سب اتفاق کرکے باہم ایک ہی باجست کرو شاید کہ قوت ہمت سے صورت سب کی مخلصی کی نکل آئے آخر
سب نے جست کی اور دام اوکھڑا اور سب نے پرواز کی اور ایک جانب کو مع دام چلے زاغ نے اپنے دشمن کو جاتے دیکھا کہ اگر مدت مدید آسمان
چرخ ملدیگا تو بھی ایسا ساتھ عجیب روی کا زمانہ آویگا دیکھا چاہیئے کہ یہ کہان جاتے ہین اور کیا کرتے ہین زاغ ان کے پیچھے اڑا اور
صیاد نے بھی دور تک تعاقب کیا آخر تھک کر رہگیا اور زاغ بہ نظر اسکے کہ یہ قصہ عجیب فائدہ سے خالی نہین ہے پیچھے کبوترونکے
جاتا تھا **قطعہ** عاقل آنست کہ در تجربہ نفع وضرر ۔ از حریفان دگر بہرہ خود بردارد ۔ ہر چہ دانست کہ زو نفع رسد بستاند ۔ وانکہ از وے
ضرری فہم کند بگذارد ۔ اور حدیث شریف ہی اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَیْرِہٖ کہ کبوترون نے مطوقہ سے کہا کہ اب کیا کرین اس نے کہا کہ بغیر
امداد یار وفادار اس مہلکے سے نجات نہ ملیگی سو وہ ایک موش ہے زیرک نام میری یارون مین سے کہ ازبس یار وفادار ہی اسکے سوا اور
کوئی مددگاری اس مہلکے مین نکریگا اب اسکے پاس چلیئے القصہ جس ویرانے مین کہ اسکا مسکن تھا پہنچے مطوقہ نے آواز دی زیرک مطوقہ
کی آواز پہچان کے باہر آیا جبکہ مطوقہ کو گرفتار بلا دیکھا زار زار رویا اور کہا کہ ای یار وفادار یہ کیا حال ہی اور تجسا دانا کیونکر مبتلا ایسی دام
بلا کا ہوا مطوقہ نے جواب دیا کہ ای مونس رنج وبلا تمام انواع خیر وشر اور اقسام نفع وضرر وابستہ احکام قضا وقدر ہین اور جو کچھ کہ منشی
ارادت نے دیوانخانہ وجود مین قلم مشیت سے صفحہ احوال مخلوق پر لکھا ہے لابدی کہ عرصہ کون ومکان مین جلوہ ظہور مین پائے اور احتراز و
اجتناب کسیکا فائدہ نہ پہنچاوے **بیت** قلم تقدیر نہ لفظی وشیرینی ای بسا رفت است بہ اگر تو خوش نشینی تقاضا چہ غم دارد ۔ ای زیرک مجھی قضائے
ربانی اور تقدیر یزدانی نے اس ورطہ ہلاک مین ڈالا اور مجھے اور میرے یارونکو دانہ دام بن گیا ہر چند مین انہین منع کرتا تھا مگر باوجود تمام
دست تقدیر نے پردہ غفلت انکی دیدۂ بصیرت پر ڈالا اور مین بھی ان سب کے ساتھ گرفتار بلا ہوا موش نے کہا کہ یہ بہت تعجب کی جگہ ہے
کہ تجسا دانا گرفتار ہو جائے اور محافظت نکر سکے مطوقہ نے کہا کہ ای برادر تو بہ کردہ لوگ جو مجھسی ہزار درجہ قوت وشوکت وفہم وفراست
مین بالاتر ہین وہ بھی تقدیر ازلی اور قضای لم یزلی سے ناچار ہی اور بچ نہین سکتے ہین جبکہ حکم نافذ الحکم سلسلہ ارادت کو

Marfat.com

جنبش دیتا ہی ماہی کو قعر دریا سے اوج ہوا پر لاتا ہے اور مرغ ہوائی کو اوج ہوا سے قعر زمین مین لیجاتا ہے بلکہ کسی آفریدہ کو قضا و قدر سے تسلیم و رضا کی سوا چارہ نہیں ہے **بیت** گر شود ذارت عالم پیچ پیچ + با قضای ایزدی، پیچ اند پیچ + جاننا چاہئے کہ دانا کو جریان[1] حکم قضا مین اور رعیت حقیر کو نفوذ[2] فرمان عالیشان سلطان مین گنجایش چون وچرا کی کسی طرح نہیں ہے، زیرک نے کہا کہ مطوقہ دل خوش رکھ جو لباس کہ خیاط ارادت[3] ایزدی نے اپنے بندونکے قامت پر سیا ہی محض عنایت اور کرامت سمجھا چاہئے اور واقعی یہی ہے کہ کوئی بندہ اپنے حقیقت حال سے آگاہ نہیں ہے اور جس چیز نے کہ ضمن مین احکام کے اندراج پایا ہی اسلیئے کوئی نہین جانتا ہے کہ کیا ہے اسیواسطے حافظ علیہ الرحمۃ نے کہا ہے ؎ بدر و وصالت[4] ترا کارنیست دم درکش + کہ ہر چہ ساقی ما ریخت عین الطافست + اور سچ ہے کہ جو جسے پیش آتا ہی اگر خوب نگاہ کری تو اسکی صلاح و فلاح اسی مین ہوتی ہی کہ بزرگون نے کہا ہے نوش صفا بے نیش جفا اور گل راحت بیخار محنت کمتر دیکھا ہے ؎ بسے مراد کہ در ضمن بے مرادیہاست + جبکہ زیرک نے یہ حکایت کہی اور حلقے دام کے اسکی گردن سے کاٹنے شروع کیے مطوقہ نے کہا کہ ای مہربان پہلے یا نعلی[5] گردن سے بند کاٹ اسکے بعد میری طرف متوجہ ہو زیرک نے التفات اس کی بات پر نہ کیا اور اپنے کام مین مشغول رہا مطوقہ نے پھر مبالغہ سے کہا کہ ای زیرک مجھپر احسان کرتا ہے تو اول میرے یارونکی بند کاٹ اور بارے میری گردن پر رکھ موش نے کہا کہ اسباتکو مکرر تو نے کہا اور مبالغہ حد کو پہنچایا شاید کہ حق دوستی تو نے جانا ہے مگر حق نفس[6] سے مطلق نہیں ہے، اور نکتہ ابلغ بنفسہا کے تجھی معلوم نہین ہوا ہی مطوقہ نے کہا کہ مین اس امر مین مجبور ہون کہ ان کبوترونکی پیشوائی کا منشور میرے نام پر لکھا گیا ہے اور انکے احوال کا تعہد میرے ذمے رکھا ہی اسلیئے کہ یہ رعیت ہین اور مین انکا بادشاہ ہون اگر اسوقت اپنی نفس پر انھین ترجیح دون تو میرا نام دفتر وفاداری سے نکال دیا جائے اور جو بادشاہ کہ اپنی آسایش طلب کری اور رعیت کا بند بلا مین پڑنا گوارا کری تو تھوڑی دنون مین جشمہ دولت اسکا تیرہ اور دیدہ حشمت خیرہ ہو جائیگا موش نے کہا کہ بادشاہ رعیت مین بجائے جان ہے اور بدنمین بمنزلہ دل اسلیئے ملاحظہ احوال دل مقدم ہی کہ اگر جان و دل نہو تو بدن ہیچکارہ ہی اور اگر بعض اعضا بدن کے نہون تو چندان مضرت نہین ہے ؎ چاکران کم اگر شوند چہ غم + از سر شہ مباد موی کم + مطوقہ نے کہا کہ ای یار اس مبالغہ سے حاصل یہ ہی کہ مین ڈرتا ہون کہ اگر پہلے میری حلقہ دام کے کاٹے اور تیری طبیعت گھبرا جائے اور یار میرے پھنسے رہین تو مروت اور وفا سے بہت دور ہو جاؤنگا اور اگر اورون کے حلقے کٹین اور تیری طبیعت کو ہر چند کلفت ملول بھی کرے تو بھی ممکن نہین کہ تو میری گرفتاری کو گوارا کرے موش نے کہا کہ عادت اہل کرم کی یہی ہے اور عمل اہل فتوت[7] کا یون ہی چاہئے سچ تو یہ ہے کہ اسی خصلت پسندیدہ اور سیرت ستودہ سے اعتقاد خلایق کا تیری دوستی مین صاف ہے اور اعتماد رفیقون کا تیری کرم اور جوانمردی پر حد سے زیادہ ہے القصہ موش نے پہلے اورونکے حلقے کاٹ ڈالے اور بعد اسکے مطوقہ کے اور کبوترون نے دعا دی کر پرواز کی اور موش اپنی سوراخ مین گیا زاغ نے وفاداری اور احسان موش کا

Marfat.com

معائنہ کرکے کمال مشتاق موشکی دوستی کا ہوا اسکے بعد سوراخ کے پاس جاکر آواز دی موش نے پوچھا کہ تو کون ہے زاغ نے کہا کہ مین زاغ ہون اور کار ضروری تجھسے کہتا ہون زیرک اسم بامسمی اور جہاندیدہ تھا گفتگوی دشمن قوی سنکر متحیر و نرسان ہوا اور کہا کہ مجھے تجھسے کیا نسبت ہی اور تجھے مجھسے کون جنسیت ہے زاغ نے صورت حال کبوتر دنکی جو مشاہدہ کی تھی اور وفا اور احسان اسکا جو دیکھا تھا بیان کیا کہ انتہا مروت و فتوت تیری دیکھکر معلوم ہوا کہ تیرا ثمرہ دوستی اور نتیجہ محبت مشکل کے وقت کارآمدنی ہی اسلئے میری ہمت کلی مصروف اس بات پر ہے کہ باقی عمر تیری رفاقت مین بسر کرون موش نے کہا کہ راہ مصاحبت میری اور تیری مسدود اور طریق مواصلت ازل سے ممنوع ہی **بیت** بیازار تو سود جز زیان جان نمی بینم کہ بعد المشرقین آمد میان ما در ین سودا + اس خیال سے درگذر اور جو چیز کہ ہاتھ آنا اوسکا کسی وجہ سے نہ ہو سکتا ہو طلب کرنا اسکا ایسا ہے کہ کشتی کو خشکی مین چلانا اور گھوڑیکو دریا مین دوڑانا جو شخص کہ جستجو محال کی کرتا ہے اپنے اوپر عالم کو ہنساتا ہے۔ **بیت** این دام بر قصد شکار دگری کن + کان صید کہ دیدی بکمند تو نیاید + زاغ نے کہا کہ اے زیرک یہ حرف زبان پر نلا کہ ارباب کرم اہل احتیاج کو محروم نہین کرتے ہین اور مین حوادث زمانہ سے پناہ اس آستانہ پر لاتا ہون موافق اس بیت حافظ قدس سرہ کے **بیت** جز آستان تو ام در جہان پناہے نیست + سر مرا بجز این در حوالہ گاہے نیست + اور مین دلسے عہد کر چکا ہون کہ باقی عمر تیری رفاقت مین بسر کرون اور اگر ہزار امتحان سے تو میری آزمایش کریگا تو بھی مین ثابت قدم رہونگا **بیت** گر بشمشیر سیاست مینوازی جانم + ور بہ تشریف غلامی می پذیری بندہ ام + زیرک نے کہا کہ ای زاغ حیلہ چھوڑ اور فریب سے ہاتھ اوٹھا کہ مین طبیعت تیری بنی نوع کی خوب جانتا ہون اور تو میرے ہمجنس نہین ہے کیا نہین سنا تو نے **مصرعہ** روح و راصحبت ناجنس عذابیست الیم + اور مین کسطرح تجھسے ایمن نہین ہو سکتا ہون اور جو کوئی غیر جنس سے مصاحبت کریگا اُسے وہ پہنچیگا جو اوس کبک کو پہنچا زاغ نے پوچھا کہ یہ حکایت کیونکر ہے **حکایت کبک دری** کہا کہتے ہین کہ ایک کبک دری دامن کوہ مین خرامیدہ اور غلغلہ اسکے قہقہے کا گنبد سپہر مین پیچیدہ تھا قضا را باز شکاری ہوا پر اوڑا جاتا تھا جبکہ باز کی نظر اسکی خوش خرامی پر پڑی اور قہقہہ اسکا کانمین آیا بے اختیار مایل اسکی مصاحبت کا ہوا اور دلمین کہا یہ مثل سچ ہی کہ جو کوئی بے یار ہی ہمیشہ بیمار ہی ایسے شخص کی مصاحبت محض راحت اور سراپا سرور ہے **بیت** کسے کاندر جہان یاری ندارد + درخت عشرتش باری ندارد + یہ کبک عجب خوش منظر اور شیرین حرکات ہے ایسے شخص کی مصاحبت اور ایسے رفیق عجیب کی صحبت سے دل مین نہایت خوش رہیگا اسکے بعد آہستہ اسکی طرف مائل ہوا کبک نے جبکہ باز کو آتے دیکھا جلد شگاف سنگ مین جا چھپا باز اس شگاف کے قریب آیا اور کہا کہ ای کبک کیون چھپتا ہے کہ مین عاشق تیرا ہون کہ جب سے خوش خرامی تیری دیکھی ہے ہزار جان سے تیرا فدائی ہون لازم ہے کہ تو مجھسے خوف نہ کر اور اپنے صحبت سے مجھے مسرور فرما کہ نتیجہ محبت کا بہت منفعت رکھتا ہے اور شجر دوستی ثمر مراد دیتا ہے **بیت** نخلے ست محبت کہ از و میوہ مقصود + ہر چند کسے پیش بر د پیش بر آید +

Marfat.com

کبک نے آوازدی کہ ای مہربان کامگار مجھ بیچارہ سے ہاتھ اوٹھالے اور ایک کبک اور بھی اپنے دلمین کہا یا سمجھ لے یہ کیا خیال محال ہے
اگر آب و آتش بہم آمیختہ ہون اور سایہ و آفتاب باہم مجتمع ہون تو بھی صحبت میری اور تیری نہین ہوسکتی ہے **مصرع** زین فکر درگزر
کہ بجای نمی رسد باز نے جواب دیا کہ العزیز اپنے دلمین سمجھ کہ مجھکو مہربانی کے سوا اگر خیال بد ہوتا تو اس لطف سے کیون تیری ملاقات
مین مبالغہ کرتا میرے چنگل مین نقصان ہے کہ مین اور کبک کا شکار نہین کرسکتا ہون اور نہ متقارین سے میرا قصور ہے کہ اپنے طعمے
کے شکار سے عاجز ہون پس وجہ کیا تھی کہ مین دغا کرتا مگر تمنای مونست و ہمنشینی تیری سلسلہ جنبان ہوئی کہ اتنا اصرار کرتا
ہون اور میری صحبت سے تجھی فائدی بہت متصور ہین پہلے یہ کہ تیرے ابنا ے جنس جب دیکھین گے کہ باز اپنے سایہ بال حمایت
مین اسے پرورش کرتا ہی تو دست تعدی تجھ سے کوتاہ رکھین گے بلکہ دیدہ حرمت سے دیکھین گے دوسرے یہ کہ تجھی اپنے آشیانہ مین لیجاؤنگا
کہ اوس بلندی پر بیٹھکے تماشا کوہ و صحرا کا بقید مذنظر دیکھتا رہیگا اور اپنے ابنای جنس کا محسود ہوگا تیسرے یہ کہ جسکو اپنے ہمقوم
مین پسند کریگا اوسکو تیرا جفت کرونگا کہ بفراغت تمام داد عشرت دیگا **۵** نہ از زمانہ جفا و نہ از سپہر ملال ۔ امید حاصل و جام مراد
مالا مال ۔ کبک نے کہا کہ تو پرندونکا سردار ہے اور مین ادنے تیری رعیت سے ہون اور میری امثال قصور و گناہ سے
خالی نہین ہوتے ہین ممکن ہے کہ کوئی قصور خلاف مزاج عالی مجھ سے صادر ہو اور اسکی عوض مین سر پنجہ غضب سے
تو مواخذہ کرے پھر بجز ہلاکت اور چارہ نہوگا اس سے یہی بہتر ہے کہ گوشہ قناعت مین زندگانی بسر کرون اور اپنی حوصلے
سے زیادہ طمع نہ کرون **بیت** مین قابل نظارہ خورشید کہان ہون ۔ بدسایہ کی طرح پس پس دیوار نہان ہون ۔
باز نے کہا کہ اے برادر نہین جانتا تو کہ دیدہ محبت عیب بینی مین کور ہوتا ہے اور عمل کہ دوستی سے سرزد ہوتا ہے
زیبا دکھائی دیتا ہے چنانچہ یہ شعر پشتو کا تصنیف کا نظم خان خان زادے کا مناسب اس مضمون کے ہے
بیت پاک طینت کلہ عیوب جیران مبنی ۔ استر کے گلہ کیج نہاد مژگان مبنی ۔ کبک ہرچند جواب دیتا تھا مگر بار
رد الجواب مین غالب رہتا تھا آخر کار کبک ناچار ہوا اور بعد عہد و پیمان کے شگاف سے باہر آیا باز نے بکمال شفقت
گلے لگایا اور عہد محبت ایمان و اقسام سے مضبوط کیا باز پنجے مین اوٹھاکے اپنے آشیانہ مین لے گیا جب کہ دو
چار دن گذرے کبک کے دل سے خوف کم ہوا پھر ہر کلام مین گستاخی باز سے کرنا شروع کیا اور مضحکے سوال و
جواب مین کرنے لگا باز ہمت عالی کے سبب سے شنیدہ کو ناشنیدہ سمجھکے درگذر کرتا تھا مگر ہر روزہ دلمین خشونت
جگہہ پکڑتی جاتی تھی ایک دن طبیعت باز کی سست تھی اسلیے شکار کے واسطے آشیانہ سے جنبش نہ کی تھی
جبکہ شب ہوئی اوطآتش اشتہا مشتعل ہوئی اور وہ کینہ جو سینہ باز مین کبک کی طرف سے جمع
ہوا تھا اوسوقت اس رنج مین یاد آیا ہر حرف عہد و پیمان کو یاد کرتا تھا اور دل کو روکتا تھا

ل نسخہ بھم نسخہ ۱۲
ب مرا بفتوح درازی ۱۲
ج حیران بالکسر
د علامہ بلی
ہ سیاہ ازلی پر مین
و کبک جلیت کو گ
ز سب پر مین سیاہ
ح بھی بھلو نکی کہتے
ط مین ۱۲ ی حرف نہ
ی بھم در نسخہ ۱۲

Marfat.com

مگر کبک کی بے ادبیون نے ازبس ملول کر رکھا تھا اور عہد شکنی کے واسطے ادنے بہانہ بھی بہت ہو جاتا ہے لہذا سخت
آشفتہ تہا اور کبک آثار غضب باز کے چہرہ پر مشاہدہ کر کے سمجھا کہ اب ہلاکت کا سامنا ہے اوسوقت آہ سرد دل
پُر درد سے بھر لایا اور کہا **بیت** چو عاشق میشدم گفتم کہ بردم گوہر مقصود ندانستم کہ این دریا چہ موج بیکران دارد
افسوس کہ اول مینے نظر پایان کار پر نکی اور غیر جنس قوی باز کے ساتھ دوستی کی اور پند بزرگونکی دل سے بھلادی کہ مصاحبت
ناجنس کی بلای عظیم ہے ہر آئینہ آج کشتی عمر کی گرداب ہلاکت مین پڑی کہ ملاح فکر اسکی تدبیر سے عاجز ہے اور رشتہ
میری حیات کا اسطرح کوٹتا ہے کہ کوئی صناع اسکو جوڑ نہین سکتا ہے باوجود یہ اندیشہ کرتا تہا اور جانتا تھا کہ موت نزدیک
آپہونچی ہے اور اُدہر باز نے پنجہ آزار کہول کر کھا تھا اور سنان منقار خونخوار کو زہر ستم سے باڑہ دی رکہی تہی اور اون
بہانے کا انتظار تھا جبکہ کبک ڈر اپھر ادب کے سوا اور بات نکرتا تہا اور باز بہی کوئی حیلے کے بغیر قصد اسکا نہ کرتا تہا آخر باز نے
بیتاب ہوکر کہا کہ ای کبک یہ بات روا ہے کہ مین دہوپ مین بیٹھون اور تو سایہ مین کبک نے کہا کہ ای امیر عالمگیر یہ سبب ہے
آفتاب کہان اور دہوپ اور سایہ کیسا باز نے کہا کہ اے بے ادب مگر تو مجھے جہوٹا جانتا ہے اور میری بات کو روا نکرتا ہی
اب لایق یہ ہے کہ تجہی سزا دون یہ کہا اور پنجے مین پکڑ کے کہانا شروع کیا یہ مثل اسد اللہ وارد کی ہے کہ جو کوئی غیر جنس
سے انس کریگا کبک دری کی مانند جان شیرین کہویگا اسیطرح مین بہی تیرا طعمہ ہوا اور کسی طرح تجھ سے ایمن نہین
ہوسکتا ہون اور مولفت مجھمین تجھمین محال ہے زاغ نے کہا کہ ای زیرک عقل کیطرف رجوع کر کہ مجھے تیری ایذا مین کیا فائدہ
اور تیرے کہانیسے کیا حاصل بلکہ بقا مین بہت سے فائدے متصور ہین یہ مرنے سے دور ہے کہ مین صرف تیری دوستی
کی امید پہ راہ دور و دراز طے کر کے آیا ہون اور تو منہ مجھسے پھیر کے دست رد میرے سینے پر مارتا ہے اور این نیک سیرت اور
پاکیزہ خصلتی کے ساتھ کہ تو کہتا ہے میرا حق غربت ضایع کرتا ہی اور غریب تیری آشنائی سے نا امید پھیرا جاتا ہے اور جو مکارم
اخلاق کہ تجھسے مشاہدہ کیے ہین مینے یقین اوس سے یہ ہے کہ اپنی کرم سے تو مجھے محروم مطلق نہ چہوڑیگا بلکہ میرے مشام امید کو
رایحہ روح پرور سے معطر کریگا موش نے کہا کسیکو یہ طاقت نہین ہے کہ عداوت ذاتی کو دفع کر سکے کسواسطے کہ اگر دو شخص کے درمیان
عداوت عارضی کتنی ہی بڑھ جائے پر اندک سبب سے رافع بہی ہوسکا ممکن ہے اور اگر اصل مین باہم دشمنی پڑے تو اور دونون
طرف سے اسکا اثر نمایان ہو اور باوجود اس عداوت قدیمی کے سبب جدید بہی لاحق ہوئے ہون اور ایک تحریک دینے والا
بہی ہر دم ساتھ لگا ہو یعنی اشتہا وغیرہ جبکہ اتنے مخالف جمع ہون پھر مدافعہ اوسکا دائرہ امکان سے باہر ہے اور حکما نے کہا ہی
کہ دشمنی ذاتی دونون پر ہے ایک کہ کبہی اوس سے ضرر پہنچتا ہے اور کبہی اوس سے منافع ہوتا ہی جیسا کہ دشمنی ذاتی شیر اور مانہی کی کہ
کبہی ملاقات بے محاربہ نہین ہوتی ہی اور کبہی اوسی ظفر ہوتی ہی اور کبہی بعد فیصاب ہوتا ہی یہ عداوت اگر گنجایش تسلی کی رکہتی ہے کہ دونون کو

Marfat.com

امید اپنی فتحیابی کی رہتی ہے اور دوسرے یہ کہ ہمیشہ مضرت ایک طرف اور منفعت ایک جانب ہی جیسے کہ گربہ اور موش اور گرگ اور گوسپند مین دشمنی دائمی ہے مضرت ایک طرف اور راحت دوسری جانب ہی اور اس عداوت نے یہان تک استحکام پایا ہے کہ نہ گردش فلکی اسکو تغیر دے سکتی ہے اور نہ اختلاف زمانے کا اس عقد یکو کھول سکتا ہے پس جبکہ یہ ثابت ہوا کہ نقصان جان کا ایک طرف ہی پھر کیونکر صورت ملاقات کی روا ہو **نظم** آن لحظہ کہ روز و شب بہم پیوندند + یا رشتہ مہر سایہ باہم ببندند + من با تو نشینم و دران حالت نیز :: ارباب خرد تمام بر من خندند + زاغ نے کہا کہ الحمد للہ کہ عداوت تیری میرے دلمین نہیں ہے اگر میرے ابنائے جنس تیری دشمن ہون مجھ پاک کچھ نہیں ہے کہ میرا آئینہ دل تیرے غبار مفارقت سے بالکل پاک ہے اور مثل مشہور ہے مَنِ الْقَلْبِ اِلَی الْقَلْبِ رَوْزَنَہ یعنے دل سے دل کی طرف ایک روزن ہی پس غالب ہے کہ تیرا دل میری خلوص محبت پر آپ گواہی دے موش نے کہا کہ مبالغہ حد سے زیادہ کرتا ہے اور تکلیف دوستی کی خواہی نخواہی دیتا ہے لیکن اندیشہ کرتا ہون کہ اندک سبب سے یہ رشتہ محبت کا ٹوٹ جائیگا اور وہی عداوت اصلی ظہور کریگی اور تو اپنی عادت اصلی پر عمل کریگا جیسا کہ بانی ہر چند ایک جگہہ پر بند ہو اور رنگ و بو اور ذائقہ بھی بدل گیا ہو مگر خاصیت اصلی باقی رہیگی یعنی جب آگ پر ڈالینگے تو بجھا دیگا چنانچہ حکما کا اتفاق ہی کہ دشمن کے کلام پر کبھی فریفتہ نہو اگرچہ ہزار عہد و پیمان کرے پر ہرگز اعتماد کرنا نہ چاہیئے اور جو کوئی ترہات دشمن پر عمل کریگا اوسی وہ پہنچیگا جو اس شتر سوار کو پیش آیا زاغ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا

حکایت شتر سوار کہا کہتے ہین کہ ایک شتر سوار اثنائے سفر مین ایک مقام پر پہنچا کہ اسکے کاروانیون نے کوچ کے وقت آگ لگا دی تھی ازبسکہ باد تند وزان تھی خس و خاشاک اس جگہہ کی جلاتے جلاتے گوشہ صحرا مین جا لگی اور دور دور اس صحرا مین پھیل گئی لالہ زار کے مانند تابان تھی اتفاقاً مار کلان اس آگ مین گھر گیا کسی طرف رستہ نپاتا تھا اور گرمی سے قریب تھا کہ ہلاک ہو جائے ناگاہ شتر سوار کو دیکھا فریاد کی کہ درماندہ اور بیچارہ ہون اگر مرحمت کرے اور مجھے اس بلا سے بچائے تو بموجب آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ خالی فائدے سے نہ ہوگا شتر سوار خدا ترس اور رحیم مزاج تھا جب کہ زاری اور بیچارگی سانپ کی سنی اپنے دل مین کہا کہ اگرچہ مار دشمن انسان ہے مگر اس دم درماندہ و حیران ہے اب بہتر یہ ہے کہ اسپر رحم کرون اس کے بعد توبڑے کو نیزے پر رکھ کے سانپ کے نزدیک کیا سانپ جلدی سے اوس توبڑے مین در آیا سوار نے نیزہ کھینچکر توبڑہ اپنے نزدیک کیا اور منہ توبڑے کا کھول کے سانپ سے کہا کہ آگ سے تو نے نجات پائی اب جس طرف چاہے جا اور شکر اس کا یہ ہے کہ پھر مردم آزاری نہ کرنا کہ انسان کے جنس نے تجھ پر احسان کیا ہے **بیت** بترس از خدا و میازار کس + رہ زینکاری ہمین ست و بس +

Marfat.com

سانپ آستین مین شتر سوار کی لپٹ گیا اور کہا کہ یہ کلام تمھین جبتک تجھی اور تیری اونٹ کو نہ کالونگا نہ جاؤنگا شتر سوار نے کہا مین نے تجھے بلا سے نجات دی ہے اُس احسان کا بدلا یہی ہے سانپ نے کہا واقعی تو نے نیکی کی مگر غیر محل مین واقع ہوئی اور شفقت کی تو نے لیکن ساتھ غیر مستحق کے صادر ہوئی کیا تو نہ جانتا تہا کہ مین تو مجرم ہون تو مجھ سی آدمیونکو نفع غیر ممکن ہے پس جبکہ ایسے سے نیکی کی تو نے کہ سزاوار بدی کا تہا اب جزا اوسکی یہی ہے کہ تجھے الم پہنچے کہ نیکی کرنا بدمردان سے ایسا ہی کہ جیسا نیکون سے بدی کرنا **قطعہ** چنانکہ از روش عقل و شرع ممنوع ست ۔ بدی بہ نسبت پاکان و نیکون کردن ۔ بجاے دون خصالی کہ مردم آزار اند ۔ بہ ہیچ وجہ نکوئی نمیتوان کردن ۔ چونکہ مجھ مین تجھ مین عادت جبلی نہی تو عاقبت اندیشی مقتضی اسکی تہی کہ مجھے جلنے دیتا اور میری زاری اور چرب بانی پر خیال نہ کرتا بلکہ اور سرکوبی کرتا قتل المؤذی قبل الایذاء آیا ہی تو نے خلاف شرع و احتیاط کے کام کیا بہلا مین کیون اپنی وضع کے خلاف کام کرون ہر آئینہ مین تجھے کاٹونگا تا اپنی نئی نوع مین تیری طرح احمق نہ ٹہیرون شتر سوار نے کہا کہ اے سانپ انصاف کو کام کر کہ مکافات مین نیکی کے بدی کرنا کسی مذہب مین روا نہیں ہے سانپ نے کہا عادت تم سب آدمیونکی یہی ہے مین بھی تمہاری فتوے پر عمل کرتا ہون جو کچھ بازار مکافات مین تمسی خرید کیا ہے وہی تمہاری ہاتھ بیچونگا **مصرع** یک لحظہ بجز انچہ فروشی ہمہ عمر بہ ہر چند شتر سوار نے تقریر مین مبالغہ کیا کچھ فائدہ نہوا سانپ نے کہا کہ اب بتا کہ پہلے تجھے کاٹون یا تیرے اونٹ کو سوار نے پھر عذر کیا کہ نیکی کا عوض بدی نہیں ہے حق فراموشی نہ کر سانپ نے کہا یہی طریقہ آدمیونکا ہے مینے جو کچھ تم سے کہا ہی تم سے کرونگا سوار نے کہا کہ اگر اس دعوی کو گواہان عادل سے ثابت کیا ہے کہ انسان نیکی کے بدلے بدی کرتے ہین تو زخم بجان قبول کرتا ہون سانپ نے چار طرف نگاہ کی دور سے ایک بھینس کو چرتے دیکھا کہا کہ چل آ اس بھینس سے پوچھین شتر سوار سانپ کو لیکر گاومیش کے پاس آیا سانپ نے کہا کہ ای گاومیش جزا نیکی کی کیا ہے اُس نے کہا کہ اگر آدمیون کے مذہب مین پوچھتا ہے تو جزا نیکی کی بدی ہے سرد ست یہ ہے کہ مدت دراز سے ایک شخص کے پاس تہی ہر سال ایک بچہ دیتی تہی اور گہر اُسکا شیر و روغن سے بہرا رکہتی تہی اور اُسکا سامان شادی و غم میرے ہی شیر و روغن پر موقوف تہا جبکہ مین بوڑھی ہوئی اور دودھ اور بچہ دینے سے عاجز آئی پہلے دانہ اور چارہ کو موقوف کر دیا اُسکی بعد صحرا مین ہانکدیا مین بدشواری تمام اپنے منہ سے خس و خاشاک عرصہ دراز سے چرتی رہی کل وہ اتفاقاً ادہر آنکلا جبکہ مجھے دیکہا اُسکی نگاہ مین اندک نظر آئی قصاب کو بلا کے اوسکے ہاتھ مجھے بیچا آج وہ مسلخ مین لیجاکے ذبح کر کے بند بند جدا کریگا اُنکی مذہب مین مکافات نیکی کی یہ ہی سانپ نے کہا کہ سنا تو نے اب آمادہ زخم کا ہون سوار نے کہا شرع مین ایک گواہ پر حکم نہین کرتے ہین دوسرا گواہ بہی ضرور ہے سانپ نے ایک درخت دیکہا اُسکے نزدیک آکر پوچھا کہ جزا نیکی کی کیا ہے درخت نے کہا کہ انسان کے مذہب مین نیکی کا بدلا بدی ہے چنانچہ مین اس صحرا مین ایک پانوون سے ایستادہ ہون جو آدمی کہ گرمی مین آتا ہے میرے سایہ مین ٹہیرتا ہے

Marfat.com

جبکہ حواس درست ہینے ہین تجویز کرتا ہی کہ اسکی شاخ نکی یہ یہ چیزین بن گئین اور بنی ہین اتنی اتنی تخنے اور کڑیان نکلین گی اگر قابو ملتا تو ضرور اسے کاٹتا جسکے پاس تبر ہوتا ہے وہ ایک دو شاخ بھی کاٹ لیجاتا ہے یہ حال ہے بنی نوع انسان کا سانپ نے کہا کہ دو گواہ عادل گزر چکے ہین اب مین تجھے کاٹتا ہون سوار نے کہا کہ جان بہت عزیز شے ہی اگر ایک گواہ اور بھی ہو تو بلا مضایقہ تو مجھے کاٹ پھر کچھ عذر نہ کرونگا اتفاقاً ایک روباہ بھی اسجگہ کھڑی یہ حکایت سنتی تھی سانپ نے کہا کہ ای روباہ تو بتا کہ جزا نیکی کی کیا ہی روباہ نے کہا کہ کیا نہین جانتا ہے تو کہ عوض نیکی کا بدی ہی اسکے بعد روباہ نے پوچھا کہ ای شتر سوار تو نے سانپ کے حق مین کیا نیکی کی ہے کہ مستحق بد یکا ہوا ہی شتر سوار نے صورت حال بیان کی روباہ نے کہا کہ مرد عاقل کو خلاف بولنا نچاہیئے

بیت ز عاقل کے روا باشد سخنہائے خطا گفتن ✤ نزیبد مرد دانا را خلاف راہ را گفتن ✤

سانپ نے کہا کہ یہ سوار سچ کہتا ہے یہی تو بڑھ ہے کہ اسمین کر کے مجھے آگ سے بچایا ہی روباہ نے کہا کہ یہ بات کسیطرح خیال مین نہین آتی کہ تو اتنا بڑا اور اتنی ذرا سے تو بڑ مین آ سکے اور نیزہ سے یہ سوار اٹھا لے اگر بے العین مشاہدہ کرون تو البتہ مجھے باور ہو اسکے بعد ایکدم مین فیصلہ کر دونگی خوف یہ ہے کہین ایسا نہو کہ خلاف رستی حکم کرون اور ناحق گنہگار خدا ہون سانپ اسی تو بڑی مین در آیا اور سوار نے نیزے پر رکھکر دور کیا چاہتا تھا کہ پھر اسیطرح اپنی طرف کھینچے کہ روباہ نے کہا ای سوار دشمن کو قابو مین لایا ہی اب مہلت ندی

بیت دشمن چو بند آمد و مغلوب تو شد ✤ حکم خرد آنست کہ اش نکشی بدہی

سوار نے تو بڑے کو اوٹھا کر زمین پر پٹکا کہ سانپ مر گیا اور شتر سوار نے امان پائی۔

مصرع این چنین بد زندگانی مردہ بہ ✤ فائدہ اس حکایت کا یہ ہی کہ دشمن کی زاری پر فریب نہ کھائے اور کسی طرح اوسکے قول پر اعتماد نہ کرے اگر سیاہی زاغ کی جاتی رہی تو بھی دشمن اصلی دوست نہین ہوتا

باعی ہر کس کہ بقول خصم مغرور شود ✤ شمع فروش تیرہ و بے نور شود ✤
دشمن دانی تو در چہ محل گردد دوست ✤ آنوقت کہ تیرگی ز شب دور شود ✤

زاغ نے کہا کہ یہ باتین محض حکمت ہین کہ بیان کی تو نے سو سنی مینے اور یہ جواہر روشن کہ کان خرد سے باہر لایا دیدہ دل اس سے منور ہوا مگر تیری موت اور فنوت اسپر غالب ہے لازم ہے کہ خیال مضایقہ دل سے اوٹھاوے اور یقین میرے سخن کا کرے اور اب طریقہ موصلت کا جاری فرماتا قول حکما کا ہے کہ کریمون سے آمیزش اور لئیمون سے گریز چاہیئے کہ کریم دوستی ایک ساعت برابر عمر دراز کے جانتے ہین اور لئیم دوستی صد سالہ کو طرفۃ العین مین برباد کر دیتے ہین یہ بارہا دیکھا ہی کہ آزاد لوگ دیر مین دوست ہوتے ہین اور سبب قوی یکے بعد بہت دیر مین دشمنی کرتے ہین مانند کوزہ زرین کہ دیر مین بنتا ہے اور دیر مین ٹوٹتا ہے اور سفلی جلد دوست ہوتے ہین اور دشمن بھی جلد ہو جاتے ہین جیسا کہ کوزہ سفالین جلد بنتا ہے اور جلد ٹوٹتا ہے اور دوستی اسفلون کی دشمنی کا یہ ہے کہ یہ کبھی کسی کے دل سے دوست نہین ہوتے مگر زبانی مینے اور سب طرح کی خوبیان تیری ذات مین سمجھ لی ہین اسلئے تیری ہمنشینی اور دوستی کا مشتاق ہون اور بھی

Marfat.com

عہد دل سے کیا ہی کہ جبتک تو مجھی عزیز نہ کریگا نہ کچھہ کہاؤنگا اور نہ تیرے آستانۂ فیض سی سر اوٹھاؤنگا موش نے کہا کہ تیرا کلام اول ہی میرے دلپر اثر کرگیا تہا اگر مین عذر عاقلانہ نہ کرتا اور پہلے ہی سوال کو قبول کرلیتا تو تو جانتا کہ یہہ دوست سست عنان اور نرم شانہ ہی اور عاقل ایسی کے دوستی کا اعتماد نہین کرتے ہین اس گفتگو کے بعد اب مجھی جان سے بھی دریغ نہین ہے

بیت سپردم تو مایہ خویش را ۔ تو دانی حساب کم و بیش را ۔ یہہ کہکر موش نکلا اور درسوراخ پر کہڑا ہوا زاغ نے کہا مگر اب بھی کوئی خلجان و تردد باقی ہے کہ تشریف آگے نہیں لاتا ہے موش نے کہا کہ انصاف کر کہ باوجود دلائل قویہ کے جو بیان ہوچکین اور پیر مینے خیال نکیا اور دیدہ و دانستہ شیرین جان کو تیری محبت پر فدا کیا اب مجھکو کون جگہہ اندیشی کی باقی ہی مگر یہ البتہ کہ جو عہد و پیمان تو نے کیا فقط اپنی ذات سی کیا ہے لیکن تیرے ابنای جنس اگر قصد میرا کرین تو اسکا کیا علاج تجویز کیا ہے زاغ نے کہا کہ مجھمین اور میرے ہمجنس مین شرط یہ ہے کہ میرے دوست کے دوست رہین اور دشمن کے دشمن موش نے کہا کہ حقیقت بھی یہی ہے کہ دشمن کا دوست زیادہ دشمن سے سمجھا چاہیئے اور دوست دشمنمادہ بھی اپنا دشمن ہے چنانچہ حکمانے تفصیل دوستون اور دشمنونکی لکھی ہے کہ دوست تین طرح کے ہوتے ہین یعنی دوست خالص اور دوست کا دوست دشمن کا دشمن اور دشمن بھی تین وضع کے ہوتے ہین دشمن ظاہر اور دشمن دوست کا اور دوست دشمن کا **بیت** از دشمن خود چنان نترسم ۔ کز دشمن یار و یار دشمن ۔ زاغ نے کہا کہ مطمئن ہوا مین الحمدللہ کہ بنای محبت ملے فیمابین استحکام پایا یہ مین سمجھکر اوسی جانونگا کہ جو تیرا محور رضا ہوگا اور جو کوئی کہ تجھسی خلاف کریگا وہ بلاشبہ دشمن میرا ہی بلکہ آنکھین اور دشمن میری کہ دیدبان تن کے دال کے ہین اگر خلاف تیرا اختیار کرین تو قسم لو سکی کہ میرا نفس دوست قدرت مین جسکی ہی ایک اشارت مین ساحل دجود سے نکال کے گرداب عدم مین پہینکدون گا تابدیگرے چہ رسد **بیت** عضوی ز تو گر دوست شود یا دشمن ۔ دشمن دوقسم تیغ دو کش زخم دون موش اس جہاکے سننے سی خوشدل ہوا اور نزدیک آیا اور باہم معانقہ کیا اور بساط انشاط کو بچھایا جسکو چند روز شرائط مہمانداری کی موش نے بوجہ احسن ادا کیے زاغ نے کہا کہ ای برادر مفارقت ایک دم کی برابر سال کے ہی اگر اسجگہہ موعیال و عیال تشریف لائیے تو جو منت میری گردن پر ہے دوچند اوس سے بڑھ جاہی کس لیئے کہ یہ موضع جاے پاک اور مقام دلکش ہے زاغ نے کہا کہ اے زیرک پسح کہا تو نے کہ یہہ جگہہ خوب ہے مگر نقصان یہ ہے کہ شارع عام سے نزدیک تر ہے اور جادہ راہ سے متصل واقع ہے اور مسافرون کے آمدورشد مین ایک ان گزند کا اندیشہ ہے اور جہان کہ ہیر اسکن ہے مرغزار شبہ نہایت مصفا بلا تشبیہ روضۂ خلد کی مانند پر نور اور ہوا اوسکی مثل باغ ارم محل بہجت لامحصور ہے **اشعار هندی**

عکس دلگن ہے سبزہ نہرون پہ سبز یکا ہے گمان لہرون پہ ہے شگوفے کی ہر طرف کو بہار بن گئے غنچہ نوا تازہ

جوش السیا ہی نگہت گل کا بدز لف مشکین بنی ہی موج ہوا ۔ اور طعمہ میرا اور تیرا اوس جا لی مین بہت اور گزندی خالی ہے

Marfat.com

اور ایک سنگ پشت[۱] کہ تیرے مانند یار وفادار ہی وہ بھی اوس جا مسکن رکھتا ہی اگر اوس جا تشریف فرما ہو تو ہم تینون یار بے رنج و عنا بقیۃ العمر بسر کرین موش نے کہا **بیت** تا دامن کفن نکشم زیر پائے تو ٭ باور مکن کہ دست زدامن بدارمت اور مجھے اب کوئی آرزو تیری شرف ملاقات کی برابر نہین ہے اب جس طرف تو آفتاب وار خرام کریگا سایہ کیطرح پیچھا نہ چھوڑونگا اور جب تک گریبان میرا ہاتھ مین ہا دم للذات[۲] کے سپرد نہین ہوا ہے سست ارادت تیرے دامن صحبت سے کوتاہ نکرونگا **بیت** دامن دولت بیدار نہ چھوڑونگا مین ٭ سر ہے جب تک قدم یار نہ چھوڑونگا مین ٭ اور یہہ لقمہ وطن اصلی میرا نہیں ہے بلکہ سانحہ عجیب یہان آنیکا باعث ہوا ہے اگرچہ قصہ دراز ہے مگر عجائب بسیار سے تعلق رکھتا ہے اگر سمع قبول سے سننا منظور ہوگا تو مختصراً اوسکا بیان کیا جائیگا آخر سخن اسپر ختم ہوا اور موش مستعد چلنے پر ہوا زاغ موش کی دم منقار مین پکڑکے ہوا پر اوڑا آخر اپنی منزلگاہ پر پہنچا اوسوقت سنگ پشت چشمے سے باہر نکلا تھا دور سے سیاہی زاغ کی دیکھ کے اندیشناک ہوا اور چشمے مین در آیا زاغ نے موش کو آہستہ زمین پر رکھ کے آواز دی سنگ پشت آواز آشنا سنکے باہر آیا اور دیدار گرامی دیکھ کر خروش شادی بلند کیا اور یہ بیت تکرار کرتا تھا **ہندی** شکر یار ب سفر سے یار آیا ٭ دل بیتاب کو قرار آیا ٭ ہوئے داغ غم خزان سب محو ٭ گل کھلے موسم بہار آیا ٭ بایکدیگر کمال گرم[۳] جوشی کی اور کہا کہ ای یار اب تک کیا ان تھا اور کیا حال گذرا زاغ نے سرگذشت من اولہ الی آخرہ مو بمو بیان کی سنگ پشت تفصیل ماجرا سنکے اور جمال موش دیکھ کے کمال خرسند ہوا اور کہا المولف[۵] مردہ تھا مین تو جو آیا جان آئی جان مین ٭ تیرے پاؤنکی صدا ہی قم باذنی[۵۵] کان مین ٭ الحمد للہ کہ بخت ہمارے یاور ہوئے کہ تجھسا شفیق تشریف لایا موش نے کہا کہ مین کس لائق ہون یہ محض بندہ نوازی ہے جو تو فرماتا ہے بلکہ حوادث روزگار سے تمہاری سایہ دولت مین پناہ لایا ہون آگے اختیار تمہارا ہی جبکہ رنج راہ سے آسودہ ہوئے زاغ نے کہا کہ اے برادر وہ سرگذشت اپنی کہا چاہئے کہ ماجرا تجسے شخص کا خالی فوائد سے نہوگا **بیت** بکشا لب از ان حدیث شیرین ٭ کام دل ما پر از شکر کن ٭ موش نے آغاز سخن کیا کہ دیار ہند مین شہر ہے کہ اوسی بارونت کہتے ہین اوس شہر کے زاویہ مین ایک زاہد تنہا کہ اوسکے مکان مین مینے بھی رہنا اختیار کیا تہا اور موش چند میرے ملازم تھے جب کبھی تمہارے گوناگون پر ہاتھ میرا کشادہ دیکھا روز بروز زیادہ ہوتے جاتے تھے مین بھی ہر ایک سے باخلاق پیش آتا تہا اور زاہد کے مرید ہر روز کچھ کھانیکے واسطے طعام اور غلہ لاتے تھے زاہد کچھ خرچ کرتا تہا اور باقی دوسرے وقت کیواسطے رکھتا تھا اور جو بچتا جلتا اوسکا ذخیرہ کرتا جاتا تہا جسوقت کہ زاہد اندک اوس جگہ سے جنبش کرتا تہا مین فوراً اوسمین سے دست برد کرکے کچھ آپ کھاتا باقی سب موشونکو کھلاتا تہا زاہد ہرچند میری ہلاکت کی تدبیر کرتا تہا مفید نہوتی تہی ایکدن مہمان وارد کاشانہ زاہد مین وارد ہوا زاہد نے مراسم محبت بخوبی ادا کئے اور طعام مہمانداری کو مہیا کیا۔ بعد اکل و شرب کے باہم

[۱] سنگ پشت دیکھو ۱۲ یعنی کچھوا ۱۲ [۲] دم للذات یعنی اخیر دم تک ۱۲ [۳] گرم جوشی یعنی اختلاط و محبت ۱۲ [۵] المولف یعنی اوکھ میری حضرت شمس تبریز کا کہا بادشاہ کے لڑکے کو کہہ کر جلایا تہا اور اوسکا قصہ مشہور ہے ۱۲ [۵۵] قم باذنی یعنی اوکھ میری حضرت شمس تبریز کا کہا بادشاہ کے لڑکے کو کہہ کر جلایا تہا اور اوسکا قصہ مشہور ہے ۱۲

Marfat.com

حکایت کرنے لگے زاہد اوس سے مولد مسکن اور سبب مسافرت پوچھتا تھا مہمان کو مرد جہاندیدہ اور سرد و گرم زمانہ چشیدہ
تہا جواب زاہد بطریق صواب ادا کرتا تہا اور عجائب و غرائب ہر دیار کے جو کچھہ کہ مشاہدہ کئے یا سنے تھے بتقریر
دلپذیر بیان کرتا تہا زاہد اثنائے کلام مین ہر دم ہاتھہ پر ہاتھہ مارتا تھا اور چپ و راست نظر کرتا تھا مہمان نے جب
یہ حرکت زاہد کی چند بار ملاحظہ کی آشفتہ ہوکر کہا کہ ای زاہد یہہ کیا حرکت بیجا ہے کہ بے سبب ہر دم ہاتھہ پر ہاتھہ مارتا ہی
یہہ حرکت نامناسب خلاف تمکین کیا ہی مگر مجسے تمسخر کرتا ہے اور استہزا کیسے شخص سے بہت بعید ہی اسکے بعد یہہ قطعہ پڑھا **قطعہ**

باستہزا[۱] اوسخریت بکن میل + کہ اینہا لائق آزادگان نیست + کسے کو نرد[۲] بازی ساخت پیشہ + از و بے آبرو تر در جہان
نیست + زاہد نے کہا کہ حاشا کہ خار ہرزل کبہی میرے دامن خاطر مین اولجھا ہوا اور غبار تمسخر کبہی میرے ہوای صافی مین آمیختہ ہوا ہو
یہ حرکت کہ مشاہدہ کرتا ہے تو محض موشون کے غلبہ سے ہی کہ نہ انسنے ذخیرہ مین دانہ بچتا ہی نہ سفرے مین نان بلکہ جان سے
عاری کردیا ہے مہمان نے کہا کہ سب موشون ایک ہی طرح سے چیرہ دستی کرتے ہین یا ایک دو ایسے ہین زاہد نے کہا کہ ایک اون
سب مین کا ان نر ہے پس ہی اس درجہ دلیر ہے کہ ہاتھہ سے چیز لے بہاگتا ہے مہمان نے کہا کہ یہہ جرأت اسکی بے سبب
نہین ہے قصہ اس موش کا شاید کہ مشابہ اوس مرد کے ہے کہ زن میزبان مبالغہ کرتی تہی کہ آخر کچھہ سبب ہے کہ کنجد مقشر غیر مقشر کی
برابر بیچتا ہے زاہد نے کہا کہ اسکا بیان کیا چاہئے **حکایت کنجد فروش** کہا کہ مین راہ مین آتا تہا شب کو ایک
قریہ مین پہنچکر ایک آشنا کے گہر مین اوتر العبد شام کہانیسے فراغت ہوئی بستر پر آرام کیا اور ہنوز بیدار تھا کہ میزبان
اپنے گہر مین گیا مگر مجھ مین اور میزبان مین ایک بوریٔ کا پردہ تھا کہ جو کلام میزبان گہر مین کرتا تہا سنتا تھا مرد نے
کہا اے زن مین چاہتا ہون کہ کل اکابر اس قریے کے بلا کر مہمان عزیز کے ساتھہ خوب مہمان داری کرون اور ضیافت
معقول فراخور حال بجا لاؤن عورت نے کہا کہ ای مرد مین متعجب ہون کہ ایک ذلکا خرچ لایق عیال کے نقد و جنس سے گہر مین
موجود نہین ہے کہ ہماری رونق کا سبب ہو اسباب ضیافت کہانسے موجود ہو جائیگا اور اگر اتنا مقدور ہی تو اپنے
عیال کے واسطے کچھہ جمع کر کو چند روز بخاطر جمع گذران ہو اور اگر اس سے زیادہ ہی تو نگاہ رکھہ کہ تیرے بعد ان اور فرزند
محتاج کسی کے نہون مرد نے کہا **بیت** نداشت چشم بصیرت کہ گرد کرد و نخورد + ببردگی سعادت کہ خرج کرد و ببرد + اگر
توفیق احسان اور مجال شفقت اتفاق پڑے اوسپر ندامت نکرے کہ وہ ذخیرہ عاقبت کا ہی اور جسنے کہ دنیا مین جمع
کیا اور خرچ بجا نکیا عاقبت مین وہی مال وبال گردن اوسکا ہوگا کہ جمع کرنا مال کا اس طرح سے ناپسندیدہ ہی جیساکہ
اوس گرگ کا قصہ ہے عورت نے کہا وہ کیونکر تھا **حکایت گرگ صیاد خوک آہو** مرد نے کہا کہ صیاد ہنرمند کہ آہو
اوسکے مصیبت دام سے یا نوصحرا سے باہر نرکہتا تہا اور نخچیر اوسکے خوف حیلہ و تزویر سے سرکنام سے باہر نہ نکالتا تھا

Marfat.com

بیت دیدہ ور ہے پر ہنر سے تیز ہوش ۔ حیلہ ور سے سخت دلسے سخت کوش ۔ بے شبہ ایکدن اُسنے جال لگایا تھا اتفاقاً ہرن پھنسا صیاد دام کے نزدیک پہنچا کہ ہرن نے اوس قوت سے جست کی کہ حلقے دام کے ٹوٹ گئے اور آہو بھاگ گیا صیاد نے تیز دستی کرکے ایسا تیر جگر دوز مارا کہ آہو گر پڑا صیاد ذبح کرکے اور پشتارہ اوسکا کمر سے باندھکے روانہ خانہ ہوا چند قدم چلا تھا کہ ایک خوک صحرائی دو چار ہوا اور اوسپر حملہ کیا صیاد نے تیز دستی کرکے خوک کے بھی ایک تیر مارا کہ کام خوک کا بھی تمام ہوا مگر گرتے گرتے اوسنے بھی ایک دانت سینۂ صیاد پر مارا کہ اودھر خوک ابدھر صیاد سرد ہوگیا اس حال مین ایک گرگ گرسنہ وہان وارد ہوا دیکھا کہ صیاد اور آہو اور خوک تینون بیجان پڑے ہین اس نعمت کے مشاہدے سے بہت خوشدل ہوا اور باخود کہا کہ وقت ذخیرہ کرنیکا ہے اگر اسراف کرون تو منسوب بحماقت ہوتا ہون بہتر یہہ ہے کہ بقدر اشتہا کھاکر اور جو باقی رہے ایک گوشہ مین ذخیرہ کرون کہ ذخیرہ ایام کلفت مین کام آتا ہے جیساکہ شاعر کہتا ہے **قطعہ** چون تیشہ مباش جملہ برخود مستراش ۔ چون زندہ مباش جملہ آنسو مخراش ۔ تعلیم زارہ گیر و رعلم معاش ۔ چیزے سوے خود مے کش و چیزے میاش ۔ پھر خیال کیا کہ گوشت تازہ ذخیرہ کیلئے لایق ہے پہلے کمان کاردوہ اور چلہ کہ چرمی ہے کھایا چاہیے باقی پھر سمجھ لونگا القصہ زہ کمان کو چبانے لگا ہتوڑی مشابہ دندان خارا شگاف سے چلہ کمان کا کٹ گیا کمان ازبسکہ سخت تہی دونون گوشے بھیڑ لیے کے پیٹ مین بیٹھی تھے در آئے اور تمام اعضاے باطنی اوسکے باہر نکل آئے گرگ بھی اوسی جگہ مردار ہوگیا **مصرعہ** این نیز نشد آنہمہ تاخوردہ بامتدب فائدہ اس مثل سے یہہ ہے کہ جمع کرنا مال کا بیشتر موجب وبال ہوتا ہے بہتر یہہ ہے کہ جو آج میسر ہو اوسپر خوش ہووے اور غم فردا نکرے **بیت** آنچہ دردی بخور امروز غم دہر مخور ۔ چون بہ فردا برسی روزی فردا برسد ۔ دے اوسکی جان پر کہ مال دنیا بہزار رنج پیدا کرکے ذخیرہ کرتے ہین اور مصرف مناسب مین مضایقہ کرتے ہین اور مرنیکے وقت بہزار حسرت چھوڑکر مواخذہ اوسکا اپنی گردن پر لیجاتے ہین اور وہ مال اورکے کام آتا ہے **قطعہ** تاکے ای خواجہ مال جمع کنی ۔ کہ بمرگ از تو باز خواہد ماند ۔ گنج قارون اگر ذخیرہ نہی ۔ ہمچنان حرص آز خواہد ماند ۔ ہر مسافر ز آتشی کاندوہ ۔ بر تو سوز و گداز خواہد ماند ۔ وہ آگ جلاکہ آپ اوسکے سوز مین گداز پائی جبکہ زن مہربان نے یہ حکمت آمیز باتین سنین اور بلہم سعادت نے مژدہ اَلذِّئْبُ عَلَی اللّٰہِ اوسکی گوش ہوش مین پہنچایا بولی کہ ای مرد گہر مین قدرے چاول اور کچھ تل اطفال کے واسطے مینے جمع کئے ہین اب معلوم ہوا کہ ذخیرہ کرنا منع ہے مین دس آدمیونکا کھانا پکاتی ہون تو جسے چاہی بلا عورت نے صبحکو تلونکو مقید کیا اور دھوپ مین رکھا اور کہا کہ ای مردین اور کام کرتی ہون تو نگہبانی کرتا چڑیان اسے خراب کرین اور آپ اور کام مین مشغول ہوئی مرد پر نیند غالب آئی سوگیا ایک کتا آیا اور تلون مین منھ ڈالا عورت نے دیکھا کہ کتے نے منھ ڈالدیا نہایت مکروہ سمجھی اور اوٹھاکر بازار لے گئی مجھے اور کچھ ضرورت تہی مین بھی بازار کو گیا تھا

Marfat.com

دیکھا کہ وہ عورت دوکان کنجد فروش پر بیٹھی ہے اور مقشر کو غیر مقشر سے صاع بہ صاع بدلتی ہی ایک شخص اور اوسجگہ دار تھا
آواز دی کہ ای عورت اسمین کچھ نکتہ ہے کہ کنجد مقشر کو کنجد پوست دار سے برابر بدلتی ہے یہ حکایتا سلئے کہی مینے کہ میرے بھی خیال
مین آتا ہے کہ اوس موش کو جو اتنی جرأت اور چابکی ہی گمان غالب ہے کہ کچھ نقد اپنی سوراخ مین رکھتا ہے اس سبب سے اتنی دلیری کرتا ہی
اور اگر مفلس ہوتا تو یہ حال اوسکا نہ ہوتا مثل مشہور ہے کہ بے زر مانند مرغ بے بال و پر کے ہے مجھے یقین ہے کہ اس موش کا زور
زر کے سبب سے ہی کوئی گدال لاکر اسکے سوراخ کو کھود کے دیکھون زاہد گدال لایا اوسوقت مین دوسرے سوراخ مین تھا متحیر ہوا کہ
ہزار اشرفیان میرے سوراخ مین جمع تھین مین ہمیشہ اپنہ لوٹا کرتا تھا اور میری قوت واقعی اوسکی باعث تھی جبکہ مہمان نے سوراخ کو
کھودا آخر نوبت زر تک پہنچی کہا کہ ای زاہدا سے لے کہ یہ قوت اور جرأت موش کی اس باعث سی تھی کبھی اسکے بعد دلیری
نکریگا اور متعرض تا جان کا نہوگا مین یہہ سب باتین انکی سنتا تھا اور دمبدم افسردگی اور ضعف دلپر مستولی ہوتا جاتا تھا
اور کیا دیکھتا ہون کہ اوسیدم سے موش آنکھ چرانے لگے اور ایک ایک حیلے سے اپنی اپنی راہ لینے لگا **نظم** در دل کس مہر و
وفای نماند ۔ باغ مرا مہر گیاہے نماند ۔ مایہ صد برگ و نوا بود زر ۔ نداشد و برگ و نوائے نماند ۔ اور کوموش کہ میرے
بظاہر ہوا خواہ اور جان نثار تھے اب وہ فرمان برداری اور ہوا خواہی سے انقباض کرکے عیب جوئی اور بدگوئی کرنے
لگے اور ترک صحبت کرکے میرے دشمنون سے جا ملے بموجب مثل مشہور کے مَنْ قَلَّ دِینَارُہٗ قَلَّ مِقْدَارُہٗ جیساکہ عاقلون نے
کہا ہے کہ جو کوئی بہائی نہین رکھتا ہی اگر وطن مین ہی تو بھی غریب ہے اور جو کوئی کہ زر نہین رکھتا ہے نام اسکا صفحہ
روزگار پر باقی نرہیگا اور جو کہ مفلس ہوتا ہے کوئی اوسکا یار نہین ہوتا ہے اور دوستی مفلسان اور دوستی ہمتونکی مخص غرض
نفسانی پر ہوتی ہے پھر کسنیکر وہ دوست و ولی ہون ایک نے اہل دول سی پوچھا کہ تو کتنے دوست رکھتا ہے کہا کہ ابھی تو عالم
دوستی ہے خدانخواستہ اگر ایام نکبت آئین اوسوقت معلوم ہو کہ یار کون ہے اور اغیار کون دوست کسوقت پہچانا جاتا ہی
اور یار محنت کے وقت دریافت ہوتا ہے چنانچہ صحائف حکما مین لکھا ہی کہ ایک فاضل سی پوچھا کہ اسمین کیا نکتہ ہی کہ ہر کوئی تعظیم کرتا ہی
اور چشم وقار سے دیکھتا ہے اور مفلس کو سب چشم کم سے نگاہ کرتے ہین اوسنے جوابدیا کہ مال محبوب عالم ہی جبکہ پاس جمع ہوتا ہی لوگ اوسکی
تعظیم بجالاتے ہین اور جبکے ہاتھ سی جاتا رہتا ہی پھر اوسکے نزدیک کوئی نہین آتا ہی **رباعی** چون گل بچمن دامن پر زر بہ نمود ۔ بلبل
بہزار صوت دستان بستود ۔ وانگہ کہ بباد رفت برگیش کہ بود ۔ کس نام گل از زبان نشنود ۔ اور ان سب مشوہین ایک موش تھا کہ میری
ملازمت مین افتخار رکھتا تھا اور طریق یاری اور بیان وفاداری اسطرح پر بیان کیا کرتا تھا کہ مین تیری عشق مین یہانتک دلدادہ ہون کہ
اگر تو تیغ میرے سر پر ماریگا تو شمع کی مانند پانو اپنی جگہہ سی نہ سرکاؤنگا وہ سب سے پہلے کنارہ کش ہوا مینے اوس سے کہا کہ ای یار وفادار اب
کیا ہوگیا ہی کہ دفعتہ تو ذکر کنارہ کیا اوسنے جوابدیا کہ عجب احمق ہی جسوقت کہ تو صاحب درم تھا ہر کسیکو التفات کا باعث وہ دم ہوتے تھی اور ہر ایک تیرا محتاج

Marfat.com

البتہ تنہا اب وہ سب شرطین اوس شرط کے ساتھ جاتی رہین اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوطُ اور حکما نے جو کہا ہے کیا تو نے نہین سنا ہی کہ مرد محتاج جیساکہ لذت دنیا سے محروم ہوتا ہے غالب ہے کہ درجات آخرت سے بہی محروم ہی اور سبب ظاہر اس مین موجود ہی کہ شاید اضطراب قوت کے باعث اور نفقہ عیال کے سبب طلب مین روزی غیر مشروع کی جرأت کرے اور وہ موجب وبال و نکال عقبی ہو اور اس سبب سے جیساکہ اس عالم مین محنت افلاس سے درماندہ تھا عقبا مین زندان اشقاوت ابدی مین محبوس ہو بموجب مصرعہ چون کافر درویش نہ دین ساخت نہ دنیا پس اگر ایسے شخص کی نزدیکی سے کہ مال دنیا ہاتھ سے کہہ چکا ہو اور آخرت مین گرفتار اتنے اندیشونکا ہوا اگر اوس سے کنارہ کوئی کرے تو معذور ہی مینے کہا کہ یہ بات بیہودہ ہے کہ فقر پادشاہی ہے کہ تاج اَلْفَقْرُ وَفَخْرِیْ سر پر انبیاے کرام کے رکھا گیا ہے **بیت** کار درویشی ورای فہم تست + سوئے درویشان نہ نگرست سست + **ایضاً** رتبہ ہر شے سے ہی بہتر فقر کا + فخر کرتے تھے پیمبر فقر کا **نظم ایضاً** اَلْجُوْعُ فَقْرٌ وَسِوَی الْفَقْرِ مَعْرَضٌ + وَالْفَقْرُ شِفَاءٌ وَسِوَی الْفَقْرِ مَرَضٌ + بالجملہ تو فقر کی مذمت اور صحبت درویش ہر بیزاری بیان کرتا ہے اوس مرشد مصاحب نے کہا کہ ہیہات وہ فقر کہ پسندیدہ انبیا اور ستودہ اولیا ہی اس افلاس کو اوس سے کیا نسبت وہ فقر عبارت اس سے ہے کہ سالک راہ حقیقت نقد دنیا اور سرمایہ آخرت سے سوائے فضل الٰہی کے کوئی چیز قبول نہین کرتے ہین مظہر اوس فقر کا درویشی ہے اور صاحب اس فقر کا گدائی اور چیز ہے اور درویشی اور شے درویش وہ ہے کہ ترک دنیا کیا ہو اور گدا وہ ہی کہ دنیا نے اوسی ترک کیا ہو اوسی فقر کے حق مین کہا ہی اَلْفَقْرُ کَنْزٌ مِنْ کُنُوْزِ اللّٰہِ یعنی فقر خزانہ ہے خزانہ ہاے خدا سے اور وہ اسرار توحید ہی اور خلاصہ معرفت کا اور وہ فقر کیمیا ہی نسخہ کُنْ فَیَکُوْنُ اور اسرار فقر کی ایک کیفیت حالی ہے کہ جسپر ورود فرمائے وہی جانے اور مجال زبان کی نہین ہی کہ اوسکی شرح کر سکے احتیاج اور درویشی ظاہر کی نعوذ باللہ منہا اصل سب بلاؤنکی ہے اور واسطہ ہی دشمنی خلق خدا کا اور اوٹھانیوالی شرم و حیا کے اور خراب کنندہ بناے مروت اور مجمع شر و آفت اور قاطع ہمت و حمیت اور باعث خواری و مذلت ہی اور جو کوئی کہ پابند احتیاج کا ہوگا افلاس اور حرص کے سبب سے بجز اسکے چارہ نہین ہے کہ پردہ حیا کا اوسکے منہ سے اوٹھا لین اور جبکہ رقم اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ اوسکے ورق حال سے محو ہوا زندگانی منغض ہوئی اور ایذا اور آزار مین مبتلا ہوا نگہبان شادی کے رخت راحت اوسکے ساخت سینہ سے اوٹھا لین گے اور لشکر غم نہاد مملکت مین اسکی پائیگا شمع خرد اوسکی بے نور ہو جائیگی اور ذہن و قیاست اور فہم و فراست روجانب قصور پھیر لینگے اور منافع تدبیر اوسکے حق مین نتیجے مضرت کے بخشین گے اور وجود امانت کا معرض تہمت و خیانت مین آئیگا گمان نیک کہ دوستونکو اوسکے حق مین قدیم سے منعکس ہو جائیگا اور کوئی گناہ کرے گا مجرد گمان پر بغیر تحقیق کے خیانت اوسکی طرف متوجہ کرینگے اگر کام عقل کا کریگا تو بہی نسبت حمق کی کرین گے

Marfat.com

اور جو کام کہ مالدارون کا باعث مدح دنیا ہوگا وہ اوسکے واسطے موجب طعن و مذمت ہوجائیگا مثلاً اگر مفلس جرأت کریگا تو دیوانہ کہیں گے اور اگر سخاوت کریگا تو مسرف اور بیہودہ نام رکھینگے اگر درگذر اور بردباری کریگا تو بے غیرتی و بے عزتی مین شمار کرینگے اگر وقار کریگا تو کران جان اور کاہل کہین گے اگر زبان آوری اور فصاحت کریگا لبیار گو لقب کرین گے اور اگر خاموشی اختیار کریگا تو نقش دیوار سے مثال دین گے اگر کنج خلوت مین بیٹھیگا تو وحشت سے تسمیہ کرین گے اگر خندہ روئی اور آمیزش شعاری کریگا ہزال اور مسخرہ نام رکھینگے اگر خوردنی اور پوشیدنی مین اندک بھی تکلف کریگا تو تن پرور کہین گے اگر کھانے اور پینے مین تکلیف گوارا کریگا تو دانہ زد اور لئیم لقب کرینگے اگر سفر اختیار کریگا تو برگشتہ بخت کہین گے اگر سب سے ترک کرکے گوشہ کاشانے مین بیٹھے گا تو آرام طلب اور پست ہمت نام رکھین گے اگر تجرد اختیار کریگا نامرد اور سست کہین گے اور اگر کد خدا ہوگا تو پر نفس اور بندہ شہوت شمار کرین گے حاصل الامر محتاج اہل زمانہ کے نزدیک مردود اور بیقدر ہوتا ہے اور جو حاجت کسی سے پیش کریگا عیاذاً باللہ حاجت اوسکی روا ہی نکرین گے اور جواب سخت دینگے اس حال مین جو خواری کہ اوسے پہنچیگی منشا اوسکا وہی طمع ہے ذل من طمع یعنی جسنے کہ طمع کی ذلیل ہوا جبکہ ادیب نے یہ بات تمام کی کہا مینے کہ سچ کہا تونے اے تیری صواب پر ہے مینے بھی بزرگون سے بارہا سنا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا بیمار ہو کہ خیال شفا محال ہو اور یا ایسی بلا مین گرفتار ہو کہ نہ رود سے بازگشتن اور نہ اسباب اقامت میسر ہو یہ سب آسان ہے مگر افلاس اور تنگدستی سب سے مشکل تر ہے اب یہ سب میرے مشاہدہ مین آیا اور یہ کلام تیرا سراسر حکمت پایا **نظم** ز احتیاج تبر در جہان بلا نیست ۔ بہ ہیچ وجہ تہیدست را نوا نیست ۔ کسیکہ گشتہ دلش مبتلای رنج طمع ۔ بگو بمیر کہ این درد را دوا نیست ۔ اور اپنے ہمجنس سے کچھہ طلب کرنا موت اس سے ہزار درجہ بہتر ہے بلکہ ہاتھہ دہان مارین کرنا اور اوس سے زہر قاتل اپنے کھانیکو نکالنا اور شیر گرسنہ کے آگے سے طعمہ لے بھاگنا اور پلنگ خشم آلود سے ہم کاسہ ہونا آسان ہے مگر حاجت لئیمونکے آگے لیجانا اور ذلت سوال کی اوٹھانا یہ بہت مشکل ہے جبکہ بات یہانتک پہنچی منھ اوس سے پھیرا بیٹھا اور سوراخ کی طرف آکر دیکھنا کیا ہون کہ اوس در کو زاہد اور مہمان نے باہم قسمت کیا ہی اور زاہد نے حصہ اپنا ایک خریطے مین کرکے زیر بالین رکھا ہی اوسوقت طمع خام پھر محرک ہوئی کہ اگر اس مال سے کچھہ بھی دست یاب ہو تو قوت روح اور پر و بال دل کے عود کرتے ہین اور یا اوہ دمسازی میری خدمتین پھر رجوع لاتے ہین اور مجلس مین دستور قدیم آراستہ ہوتی ہے اس اندیشہ مین اتنا توقف کیا کہ زاہد سوگیا اسکے بعد آہستہ آہستہ متوجہ بالین زاہد ہوا لیکن مہمان ہوشیار نے تہ بتہ کاریمرے خیال مین بیدار تھا جبکہ مین نزدیک پہنچا اوسنے ایک چوب دستی اس طرح ماری اگر بدن پر بیٹھتی تو استخوان سرمہ ہوجاتے لیکن وہ ضرب اتنی قریب زمین پر بیٹھی کہ اوسکے صدمہ مین مین ایسا کوفتہ ہوگیا کہ ہائے کشان سوراخ تک بدشواری پہنچا چند ساعت

Marfat.com

توقف کیا کہ وہ صدمہ دل سے دور ہوا بار دیگر اوسی طمع پر سوراخ سے باہر آیا وہ مہمان کہ کمین گاہ مین تھا پہر ایسی ضرب دی کہ مجروح
ہو کر بہزار خرابی سوراخ مین در آیا اور تمام شب اوسی جراحت کے زخم مین بسر کی اور خواہش مال اور طلب دنیا سی دل سرد ہو گیا اور
بموجب اس بیت کے خیال مین گزرا **بیت** نام ہے زلیست تندرستی کا ۔ ہی لقب موت ضعف و سستی کا ۔ اور بخوبی دل پر
متحقق ہوا کہ پیش آہنگ سب بلاؤن کی طمع ہی جبتک کوئی مزع طمع دانے کی نکریگا گردن اوسکی بستہ دام نہوگی **قطعہ**
اے برادر طمع بکن کہ طمع ۔ آدمی را خراب سازد و خوار ۔ دو سخن بشنو ار ہمین خواہی ۔ کہ شوی از خیانت برخوردار ۔ پای در
دامن قناعت کش ۔ طمع از مال مردمان بگذار ۔ تعجب ہے اون شخصون سے کہ راحت بہت سی مال مین سمجھتی ہین یہ نہین جانتے
ہین کہ تھوڑے مال مین بہت آرام ہین لیکن افسوس اون لوگون کے حال پر ہے کہ تونگری مال کے جمع کرنیمین تصور کرتے
ہین اور اتنا نہین غور کرتے ہین کہ ترک کرنیمین دنیا کے انسان پایہ بلند کو پہنچتا ہے **بیت** عزت آن یافت کہ برکند
دل از مہر جہان ۔ راحت آن دید کہ او دست طمع باز کشید ۔ القصہ اس حادثے سی ایسا افسردہ دل ہوا کہ نہان طمع گلشن
دل سی اوکھاڑ ڈالا اور شاخسار رضا پروردگار سی میوۂ قناعت دست تصور مین لیکر قضای ایزدی پر راضی ہوا مین اور
عنایت پروردگار سی یہہ فائدہ ہوا کہ دنیا نے اس ماجریکے ضمن مین پای خصالیں اور معائب سے مجکو مطلع کیا اگر دیدۂ عقل رمد حرص سے
نابینا نہو تو یہ خوبی ظاہر ہے کہ کون دولتخانہ تہا کہ وہ مسکن گرگ و شغال کا نہوا اور کونسا قصر بلند تہا کہ سیلاب فنا نے
جڑ سے کہود نڈالا اور کیسے اوٹھایا کہ نگرایا اور کسیکی ساتھ محبت کی کہ اوسکا لہو نہ پیا اور کسیکے منہ پر دروازہ دولت کا کہولا
کہ پھر بند نکیا اور اوسکو ہزار رنج و محن مین نڈالا **قطعہ** زنے ناحفاظ ہست دنیای دون ۔ کہ ہرگز از و شوہری برنخورد ۔
کہ بر پایہ تخت او پا نہاد ۔ کہ از دست او تیغ بر سر نخورد ۔ پس ایسی بیوفا کیواسطے رنج اوٹھانا اور بود و نابود اور زیان و سود پر
ایسے کے غم و غصہ کھانا مرد پا جہل و نادانی ہے اسکے بعد خانہ زاہد سے صحرا کیطرف روانہ ہوا اور اوسجگہ کہ دیکھا تو نے مسکن
اختیار کیا مینے اسکے بعد وہ کبوتر کہ مجسی دوستی رکہتا تہا جو حد متگزاری اوسکی کہ مجسی ہوسکے عمل مین لایا تو نے بواد آبدشنائی
میری اور کبوتر کیطرح دوستی کی ڈلالی ہر چند عذر کیا مینے کہ دوستی میری اور تیری دور از عقل اور خلاف رای حکما کی ہے اور مثل
درست اور گواہ چست گزرا نے مینے کہ دوستی موش اور زاغ کی عقل سی دور ہی لاکن اصرار تیرا کم نہوا اور نوبت گزارے کی
حد سے گزاری اور مجھ سے مروت شکنی نہوسکی متوکلاً علی اللہ دلمین کہا مینے کہ بہتیں ازین نیست کہ زاغ اگر بدعہدی کریگا او
تجھے ہلاک کریگا پس ایکدن مرنا مقرر ہے سو وہ یہی سوے تعین روز اجل کسیکی جرأت نہوسکیگی کہ ہلاک کرسکے فلہذا جو کچھ
کہا تو نے قبول کیا مینے بعد عہد و میثاق کے تو نے بیان کیا کہ سنگ پشت میرا دوست ایسا اور ایسا ہے یعنی یہانتک محامد و فضائل
بیان کئے ترک مسکن کو مصلحت سمجھا مین جب کہ سنگ پشت سے ملاقات ہوئی ہزار چند تیرے بیان سے

Marfat.com

بیان سے زیادہ پایا للہ الحمد کہ میری محنت بجا ہوئی اور احسان تیرا کس زبان سے ادا کرون کہ تیری بدولت ایسی راحت بے پایان کو پہنچا مین کہ دنیا مین کوئی شادی دوستونکے مجالست کی مانند نہین ہے اور کوئی غم ہمرمونکی فراق کی برابر نہین ہو سکتا ہے یہہ ہے سرگزشت میری کہ جو بیان مین آئی اب تمہاری جوابمین یا ہون یقین ہے کہ تمہاری صیقل لطف سے میرے آئینہ دل کا زنگ باقی نرہے سنگ پشت نے جبکہ یہ حکایت استماع کی بساط ملاطفت کو بچھاکے طرح ملائمت کی آغاز کی اور کہا کونسی سعادت تیری شرف مجاورت سے موازنہ کرونمین اور کونسی مسرت تیری بہجت ملازمت کے مقابل کیجائی جیساکہ تو اس ناچیز کی دوستی سے خوش ہے زیادہ اس سے ہزار چندین تیری ملاقات سے افتخار کرتا ہون جبتک کہ میرا چراغ حیات صد سہ باد ہادم اللذات سے گل نہ ہوگا پروانہ وار تیرے شمع جمال پر تصدق رہونگا اور یہ حکایت کہ بیان فرمائی تونے اسکی ضمن مین ہزارون پند اور نکات فوائد آمیز مندرج ہین ایک فائدہ جلیل اسمین یہ ہی کہ تدبیر متاع دنیا اوسقدر کرے کہ دست حاجت انبای جنس کے روبرو دراز نہ ہو زیادہ اس سے فکر کرنا رنج اور بیہودگی ہی اور اگر زیادہ ضرورت سے ہوس کریگا بادیہ ضلالت مین سرگردان ہوگا اور اوسے وہ پہنچیگا جو اوس گربہ حریص کو پہنچا موش نے پوچھا کہ قصہ اوسکا کیونکر ہے حکایت گربہ حریص سنگ پشت نے کہا کہتے ہین کہ ایک شخص نے بلی پالی تہی اوسقدر گوشت کہ غلبہ گرسنگی فرو ہوجاتا تہا راتب اوسکا مقرر کردیا تہا سو دیئے جاتا تہا مگر اوسکو غلبہ اشتہا و حرص سے قناعت نہ تہی تلاش سے ہاتھ کوتاہ نکرتے تھے ایکدن کسی کبوترخانے مین گزر ہوا کبوترونکی صدائے دلآویز سے گربہ از خود رفتہ ہوگئی اور آپکو اوس برج یعنی کہو مین ڈالدیا کبوترون کے نگہبان نے اوسے گرفتار کرکے مار ڈالا اور پوست اوسکا تن سے جدا کرکے اور بھس بھرکے کبوترخانے کے دروازہ پر لٹکا دیا اتفاقاً مالک گربہ اوسطرف سے گزرا دیکہا کہ گربہ حریص کا یہ حال ہے کہا کہ اے حریص بے خبر اگر اوسقدر گوشت پر قناعت کرتی تو پوست تیرا گوشت سے کیون جدا ہوتا اس مثل کا فائدہ یہ ہے کہ اسکے بعد جو اللہ تعالے سدرمق عنایت فرمائے اور ایسا سوراخ کہ گرما اور سرما کو کفایت کرے اور خوف دشمن سے ایمن رکہی اب اوسپر قناعت کر اور جو مال کہ ضایع ہوا ہی زنہار غم اوسکا نہ کر بیت

غم دنیا مخور کہ بیہودہ ست ۔ ہیچکس در جہان نیاسودہ ست

اور کسی کا شرف کمال سے ہی نہ مال سے جو شخص کہ ہنر سے آراستہ ہی اگرچہ تہوڑی بضاعت رکہتا ہو پر ہر جگہ عزیز و مکرم ہوگا شیر اگرچہ بستہ زنجیر ہو پر اوسکی مہابت کم نہین ہوتی ہی اور تو نگر بے ہنر ہمیشہ ذلیل اور بے قدر سگ کے مانند ہے ہرچند طوق و خلخال سے زینت دیجائے ہر کسی کی نظر مین ناپاک اور بیمقدار ہے اب فکر کریمت غربت دل سے دور کر اور ہجرت مسکن و وطن کا خیال دل مین نہ لا کہ عاقل جہان جائیگا ہر کسیکی دلمین گہر بنائیگا اور جاہل بے ہنر اگرچہ وطن مین ہے بدتر غربت سے ہے کہ کسیکو التفات اوسپر نہوگا اور مال دنیا سخت بے اعتبار ہے کہ آنا اور جانا اسکا دونون صورتون سے عقلا کی نظر مین اعتبار نہین رکہتا ہے حکما نے لکھا ہے کہ چھ چیز ولنے

Marfat.com

امید بقا اور توقع ثبات کی نہ رکھا چاہیئے پہلے سایہ کہ چشم زدن مین اپنی جگہہ سے گذر جاتا ہے دوسرے دوستی غرض کی کہ تھوڑے سبب مین زائل ہو جاتی ہے تیسرے دوستی عورت کی کہ اندک باعث مین بدتر دشمن سے بن جاتی ہے چوتھی جمال خوبصورت کا کہ دما دم عارضے مین متغیر ہو جاتا ہے پانچوین ستائش دروغ کی کہ مطلق فروغ نہین رکھتی ہے چھٹے مال و دولت دنیا کہ انجام اسکا بے ثبات ہے اور کبھی اپنے خداوند سے طریق وفا یا یان کار کو نہین پہنچاتی ہے عاقل وہ ہے کہ حصول مال دنیا پر چندان خوش نہو اور جانے پر مطلق غم نہ کھائے کہ اہل بصیرت کے نزدیک متاع دنیا برگ کاہ سے کمتر نظر آتی ہے پس ایسی بیمقدار کی طلب مین عمر عزیز کو برباد کرنا محض بیخردی ہے بلکہ ہمت اپنی نقد قناعت پر صرف صرف کرے اور تحصیل اسباب آزادی مین سعی تمام بجا لاتی اور متاع دنیا دون کو بیقدر جانے اور حاصل ہونا اور فوت ہو جانا ان دونون صورتونکو ایک طرز طفلانہ سمجھے بموجب **قطعہ** گر جہانے زدست تو برود ۔ مخور اندوہ آن کہ چیزے نیست ۔ عالمی نیز اگر بدست آید ۔ ہم مشو شاد مان کہ چیزے نیست ۔ اور فی الحقیقت اپنا وہی مال ہے کہ اپنے جانے سے پہلے اس جہان مین پہنچ رہے اور متاع اپنی اوسے جانے کہ عالم آخرت مین ذخیرہ ہو رہی بلکہ کردار نیک اور گفتار پسندیدہ وہ مال ہے کہ نہ فانی ہوتا ہے اور نہ کوئی اوسے چھین سکتا ہے اور حوادث روزگار اور گردش لیل و نہار کو اوسمین تصرف نہین ہوتا ہے اور مال دنیا ایک طرف بلکہ حیات دنیا کا بھی یہی حال ہے کہ بیک ناگاہ پیک اجل آتا ہے اور اوسوقت فرصت دم لینے کی نہین دیتا ہے تا بہ خبر گیری مال و منال چہ رسد چنانچہ اسی مضمون کی حسب حال گویا نے کہا ہے **شعر** زبان حالی ہے گویا آج کچھہ ذکر خدا کر لے ۔ اجل آئی تو پھر ہرگز نہ بگی بانکی مہلت اور حال اوس مال سریع الزوال کا یہ ہے کہ یا تھوڑے سبب سے خود فوت ہو جاتا ہے یا اندکے درنگ ہو تو خود صاحب مال ہلاک ہوتا ہے اور بمجرد دم نکلنے کے اوسکی ملک ہو جاتا ہے پس ایسی بیوفا سے دل لگانا زیادہ اس سے کوئی ابلہی نہین ہے ۔ وای اون لوگونپر جو اسکے مبتلا ہین اور خوش حال اونہونکا کہ جنہون نے اسکو بقید سبان کشت یا ماری ہے ہر بندۂ خدا کو چاہیئے کہ ہوشیار ہو جائے اور شیطان کے فریب سے عمر عزیز کو بچائے لمؤلفہ **بیت** فرصت نہین کہ غنچہ منقار کھول سکے ۔ ہون عندلیب کس چمن بے ثبات کا ۔ اگر تو میری نصیحت سے بے نیاز ہے اور منافع اور مضار اپنے خوب پہچانتا ہے لیکن مینے چاہا کہ مین بھی حق دوستی ادا کرون آج سے تو میرا دوست اور برادر ہے جو کچھہ مواسا اور مداوا میری امکان مین ہے اوسمین راضی بقصور نہونگا اگر بفرض محال تیری طرف سے بے التفاتی بھی ظہور کریگی برادر سے سوائے اخلاص اور بات نہوگی اور اگر تو ترک مہر اختیار کریگا پر مین تجھسے کنارہ نکرونگا حتی کہ تو دشمنی بھی میری کریگا پر مین عہد شکنی ہرگز نکرونگا جبکہ سنگ پشت نے یہ باتین تمام کین اور زاغ نے ملاطفت سنگ پشت کی موش کے حق مین سنی خوش ہوا اور کہا کہ ای برادر مجھہ خوش کیا تو نے خدا تجھسے خوش ہو ربیع ہے کہ تجھسے بہتر اس زمانے مین دوست یکرنگ پیدا نہوگا اخبار مین آیا ہے کہ ایک شخص دوست رکھتا تھا ایک شب

Marfat.com

اوس دوست کے دروازہ پر آیا اور آواز دی اوس بزرگ نے قیاس کیا کہ اسوقت کا آنا بے سبب نہین ہی فکر دور و دراز مین پڑا بعد تامل بسیار ایک توڑا درہم کا ہاتھ لگا لیا اور شمشیر حمایل کی اور کنیز جمیلہ سے کہا کہ شمع ہاتھ مین لیکر آگے چل جب کہ دروازہ کھولا معانقہ کیا اور کہا کہ ای دوست تیرا آنا اس شب تاریک مین تین صورت پر میرے خیال مین آتا ہے ایک یہ کہ احتیاج مال کی کچھ ہوتی ہی یا دشمن جانی نے غلبہ کیا ہی یا انتہائی ملال کا باعث ہوئی ہی اسلئے مین تینون چیزین مہیا کر کے حاضر ہوا ہون اگر حاجت مال کی ہے تو یہ توڑا حاضر ہے اور اگر دشمن چاہتا ہی تو بندۂ شمشیر آبدار موجود ہی اور اگر خادمہ کی حاجت ہی تو یہ کنیز خوشرو روبرو ہے **بیت** جو ہو فرمان تیرا تابع فرمان ہونمین ۔ ہدیہ مقبول ہو تو بندہ احسان ہو نمین دوست نے عذر کیا کہ ہرگز کوئی حاجت نہین ہے فقط تیرا اشتیاق لایا ہی اسکے بعد استحکام محبت نے ایک سی ہزار درجہ پر ترقی پائی مرد کریم اگر گرداب حوادث مین گرفتار ہو تو سوا اور ارباب کرم کے کوئی اوسکا دستگیر نہین ہو سکتا ہی جیسا کہ ہاتھی اگر دلدل مین پھنس جائے تو ہاتھیون کے بغیر کوئی اوسے نکال نہین سکتا ہی شاید موش کی جانب سی تجھہ رنج بھی پہنچے تو بھی دلتنگ نہو تا کہ عاقل ہمیشہ عالی ہمتی کو کام فرماتے ہین بلکہ بدیکا عوض بھی نیکی سے کرتے ہین اور ذکر جمیل اونہین لوگونکا زمانہ دراز تک باقی رہتا ہے **بیت** دنیا مین ہی جسکا نام زندہ ۔ لاریب ہی مدام زندہ ۔ اور جسکی دولت مین کہ محتاج شریک نہون کریمونکے زمرہ مین شمار نہ کیا جائے گا اور جسکی زندگانی کہ بدنامی مین بسر ہو وہ زندہ نہین ہی بلکہ بدتر از مردہ ہے بقول سعدی علیہ الرحمۃ **بیت** سعدیا مرد نکو نام نمیرد ہرگز ۔ مردہ آنست کہ نامش بہ نکوئی نہ برند ۔ زاغ سنگ پشت کیساتھ اس گفتگو مین تھا کہ ایک آہو دوسی نمودار ہوا اور کمال جلدی سے دوڑتا آتا تھا گمان یہ ہوا کہ کوئی شکاری دیکھا ہے سنگ پشت نے اس اندیشی سے پانی مین جست کی اور زاغ درخت پر جا بیٹھا اور موش سوراخ مین در آیا آہو ایکبار قریب پانی کے آکے نزار کھڑا ہوا اور زاغ ہر جانب کو نظر کرتا تھا کہ کون اس آہو کے پیچھے آتا ہی جبکہ کوئی نظر نہ پڑا زاغ نے آواز دی کچھوا پانی سے اور چوہا سوراخ سے باہر آیا سنگ پشت نے دیکھا کہ آہو بیحواس پانی کو دیکھتا ہے مگر پیتا نہین ہے سنگ پشت نے آہو کی تسلی کی کہ یہ جگہہ خوف کی نہین ہی اگر تشنگی ہے تو پانی پی اور اگر کچھہ حادثہ ہی تو بیان کر اور اتنا مضطر نہو آہو نے کہا کہ اکثر کمانداری میری فکر مین رہتے ہین اسلئے اندک شبہہ سے بھی مین دور دور بھاگ بھاگ جایا کرتا ہون آج ایک بہلیا میرے لئے بہت تدبیرین کر رہا تھا اوسکا خوف از بس علبہ لایا سمجھا مین کہ یہہ کسی حیلے سی ضرور گرفتار کریگا اوس اضطراب سے بھاگ کے یہانتک پہنچا ہون کچھوے نے کہا اب ہرگز اندیشہ نکر کہ یہان ہرگز صیاد کا گذر نہین ہو سکتا ہے بلکہ تیرا دل چاہی تو ہماری صحبت قبول فرما کر اپنے دائرہ دوستی مین تجھہ بھی داخل کرین کہ ہم تین شخص ہین چار ہو جائین کہ اندیشہ تا آسمان کوئی چیز حارکن کے سوا منضبط نہین ہوتی ہی اور اکابر نے بھی فرمایا ہی کہ دوست جسقدر زیادہ ہون ہجوم بلیات کا کمتر ہوتا ہی اور پسندیدۂ عقلا بھی یہی ہے کہ دوست

Marfat.com

اگر ہزار ہون کم ہین دشمن اگر ایک ہو بہت جانے **بیت** دوستی را ہزار کس شاید ۔ دشمنی را یکے بود بسیار ۔ اسکے بعد موش اور زاغ بہی کلمات ملایم سے پیش آئے آہو نے دیکہا کہ یاران لطیف طبع اور مصاحبان پاکیزہ خصلت باہم مہربانی دلی رکہتے ہین اسلئے بعد مواثیق و سوگند لوہی مرغزار مین قرار پکڑا یارون نے آہو کو نصیحت کی کہ اس چراگاہ سے قدم باہر نہ رکہنا اور اس حشیم کے سوا کہ جگہہ امن و امان کی ہے دور کا ارادہ نہ کرنا آہو نے قبول کیا اور بالکید یگرے وقائبسر کرتے تہے ایکروز موافق عادت ہر روزہ کے سب کے سب یکجا ہوئے آہو کو نہ دیکہا بعد انتظار بسیار ان تینونکو اضطرار ہوا زاغ سے التماس کیا کہ تو جلد پرواز کرکے خبر لے کہ آہو کو کیا حادثہ پیش آیا اور کدھر گیا زاغ تہوڑے عرصہ مین خبر لایا کہ آہو اسیر دام صیاد ہوا سنگ پشت نے موش سے کہا اس حادثہ مین تیرے سوا مشکلکشائی آہو کی کوئی نہیں کرسکتا ہے جلدی کر کہ وقت ہاتھ سے نہ جائے موش زاغ کی راہبری سے آہو تک پہنچا اور کہا کہ اے برادر کیا پیش آیا کہ تجسا عاقل اس بلا مین گرفتار ہوا آہو نے کہا کہ تقدیر آلہی کے مقابلہ مین تدبیر کیا کام آتی ہی موش نے کہا کہ سچ ہے اسکے بعد جلد جلد پہندے سے جال کے کاٹنے لگا اس عرصہ مین سنگ پشت بہی ملتی صحبت سے کشان کشان آہو تک پہنچا اور دکہ کا کلال و ملال بیان کیا کہ اے یار عزیز تیرا آنا اس مقام پر میرے حادثے سے بہی دشوار تر ہے کہ اگر موش بند میرے کاٹے اور صیاد آپہنچے تو جست کرکے بہاگ سکتا ہون اور زاغ پرواز کریگا اور موش سوراخ مین در آئیگا مگر تجھے نہ دست مقاومت اور نہ نیرو ے ستیز اور نہ سر مخالطت اور نہ پای گریز ہے یہ کیا کیا تو نے اور کیون ہماری حیرانی دو بالا کی سنگ پشت نے کہا کہ کیونکر نہ آتا اور میان محبت مین پھر کسطرح قدم رکہنا امر محبت مین مجبور ہون اور اگر تجسی یار کے واسطے جان بہی جائے تو خوش ہون کہ میرا نام وفادارون مین لکہا جائیگا لب شکایت کی جا ہے کہ اللہ تعالے نے تیری نجات کا سبب پیدا کیا قریب ہے کہ تو اس بلا سے فراغت پائے اور ساتہہ یاران ہمدم کے اپنی منزل کو معاودت کرے سخن تمام نہا کہ صیاد نمودار ہوا مگر موش سے بند کاٹ چکا تہا کہ آہو نے جست کی اور زاغ اڑا اور موش ایک سوراخ مین جا چہپا مگر سنگ پشت اوسی جگہہ پگیا کہ صیاد قریب دام کے آپہنچا افسوس کرتا تہا ادہر ادہر دیکہتا تہا کہ یہ بند کسنے کاٹے کہ نظر سنگ پشت پر پڑی باخود کہا کہ اگرچہ یہ متاع حقیر آہو ے الم جستہ اور دام گسستہ کی تلافی نہین ہوسکتی ہے مگر خالی ہاتہہ پہرنا حمیت صیادی کے خلاف ہی اوسیوقت سنگ پشت کو پکڑ کے توبڑے مین بند کیا اور پشت پر رکہکے راہ شہر کی لی اوسکے جانیکے بعد یہ تینون جمع ہوئے معلوم ہوا کہ سنگ پشت کو باندہکر لیگیا نہایت اندوہ مین مبتلا ہوئے اور نالہ و فریاد کرتے تہے زاغ نے کہا کہ اس لے اور زاری سے سنگ پشت کے واسطے کچہہ فائدہ نہوگا تدبیر صائب کرنی چاہئے کہ اوسکی نجات کی صورت ظہور مین آئے بزرگون نے کہا ہی کہ اشخان چار گروہ کا چار جگہہ پر ہوتا ہی عامل اہل شجاعت کا جنگ کے دن کہلتا ہی اور اہل امانت کا داد و ستد کے وقت پہچانا جاتا ہے اور مہر و وفا زن و فرزند

Marfat.com

کی تنگدستی کے وقت اور حقیقت دوستونکی نکبت اور مشتفتین معلوم ہوتی ہے موش نے کہا کہ ای آہو ایک حیلہ میرے
خیال مین گذرا ہی کہ تو صیاد کے نزدیک جاکے اسطرح لنگ کرتا ہوا سست وضعیف بن کے آگے آگے چل کہ وہ سمجھے
یہ مجروح ہے اور زاغ تیری پشت پر آوازدے جیسا کہ زخمیون سے زاغ کرتے ہین جبکہ صیاد کی آنکھ تجھپر پڑیگی مقرر سمجھیگا یہ
زخمی ہے وہ پشتارا سنگ پشت کا رکھ کے تیرا تعاقب کریگا جبکہ نزدیک آپہنچے اسوقت لنگ کرتا ہوا اسطرح آہستہ چل کہ وہ
تجھ تک نہ پہونچے اور اتنا ہی دور نہ بھاگ کہ نا امید ہوجائے یونہی تیرے تعاقب مین وہ دور نکل جائیگا اس عرصے مین اگر
اللہ نے چاہا ہے تو مین تو بڑے کے بند کاٹ کے سنگ پشت کو کسی غار مین لے چھپونگا سب نے رای صواب
اندیش پر موش کے آفرین کی اور آہو اور زاغ اوسی نوع سے کہ بات مقرر ہوچکی تھی صیاد کو نمودار ہوئی صیاد جاظم کو
یقین ہوا تو بڑا سنگ پشت کا دوش سے اوتار کے زمین پر رکھا اور تعاقب مین آہو کے چلا موش نے الحال تو بڑے کو
کاٹ کے سنگ پشت کو لے بھاگا اور ایک امن گاہ تک پہونچا جبکہ عرصہ بہت ہوا اور صیاد گرفتاری آہو سے
مایوس ہوا تو بڑے کیطرف پھرا یہان تو بڑا کٹا پایا اور نشان سنگ پشت کا بھی نملا تیز اور سرگردان تھا کہ
اوّل آہو کے بند دام کے کٹے پائے پھر آہو مجروح اسطرح ہاتھ نہ آئے اور پھر تو بڑا کاٹ کے سنگ پشت بھاگ جائے
یہ بات اسرار سے خالی نہین ہے غالبا یہ زمین جنات اور پریونکا مسکن ہے یہانسے بھاگنا چاہیئے وہی تو بڑا اٹھا
اور جال کو تا بغلمین داب کے بھاگا اور یہ دعا کرتا تھا کہ الٰہی اگر اب اس بلا سے بچاوی تو پھر اس میدان کے شکار کا حوصلہ
نکرونگا بلکہ اور صیادونکو دوستانہ منع کرونگا کہ کبھی شکار اس میدان کا نکرین جبکہ صیاد اپنے مکان پر پہونچا اور یار و
آشنا جمع ہوئے یہ حکایت سب سے کہی اور حد سے زیادہ مبالغہ کیا کہ کوئی اوسطرف کو نجائے یہ منشا اتفاق کا تھا کہ آہو
اور سنگ پشت یون بچگئے اور آیندہ کو صیاد اودہر کے آنے سے باز رہے **قطعہ** رشتہ تا یکتا ست آنراز و رزالی مگسلد ؎
چون دو تا شد عاجز آید از گسستن زال را ۵۱ زر ؎ گل کہ تنہا بود آخر خشک گردد زود زود ؎ ور شکر تنہا خوری ہم گرم گرداند جگر ؎
زین دو تنہا ہیچ قوت ناید اندر جان و دل ؎ قوت جان را و دل را گل شکر ؎ گلشکر ؎ یہہ ہے حکایت موافق دوستان
با وفا کی اور دوستان معاضدت ہم نشینان باصفا اور صدق مودت ایام دولت و نکبت اور رعایت محبت ہنگام
راحت و محنت اور ادائے حقوق صحبت ہنگام نعمت شدت اور جن لوگونمین کہ نوائب ۵۲ ایام و حوادث زمانہ مین خلاص
تمام سے دلبستگی رہی اور ہنون نے برکت اور امداد یکدیگر سے ورطۂ ہلاکت سے خلاصی پائی ہے اور اسکے بعد فراغ خاطر سے
مسند معاشرت پر خوشحالی تمام سے تمام عمر متمکن رہے ہین خردمند کو چاہیئے کہ نور عقل اور صفائی فکر سے اس حکایت مین
تامل کرے اور نکات اور باریکیان اسکے دیدۂ دل سے دیکھے کہ جانوران ضعیف سے اگر ان کا مونسی کیا کیا ثمرات

Marfat.com

پسندیدہ اور نتایج برگزیدہ حاصل ہوئے ہین اور گروہ انسان کا کہ اشرف مخلوقات ہی اگر اپنے سینے بے کینے کرکے باہم
اتفاق کرین اور طرح مصادقت کی بلاشائبہ ریب باہم ڈالین تو انوار فواید اتفاق بھلا کس درجہ ظہور کرین اور اساس
محبت کو اگر اس قانون سے مضبوط کرین اور صفائی باطن سے انجام تک پہنچائین تو کیونکر فواید کل سے برخورداری پائین
مثنوی صحبت آنکس کہ بصدق و صفاست ✣ دامن او گیر کہ اہل وفاست ✣ میل کسی کن کہ وفا بت کند ✣ جان بسپر
تیر بلا بت کند **باب چوتہا ملاحظہ کرنمین احوال دشمنونکے اور نڈر رہنے مین اونکی مکر و حیلہ سے**
رای نے برہمن سے کہا کہ داستان دوستان صادق اور مصاحبان موافق کے سنے سے اور نتیجہ انکے نفاق اور یکجہتی کا معلوم
ہوا **بیت** ہر کرا یار وفادار بود غم نبود ✣ ہر کرا یار نباشد دل خرم نبود ✣ موافق اسکے مولف کہتا ہی **بیت** بن تری
فردوس مین بہی دل میرا خرم نہین ✣ نخل طوبے نخل ماتم سے مجھے کچھہ کم نہین - اب امید یہ ہی کہ ازراہ عنایت مثال دشمن کے
بہی فرمائے کہ اوسکے فریب سے کسطرح اجتناب کری اور اوسکے تواضع اور تضرع پر کیا کری کہ مضمون چوتہی وصیت کا
یہ ہی کہ عاقل دور اندیش دشمن پر اعتماد ہرگز نکرے کہ کسی طرح دشمن اصلی دوست نہین ہوتا ہے بموجب **بیت**
زدشمن دوستی کردن چنانست ✣ کہ یکجا جمع کردن آب آتش ✣ حکیم بیدپای نے فرمایا کہ خردمند کو لازم ہی کہ کلام دشمن پر کبہی
التفات نکرے اور اوسکے متاع نفاق آلود کو ہرگز خرید نکری کہ دشمن دانا اپنی صلاح کیواسطے کمال لطف سے ظاہر کرتا ہی
اور ظاہر کو بخلاف باطن آراستہ بناتا ہے اور اوس حیلے کے ضمن مین فکرہائے دور دراز مدنظر رکہتا ہی پس عاقل دوربین
کو چاہیے کہ جسقدر دشمن سے تلطف اور مدارا دیکہے زیادہ تر بدگمانی اور خویشتن داری مین مبالغہ کرے اور ہرچند
دشمن قدم ملائمت آگے بڑہائے وہ دامن موافقت کو کوتاہ کرے اگر اندکے غافل ہوجائیگا تو دشمن کو ہمیشہ متر صد
غالبو اور موقعت کا رہتا ہے یقین ہے کہ تیر بند سرانجام مراد کو پہنچائی اوسوقت ندامت اور تدارک سے فائدہ نہوگا اور اوسکو
پہنچیگا کہ جو زاغ سی بوم کو پہنچا دالشلیم نے پوچہا کہ یہ حکایت کسطرح ہی **حکایت زاغ و بوم** برہمن نے کہا کہتے ہین کہ
ایک ولایت مین کوہ تہا از لبس پر نفع اوسپر باغبان حکمت نے اوسپر ایک ایسا درخت بلند پیدا کیا تہا کہ اوسپر ہزار زاغ کی آشیانے
تہے اونمین پیر و زنامی زاغ بادشاہ اون سب زاغونکا تہا ایک شب بومونکا بادشاہ عداوت قدیم کے سبب سے
تسبخون اس گروہ پر لایا اور اوش شب تارین خرمن حیات زاغان سیہ کردار کا آتش کارزار سی جلادیا اور منظفر و منصور اور
خرم و مسرور اپنے قرارگاہ کو پھر گیا دوسرے دن غراب سیاہ بال نے جبکہ منہ آشیانہ مغرب کو کیا اور خیل ستارگان مانند
زمرہ بومان گوشہ خلوت مین متوازی ہوا اور اختر عالم افروز نے تیغ درخشندہ نیام مشرق سی کہینچی پیروز نے لشکر بقیۃ السیف
کو جمع کیا اور حکایت لشکر بوم درمیان مین لاکے کہا کہ شبخون اور دلیری بومونکی دیکہی تمنے اس سے بہی زیادہ انکی جرات اور دلیری ہے

Marfat.com

اور جیسا کہ یہہ قوم زاغونکی ایذا رسانی مین جرات رکہتی ہین محتاج بیان کے نہین ہین اور ابتو یہہ ہماری ہمسایہ اور مسکن اور حرب و ضرب سے خوب مطلع ہوگئے اور اس فتحیابی نے اور بہی اونہین دلیر کردیا غالب ہے کہ پھر جلد ہمارا قصد کرین اور پہلی سے بہی دست برد پر کار ظہور مین لائین اور یقین ہے کہ ایکبار ایک کو زندہ و سلامت نہ چہوڑین اس کام مین تامل کرو اور غور تمام سے کچہہ ایسی تدبیر بسرو کار لاؤ کہ دفع دشمن اوس سے متصور ہو الا بموجب بیت کے دیکہوگے جو کچہہ کہ دیکہوگے

بیت آج کر تدبیر دشمن تا نہ ہو دشوار کل ۔ گر بہ کشتن روز اول ہی مثل اوستاد کی ۔ جبکہ پیروزنے یہ بات تمام کی پانچ زاغ جو ان کہ سب زاغون مین عقل و حکمت اور فراست و مصلحت مین برگزیدہ تھے آگے بڑھے اور بعد ادائے دعای ثنا نہ عرض کیا کہ جو کچہہ کہ بادشاہ نے فرمایا سراپا حکمت ہی اور اسرار بسیار اسمین مندرج ہین لیکن بغیر خوب سمجہی ہم کیا عرض کرین بادشاہ نے کہا کہ مجہی تمہاری رائے پر ہمیشہ سے اعتماد ہے اور آج دن امتحان کا ہے جو جوہر کہ درج ضمیر ہین ذخیرہ رکہتی ہو رشتہ بیان مین کہینچو اور جو نقد کہ دار الضرب خاطر مین جمع ہی سکہ خانہ امتحان سے بازار ظہور مین لاؤ زاغون نے زبان ثنا کہولی اور یہ اشعار مولف کے پڑہے **اشعار** الہٰی تا رہی گلزار خلد و باغ جنان ۔ چمن مین پہرتی رہی جب تلک نسیم بہار ۔ شہا بہ حشمت و اقبال شوکت و اجلال ۔ ترا مدام ہے تخت و تاج و جاہ و وقار ۔ رای عالی اسبات مین جو کچہہ تجویز کریگی وہی بہتر ہوگا اور جو کچہہ کہ ہم عرض کرینگے زیادہ تر اوس سے خاطر خداوندی پر روشن ہوگا اور کیا چیز ہے کہ ہم جانتے ہونگے کہ ہزار چند زیادہ اوس سے لوح دانش شہنشاہی پر مرتسم نہوگا لاکن بحکم الامور معلق و مرہون جو کچہہ ارشاد ہو الفدر وسع عقل ناقص کے عرض کیا جائیگا بادشاہ نے اونمین سے ایک سے کہا چارہ دفع دشمن کا کیا ہی اوسنے کہا کہ ای بادشاہ عقلای سلف اسطرح کے کام کیلئے حیلے کرتے تھے کہ جب مقابلہ دشمن قوی سے عاجز آتے تھے تو مولد و مسکن سے فرار کرکے ترک ملک و مال اختیار کرتے تہے کسلئے کہ جنگ مین خطر عظیم ہے خصوصاً اوس دشمن سے کہ باش معقول دیکہا ہو پس ایسے دشمن سے کہ حرب و ضرب جسکی اپنے فوج کے دلون پر اثر کرگئی ہو اوس سے ارادہ محاربے کا کرنا گذرگاہ سیل پر خوابگاہ بنانا ہے بموجب بیت کے **بیت** جو غالب ہو چکا ہو اڑنہ اوس سے ۔ مثل سیچ ہی زدہ را بیتوان زد بادشاہ نے منہ دوسری طرف پہیرا اور کہا کہ تو کیا اس کلام مین مصلحت دیتا ہی اوسنے عرض کیا جو کچہہ وزیر سابق نے کہا میری رائے اوسکے خلاف ہی کیونکہ اول حملہ دشمن مین مولد و مسکن چہوڑنا ارباب خرد کے نزدیک موجب بے ناموسی اور باعث بے حمیتی ہی شیر مردونکو اندک زخم مین از جا رفتہ ہونا کمال بے ننگی ہی بہتر یہ ہی کہ ہم استعداد حرب کی شوکت تمام سے پیدا کرین اور جنگ معقول سے بسرو کار لائین دیکہیں کہ زمانہ کس سے یاری کرتا ہے اور کسی خواری مین ڈالتا ہو اے شہریار بادشاہ کامگار تب عرض کرینگا کہ پہلے بوسہ دم تیغ آبدار کا لیگا **بیت** عروس ملک کسی در بغل بگیرد تنگ ۔ کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند ۔ اور سوقت سا عرض کرے اب مراد شہنشاہ کو پہنچیگا کہ بپایہ تمنای دشمن کو سنگ ظفر سے توڑ ڈالیگا اور نمک خوران قدیم پر وجب ہی کہ بپای استقلال ایسا مضبوط معرکہ دشمن مین گاڑین کہ چہرہ نصرت میدان

Marfat.com

غبار سے نظر امیدین نمایان ہو اور سلاطین نامدار پر لازم ہے کہ سفر جنگ اور وقت نام و ننگ کے عواقب امور پر التفات نکریں بلکہ ہنگام سر و مال و جان کو بقدر سمجھیں بادشا نے منہ تیسرے کیطرف کیا کہ تیری رائے کیا اقتضا کرتی ہے اوسنے عرض کیا کہ میری رائے اسپر ہے کہ جاسوسان عاقل اخبار دشمن کے واسطے مقرر کئے جائین تا حال اور مصلحت اونکی ہر دم دریافت ہوتی رہے اگر باج و خراج لینے پر راضی ہون اور صلح قبول کرین تو ہم بھی صلح کرین اور بقدر مقدور خراج و باج دیکر وطن مالوف مین تا آفت شبخون اور محنت جنگ سے امان پائین کیونکہ جب غلبۂ دشمن رعیت و سپاہ کے دلمین متمکن ہو جائے اور معرض تفرقہ و ہلاکت مین سب گرفتار ہو جائین اوسجگہ سوائے مکر و حیلے کے کاربرآری دشمن سے دشوار ہے اس حال کے وقوع کے بعد کہ جو مذکور ہو چکا ارادۂ جنگ کا دشمن قوی سے دور از دانشمندی ہے بموجب مصرع زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز بادشاہ نے وزیر چارم سے کہا کہ تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا کہ ای شہریار پیر نزدیک تر ک ملک و مال اس سے بہتر ہے کہ وہ شخص کہ ہماری زیر دست تھے اوسنسے التجا کرنا اور خراج کا حرف زبان پر لانا اور اون سے ملتجی ہونا اور بے ناموسی گوارا کرنا بدتر از مرگ ہے اور اگر خراج پر وہ راضی نہون یا اسقدر طلب کرین کہ ہم سے نہو سکے تو بجز ذلت کیا حاصل ہوگا اس سے جنگ ہزار بار اولی ہے بیت مردہ بود دفن بزیر سنگ اندر ۔ ہر کہ زندہ بزیر سنگ اندر ۔ بادشاہ نے وزیر پنجم سے کہ کارشناس نام رکھتا تھا کہا کہ مجھے تیری رائے عالم آرای پر اعتماد کلی ہے تو جلای وطن اور صلح اور باج اور خراج کون بات پسند کرتا ہے کارشناس نے عرض کیا کہ جلای وطن اور باج و خراج دینا یہ تو امر نہایت ناپسندیدہ ہے اور حالت اضطرار مین جنگ بھی اختیار کرنا نہ چاہیئے کیونکہ وہ ہماری لڑائی پر دلیر ہو گئے ہین اور ہمارا لشکر انکی لڑائی سے زبون ہو چکا ہے انکی قوت و شوکت آج ہمسے بہت زیادہ ہے حاصل یہ کہ میری نزدیک بالفعل جنگ مناسب نہین ہے اور ادھر بھی دانا ہین حتی الوسع جنگ مین تعجیل نکرین گے کہ دانا جنگ سے پرہیز کرتے ہین اور سبب اسکا یہ ہے کہ جنگ کا نتیجہ قتل نفوس ہے اور وبال اسکا عند اللہ بہت اور عوض اوسکا ممکن نہین ہے بادشا نے کہا کہ جلای وطن اور صلح نکرین اور جنگ بھی نکرین اور باج و خراج بھی نہ دین تو کیا کیا جائیگا کارشناس نے عرض کیا کہ اس کام مین تامل ہو اور نشیب و فراز اس عقدۂ لاینحل کا قدم تفکر سے پیمائش کیا جائیگا بادشا ہو کو اسے صائب اور تدبیر درست سے وہ کام حاصل ہوتا ہے کہ خزینہ و دفینہ بسیار سے وہ میسر نہین آتا ہے اور اس کام مین اصل بادشاہ کی ہے اور مشورہ وزیرونکا محض واسطے قوت خرد بادشاہ کے ہے جیسا کہ دریای کلانکو چشمہ ہای خرد سیر مدد پہنچتی رہتی ہے اسیطرح رای بادشاہ کو اندک اندک رای زنی سے وزیرونکی بعضی بات نئی نکل آتی ہے نظم ای آفتاب اوج سپہر ہنر ز رے ۔ ذرہ ہے تیرے سامنے خورشید خاوری ۔ نوشیروان کہ عدل مین مشہور خلق ہے ۔ سیکھا ہی تجھسے قاعدہ عدل گستری ۔ لیکن بادشاہ نے جو مجھ سے اس مصلحت مین مختار کیا ہے اسلئے خلوت مین ایک بات عرض کرونگا جیسا کہ بندہ مانع جنگ کا ہے ۵۳ اسی طرح تذلل و التجا سے بھی کام رہے اور قبول خراج وغیرہ سے بھی سخت عار رکھتا ہے جس مین کہ بزرگ ہمارے

ح ۱۲ عواقب
ح ۱۲ عافیت طلبی
آ ۱۲ کارہ ۱۲ ک
ا و نفحش
جنگ ۱۲ ک
ترنل بضم
نشر بہ لام
فواری ۱۲
ک ۱۲ کارہ بک
را بمعنی ناخوش
۱۲

Marfat.com

بناء کرتے تھے اوسمین گردن رکھنی بڑی شرم کی بات ہے بیت ہم را گردان نہادن نوار سازد مردانہ مردن اولتر ازین
بے اعتباری زیستن ۔ اور مرد صاحب ہمت زندگانی اور اعتماد بیجا کو ذکر بلند نامی کی چاہتے ہیں اور نعوذ باللہ اگر کوئی عار یا سبب
بدنامی کا لاحق ہو تو کوتاہی عمر کو ہزار زندگانی سے عزیز تر سمجھتے ہیں میرے نزدیک شہریار کو اظہار عجز اور بیچارگی بہت نازیبا ہے
اور جو کہ زبونی قبول کرتا ہے دروازے بلا کے ہر طرف سے اوسپر کھلتے ہیں اور راہ امان کی بند ہو جاتی ہے بیت معرکے میں ہو
نہ عاجز اپنے دلکو کھو دلیر ہو عجز دیکھے گا تو ہوگا دشمن بیدلی ہی شیر باقی غرض بندوبستی کی اور خاوند کے کہے کو زبانی بصیر کہنا ہے
رای جہان آرا نے بادشاہ پر ظاہر کردونگا آگے اختیار مشہریار ہے ایک اونمین ہو بالکل اوسکا شناسی فلکرو مشورہ کیا ہے کہ سب
ارباب خرد اسے سنمین اور اپنی اپنی فکر کے لایق اوسکی شیب و فراز اور اطراف و جوانب نظر کرین شاید نہین ہین سے کسی کا
تیر تدبیر ہدف مراد پر درست بیٹھے اور بزرگون نے بھی کہا ہے کہ مشورہ اہل عقل کا ہو جسمین ہزار عقلا کی
کسی مہم مین شروع کرین تو لازم ہے کہ تمامی اطراف اور نفع و ضرر اوسکے مدنظر کرکے ایک دو بات کہ بیشتر کا اتفاق ہو اوسی
پر گزیدہ کرکے اختیار کرین کہ شاید رضی الہی بھی ہو کہ بسا کہ ہی نغزش اور نقصان اوسمین مرکوز پاتا ہی اور تو جو مصلحت کو
خلوت پر حوالہ کرتا ہے مراد اسکے خلاف رسم عقلا کے ہی کہ اوسنے کہا کہ سب اہل مشورہ مین نہین ہوتے ہین اور اسرار بادشاہی
رسمیات عرفی اور معاملات عوام کی مانند نہین ہین اسلیے ہر کسی سے مشورہ مقدمات کلی کرنا چاہیئے اور امور بادشاہی کے
فاش ہونیکی چند سبب ہوتے ہین ایک یہ کہ ارباب مشورہ سے جو شخص کہ قابلیت اسکی نہین رکھتا ہے وہ ایلچی دشمن اور
جاسوس سے اکثر حال کہدیتا ہے اور یہی احتمال ہے کہ اہل محفل مین دشمن کے دوست کہ گوش بر آواز رکھتے ہین حاضر ہون
تو کیا عجب ہے کہ وہ جسوقت کچھ سنین فوراً پہنچائین اور وہ رخنہ بندی اوس تدبیر کی اسطرح پر کرے کہ ہمارا تیر تدبیر
نشانی تک پہنچنے نہ پائے اور بالفرض دشمن کا جاسوس بھی نہوا تو سننے والی عوام اس محفل خاص کے اپنی اپنی عزیزون اور
دوستون سے مقرر سب ماجرا بیان کرین گے پھر ایک کی زبان سے سیکڑہا کان مین گونج نہ ہوگا موجب مثل مشہور کے
مصرع نہان کے ماند آن راز سے کز و سازند محفلہا بغرض بہرکیف دشمن پر انکشاف راز ہو جائیگا
اسی واسطے اخفای راز مین حکمانے مبالغہ کیا ہے بیت چہ زیبا گفتہ است آن مرد ہشیار کہ گر سر باید اندر بند اظہار
اور جسنے کہ اخفای راز مین سہل انگاری کی ہی ندامت اوٹھائی ہے بیت ہر گفتہ کہ از دل سے خبر کرد زبان کو
نہو زبان خبر کردے کان کو ۔ اور بہت لوگ گزرے ہین کہ ملک و بادشاہت بلکہ زندگانی افشای راز کے سبب برباد کی ہی
جیسا کہ بادشاہ کشمیر از ملل کہ اوج شہریاری سے حضیض خوار مین پڑا اور اوسکا آفتاب عمر مغرب فنا مین غروب ہوا پہلے
لو لاکہ یہ قصہ کیونکر کہنا حکایت بادشاہ کشمیر عرض کیا کہ شہر کشمیر مین ایک بادشاہ تھا کہ اوسکی شمشیر مبق آثار کے خون سے

Marfat.com

ہوا کا مقدور نہ تھا کہ اوسکے حکم کے خلاف چل سکے اور ہیبت شان جانستان صاعقہ کردار سے طاقت بانسکی نہتی
کہ روئے زمین پر کجی سی بہہ سکے یہ اشعار مؤلف کے لایق اوسکی شان کے ہین **اشعار** یہ عدل ہے کہ نکالی ہمگرگ ناخن سے
جو لگ کے ٹوٹ رہی پلے گوسفند مین خار ۔ ہوا سے صورت آتش چراغ روشن ہو ۔ لبسان دوست ہے دشمن ہر ایک کا غمخوار
نگاہ گرم سے دانے انار کے ہون شرر ۔ شرار سنگ تلطف سی دانہ ہائے انار ۔ اور یہ بادشاہ حریم حرمت اور پردہ عشرت
مین ایک محبوبہ رکہتا تھا کہ اوسکی زلف شبرنگ و دراز سی شب یلدا پر دراز دستی تہی اور اوسکا روی جان بخش کمال حسن سے
چودہوین رات کے چاند سے سبقت لیگیا تہا بادشاہ کو اون مانہ مین سے ایسی دلبستگی تہی کہ مشاہدہ اوسکی جمال کا حاصل
زندگانی سمجہتا تہا اور اوس فتنہ انگیز نے جو مزہ دل شاہ کیا سیر اپنے کمند زلف کا پایا تہا تو کمان ابرو کو تانبا گوش تک کہینچکر
خدنگ عمزہ کو ہر دم ہدف سینہ پر مارتے تھے کہ اوسکے بے حکم حس و حرکت نکر سکتا تہا بموجب **بیت** رسم عاشق کشی شیوہ
شہر آشوبی ۔ جامہ بود کہ بر قامت او دوختہ بود **ہندی** جسپی تیر نگاہ لگتا ہے ہرگز ہل نہین سکتا ۔ لب سوفار آسا زخم
پنہان ہل نہین سکتا ۔ لیکن وہ بہانعک بیہوش شراب شہوت تہی کہ فقط بادشاہ پر اکتفا نکرتی تہی بلکہ ہر طرف نظر ڈالتی
رہتی ہے ایک خواص بادشاہ کا نہایت حسین اور برگزیدہ اور ذی اعتبار تہا کہ محذرہ بادشاہ کو بہی اوس پردہ تہا پیر
یہ بیگم دلدادہ ہوی اور وہ بہی جان اسکا فدائی تہا کہ آخر کار رسم اختلاط کامل باہم پیدا ہوئی اور ملاقات مخفی جاری
ہونے لگی ایک شب بادشاہ نے محفل عشرت آراستہ کی اور شاہ بیگم اکیجا بیٹہے اور یہ خواص بہی حاضر تہا اور بادشاہ
ہر دم نگران جمال بیگم تہا اور یہ گوشہ نگاہ دزدیدہ سی محو تماشای گل رخسار خواص تہی اور اس سے غافل تہی کہ بادشاہ
متنبہ ہوا ہے تبسم و اشارات مین ہمرگرم تھی جبکہ بادشاہ نے چند بار یہ حرکات اوسکی دیکہین شعلہ غیرت عشق اور آتش حمیت
بادشاہی کانون سینہ مین مشتعل ہوئے اوسیدم اوسکی صحبت سے دل برداشتہ ہوا بموجب **بیت** اہل تحقیق دانند کہ بزتوان خورد
از درختے کہ بر و میوہ بباغ دگرے ۔ لیکن دلمین کہا کہ اس کلام مین شتابی کرنا طریقہ احتیاط سے دور ہے اسلئے ایسا وہو کہا دیا کہ
اونپر ثابت نہوا کہ بادشاہ کچہہ سمجہا ہے اوسیطرح تمام شب موافق معمول کے بسر کی مگر آتش غیرت سے دل کباب کی مانند
پہنتا رہا جبکہ کار فرمای شب نے حجاب ظلمت ایوان سپہر مینا گون سے اوٹہا لیا اور شمع عالم افروز نے علم نور قبہ قصر فیروزہ فام پر بلند
کیا بادشاہ دادگستر دولت سرا سے باہر آکر رونق افزای تخت عدل و داد ہوا اور قضیے دادخواہون کے موافق دستور العمل کے بدلت
خود فیصل کرتا رہا **بیت** شہ کہ با عدل آشنا باشد ۔ سایہ رحمت خدا باشد ۔ بعد الفراغ کار سلطنت خلوت مین بیٹہا
اور اوس وزیر کو کہ مشار الیہ امورات سلطنت تہا طلب کیا کہ حلاوت فہم مقتضی تہا کہ باجرا شب کا وزیر سے اظہار کرکے تدبیر
اوسکے قتل کی اسطرح پر کرے کہ پردہ ناموس دریدہ اور رشتہ نیکنامی بریدہ نہو اور کار فرمای عقل بیہہ کہتا تھا

Marfat.com

کہ یہہ راز وزیر سے بہی نہ کہو کہ بڑی شرم کی بات ہی آخر جانب قہر کی غالب آئی اور باجرا شب گزشتہ کا بیانکیا اور مشورہ
وزیر سے چاہا اوسنے بہی اونکے قتل کے اسطرحپر صلاح دی کہ دونونکو زہر ہلاہل سے ہلاک کیجیئے اور سوا اسکے وزیر کے تیسرے کو
اطلاع نہو ہیت کارہا ایچنین آن بہ کہ پنہانی بود ۔ آشکارا گر بود آخر پشیمانی بود ۔ بعد اسکے بعد وزیر اپنے گہر کو آیا اوسکی ایک
بیٹی نہی اوسی بہت عزیز رکہتا تہا اوسے نہایت غمگین پایا سبب پوچہا معلوم ہوا کہ اوسے ملکہ نے آج بہت بے عزت کیا
ہے یعنی ازبس ذلتین سر محفل دی ہین وزیر کمال خشمناک ہوا اور برائے تسکین اوس غمگین سے کہا کہ تو غم نکر اور دل شاد رکہہ کہ
بس دو چار ہی دنمین چراغ اوسکی عمر کا افسردہ اور گل حیات اوسکا پژمردہ ہوا چاہتا ہے بیٹی نے وزیر کے اس اجمال کی
تفصیل مین مبالغہ کیا وزیر نے بطریق دلداری شمہ اوس راز کا بیان کیا لیکن اوسکی کتمان مین مبالغہ تام کیا دختر وزیر اس بشارت
سے خوش ہوئی اور باہر آئے مقارن اس حال کے ایک خادمہ خاتون کی اوسکے پاس آئی اور عذرخواہی اور دلداری سے
پیش آئی دختر وزیر نے کہا کہ کچہہ غم نہین ہی خاتون نے مجہے بے سبب لت دی ہے عنقریب اسکی سزا اور جزا دیکہیگی خادمہ
نے کہا کہ اے وزیرزادی تو جانتی ہے کہ مین خاتون سے زیادہ تیری تابع فرمان اور فدائی ہون جسمین کہ تجہی راحت ہو
مین میری تمنا ہی تو مجہسے اس حال کو نہ چہپایا کہ اوسکی جفا سے مین بہی بہت خفا ہون خدا کرے یہ بات سچ ہو کہ میں بہی اوس دم آزار
سے نجات پاؤن بلکہ اگر کام اسمین کچہہ بہبود کرنیکا ہو تو بجالاؤن وزیر کی بیٹی نے کہا کہ مجہی یقین ہے کہ تو میری دوست صادق ہے
لیکن اگر قوت اسکی رہتی ہے کہ راز کو زبان سے نہ نکالے تو حال مفصل بے کم و کاست تجہسے کہہ دون خادمہ نے سوگند کہائی اسکے بعد
اوسنے کل حال اوس سے بیان کر دیا خادمہ فوراً وہان سے پہری اور خاتون سے مشروحاً سب حقیقت بیان کی خاتون نے اوس
جوان کو نہایت مین بلا کے کہا کہ جان ہم دونونکی جائیگی اگر ہوسکے تو بادشاہ کو مارلیے دونون نے باہم مشورہ قتل کا کیا
شب کو جبکہ بادشاہ سویا اور نفیر خواب بلند ہوئی جوان پردیسے نکلا اور سر بادشاہ کا تن سے جدا کیا فائدہ اس مثل کا یہہ ہی کہ بادشاہ
وزرا سے مشورہ لین مگر وہ راز کہ جسمین مصلحت کلی ہو اوسے اصلا ظاہر نکرین والا ایسا ہی کچہہ درپیش آئیگا ہرچند یہ وزیرخیرخواہ
بادشاہ کا تہا مگر خطای بشری سے بادشاہ کو قتل کروادیا اور ظاہر ہے کہ اگر بادشاہ باوجود فرزدانی اور ہمت بلند کے
راز اپنا چہپا نہ سکیگا بہلا اور لوگ کہ بایہ مین کمتر اور عقل و دانش مین اوس سے فروتر ہین کسطرح مخفی کر سکینگے بیت چون تو
نتوانی کہ راز خویشتن پنہان کنی ۔ پس چرا رنجی کہ اورا دیگران افشا کنند ۔ کاشناس نے جبکہ یہ حکایت بیان کی ایک شخص نے
کہا کہ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ راہ مشورہ کی چاہیئے کہ مشدد ہو جائے کہ جو کچہہ بادشاہ کرے فقط اپنی رائے پر کرے
اور حالانکہ ترک کرنا مشورہ یکا پسندیدہ عقل و حکمت نہین ہی اور آیہ کریمہ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ مقتضی اسکی ہی کہ بغیر مشورہ کے
کوئی کسی مہم کا ارادہ نہ کرے بیت بنای کار خود از برمشاورت نہہی ۔ نہ حق شرع گزاری نہ داد عقل دہی ۔ اور کلام الہی

Marfat.com

پیغمبر برگزیدہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے مشورہ کے حکم کرتا ہے یہ دلیل اسپر ہے کہ مشاورت محمود ہے اور خلاف اسکا نوہنا پسندیدہ نہوگا بیت شد پیغمبر مشورت مامور تو چرائی رائے زنی دوربہ کارشناس نے کہا کہ امر حق تعالے کا کہ اپنے رسول کو مشورت مین اسواسطے نہین ہے کہ اوسکی رائے کو اور دنیا کے مشورے سے بے پروا ہو کر لیے کہ ضمیر منیر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وحی آلہی سے مستمد اور آئینہ جہان نما تھا کہ حقایق اشیا اوسمین بالتمام ظاہر تھی مگر فائدہ مشورتیکا یہ ہے کہ اس طریقہ پسندیدہ کو لوگ سیکھین اور اپنے عقول ضعیفہ کے واسطے اورون کے عقل سے مددگاری چاہین جیساکہ نور چراغ کا تھوڑا سا تیل اور روغن ڈالنے مین روشنی زیادہ پکڑتا ہے اور فروغ آتش کا دھیرے دھیرے زیادہ کرنے مین دوبالا ہوجاتا ہے اور ان باتونسے یہ نہین نکلتا ہے کہ ترک مشورتیکا کرنا چاہیے بلکہ یہ ہے جو کچھ مشورے حاصل ہو اور اپنی رائے بھی اوسپر قرار پکڑے اسمین چھپائی کہ اخفای رای اور کتمان مافی الضمیر مین وہ فائدہ کلی حاصل ہوتے ہین ایک یہ کہ تجربہ مین آیا ہے کہ جس بات کو مخفی رکھنا تیر یہ ہے کہ جلد عقدہ کشائی اوس امر کی ہوتی ہے اور غالب کہ یہی مضمون جہت ترغیب کا بھی ہو دوسرے یہ کہ اگر مشورتیسی ایک تدبیر قرار دی اور تقدیر آلہی کے موافق نہوئی تو شماتت اعدا سے اور عیب جوئی کی خردہ گیری سے بچا ہے بموجب بیت کے بیت ایکہ وصلا تو میسر نشود چندان نیست ۔ کز رقیبان زہر طعن زبان بکشایند پیرو زبولا کہ ای کارشناس جسنے سب بلا زبان درگاہ مین ہر خویش و بیگانہ سے تجھکو برگزیدہ کیا ہے اور تیری رائے ہمواری پسندیدہ دل ہے تو نے جو کچھ تجویز کیا ہے بلا تکلف کر اور تا مقدور راضی بقصور نہو کارشناس نے بعد دعای خیر دوانہ عرض کیا کہ ہر نمکخوار پر واجب ہے کہ جب کوئی مہم اپنی ولینعمت کو درپیش آئے جو کچھ از راہ صواب اندیشی اوسکے خیال مین آئے عرض کردے اور اگر رای منجملہ دم مائل بخطا پائے تو ضرور اطلاع کردے کہ اس تدبیر مین نقصان متصور ہین اور جبتک سرانجام اوس تدبیر کا دلپذیر نہ ہاتھ آئے ہمت کو قاصر نکرے اور اوسکے تدارک مین خواب و خور فراموش کردے آخر کوئی بات کام کی ہاتھ آہی جائیگی اور بادشاہ جسکو جادہ امانت داری سے اندک منحرف پاوے اوسکی سزا مین ہرگز تامل نہ کرے اور جسکو خیر خواہ بدل اور امانت دار اور مصلحت کار درست پائے اوسکی سرفرازی مین کوئی دقیقہ علی قدر حال فروگزاشت نفرمائے جبکہ اپنا انس اس طریق پر جاری رکھے تو اوسی وزرای کافی اور مشیران متین ضرور ہاتھ آئین گے کیونکہ خائن خوف جان سے کبھی ایسے بادشاہ کی نزدیکی قبول نکریگا لامحالہ جو ہوگا وہ امین ہوگا کہ جب بادشاہ نے سزائے خائن اسطرح دیکھا ہے بموجب بیت کے بیت ایکہ وصلا تو میسر نشود چندان نیست ۔ کز رقیبان زہر طعن زبان بکشایند پیرو زبولا کہ ای کارشناس جسنے سب بلا زبان درگاہ مین ہر خویش و بیگانہ سے تجھکو برگزیدہ کیا ہے اور تیری رائے ہمواری پسندیدہ دل ہے تو نے جو کچھ تجویز کیا ہے بلا تکلف کر اور تا مقدور راضی بقصور نہو کارشناس نے بعد دعای خیر دوانہ عرض کیا کہ ہر نمکخوار پر واجب ہے کہ جب کوئی مہم اپنی ولینعمت کو درپیش آئے جو کچھ از راہ صواب اندیشی اوسکے خیال مین آئے عرض کردے اور اگر رای منجملہ دم مائل بخطا پائے تو ضرور اطلاع کردے کہ اس تدبیر مین نقصان متصور ہین اور جبتک سرانجام اوس تدبیر کا دلپذیر نہ ہاتھ آئے ہمت کو قاصر نکرے اور اوسکے تدارک مین خواب و خور فراموش کردے آخر کوئی بات کام کی ہاتھ آہی جائیگی اور بادشاہ جسکو جادہ امانت داری سے اندک منحرف پاوے اوسکی سزا مین ہرگز تامل نہ کرے اور جسکو خیر خواہ بدل اور امانت دار اور مصلحت کار درست پائے اوسکی سرفرازی مین کوئی دقیقہ علی قدر حال فروگزاشت نفرمائے جبکہ اپنا انس اس طریق پر جاری رکھے تو اوسی وزرای کافی اور مشیران متین ضرور ہاتھ آئین گے کیونکہ خائن خوف جان سے کبھی ایسے بادشاہ کی نزدیکی قبول نکریگا لامحالہ جو ہوگا وہ امین ہوگا کہ جب بادشاہ نے سزائے خائن اسطرح دیکھا اور امین کی سزا اسطرح پیرا اپنے اوپر لازم کی پھر غالب ہے کہ اوس بادشاہ کی سلطنت پائدار رہے اور راز اوسکا افشا نہو اور حوادث زمانہ کی اوسکی ملک پر دست برد نہوئے پائے بادشاہ نے پوچھا کہ چہ پایہ راز کا کس طرح اور کن کن شخصون سے چاہیئے اور کن لوگونسے بچنا چاہیئے کارشناس نے عرض کیا کہ بادشاہ کی راہ مین

Marfat.com

متفاوت ہین بعضے وہ راز کہ جن لوگون کے بارہا آزمایش کی ہو اور کام اونکا شبہ اور شک سے خالی ہو اور اونکو
دین و دیانت مین کبھی خلل نہ پایا گیا ہو سو اون سے اور سے زنہار نہ کہے اور اون سے بھی جو کبھی تو اول ہزار اکید سے
سوگند کر لے تب اوسکی بعد زبان پر لاوے والا بے سبب اون سے بھی نہ کہے جبکہ کوئی اون سے مشورہ طلب ہو یا
کوئی کام لینا منظور ہو تو البتہ اوسطرح جیسکہ مذکور ہوچکا مضایقہ نہین ورنہ ہرگز ہرگز زبان پر نہ لاوے بلکہ
اپنی ذات سے بھی اخفا کرے یعنی مبالغہ ہے کہ بادشاہ جانے کہ مین گویا خود اسے نہین جانتا ہون جبکہ ایک
بات کو خود کوئی نبھا نہ سکا تو کاہے کو غیر سے کہیگا بیت اسرار دل کو کہیو نہان جان کسطرح بدنگاہ تیر سے
ساتھ ہین مشیتان کی طرح ہے اور بعضے وہ راز ہین کہ جنمین چنداں قباحت نہین ہو تو بعض بعض شخص کو
کہا زید اور وہی اعتماد ہین کہنا اونکا بقدر ضرورت مضایقہ نہین رکھتا ہے مگر بوعوکہ فقیہون کی نظر غایر
ہین کہ ہر بات کے ہر راز کے چار کا ہونی ہو اور کوئی تا اینکہ محرمیت کی نہین کہتا ہے اس لیے کہ بیدبا بادشاہ متوجہ
خلوت کا ہوا اور تنہا کا رشناس کو طلب کیا اول پوچھا کہ ہم مین اور بوعوبین عداوت کا کیا سبب ہے
وزیر نے کہا کہ زمانہ سابق مین ایک زاغ نے ایسا کلمہ کہا تہا کہ وہ کبیدہ دیرینہ اس قوم کے دلمین اب تلک
چلا آتا ہے اب قابو وقت کا پاکے اوسکا انتقام کیا بادشاہ نے پوچھا کہ یہ ماجرا کیونکر تمہارے عرض کیا۔

حکایت کبیدہ دیرینہ بوعان کہ زمانہ سابق مین بہت سے پرندے باہم جمع ہوئے اور یہ صلاح
کی کہ ہم مین ایک دانا بادشاہ ایسا چاہیئے کہ سانحہ کیوقت اوس سے رجوع لاکر مین یا اشخص چیرہ ہو
تو اوسکے دفع کی تدبیر اوس سے پوچھین اسپر ہر ایک پرندہ اپنی فکر کے مناسب ایک کو لایق بادشاہی کے سمجھکے
پسند کرتا تہا اور دوسرا دلیل و برہان سے اوسکے کلام کو رد کرتا تہا آخر کار بوعت بوم کی آئی ایک گروہ اسپر راضی ہوا کہ
بوم سردار یکے سزاوار ہے اور دوسرا گروہ اوسکے رد و قدح مین کوشش کرتا تہا اس مین آتش فتنہ برپا ہوئے
کہ بات قال سے جدال پر آگئی القصہ قرار اسپر پایا کہ ایک جانور کہ اس جمع مین داخل نہو اوسے حکم کرین اور
جو کچھ کہ وہ حکم کرے اوسپر عمل کرین اتفاقاً ایک زاغ وہان اوسوقت وارد ہوا سب نے کہا کہ یہ جانور ہماری
حکایات سے کچھ آگاہ نہین اور غیر جنس بھی ہے اسی حکم کو سب نے پسند کیا اور تجویز سلطنت بوم اور
انکار فریق ثانی بیان کیا زاغ نے کہا کہ یہہ فکر خام اور سودای نافرجام ہے بوم شوم کو منصب حکومت سے
کیا نسبت اور اوس منحوس صورت کو رتبہ اختیار و اقتدار سے کیا کام مگس کو حوصلہ جولان گاہ سیمرغ
سے کیا نسبت آیا شاہباز بلند پرواز کہ نسر طائر سے مرتبہ بلند ہے مین

Marfat.com

لاف برابری مارتا ہی کیا ہوا اور ہماری ہمایون فال کہ اوسکا سایہ بال تاج افتخار سلاطین ہوتا ہی کہان ہی اور عقاب فروشکوہ کہ
کوہ اوسکی صدمے پر و بال سے لرزتا ہی کیا نا پیدا ہوگیا اور اگر سب مرغ نامدار جہان سے نابود ہوگئے ہوتے تو اولے یہ تہا کہ تم بغیر بادشاہ
کے اپنی گزران کرتے اور سنگ متابعت کوم شوم اپنے سر سے نہ مارتے اور اس عار کو قبول نہ کرتے کہ وہ قطع نظر منظر کریہہ کے
عقل ناقص کہتا ہے اور مغلوب الغضب اور متکبر ہے اور سوا اسکے جمال عالم افروز سے کہ آیۂ وَجَعَلْنَا هَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا
اوسکی شان مین ہے محروم رہتا ہے اور دشوار تر یہ ہے کہ حدت غضب اور خفت عقل اوسکے افعال سے ظاہر ہے
اور سمیعی اور لا یعنی ہونا اوسکا اوسکے حال سے روشن پس بہتر یہ ہے کہ اس اندیشہ ناصواب سے درگزرو اور تدارک ہر قضیے کا
اپنے مشورے اور مصلحت پر رکھو اور بادشاہ لیق کی تلاش مین رہو اس صورت مین مرفہ الحال اور فارغ البال رہوگی
اگر یون کروگے تو بخوبی ہر مہم کو سرانجام دوگے جیساکہ اوس خرگوش نے آپکو رسول ماہ کیا اور تدبیر درست سے
ہاتہیونکو اپنی قوم سے دفع کیا مرغون نے پوچھا کہ یہ کیونکر تہا حکایت خرگوش رسول ماہ کہا کہتے ہین کہ
ایک بار ہاتہیونکی ولایت مین ایک سال خشک سالی ہوئی اور یہانتک نوبت پہونچی کہ قطرہ آب کسیکو نہ ملتا تہا آخر رنج
تشنگی سے بیطاقت ہوئی اور اپنے بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ ہر طرف جاسوس جائین اور جہان
پانی اور چراگاہ خوب ہو خبر لائین ایک پیل خبر لایا کہ ایک مقام ہی کہ اوسی چشمہ ماہ کہتے ہین عجب مقام وسیع و سیراب ہے اور
مرغزار بیشمار اوسمین واقع ہوئے ہین باشا پیلان سب اوسمین اور خدم لیکر اوس چشمہ پر وارد ہوا اور اوس چشمہ کے حوالی مین گیا وہ
خرگوشونکا بہی رہا کرتا تہا ہاتہیونکی ہجوم سے اونہین زحمت پہنچی تہی بلکہ اکثر بانوں کے تلے کچلے گئے تہے آخر خرگوش انہی بادشاہ
کے آگے روئی کہ بادشاہ عادل مظلومون کے پناہ اور دستگیر محرومونکا ہوتا ہی اور تخت پر بیٹہا داد دینے کیلیے سزاوار ہی ہر شاہ
جینے کیواسطے آب و قوت ہی کہ داد ہماری دادرسی سے انتقام ہمارا لے کہ اکثر ہمارے مرگئے اور بعضے جو بچے ہین وہ مجروح اور کوفتہ ہین اور
باقیماندہ بہی اوسکی ہجوم سے معرض ہلاکت مین خوفناک ہین بادشاہ نے کہا کہ یہ بات سراسری نہین ہے کہ بے سمجہے جواب دیا جائے
بلکہ پہلے سب عقلا جمع ہون تا مشورہ یکے بعد ایک تدبیر قرار دیجائے اور مقدمہ سنگین مین بغیر مشورہ حکم کرنا خلاف طریقہ خردمندی ہے
بزرگون نے کہا ہے اگرچہ بڑا ہو عاقل و ہوشیار اور کہتا ہو دانش بسیار لیکن نکرے بے مشورے کار دشوار آخر کار بادشاہ نے سبکو
جمع کیا اور مشورہ پیلون کے دفع کا پوچہا ان خرگوشون مین ایک تیز ہوش تہا کہ اوسی بہروز کہتے تہے اور سب خرگوش اوسکی حسن تدبیر کے معتقد تہے
اوسنے قد اپنا راست کیا اور کہا رباعی شاہا غم رعیت بیچارہ مخوری ۔ اینست رسم و قاعدہ داد گستری ۔ از حال بیکسان
نظر لطف وا مدار ۔ کز تاج و تخت دولت و اقبال برخوری ۔ اگر مصلحت ہو تو مجہے وکیل کرکے پیلون کے بادشاہ کے
پاس بہیجیے اور ایک امین ساتھ کیجیے تا جو مین کہون اور کردان وہ اوسے دیکہے اور سنے بادشاہ نے

Marfat.com

کہا کہ مجھی تیری رائے صواب اندیش اور امانت اور دیانت پر کمال وثوق ہے حاجت امین کے کیا ہی مبارک ہی جا اور جو مناسب سمجھہ سو کر لا کہ رسول زبان بادشاہ کی ہوتا ہے نیز اکہنا بیر اکہنا ہے جو کوئی چاہے کہ بغیر ملاقات اوسکا راز دل دریافت کرے تو اوسکی فرستادہ کی گفتار و کردار سے معلوم کر لے کہ وہ ایسا ہے کہ جسنے ایسی کو برگزیدہ کیا ہے اور حکما نے بہی آمین تاکید کی ہے کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ ایسی کو وکیل کری کہ برگزیدہ سب قوم کا اور دانا تر اوس گروہ مین ہو چنانچہ سکندر ذوالقرنین بیشتر تبدیل لباس مین آپ رسالت کو گیا ہے اسلیئے کہ فرستادہ دانا اور دلیر اور توانا چاہیئے کہ ہر سوال کا اپنی ذکا سے ایسا جواب دے کہ راہ صواب سے نزدیک تر ہو یعنی پسندیدۂ اہل تحقیق اور مقبول نظر ارباب تدقیق ہو بہت لوگ ہوتے ہین کہ حدیث درشت سے ایسی آتش بپا کرتے ہین کہ جہان جلجائے اور بعضے ایسے ہین کہ گفتار دلپسند سے دو گروہ مین طرح محبت کی پیدا کرتے ہیں۔ بہروز نے عرض کی کہ اے بادشاہ اگرچہ مجھے طریقۂ رسالت مین کچھہ دخل ہے لیکن بادشاہ عالم پناہ بہی اپنی درج حکمت سی جواہر چند اس رتبہ بمتقدا کے گوش ہوش مین آویزان فرمائی تو اوسی سرمایہ رسالت کر کے اوسی قانون سے ہر بات کو حسن ترتیب دیتا رہون بادشاہ نے کہا کہ اے بہروز بہترین طریقہ رسالت یہ ہی کہ تیغ زبان بانند تیغ آبدار تیزی اور برش مین درست کہی لیکن جوہر لطیف مارا بہی مٹنے نہ پائے اگر اوس طرف سی ابتدا بے سختی ہو تو اپنی طرف سی پہلے وہ کلام کرے کہ ابتدا اوس کے لطف و ملایمت پر ہو اور اگر دیکہے کہ وہ نرم نہین ہوتا ہی اور راستی پر نہین آتا ہے تو نرمی کے پردی مین ویسی تیزی بیان مین ادا کرے کہ زہرہ دشمن کا آب ہو جائے اور سامعین پر یہ واضح ہو کہ یہہ آب پرخاش کا بانی نہین ہے، مگر جواب پرخاش مین بہت پرکار ہی **بیت** لطائف سخن از سینہ تخم کین ببرد بہ زبان رفق زابروی خشم چین ببرد یہ حاصل یہہ کہ کلام رسول چاہیئے کہ قاعدہ لطف و خشم اور ساختن اور سوختن پر مبنی ہو اور ناموس شکوہ بادشاہی ہر حال مین کم نہونے دی اور مطالب اور کنایہ دشمن کے بخوبی سمجھ لے غرضکہ دانا کو پند دینا تحصیل حاصل ہی پس رخصت ہوئی امان اللہ بہروز آداب بجالایا اور رخصت ہوکے شب کو گرد و پیلان مین آیا خیال کیا کہ یہہ سب مست بادہ نخوت ہین بلے سکے کہ حال مفصل بیان ہو تیری کیا قدر جانین گے اگر تجھہ سے ہزار کو پامال کر ڈالین تو بہی انکی چہرہ چہاری پر غبار نہ آئیگا **بیت** کب دست موج کرتی ہی ماتم حباب کا ۔ دریا کی لطمہ زن کو کہان غم حباب کا ۔ **ایضاً** گزر جس جا ہو پیلان دمان کا ۔ کسے وہان دہیان مور ناتوان کا ۔ پس بہتر یہہ ہے کہ ایک بلندی پر بیٹھہ کے پہلے پیغام دا کرون اگر سماعت کی تو فہو المراد والا جان تو سلامت رہیگی اسکے بعد بلندی پر آکے آواز دی کہ اے شاہ پیلان مین پیغام بر راہ کا ہون اور پیغامبر کو چاہیئے جو کچھہ مالک نے کہا ہو اوسے حرف بحرف ادا کرے کہ مامور معذور رہوتا ہے۔ اور رسول کی بات گو تلخ ہو لیکن سماعت کے قابل ہوتی ہے۔ اور تو جانتا ہے کہ راہ باعث رونق

Marfat.com

بازار شب اور ماہ ہی بادشاہ روزگار اگر کوئی اوسکا خلاف اختیار کرے اور بات اوسکی سمع قبول سی نہ سنے
تو تیشہ اپنے پاؤن پر مارتا ہے بادشاہ پیلان اپنی جگہ سے نکل آیا اور کہا کہ پیغام ماہ کا کیا ہی کہ ماہ کہتا ہی کہ جو شخص
اپنے روز اور قوت پر مغرور ہوکر زیردستون کو آزار پہنچائے تو یہہ دلیل روشن ہی اوسکی رسوائی کی کیا وہ ہماری زور و
قوت سے آگاہ نہین ہی جو اپنے کو بھول گیا ہی **بیت** خدای کہ بالا و پست آفرید ۔ زبردست ہر دست دست آفرید
اور تو جو اس خرومیہ ہے اور مین اور بہائم سے قوی تر ہون اور یہہ قوت اور شوکت کہ ادنی اعراض سے معروض زوال مین
آجاتا ہے بس الہی وسیلے سی تو نے بہانتک خیر کی ہی کہ ہماری چشمی مین تیرگی کردی ہے کیا تو نہین جانتا ہے کہ عقاب
تیز پر اگر میرے چشمہ پر لوٹے تو اوسکی بال و پر جلجائین اور اگر نسر طایر کبھی چشم بد سے اوہر نگاہ کرے تو قوت باصرہ اوسکی
فوراً زائل ہوجائے پس تو آپ کو کیا سمجھا ہے کہ خیال فاسد کو دل مین راہ دی ہے لیکن مینے نہایت کریم سی تجھے آگاہ کیا ہی
اگر اپنی جگہ سے قدم اودھر نہ رکھیگا تو آرام سی بسر کروگا والا ابدالآباد خود مین آوبھگا اور عذاب الیم سے تجھے ہلاک کرونگا
اور اگر اسمین کچھ شک واقع ہو تو چلا آکہ مین اس چشمی مین اسوقت موجود ہون برائے العین مشاہدہ کرا و چشم عبرت کھول شاہ
پیلان اس بات سے غضبناک ہوکر اوسید چشمہ پر حاضر ہوا اور صورت ماہ کو پانی مین دیکھا بہروز نے کہا کہ اے
بادشاہ تھوڑا پانی اوٹھا کے منہ دھو کہ ماہ برسر ترحم آئی اور تجھسی راضی ہوجیل نے خرطوم پانی مین ڈالی جنبش خرطوم سی پانی ہلا
اسی معلوم ہوا کہ ماہ اضطراب اور غضب مین ہی کہ ایک طور خفگی کا پایا جاتا ہے جیل نے آواز دی کہ اے وکیل ماہ جناب ماہ اپنی جگہ سے جا بجا کیون
حرکت کرتا ہی بہروز نے کہا کہ فتنی ماہ جیسی کہ برسر قہر ہے یہی حال ہے تو جلد سجدہ کر کہ تا غضب فرو ہو اور قرار پکڑے جیل نے سجدہ کیا اور
کہا کہ اب زنہار اسی چشمہ پر کہ کوئی جیل نہ آئیگا قصور گزشتہ کو ناداستہ گناہ تھا معاف ہو یہ کہکر پانی سے خرطوم باہر کھینچ لیا
بعد پانی ٹھہرا اور ماہ بے قرار پھر بہروز نے کہا کہ جا قصور تیرا معاف ہوا پھر ہرگز ایسا نکرنا جیل اپنے جزیرہ کو روانہ ہوا اور بہروز نے
اسکے پیچھے بادشاہ کو جو شجر تھی بادشاہ نے ہزار تحسین بہروز کی رای سلیم پسند کی اور حسن تدبیر اوسکا سب گوشونکو باعث امن و
امان ہوا زاغ نے کہا کہ یہ مثل اسلیے بیان کی ہے تمہین کہ تم مین ایک عاقل ایسا چاہیے تا وقت ضرورت تدبیر دفع دشمن کرتا رہی
اگر آج تم مین کوئی زیرک صلاح کار ہوتا تو کب یہ صلاح دیتا کہ یوم شوم کو تم اپنا فرمانروا قرار دو کہ باوجود اتنی خصائل ناپسندیدہ کی
کہ مذکور ہوچکا غریب نواز و دانا و بینا بھی سرشت مین داخل ہے اور بادشاہ کا اس سے زیادہ کوئی عیب نہین ہی کہ دانا اور بینا کی
اوسکی طبیعت مین ہو کیونکہ بادشاہ سایہ پروردگار کہے جاتے ہین عرشیانہ نے انکی آفتاب عدالت سی عالم کو منور کیا ہی اور انکی
عدل و انصاف کا بھرا من و امان عالم مین وجود نہین پاتی ہے پس چاہیے کہ بادشاہ وفادار ہو نشاط کار اور
رعیت کے ساتھ ہو والسلام

Marfat.com

اور جو کوئی کہ مکار کا محکوم ہوگا اوسی پہنچیگا جو اوس کبک اور تیہو کو گربہ مکار سے پہنچا مرغون نے پوچھا کہ یہہ قصہ کیونکر تھا

حکایت ۵ گربہ مکار اور کبک اور تیہو کی نزاع نے کہا کہ دامن کوہ مین میرا آشیانہ تھا ہمسایہ میرے ایک کبک کا بھی مسکن تھا تاثیر قرب جوار سے ایسی محبت باہم پیدا ہوئی کہ بجز تلاقی معاش مفارقت اکدم کی مجھے گوارا نہ تھی ناگاہ وہ کبک ایسا غائب ہوگیا کہ تا زمانہ دراز سراغ اوسکا نہ ملا یقین ہوا کہ ہلاک ہوگیا بعد مدت دراز ایک تیہو پیدا ہوا اور اوسکی آشیانے مین مسکن کیا مینے خیال کیا کہ آشیانیکے خالی رہنے سے تیہو کا رہنا بہتر ہے اگر معلوم ہوتا کہ وہ زندہ ہے تو البتہ مین متعرض ہوتا بحکم اس کے **مصرعہ** یکے ہمیرود دیگرے ہمی آید خاموش ہو رہا مین تھوڑی مدت اسطرح گزری کہ کبک موجود ہوا دیکھا کہ غیر میرے آشیانے مین متمکن ہے کہا تو میری جگہہ چھوڑ دے تیہو نے کہا کہ اب مین قابض ہون اور بمقتضائے اَلْقَبْضُ دَلِیْلُ الْمُلْکِ کی اب اسکا مالک مین ہون اگر اپنی حقیقت سمجھتا ہے تو حجت شرعی سے اثبات کر کبک نے کہا کہ تیرا قبضہ غصب اور تغلب سے ہی اور غصب کے نزدیک روا نہین ہی اسباب مین شرعی رکھتا ہون مین القصہ دونون مین نزاع کلی واقع ہوئی چنانچہ ہر چند مینے صلح کی تدبیر کی پر کوئی بات درست نہ پڑی آخر کار اسپر قرار پایا کہ رجوع بحاکم عادل کرین کہ دونونکی بات سن کے حق سے باطل کو جدا کردے کبک بولا کہ یہان سے نزدیک ایک گربہ ہی روزہ دار اور عابد اور خدا شناس اور کم آزار دن روزے مین بسر کرتی ہی اور رات کو شمع وار ایک قدم سحر تا صبح سوز و گداز عشق الٰہی مین کھڑی ہوکے شبکاری کیا کرتی ہی **مثنوی** بآب دیدہ دست از کون شستہ ۔ زکنج فقر گنج فیض جستہ ۔ زدہ بر ہر دو عالم پشت پائے ۔ زخود بیگانہ باحق آشنائے ۔ افطار آب کاہ سے کرتی ہی اور خونریزی جانورونکی حرام جانتی ہے اوس سے زیادہ قاضی عادل اور نہ ملیگا اور وہ حکم کہ اس قضیے مین حکم برستی کریگی بہتر اوس سے اور ہاتھہ نہ آئیگا دونون اسبات پر راضی ہوکے گربہ کیطرف روانہ ہوئے مینے ازراہ شفقت کہا کہ اے عزیز دوستمنے جو یہ تقریر کی قابل اعتماد کے نہین غالب ہے کہ رای تمہاری خطا پر ہو بغور اسے سمجھو کہ گربہ کو تقوی سے کیا علاقہ کوئی اور تدبیر اپنے فیصلے کی کرو اور اس خیال محال سے درگزرو انہون نے اسمین مبالغہ کیا مینے کہا **مصرعہ** ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند ۔ خیر بہتر ہے روانہ ہو لیکن دلمین کہا کہ یہ قضیہ نوادر روزگار سے ہے تماشا اسکا دیکھا چاہیئے کہ گربہ روزہ دار بین الخصمین کیا فیصلہ کرتی ہے مین ہی ان کے پیچھے پیچھے آکے ایک شاخ درخت پر بیٹھا نظارہ کرتا تھا جبکہ دور سے گربہ نے دیکھا کہ دونون بہر طرف آنے مین جلد کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگی اور تعدیل ارکان سے جیسا کہ چاہیئے کوشش کرتی تھی **مثنوی** کلید در دوزخ است آن نماز ۔ کہ در چشم مردم گزاری دراز ۔ کبک اور تیہو کردار اور اذکار اوس مکارہ کے دیکھہ کے متحیر اور زیادہ تر معتقد ہوئے اس کے بعد تامل اتنا کیا کہ نماز سے فارغ ہوئی دونون ہمراہ زمین ادب پر رکھکر بولے کہ ہم دونون مین باہم قضیہ ہے بے توجہ آپکے فیصلہ دشوار ہی انکار

Marfat.com

تمام بولے کہ صورت حال بیان کرو دونون نے صورت قضیے کی عرض کی گربہ نے کہا کہ ای صاحبو چرخ دوار زیان کار نے غبار ضعف میرے ہر عضو مین پہنچایا ہے اور دست برد خزان روزگار نے آب طراوت اور تاب لطافت کو میرے بوستان حیات سے مستر د کرلیا ہے اور شب جوانی کہ سراسر قوت و پہلوانی تہی صبح پیری سے کہ مجمع جملہ عیب حقیری ہے مبدل ہوگئی بینائی اور شنوائی نے جواب دیا اب تمہارا چہرہ خوب نہین دیکہتی ہون اسلیئے قضیہ تمہارا اتہوڑا سنا اور اکثر بسبب ضعف سماعت کے نہین سنا گیا بہتر یہ ہے کہ مجہہ معاف کرو کہ چند الفاس کہ باقی ہین یاد خدا مین بسر کرون اور قضیہ دنیا کا کہ سراپا مخرب دین اور مانع یاد آلہی اور باعث نفرین ہی اس سے گربہ مسکین کو معاف رکہو کبک اور تیہو نے عرض کیا کہ حاجت مدوائی مخلوقات کے باعث خوشنودی خالق ہی اگر یہ امر عبادت مین داخل نہوتا تو انبیای کرام کب کسیکے حال کی سماعت فرماتے گربہ نے کہا کہ تم ایسی دلیل قوی لائے ہو کہ اب لامحالہ سنا پڑا لیکن مین اونچا سنتی ہون بہت نزدیک آکے باواز بلند دونون اپنا حال بیان کرو البتہ بعد سماعت حکم شرعی کیا جائیگا مگر پہلے اس سے کہ قضیہ تمہارا سنا جاے ایک نصیحت دوستانہ کہ فواید دینی و دنیا کے اوسکے ضمن مین مندرج ہین تمسے بیان کرتی ہون اگر آج اوسی گوش دل سے نہ سنوگے تو فردا پشیمانی کہینچوگے اور اگر قبول کروگے تو اوسکا ثمرہ دنیا اور عقبی مین ضرور پاؤگے اتنا سمجھ لو کہ مال و متاع دنیا ہر دم معرض فنا مین ہی اسپر زنہار مغرور نہونا اور اس بے بقا سے کوئی چیز اگر مکر و غدر سے حاصل ہووے ہرگز قبول نہ کرنا کہ یہ مال ایکدن زندگی مین خواہ موت کے بعد تمسے جدا ہونے والا ہے مگر وبال اوسکا دوام طوق گردن رہیگا پس ایسی زہر ہلاہل کو اپنی ہاتھ سے دیدہ و دانستہ اپنے حلق مین ڈالنا کام دانشمند کا نہین ہے اولی تو یہ ہی کہ اسکی الفت بالکل دلسے اوٹھا کے چند ہی یاد آلہی مین مصروف ہو جیسا کہ مولف کہتا ہی **بیت** زبان چلتی ہی گویا آج کچھ ذکر خدا کرلے ۔ اجل آئی تو پھر ہرگز ندیگی بات کی فرصت اور اگر یہہ نہوسکے تو ناحق سے ضرور اجتناب کر پس یہ دو کلمہ کہ حق حیوانیت تھا مینے ادا کر دیا اب جو کچہہ مطلب ہو اوسی بیان کر کبک نے عرض کیا کہ ای حاکم عادل اگر سب لوگونکو ہمت طلب حق کی ہوتی تو ہر ایک صفت دیانت و راستی کو شعار اپنا کرتا اور احتیاج محاکمہ اور نصب و نصب حکام کی نہوتی اور رسم مرافعہ اور مدافعہ اور سوگند اور گواہ کے دفتر ایام سے اوٹھ جاتے چونکہ مدعی اور مدعا علیہ عالم کی آنکہین رمد غرض سے کور ہین اور راستی کی صورت انکی دیکہنے نہین آئی ہی اسواسطے وہ شخص کہ جسکے چشم دل کحل الجواہر صدق سے پروردگار نے روشن کی ہی اور غبار ناحق کوشی کا اونکے آئینہ دل پر نہین بیٹہا ہی اونکے ہم سب محتاج ہوتے ہین تا جمال صواب اونکی توسط سے دیکہنے مین آئی ای گربہ خدا شناس بعد الحمد کہ زنگار غرض نے تیری آئینہ عدل کو سیاہ نکیا ہے اور شومی رشوت سی تیرا دیدہ دیانت کور نہین ہوا ہے اس باعث سے یقین صادق ہے کہ جو کچہہ حق ہے اوسپر تیرا حکم جاری ہوگا اور جسنے کہ فرمانسی تیری گردنکشی کی موکل عقوبت تیرا فوراً اوس کے

Marfat.com

سر کو اوج دار پر سرفرازی نبخشیگا گربہ نے کہا کہ بات اچھی کہی تو نے حقیقت یہ ہی کہ تم دونون اپنے دلسے یہ سمجھو کہ حق تعالے
حق کیطرف ہے اور حق غالب ہے ہرچند ظاہر مین حقدار ضعیف اور ناتوان ہو پر باطن مین اوسیکو غلبہ ہے یعنی اگر آج
ایک بالادست زیر دست پر جور کرے اول یہہ ہے کہ حاکم عادل ضرور جانب حق دار کا ہوگا پھر قوت باطل اوس ناحق
کوشش کے کچھ کام نہ آئے گی اور بالفرض والتقدیر دنیا مین بچ گیا تو عاقبت مین کیونکر رستگاری پائیگا اور سوا اسکے اور دو کلمہ
کہ حاصل شفقت ہین وہ بھی تمسے کہی دیتی ہون لازم ہے کہ گوش دل سی سنو اور مجھی اپنا خیر خواہ سمجھو وہ یہہ ہے کہ کردار نیک کا
ذخیرہ کرو اور اس عمر بے بقا کو مانند ابر تابستان اور نزہت گلستان سمجھو اور اعتماد اسکا ہرگز نکرو اور خاص و عام اور
دور و نزدیک عالم کو اپنے اعضا کے بدن کی مانند سمجھو یعنی جو کچھ اپنے اوپر روا نہ رکھو اونپر بھی جایز نہ رکھو کیونکہ مصرع
بنی آدم اعضای یکدیگر اند ۔ غرضکہ یہانتک افسون اور مدامے دم کئے کہ انکو زیادہ فرانس پیدا ہوا اور مطلق اندیشہ نرہا
یخوف و خطر گربہ کے نزدیک آ بیٹھے پس دہر نزدیک ہونا تھا کہ دو ہر ایک ہی حملے مین دونو کو پکڑ کے مطبخ معدہ کو انکے
گوشت لذیذ سی گرم کیا اور ائہ نماز و روزہ اور صلاح و عفت کا خبث طبع ناپاک نے اتنے ہی طعمی کے طمع مین برطرف
کر دیا اور یہ مثل اسلئے کہی گئی ہے کہ تا معلوم ہو کہ عہد و پیمان پر بدسیرت کے ہرگز اعتماد نہ کرے اور خوم نفاق اندیشیں
اور عذر پیشہ بھی یہی مزاج رکھتا ہے معایب اسکے بیغایت اور قبایح اسکے بے نہایت ہین اور عیوب اسکے جو بیان کیے
ہین مینے قطرہ ہے دریاے بیکران سے اور ذرہ ہے از روی الجہ پھر گردان کے اور اگر مبالغہ اتنے بھی یہی کام اختیار کیا کہ اوسی
تخت پر بٹھایا دیکھنا جو وقت کہ تاج شاہی اوسکے فرق مبارک پر رکھا گیا ہے شک سنگ ادبار اس دیار کے سر پر پڑیگا
اور حسبدم کہ پایہ تخت حکومت اوسکے پاے شوم سے چھو گیا آتش غضب کرہ نکبت سے عالم عالم برسیگی اور خس و خاشاک
اس دیار کا خاکستر کی طرح برباد فنا ہو جائیگا اس سبب سے کہ طینت اوسکی ناپاک اور جوہر اوسکا ناقابل ہے تربیت اور صلاح
کسنی صح کی اوسپر کچھ کام نہ کریگی بیت گوہر پاک بباید کہ شود قابل فیض ۔ زانکہ ہر سنگ و کلوخی دُر و مرجان نشود ۔ جب
فرعون نے یہ داستان زاغ سنی اس کلام سے انکار کیا اور ارادہ بوم کی متابعت کا بالکل دل سے اوٹھا دیا بوم
پریشان روزگار سر اسیمہ اور تمر مسار گوشہ ادبار کی طرف روانہ ہوا اور چلتے چلتے زاغ سے کہا کہ ای سیاہ رو بے شرم و
حیا وہ فتنہ تو نے میرے حق مین برپا کیا کہ سوال تک اوسکا دفع ممکن نہین ہی اور وہ آتش فساد تو نے میری حق مین
بھڑکائی ہی کہ دریاے محیط اوسی بجھا نہین سکتا ہی مین نہین جانتا ہون کہ کیا قصور مینے تیرا کیا تھا کہ حسب کا عوض
تجھسے یہہ ہوا لیکن سمجھ لے کہ جراحت شمشیر العبۃ الیتام پاتا ہے مگر زخم زبان کا لا علاج ہے کہ کسی مرہم سے اچھا نہین
ہوتا ۔ بیت جراحتے کہ ز تیغ زبان رسد بدل ۔ ہیچ مرہم راحت نکو نخواہد شد ۔ پیکان

Marfat.com

ناوک اگر سینے مین بیٹھا ہے تو نکالنا اوسکا ممکن ہے مگر جو تیر کہ زبان سے دلمین بیٹھا ہے اسکا نکالنا محال ہے اور جو مصنف
کہ تصور کیجاہئے دفع کرنا اُسکا ممکن ہی مگر مدافعہ کینہ کا زنہار نہین ہوسکتا ہے مثلاً آتش اگرچہ کیسی تیز و تند ہو مگر اوسکی
حرارت پانی سے تسکین پاسکتی ہے اور شعلہ کینہ کی آب ہفت دریا سے تسکین نہین پائیگا اور زہر اگرچہ کشندہ ہے اوسکا
ضرر تریاق سے دفع ہوجاتا ہے مگر زہر کینہ کا کسی علاج سے دفع ہو نہین سکتا ہی اسکے بعد ہمارے اور تیرے قوم مین آجسی
ایسا درخت کینہ کا لگایا گیا کہ بیخ اُسکی تحت الثری کو پہنچی اور شاخ اوسکی اوج سماک سے گزر گئی لوم اس فصل کو بیان کرکے
آزردہ حال اور شکستہ بال اپنی جگہ کو پھر گیا اور زاغ اپنی قال سے پشیمان ہوکر فکر دور و دراز مین پڑا اور باخود کہتا تہا کہ عجب
حرکت نا ملایم و دور از عقل کے مینے کی کہ جس سے سراسر ضرر متصور ہے اور اپنی قوم کیواسطے دشمن قوی برانگیختہ کی مینے بھلا ان
مرغون کی نصیحت سے مجھے کیا کام تہا جو اس گروہ کی مہتر تہی کچھ اُن سے بہتر مین نہ سمجھتا تہا اور بوم کے معائب وہ کیا
خود جانتی تھے اور اگر بالفرض نہ جانتے تہے تو مجھے اس سے کیا حاصل تھا وہ جانتی اور اُنکا کام اونہون نے دانائی کی اور
بقول مَن هَمَّتْ سَلِمَتْ نجی کے کام کیا یعنی جسنے خاموشی اختیار کی نجات پائی اور مینے فضولی بیوجہ کرکے اپنی قوم کو معرض
زیان مین ڈالا سچ کہا ہے کہ زبان کو بشکل تیغ اسلیے پیدا کیا ہے کہ بے ضرورت اسی نیام دہن سے باہر نہ نکالے
جیسا کہ مرد شمشیر زن جینگ معرکہ کارزار نمو بطور بازی بیہودہ تیغ کو نہین نکالتے ہین اور جو کوئی کہ بضرورت ہر دم
بازیکطور سے شمشیر میان سے نکالا کریگا نگاہ مین خلق کے سبک اور ذلیل نظر آئیگا اسیطرح جو شمشیر زبان کو بے ضرورت
و بے احتیاط باہر نکالا کریگا ایکدن مبتلا کسی بلا کا ہوگا واقعی بڑی خطا کی مینے اور دشوار تر کو اختیار کیا کہ قوم بوم
کے مواجہی مین یہہ سب کچھہ کہا کہ جسکا حیلہ بھی کچھہ بن نہین سکتا ہی مقرر کینہ بیجد نے اونکے سینون مین جا پکڑی اور
حق بجانب اونکے ہے چنانچہ خردمندون نے کہا ہی اگرچہ اپنی شوکت اور قوت پر اعتماد تمام ہو مگر تو بھی کسی ادنی کی
عداوت کو جائز نہ رکھی بلکہ لازم یہ ہے کہ دشمن سے بھی مدارا اور تملق مین کوئی دقیقہ فروگزاشت نکری جیسا کہ نظام الملک
والی حیدرآباد نے فرمایا ہے **بیت** پئے دل بردن عالم تملق را سبب کردم ٭ بشمن نیز جوشیدم بدان گرمی کہ تپ کردم ٭
اور دشمن انگیزی سے پرہیز کرے اگرچہ تریاق مجرب اور انواع ادویہ مجرب رکھتا ہو پر اس اغماکو زہر ہلاہل کہا ناسخت
ابلہی ہے **بیت** ہر چند کہ تریاق بدست ست ترا ٭ زنہار کہ تا زہر ہلاہل نخوری ٭ حکما اسپر متفق ہین کہ فعل کو
قول پر ترجیح ہے یعنی فعل نیک کہ اول مین کم ظاہر ہوتا ہے مگر انجام مین رونق پکڑتا ہی اور وہ شخص کہ قوت گفتار غالب
رکھتا ہے اور کلام اپنا حسن عبارت سے لوگونکی نظر مین چرب زبانی سے شیرین کر دکھلاتا ہے لیکن تھوڑے عرصے مین ورطۂ
ندامت و ملامت مین پڑتا ہے اور نتیجہ قول بعمل کا سوا حسرت اور ندامت کے اور کچھہ نہین ہوتا ہی اور مین وہ راجح قول اور فاصل

Marfat.com

عمل ہون کہ انجام کار پہ نظر کرے اگر آج تاج خرد سے فرق حال میرا مزین ہوتا تو پہلے کسی عاقل سے مشورہ کرلیا ہوتا اسکے بعد اس گفتگو مین جرأت کرتا تو سخن بے ضرر اور پاکیزہ کہنا اور بیہودہ گوئی سے احتراز کرنا مین بقول شاعر **بیت** سخن راسخت ناسنجیدہ گفتم ۔ دُر ناسفتنی بودا نیکہ سُفتم ۔ افسوس کہ بے مشورت ناصحان عاقل اور خردمندان کامل بات کہی مینے اور بغیر ورت محض کلمات خصومت انگیز زبان پر لایا مین غالب ہے کہ مفسدون کے زمرے مین شمار کیا جاؤن اور نادانی اور جہالت سے منسوب ہون سچ کہا ہی کہ بسیار گو بیہودہ گو ہوتا ہے بلکہ آدمیون اور بہائم مین کلام سے امتیاز کیا جاتا ہے **بیت** جو کرے بات اوسی جاہیئے ہوش ۔ گر نہین ہوش تو بیٹھے خاموش ۔ القصہ زاغ اسی طرح پر بیقرار رہا اور آپکو نفرین کرتا تھا اور اسکے بعد اپنے مسکن کیطرف پرواز کی پس ہم مین اور قوم بوم مین سبب عداوت یہ ہوا بادشاہ نے کہا اے کارشناس یہ حکایت فوایدآموز سُنی مینے اور حاصل حکایت کو سرمایۂ دل اور معین خرد کیا مینے بزرگون نے کہا ہی کہ خردمندونکو مصاحب کرنا اور اونکی کلمات طیبات کو اپنا پیشوای کار بنانا نشانی ہے سعادت واقبال اور حصول مرتبہ کمال کی اور حکما کا اسپر اتفاق ہے کہ صحبت نیکونکی مشک کی مانند ہی کہ اوسکی فیض نسیم سی مغز جان کو قوت حاصل ہوتی ہے اور فعل نیکون کا دلیل دانش ہے اور قول اونکا حکمت کیطرف راہبر ہے خانہ دل میرا تیرے بیان سے روشن ہوا اب تباکہ تدارک دشمن کیے دمع کا کسطرح پر کیا جائی کارشناس نے دعائے شاہانہ دی اور کہا کہ وزرای روشن رہے نے جنگ اور صلح اور اقرار و فرار اور قبول باج وخراج سے جو کچھ کہ تجویز کیا ہے میرے ایک بہی انمین پسند نہین ہے امید خدا سی رکھتا ہون کہ ایسا حیلہ بروے کار لاؤن کہ جس سے خوشی اور کامیابی شہریار کو حاصل ہو چنانچہ زمانہ سابق مین بہت شخصون نے حیلے سی بیشتر مقصود اپنے حاصل کیے ہین جیساکہ طرار ولایت گرگانی گوسپند کو ایک ہی حیلہ مین زاہد کے ہاتھ سی لیگئی بادشاہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تھا۔

حکایت طرار ولایت گرگانی کہا کہ ایک زاہد صاحب ورع قربانی کیواسطے ایک گوسپند فربہ خرید کرکے اپنے صومعہ کو لیئے جاتا تہا دل گردہ طرارونکا اوس گوسپند کو دیکھ کے لوٹ گیا اور چاہا کہ کسی فریب سے گوسپند اس سی لیجیئے صلاح کرکے راہ مین کہڑی ہوری جبکہ زاہد نزدیک آیا ایک بولا کہ یا شیخ یہ سگ کتنے کو لیا ہی دوسرا بولا کہ یہ کتا کہان لیجائیگا تیسرے نے کہا کہ ای شیخ مگر ارادہ شکار کا ہی کہ اس سگ کو ہاتھ مین لیا ہی ایک کہتا تہا کہ غایہ شوق سے زاہد پر دوسرا طعنہ دیتا تہا کہ باوجود صلاح وتقوی کے سگ مردار کو ہاتھ مین لیا ہی کہ خانہ نمازی کو ناپاک کرے غرض اسی طرح ہر ایک مکاری سے نئی طرح کا کلام کرتا تہا زاہد نے دلمین کہا کہ اتنے شخص کیہ رہی تو نہین ہین کہ گوسپند کو سگ کہتے ہین مگر حقیقت مین یہ گتا ہی اور فروشندہ اسکا ساحر تہا اسلیئے اوسنے میری نگاہ مین اسے بکری کرکے دکھلایا ہے اسکے بعد زاہد نے طرار سی کہا کہ اگر اتنی مہربانی کرو کہ اسی پکڑے رہو تو مین اسکے فروشندے کو دوڑ کے پکڑ لاؤن

Marfat.com

اور کتے کو اوسکے حوالے کرکے اپنے دام پھیر لیون طرار دن نے قبول کیا اور زاہد فروشند یکے پیچھے دوڑا ادھر زاہد روانہ
ہوا ادھر ایک طرار نے بکری کو اپنے گھر مین پہنچایا جب زاہد اوسے بکر طلایا پوچھا کہ بکری کہان ہی طرار دن نے کہا
کہ ای زاہد خداشناسی بہت دور ہی کہ سگ درندہ تو ہمارے حوالے کرگیا تہا کہ تیرے جانیکے بعد وہ ہمین کاٹنے کو دوڑا
ہمنے خوف گزند سے چہوڑ دیا سو وہ اسطرف کو بہاگا گیا ہے زاہد نے ہرچند اونسی قضیہ کیا پر بکری نہ ملی اور دام بہی
فروشندہ اونسی کہیر نہ پائے آخر کار ناچار ہوکر اپنے گہر آیا اور طرار دن نے اس حیلے سے کام دل حاصل کیا مقصود اس مثل سی یہ ہی کہ
ایسے مواقع مین ایسے ہی مکر دن سے کام نکلتا ہی چاہتا ہون کہ ایک حیلہ ایسا برروی کار لاؤن کہ جس سے یہ مہم قوی سر ہو **بیت** گر نہ
دشمن پر تو غالب ہوسکے شمشیر سے ۔ زیر کرنا چاہیئے آخر اوسی تزویر سے بد بادشاہ بولا کہ جو کچہہ دل مین رکہتا ہے زبان پر لا کارشناس
نے عرض کیا مین اپنی جان و آرام بادشاہ کے واسطے فدا کرتا ہون کیونکہ ایک شخص کی موت اگر جماعت کثیر کے باعث حیات
ہو تو عقلاً اور نقلاً پسندیدہ ہی میرے نزدیک صلاح یہہ ہی کہ بادشاہ خلوت سے باہر تشریف لاکے یہ خبر سونت تمام
یون ارشاد فرمائے کہ یہہ کور نمک خیر خواہ بومونکا ہی سب پر وبال اسکے نوچ ڈالو اور اسی آشیانے مین چہوڑ دو
کہ تڑپ تڑپ کے بے آب و دانہ مرجائے اور مین اُن وزرا کے مشورت سی کہ میری خیر خواہ ہین جلا روطن اختیار کرونگا اسکے بعد میرے
پر وبال نوچ کے آپ سمیت لشکر چلے جائین اور کوئی یہان باقی نرہے اسکے بعد جو کچہہ تدبیر مجہسی بن آئیگی اوسی درست کرکے
اور وقت فرصت کے حاضر ہوکے عرض کرونگا اوسوقت جیسا کہ موقع ہوگا اوسی عمل مین لائیگا دیکہیئے کہ پردۂ غیب سے
کیا لطیفہ برروے کار آتا ہی بادشاہ نے کہا کہ ای کارشناس تیری مفارقت ازبس شاق ہی اور خصوصاً اس خواری سے تجہے
دشمن قوی کے منہہ مین چہوڑنا بہت مجہپر ناگوار ہی لیکن کیا کرون کہ تیری رائے صواب اندیش پر مجہی وثوق تمام ہے اسلئے تو
جو کہتا ہے ناچار وہی کرتا ہون بعد اس صلاح کے خلوت سے باہر آئے تمام درباری و لشکری منتظر اسکے تہے کہ دیکہیں شاہ و وزیر
کیا تدبیر دلپذیر ٹہہراتے ہین جبکہ بادشاہ کو خشمگین اور وزیر کو حزین بجبین دیکہا سب متحیر ہوئے کہ یہہ کیا سبب ہے کہ اسمین بادشاہ
نے کہا کہ یہہ کور نمک خیر خواہ بومونکا ہے اسکے بال و پر نوچ کر چہوڑ دو تا یہہ تڑپ تڑپ کے بے آب و دانہ اس آشیانے مین
مررہے بموجب حکم بادشاہ کے ببزدان غضب نے پر وبال نوچ لیے وہین چہوڑ دیا اور آپ سمیت تمام لشکر مقام معین کو روانہ ہوا
جب شب ہوئی بومونکے بادشاہ نے باہم صلاح کی کہ نزاع ایک ہی شب خونمین خستہ اور بدحال ہوگئی ہین اگر دوسرا
شبخون مارا جائے تو انکی بنیاد برباد و فنا ہوجائے والا دشمن کو یار سیاہ کیطرح دم کو بیدہ چہوڑنا آپ کو معرض خطر مین ڈالنا ہی
اگر مہلت پاکے اور کوئی تدبیر معقول ٹہیرلے کے قصد ہمارا کرین تو عجب نہین کہ ضرر کلی پہنچائین اب دشمن نیم جان کو زندہ چہوڑنا رائے
دور اندیش کے خلاف ہی **بیت** جب عدو بیہوش ہوجائے اجل کے جام سے ۔ خوب چمکی بزم عشرت تب ہی گلفام سے

Marfat.com

آخر بادشاہ معہ فوج ظفر موج روانہ ہوکر جب کہ ناغونکے مسکن تک پہنچا نشان زاغونکا نہ دیکھا متحیر ہوا کہ یہہ کہان گئے چار طرف جستجو کرتے تھے کہ کارشناس آشیانیمین بقراری کر رہا تہا اور آہستہ آہستہ آہ کہینچتا تہا ایک نے بادشاہ کو خبر اسکی دی اوسنے چند مقرب بہیجکر دریافت کرو یہہ کون ہے اور کیا حال ہے وہ سب اسکے نزدیک آئے اور حال پوچھا کارشناس نے کہا کہ مین بادشاہ ہی عرض کرونگا جبکہ بادشاہ کے نزدیک لائے اوسنے نام اور عہدۂ وزارت اپنا بیان کیا بادشاہ نے کہا کہ نام تیرا اکثر سنا گیا ہے مگر بتا کہ یہہ حال تیرا کیونکر ہوا اور زاغ سب کہان گئے اوسنے کہا کہ میرا حال خود شاہد ہے کہ مین اونکے حال سے خبر نہین رکہتا ہون بومونکے بادشاہ نے کہ شب آہنگ نام تہا پوچھا کہ تو تو وزیر اور مشیر اور مشار الیہ اوس گروہ کا تہا کیا خیانت تجہسے صادر ہوئی کہ مستحق ایسی سزا کا ہوا کارشناس نے کہا کہ بادشاہ مجہسے بدگمان ہوا اور حاسدون نے سخن سازی کرکے آتش فتنہ کو زیادہ تر افروختہ کیا اور وہ میری خدمتکے حقوق سب بہول گیا اون سب کا عوض یہہ ہوا جو حضور نے معاینہ فرمایا **بیت** ہمہ دلبود منت ہر خلقے کہ کردم ٭ یارب مبادکس را محدوم ہمچنایت بد شب آہنگ نے پوچھا کہ بدگمانی کا کیا سبب تہا کہ تمہاری شب خون کے بعد بادشاہ نے وزرا جمع کرکے پوچھا کہ تدبیر اس حادثے کی کیا ہے ہر ایک نے اپنی اپنی راے کے موافق عرض کیا جبکہ میری نوبت آئی مینے عرض کیا کہ اول مقابلہ جنگ کیواسطے قوت اپنی دشمن سے زیادہ چاہیئے اگر یہہ نہو تو مقابلہ برابر کا ہو سو وہ بہی نہین ہے کہ اونکی شوکت اور جلالت زاغونسے بہت زیادہ ہے دوسرے صاحب اقبال سے پنجہ جدال ملانا دلیل ہے نکبت اور پشیمانی کی اور خداوند اقبال روز افزون ہے ارادہ جنگ کا کرنا نشانی ہے بربادی اور نادانی کی میری صلاح یہ ہے کہ سفیر قابل کو بہیجا چاہیئے اور تدبیر صلح کی اگر باج و خراج سے درست ہوجائے تو نہایت مناسب ہے کہ خزانہ واسطے حفظ جان اور عزت کے جمع کیا جاتا ہے **بیت** چو سر بابیت سر متاب از خراج ٭ وگرنہ نہ سر ماند نہ تاج بیس سنکے ساتھہ ہی بادشاہ نے متغیر ہوکے کہا کہ یہ کیا کہا تو نے اور جرأت اس بے ادبی کی کس چیز نے دلائی تجہے مگر تو مجہے جنگ بوم سے ڈراتا ہے اور میرے لشکر کو اونکے بالاخوانی کرکے ہراس دلاتا ہے **بیت** اگر دشمن از تیغ دارد تیز ٭ ابراہیم زبان سنان تیز بہ چو من آرزوئی نبرد آورم ٭ دل دشمنان را بدرد آورم ٭ مینے از روی خیر خواہی مکرر عرض کیا کہ ای شہریار جادۂ صواب سے انحراف نفرمایئے اور شتابکاری کا محل نہیں ہے تامل سے غور کرکہ دشمن قوی سے بغیر لطف و مدارا کے نجات نہین ملتی ہے **بیت** آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرفست ٭ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا اور جسنے کہ ایسے موقع مین متابعت نفس کی ہے مقرر سر جنگ کو اوٹھائے بہتر یہ ہے کہ میری نصیحت پر عمل فرمایا بلکہ مجہی کو بہیج تو مین بومونکے بادشاہ کو برسر صلح لاؤن یہ مجرد سننے کے خشمناک ہوا اور کہا وہ بات سچ نظر آتی ہے کہ لوگون نے مجہی خبر دی تہی کہ ہمارے رفقا بومونسے ملے ہوئے ہین سو واقعی اس مین کچہہ شک نہین اسکے بعد حکم کیا کہ پر و بال اسکے نوچ کے چہوڑ دو تا بی آب و دانہ

Marfat.com

یہ ہلاک ہو جائے پس یہ حال میرا کیا کہ تو شاہد فرماتا ہے پھر وہ سب کے سب ایکطرف روانہ ہوئے اور ارادہ اونکا محض
جنگ کا ہی غالبو وقت کا پاکے ضرور جنگ کرینگے یہ سُنکے شب آہنگ نے ایک وزیر سے پوچھا کہ اسکے حال کی حقیقت تیرے
خیال میں کیا گزرتی ہے وزیر نے کہا کہ اسبات میں حاجت فکر کی کچھ نہیں ہے یہ شخص بلاے بے درمان ہی جلد اسی شربت
مرگ چکھانا چاہیئے بعد میں اس اخگر نیم فسردہ میں آتش سوزان دیکھتا ہوں کہ شعلہ زن ہوگی تو بجھانا اوسکا محال ہو جائیگا
مصرعہ نعوذ باللہ ازین آتش اریر آرد سر ۔ اور جو کوئی فرصت پاکے ایسے دشمن کو چھوڑ دیگا مقرر پشیمانی اوٹھائیگا۔ اور پھر
قابو نہ پائیگا اور جبکہ دشمن کو ضعیف پائے ہرگز کوتاہی نکرے والا دشمن ورطۂ ہلاک سے جسوقت نجات پائے گا
قوت پکڑیگا قابو کے وقت کبھی کوتاہی نہ کریگا بموجب حکم اس رباعی کے عمل کرنا چاہیئے رباعی دشمن چو بہ جست از تو
از وی نہ جہی ۔ ور زبند تو چون رست تو از وے نرہی ۔ خواہی کہ امان باشدت از آفت او ۔ در دست تو چون فتد
امانش ندہی ۔ لے بادشاہ زنہار اسکی بات پر التفات نہ فرما اور اوسکے افسون جانگداز کو کانمین جگہ ندی بزرگون نے
تاکید کی ہے کہ دوست نا آزمودہ پر کبھی اعتماد نہ کرے تا بہ دشمن چہ رسد بیت درین زمانہ کہ با دوست اعتمادی نیست
چگونہ غرہ تواں شد بہ گفتن دشمن ۔ یہ کلام وزیر کا سن کے درد دل سے رویا اور کہا کہ ای وزیر یون ہی دل دردمند
مجروح رکھتا ہون کیا زخم پر زخم لگا کے نمک ڈالتا ہی اوسکی فکر کرنی چاہیئے کہ جسسے امید زندگانی ہو اور عاجزون سے
جو اندرون نے کبھی عداوت نہین کی ہے اوس وزیر کی بات شب آہنگ کے دلمین چبھی اور منہ دوسرے وزیر کی طرف پھیر کے
پوچھا کہ تو اس مقدمہ مین کیا کہتا ہے اوسنے التماس کیا کہ مین اسکے قتل کی صلاح نہ دونگا کہ صاحب مروت اور بہادر
دشمن کو ضعیف اور بیچارہ پاتے ہین اوسکا تدارک بترحم فرماتے ہین یہ شخص اوج عزت سے گر کے آپکے جوار رحمت
مین آیا ہے اگر اسپر احسان اسوقت مین ہوگا تو اسکے عوض مین مقرر جانفشانی کریگا اور شخص کام کا کمتر پیدا ہوتا ہے
یہ شخص اپنی قوم مین بے نظیر اور نیکنام تہا اگر بادشاہ اسکا اپنی حماقت سے اسپر خشم نکرتا تو یہہ حال اسکا کیون ہوتا اسمین
گنجائش خدع کی نہین ہے یہ سرگردان اور پریشان روزگار ہے اور بادشاہ کا اقبال بلند ہے انکا تمام
لشکر باب اقبال عالی کی نہ لاسکا اس تنہا بیدست و پا کی کیا طاقت ہی کہ بدی کریگا اور بعضی سبب ایسے ہین کہ دشمن
مہربان ہو جاتا ہے جیسا کہ خوف سے چور کے دن بازرگان اپنی شوہر پر مہربان ہوئی بادشاہ نے کہا کہ یہ کیونکر
تہا۔ حکایت کہا کہتے ہین کہ ایک سوداگر نہایت مالدار تھا مگر بدخو اور زشت رو اور گران جان اور بدزبان اور بیمروت
اور نامہربان اور اسکی ایک عورت تہی پاکیزہ سیرت اور زیبا صورت کہ چودہوین رات کا چاند اوسکے لمعہ رخسار سے اقتباس
نور کرتا تہا اور چراغ جہان افروز آفتاب اسکی شعاع عارض سے ضیا دام لیتا تہا اور یہ زشت رو ہر دم وصف خوانی اوسکے

Marfat.com

حسن جہان تاب کی اس نظم سے کرتا تھا نظم آنکھ آہو ہے مگر بے آہو + زلف سنبل ہے مگر عنبر بو + رخ
ہے وہ گل کہ نہیں جسکو خزان + قد ہے شمشاد لیکن ہے رواں بے + ہے دہن غنچہ ولیکن گویا + تنگ اسبا کہ سخن
کی نہیں جا شوہر ہزار دل سے جو یا اُسکے وصال کا تہا اور وہ کسی طرح اوسکی مایل نہ ہوتی تہی اور ہر چند دلجوئی سے پیش آتا تہا
مگر بیگانہ اور متنفر رہتی تہی اور کبھی اپنے وصل سے شاد کام نکرتی تہی ایکدن چور اُسکے گہر میں آیا یہ عورت بیدار نہی دیکھتے
ہی چور ڈر گئے اور مرد کے سینے سے چمٹ گئی جبکہ آنکھ بازرگان کی کہلی دوست کو سینے سے چمٹایا خروش عاشقانہ
زبان پر لایا اور غایت خوشی سے جوش میں آیا اور کہا بیت مجھسے لپٹ گیا ہے میرا یار خوابین + خوابیدہ بخت
ہوگئے بیدار خواب میں اور کہا کہ آج یہہ کیا شفقت ہی خلاف عادت ظہور میں آئی اور کون چیز اسکے باعث ہوئی عورت
نے کہا کہ چور گہر میں آیا ہے کہ اوسکی خوف سے یہ حرکت مجھ سے ہوئی ہے مرد نے کہا کہ لے درد مبارک قدم جو کچھہ چاہ سو میرے
مال سے اوٹھا کر لیجا کہ تیری برکت قدم سے یہ لطف مجھ حاصل ہوا وزد اُسکے حال و مال پر ترحم کرکے کچھہ نہ لیا اور خالی پھر گیا
بازرگان نے یار کو وسعد قم فادار پایا اور مال بہی سلامت رہا یہ مثل اسلیے عرض کیگئی کہ بعضی صورت میں ایسا ہوتا ہی کہ دشمن کے
سبب سے حصول مطلب ہو جاتا ہے اور حال اس مزاج کا بہی اسی قبیل سے ہی بادشاہ نے وزیر سوم سے پوچھا کہ تیری رائے اس
قضیے میں کیا حکم کرتی ہی اوسنے کہا کہ میرے نزدیک اولی یہ ہے کہ شہر یار لباس حیا سے اس کے بدن سے نہ اوتارے
بلکہ خلعت امان پہنا کے الطاف و پرورش سے دریغ نفرمایئے تا وہ اسکے مکافات میں خدمت بادشاہ کی اپنے اوپر واجب
جانے اور امور رعیت اور خلوص خیر خواہی میں عرق ریزی کرتا رہے دوسری یہ بات ہی کہ عقلا ہمیشہ سے اسمیں کوشش
کرتے ہی ہین کہ جماعت دشمن سے جتنے لوگ ٹوٹ آئیں اور جتنے سنگ تفرقہ اوس گروہ پر ٹہرین موجب فراغ خاطر
اور انتظام کا اوسمیں متصور ہے جیسا کہ درزد اور دیو کا طلاق باعث جمعیت خاطر زاہد ہوا بادشاہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر تہا
حکایت درزد و دیو کہا کہ ایک زاہد پاک طینت پاکیزہ سیرت کا نواحی بغداد میں صومعہ تہا اور خارج صبح و شام عبادت ملک علام میں
بسر کرتا تہا اور عبارتلطفات اپنے دامن سے جہاڑ ڈالتا تہا اور تصور کیا تہا کہ خوش بسر ت و پیش مسئلت حاصل ہمیں ہوتا ہی اور نقد
گنج غنا بغیر رنج و عنا ہاتھہ نہیں آتا ہی پھر واسطے چند الفاس متعا کے اپنی بلا کو کنا دہ بیدار ہونا بڑی حماقت ہی یہ بات ہاتھہ
اوٹھا کل سے کہ تا ایذا نہ پہنچے خار سے + مار ٹہوکر گنج کو چہ خوف کیا ہی ہے یہ سمجھکر زاویہ قناعت میں بسر کرتا تہا اور جو وظیفہ
کہ عالم غیب سے عنایت ہوتا تہا اوسپر بہر از شکر راضی رہتا تہا ایک مرید صادق نے معلوم کیا شیخ ہمارا اکثر فقر و فاقہ میں بسر کرتا ہے
ایک گاؤمیش شیر دار بہر ارمنت نذر کی اور کہا کہ یہ جسبتہ للہ آپ کے نذر ہے کہ اگر پریشانی روزی اوقات
شریف کو کمدر کرتی ہے۔ وقت ضرورت اس سے رفع گرسنگی فرمایا کیجے۔ بلکہ وارد اور صادر بہی اس سے فیض پائیں گے۔

Marfat.com

زاہد نے خیال کیا کہ بے طلب اسنے اسی بھیجا ہے پس بحکم لَا تَرُدُّ وَلَا تَدَّ کے قبول کیا ایک چورنے گاومیش شیر دار دیکھکر
باخود کہا کہ اسے چرالے مال مفت ہی شبکو صومعہ زاہد کا ارادہ کیا اتفاقاً ایک دیو بھی بشکل آدمی بنکے دزد کے ساتھ ہوا دزد نے
کہا کہ تو کون ہے اور کہان جائیگا اوسنے کہا کہ مین دیو ہون بشکل آدمی بنکر صومعہ زاہد کا قصد کرتا ہون کہ اکثر لوگ
اوسکی برکت تلقین سے طریقہ توبہ و تقوی مین کامل بنگئے ہین چاہتا ہون کہ اگر فرصت پاؤن تو اوسے قتل کرون تا سبیل
ہدایت مسدود ہوجائے یہہ سنکر دزد نے کہا کہ میرا حال بھی سنا تو نے اب تو بتا کہ تو کون ہے اور تیرا کیا حال ہے دزد نے کہا کہ مین عیار
پیشہ ہون اور شب و روز اسی فکر مین پھرتا ہون کہ کسی کا مال پاؤن تو اوسے چرالیجاؤن اور داغ حسرت دل پر رکھون
بلکہ آج اسلئے آیا ہون کہ زاہد کی بھینس کہ خوب شیر دار ہے اوسے چرالیجاؤن اور صرف معاش کرون دیو نے کہا مصرعہ
ایجان جہان تو جان مائی ۔ الحمد للہ کہ رشتہ جنسیت کا تجھ مین مجھ مین مستحکم ہے اور میرا مشرب بھی تیرا ایک ہی شب کو دونون
صومعہ زاہد مین آئے زاہد عبادت کرکے سو رہا تھا دزد نے اندیشہ کیا کہ اگر دیو ارادہ زاہد کے مارنیکا کرے اور وہ فریاد
کرے اور مردم ہمسایہ دوڑ پڑین تو مطلب میرا فوت ہوجائیگا اور دیو نے خیال کیا کہ دزد جبکہ بھینس لے چلیگا تو دروازہ
کھولیگا اوسکی آہٹ سے اگر زاہد جاگ اوٹھا تو مارنا زاہد کا توقف مین پڑیگا دیو نے کہا کہ اے دزد اندکے تامل کر کہ مین
پہلے زاہد کو قتل کرلون اسکے بعد تو مطلب اپنا کرنا دزد نے کہا کہ مین پہلے گاومیش کو خانہ زاہد سے باہر لیجاؤن اسکے بعد
زاہد کو مارنا یہہ قصہ ان دونو مین پڑا آخر دونونکا مقال جدال کو پہنچا دزد نے اوس جھگڑے مین زاہد کو آواز دی کہ
اے زاہد غافل ہوشیار ہو کہ دیو تیرے مارنے پر مستعد ہی دیو نے کہا کہ یہہ دزد تیرے گاومیش چرائے لیے جاتا
ہے زاہد ان کے عربدہ شور انگیز سے بیدار ہوکر چلایا مردم ہمسایہ دوڑے اور یہہ دونو بھاگ گئے نفس اور مال زاہد
دشمنون کے خلاف سے محفوظ رہا **بیت** چو در لشکر دشمن افتد خلاف ۔ تو بگذار شمشیر خود در غلاف ۔ چسود فت کہ
بیسر سے وزیر نے بات تمام کی پہلا وزیر آشفتہ ہوا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ زاغ مکر و فسون سے تمہین فریفتہ کرکے
خراب کریگا زنہار غفلت نکرو اور پند پذیر و غفلت گوش ہوش سے نکال ڈالو عاقلون نے تاکید کی ہے کہ کلام دشمن پر
کبھی اعتماد نچاہیئے یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ عداوت جبلی ہرگز محو نہین ہوتی ہے دشمن ہزار رنگ سے دھوکا دینے کے واسطے
چاپلوسی سے پیش آئے مگر اوسے سراپا دغا اور فریب سمجھا چاہیئے طرفہ تر یہہ کہ مین سبکو اوسکے فریب پر گرویدہ پاتا ہون
حال تمہارا اوسکا درودگر کے مانند ہے کہ گفتار زن بدکردار پر فریفتہ ہوا بادشاہ نے پوچھا کہ یہہ ماجرا کیا تھا۔
حکایت درودگر سراندیپ کہا کہتے ہین کہ شہر سراندیپ مین درودگر تھا کہ خوبی کسب مین حد کمال کو
پہنچا ہوا تھا اور ایک عورت رکھتا تھا غایت حسن و جمال سے غیرت پری تھی **بیت** نگارے دل فریبے جان گدازے

پری پیکر بتے عاشق نوازی ÷ درودگر از بس اوسکا مایل تھا لیکن وہ در پردہ درودگر سے کارہ اور غیرون کے
تیر کی گھایل تھی اور اوسکے ہمسائے مین ایک شخص تہا کہ سرور عنا ایسے ہی قد کی صفت ہی **نظم المولفہ** دونون غدا
رشک ہین خورشید و ماہ کے ÷ آہو تمام صید ہین چشم سیاہ کے ÷ سب مرغ جان اسیر ہین زلفونکی دام مین ÷ سب مرغ
دل شکار ہین تیر نگاہ کے ÷ ایکدن نظر انکی باہم دوچار ہوئی یہ دونو آپسمین فریفتہ ہوئے القصہ نامہ و پیغام سے کار
بہ عیش و آرام پہنچا اور مدام اسی و تیرے پر داد عیش دیتے تھے وہ لوگ کہ اسکی وصال کی تمنا مین مانند سیماب کے بیقراری کیا
کرتے تھے اور شبانہ روز اسکے ہر حال کی جاسوسی مین رہتی تھے آخر قصہ سے مشروحاً آگاہ ہوئے اور آتش رقابت کانون
سینہ مین شعلہ زن ہوئی لہذا اس حال سی درودگر کو خبردار کیا ہر چند درودگر چندان غیرت دار نتہا مگر اس صدمہ
مین ہوا کہ اس بات کو دریافت کری عورت سے کہا کہ مجھے ایک منزل پر کچھ کام ضرور ہی ہر چند دور نہیں ہے مگر چند روز اوسی جا
رہونگا کچھ توشہ پکادی تو مین جاؤن عورت نے مکاری سے رو کر کہا کہ مجھے مفارقت ایکدنکی بہی گوارا نہین ہے لیکن
ضرورت سی مجبور ہون چند روٹیان پکا کر حوالے کین درودگر خصت کے وقت کہنے لگا کہ شب کو دروازہ خوب بند کرنا اور اسباب
بہت محافظت سے رکہنا کہ مبادا میری غیبت مین کوئی چور دست برد کرے ÷ فضا یعد قیل و قال لیسیار درودگر روانہ ہوا
اور اسنے فوراً یہ مژدہ بہیجا کہ آج گہر اغیار سے خالی ہے ÷ آج اس باغمین سب گل ہین کوئی خار نہین ÷ جلد آ
یار کہ اب نام کو اغیار نہین ÷ جوان نے کہلا بہیجا کہ پھر رات کے بعد آؤنگا عورت نے اسباب مہمانی اور سامان عیش شاد ملنی مہیا
کر رکہا تہا اور انتظار درخت کی بیٹہی درودگر شام گہر کے ایک کونے مین آچہپا جبکہ وہ جوان آیا دیکہا اسنے کہ دونون ہم آغوش ہوئے
اور بوس و کنار بہزار ناز و نیاز اور کلمات تعشق اور عہد و پیمان وفاداری بہ سوگند بیان کرتے ہین جبکہ بعد اختلاط کے دونون خوابگاہ
مین گئے درودگر آہستہ آہستہ اسلئے نزدیک آیا کہ تماشای بوس و کنار تو دیکھ چکا اب تماشای مباشرت معاینہ کری ناگاہ نظر اس
عورت کی اس درودگر کے پاؤن پر پڑی سمجہی کہ بہول جانا اسکا محض بہانہ تہا اپنے یار سے کہا کہ ماجرا یہہ ہے اب تو یون کہنا اور
مین یون کہونگی اوسنے پوچھا کہ تو مجھے بہت چاہتی ہے یا اپنے شوہر کو اوسنی کہا کہ ای نادان اگر سچ پوچھتا ہے تو یہہ ہی کہ
عورتونکو اکثر بجہت غلبۂ شہوت یا بواسطہ لہو و لعب یا بسبب بیکسی و رعلانے کے ایسا اتفاق ہو جاتا ہے لیکن جب حاجت روا
ہو چکتی ہے فی الحال پھر کچھہ نسبت اوس آشنا سی باقی نہین رہتی ہی اور شوہر بمنزلہ روح و بصر کے ہے اور عورتون کو جان و دل
سے شوہر زیادہ تر عزیز ہوتا ہی چنانچہ ایک مین ہون کہ وہ موجود اس جا نہین ہے اور مین جسکے دہوکے سے اور جنکی
ورعلانے سے تیری دام مین پہنسی اونکا خدا برا کری ہین اوسکی پاپوش کے برابر بہی نہین سمجہتی ہون اور اسوقت اتنی پشیمان ہون
کہ مرجانے پر راضی ہون ہر چند اپنی عزت مینے برباد نہین کی ہی فقط بنا چاری بوس و کنار تو کیا ہی لیکن یار سیاہ اگر میری بغل مین

Marfat.com

ہوتا تو مین راضی ہوتی پر تجھسے راضی نہین ہون اور اپنے شوہر کے بغیر یہ بستر مجھے آتش سوزان سے بدتر ہی مردنے
کہا کہ حق بجانب تیری ہے اور تو سچ کہتی ہے لیکن مین تو بدکار نہین ہون فقط تیری دیدار اور بوس و کنار کا خریدار
ہون جسوقت درودگر بغیرت و بعقل نے یہ حکایت عورت کی زبان سے سُنی شفقت اور رافت اوسپر غالب آئی اور دلمین کہا
کہ نزدیک تھا کہ اس عورت سے بدی کرتا مگر خیر گذری کہ نزدیک اللہ کے گنہگار رہتا یہ کیا گمان بد تہا کہ مین اوسکی حقین کرتا تنہا وہ
بیچاری میرے عشق مین زار و بیقرار ہے اور اُس محبت و جان نثاری کے ساتھ اگر کوئی خطا بھی اوس سے صادر ہوتی تو مضائقہ
کیا تہا کہ کچھہ گھس لو نجاتی اور اوسکے سوا کون آفریدہ جہان مین خطا و نسیان سے خالی ہے مصرع کسی کجاست کہ دامان او
نیالود است ۔ مینے بیہودہ اتنا رنج اوٹھایا اب صلاح یہہ ہے کہ عنین اوسکا منغص نہ کرون اور اوسکی آبرو شخص غیر کے
روبرو خاک مذلت مین نہ ملاؤن کہ عمل اوس سے بنا چاری ہوا ہے مجھے چاہیئے کہ نظر اوسکی ہنر پر رکھون نہ عیب پر بموجب بیت کے
بیت گر ہنرے داری و نہتا دہ عیب ۔ دوست نہ بیند بجز آن یک منہ ب یہہ دلمین سمجھ کے اوسی تخت کے تلے دم بخود لیٹا
رہا جسوقت کہ علم شب تار نگونسار ہوا اور آفتاب عالم افروز نے گوشہ مشرق سے پیش خیمہ نکالا مرد بیگانہ اپنے گھر کو گیا اور
عورت نے بالائے تخت آپکو نگونسار سونے مین ڈالا درودگر آہستگی تخت کے تلے سے نکل کے عورت کے پاس آ بیٹھا اور
بتلطف تمام غبارہ ملال اوسکی خاطر سے پاک کرنے لگا نرم نرم اپنے ہاتھ بکمال محبت اوسکے بدن پر پھیرتا تہا کہ زن پُر فریب نے آنکھین
کہولین اور شوہر کو دیکھہ کے جلدی سے اوٹھی اور یہہ شعر گویا کا پڑہا قطعہ شب فراق مین دم بھر نہ مجھکو خواب آیا ۔ لبونپہ آہ تو آنکھونمین
خون ناب آیا ۔ عجیب صبح سہارکنے اب کیا ہے طلوع ۔ کہ میرا ماہ بہی ہمراہ آفتاب آیا ۔ پوچھا کہ سلامتی سے کب تشریف
لائے کہا کہ جسوقت اوس مرد بیگانے سے تو دست و بغل نہی اور اوسکے بعد معلوم کیا مینے کہ یہ کام اپنے ارادے سے تو نے
نہین کیا بلکہ بمجبوری فریب سے لوگونکے واقع ہوا ہے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تم دونونمین محبت پاک ہے اوسوقت رنج دینا مجھے
انصاف و مروت سے بعید سمجھا مین اور جسسے کہ شفقت تیری بدل اپنی حال پر پائی اور اپنی دوستی مین تجھے مستغرق دیکھا
تب سے یہ یقین معلوم ہوا کہ تو اپنی زندگانی میرے لیئے اور بینائی میرے مشاہدہ جمال کیواسطے چاہتی ہے اور یہ حرکت کے
تجھسے صادر ہوئی محض مکاروں کے فریب سے ہوئی اس باعث سے تیرے اور تیرے دوستکے آرام کا لحاظ مجھپر واجب ہوا تو
دل خوش رکھہ اور کچھہ خوف و ہراس نکر اور مجھی معاف کر کہ مینے اول تیری طرف گمان بد کیا تہا بحمد اللہ کہ خیال میرا باطل تہا اور تو
البتہ نہی جیساکہ میرا منطنہ خطا عورت مکارہ نے شرم و حیا سے معذرت اپنی بے اختیاری اور خطا کی چاہی اور اظہار تعشق
شوہر کرنی تہی اور نسبتہ اپنی خطا معاف کروانا تہا اور یہہ بیت تکرار کرتا تہا بیت کی تجھسے بدگمانی مینے بڑی خطا کی ۔ کردی
معاف اے مہ بت تجھکو قسم خدا کی ۔ یہ مثل اسواسطے بیان کیگئی ہے کہ تم درودگر کے مانند کلام فریب آمیز پر اوسکے فریفتہ نہو

Marfat.com

اور عیوب ظاہر کو ہنر سمجھتا اس زاغ مکار کے کلام پر تم فریب کھاؤ اور اسکے مکر و شعبدہ پر بھول نجاؤ کہ اس سے بوئی خون
مجھے آتی ہے اوسوقت اسکا فریب تمپر ظاہر ہوگا کہ چارۂ کار اختیار سے باہر ہوجائیگا بیت بقول خصم بداندیش غرّہ
متوان شد بکیکہ گردچنین عاقبت پشیمان شد بد اور دشمن دانا جبکہ دوری مسافت مین کچھہ قابو نہین پاتا ہے کسی حیلے
سے آپ کو نزدیک پہنچاتا ہے اور نفاق و مدارا سے محرم راز بن جاتا ہے جسوقت کہ اونکے راز اور چارۂ کار پر مطلع
ہوتا ہے فرصت پاکے ایسا زخم کاری لگاتا ہے کہ صاعقۂ آتش بار کیطرح دشمن کی خرمن ہستی کو جلا دیتا ہے زاغ نے
کہا کہ ای وزیر صاحب تدبیر چشم خرابین سے دیکھو اور خواہش نفس سے ایسا ظلم نہ کرو کہ خدا اور مردان خدا پسند نکرین
اور پہلا انصاف تو کرکوئی عاقل ایسا حیلہ اپنے حق مین پسند کریگا کہ مرتبہ وزارت سے قصداً اس ذلت مین پڑے
کہ پروبال نچوا کے لشکر دشمن قوی مین آپکڑے اگر بادشاہ رحیم مزاج نہ ہوتا تو ابتک مجھے زندہ و سلامت نچھوڑتا اور اس سے مجھے کیا فائدہ تھا
کہ دیدہ و دانستہ امر موہوم کے واسطے ایسا حیلہ کہ پیش جائے بانجائے کرکے اپنی ہلاکت مروست قبول کرتا اور ایسا
ہیچ اپنے حقین وار کہتا کہ غیر کی آسائش کیواسطے اپنی موت اس ذلت سے قبول کرتا تو مجھسے زیادہ کون احمق جہان مین ہوتا بلکہ طفل دہ سالہ
تا پیر صد سالہ کوئی ایسے حیلے کو پسند نہ کریگا سب زاغ جانتے ہین کہ یہ خواری باختیار مینے قبول نہین کی ہے اور کیا بادشاہ کے
جاسوسون نے خبر ندی ہوگی کہ تمام لشکر میرے واسطے متاسف اور روتا تھا کیونکہ مینے عمر بھر کسیکو رنج نہ پہنچایا ہی بلکہ ہمیشہ
بادشاہ سے جرائم مخلوقات کے عفو کرواتا رہا ہون اگر یہ بات معمولاً مین کرتا تو تمام لشکر اور میرے اقربا کا ہیکو گریہ و زاری کرتے
بلکہ سبکی تشفی ہوتی کہ حکمت عملی کیواسطے یہ امر کیا ہے ہرچند مینے اپنے بادشاہ کو خیر خواہی سے نصیحت کی تھی مگر وہ سمجھ نہ سکا
ہوا کہ یہ خیر خواہ بوموقع کا ہے اور دشمنی سازش رکھتا ہے اسلیے میرا یہ حال کیا اور اگر مین جھوٹا ہوتا تو یہی کہتا کہ مینے تمہاری
خیر خواہی سے کہا تھا اور حاشا کہ مینے تمہاری خیر خواہی سے نہین کہا تھا مگر اوسنے یہی جانا کہ اس نوبت کو مجھی پہنچایا بلکہ اور
وزرا کہ میرے دشمن تھے سر عام اونہون نے یہی مشورہ دیا کہ ابھی زندہ نہ چھوڑا جاہیے بادشاہ نے کہا کہ بہتر یہ ہے کہ تڑپ تڑپ کے
اپنے دوستون کے آگے مرے تو اچھا ہے اے وزیر کچھ خوف خدا کر اور انصاف سے نہ گذر اور بموجب اس رباعی کے عمل کر

رباعی گر بر سر نفس خود امیرے مردی ÷ ور بر دگرے خودہ نگیرے مردی ÷ مردی نبود فتادہ را باز دون ÷
گر دست فتادہ بگیری مردی ÷ وزیر نے کہا کہ ای زاغ مکار یہہ بات کچھہ نئی نہین ہر جوتوے کی ہے اگے بھی لوگون نے
ایسے کام بلکہ اس سے بھی زیادہ کئے ہین کہ ہلاک دشمن کیواسطے بڑی بڑی عقوبتین گوارا کی ہین اس تصور سے کہ دلیعہت کی
کار برآری مین جان بھی جاوے تو مضایقہ نہیں ہے کہ ایکدن مرنا ہے مگر نام حق گزاریکا جریدۂ عالم پر باقی رہیگا بیت
اوس سبد نے آپکو ہلاک کیا اما انتقام یاد رکھا بادشاہ نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر ہوا حکایت ۱۱ بوزینہ

Marfat.com

اور خرسون کی کہ اکہ گروہ بندرونکا ایک جزیرے مین کہ جہان میوۂ تر و خشک بہت تہا اور ہوائے
خوب اور مرغوب تہی رہا کرتا تہا ایکدن چند بزرگ اس قوم کے ایک درخت کے سایہ مین باہم بیٹھے حکایت ہر طرحکی کرتے
تھے کہ اتفاقاً ایک خرس اُس راہ سی گذرا اپنے دلمین کہا کہ یہہ بات روا نہین ہے کہ مین کوہ مین زیر سنگ با دل تنگ گذران
کرتا ہون اور ہزار محنت سی یہ گیاہ حاصل کرکے شکم پروری کیا کرتا ہون اور بندر اس جزیرہ مین ایسی ہوائے خوب و میوۂ زار
مین با دل شادان بسر کرتے ہین اور مین کہ انسو قوی تر اور بہتر ہون اس ذلت سی گذران کرتا ہون یہہ ہمت کے خلاف
ہے **بیت** رفتیان در بہار وصل دل بہ شگفتہ ہمچون گل ✤ چرا من در خزان ہجر بے برگ و نوا باشم ✤ اس فکر کے بعد
خرس بے جماعت بوزینہ مین جا کر چاہا کہ سبکو درہم و برہم کرکے اس جزیرے سے بہگا دے اور ذخیرہ اونکا کہا لے دیکہتے ہی سب
بندر چلائے فوراً ہر طرف سی جوق جوق سب جمع ہوئے اور خرس کو یہانتک کاٹا اور نوچا کہ از سر تا پا مجروح اور خون آلود
ہوکر خوار اور پشیمان کوہستان کو بہاگا اور وہان پہنچ کے غوغا کیا خرس سب جمع ہوئے اور حال پوچہا خرس نے
صورت ماجرا بیان کی خرسون نے کہا کہ وائے ناموسی کہ بوزینہ ضعیف الجثہ خرس قوی ہیکر کو یہہ ذلت دین کبہی ایسی
ذلت ہماری قوم کو نہین ہوئی تہی یہ بدنامی قیامت تک اس قوم کے ذمے پر باقی رہیگی آخر خرسونکی رگ حمیت و غرور
حرکت مین آئی اور بعد لاف و گزاف یہی مشورہ ٹہیرایا کہ ہم سب جمع ہوکے ایسا شبخون ماریں کہ ایک بندر سلامت نہ رہے
بیت ہین عدو مانند روبہ شیر ہم ✤ ایک حملہ مین کرین گے زیر ہم ✤ جب کہ شب ہوئی لشکر خرسونکا جزیرۂ بوزینہ پر متوجہ ہوا
قضارا بندرونکا پادشاہ اوس روز ایک اور صحرا کیطرف شکار کو گیا تہا اور شب کو بہی اوس جنگل مین قیام کیا تہا تہوڑے سے
بندر اوس جزیرے مین آرام کرتے تہے جبکہ فوج خرسونکی مانند مور و ملخ کے وہان پہنچی اکثر بندر قتل ہوگئے کچہہ تہوڑے سے جو
خستہ اور مجروح باقی رہے جا بجا بہاگ گئے ریچھون نے جو جزیرہ دلچسپ اور میوہ دار خالی پایا اوسی جا قرار کیا اور اُسی خرس
ستم رسیدہ کو اپنا امیر کیا بندرون نے جو میوہ کہ مدت دراز مین جمع کیا تہا ایکدم مین ریچھون نے کہا ڈالا جبکہ صبح ہوئی
بادشاہ بندرونکا اس حال سی غافل متوجہ اپنے جزیرہ کیا ہوا بندر خستہ اور پریشان جو باقی رہے تہے راہ مین بادشاہ کو
ملے اور دادخواہی کی بادشاہ نے اس ماجرا سے اطلاع پاکے انگشت حیرت دانتون مین دابی اور کہا کہ ہائے ملک موروثی
مفت ہاتھ سی گیا اور افسوس کہ بخت نے برگشتگی کی اور دولت بے اعتبارنے منہ پھیر لیا سچ کہا ہی کہ فریب آباد دنیا پر اعتماد کرنا نچاہی
اور اسیطرح اور بندر بہی اپنے قوت حال و منال اور اہل و عیال پر گریہ و زاری کرتے تہے اون بندرونمین میمون نام ایک
بندر تہا کہ فضیلت و حکمت مین نہایت آراستہ اور مرتبہ کیاست مین سب گروہ سی برگزیدہ تہا اور بادشاہ ہمیشہ اوسکی مشورے
پر کام کرتا تہا **نظم** این روشندلے صاحب ضمیرے ✤ تدبیر درست آقلیم گیرے ✤ عطارد چاکرش در خامہ رانی ✤

Marfat.com

زحل شاگرد او در نکتہ دانی ۔ میمون نے جبکہ بادشاہ کو حیران اور یارونکو سرگردان دیکھا نصیحت کی اور یہہ قطعہ پڑھا ۔

قطعہ در بلا ہا جزع[۱] مکن کہ ازان ۔ دوزیانست گوش کن انمن ۔ اولاً دوستان شوند ملول ۔ ثانیاً شادمان شود دشمن ۔ اور کہا کہ جزع کرنا بندۂ خدا کو صواب اندیشی سے محروم رکھتا ہی اور بے صبری اور بیکی ساتھ مشہور کرتا ہے اور ایسی مواقع مین سوا دو چیز کے اور کسی مین فائدہ نہین ہے ایک صبر اور دوسرے ثبات کہ صبر ثبات وہ درخت ہین کہ میوہ مراد بالاتے ہین بحکم الصبر[۲] مفتاح الفرج یعنی صبر کلید ہی ابواب نجات کی **نظم** کلید در گنج مقصود صبرست ۔ در بستہ آنکس کہ بکشود صبرست ۔ از آئینہ سینہ درد مندان ۔ بزدود صبرست ای بادشاہ زنگ آئینک ۔ اور تدبیر درست سے ہزار سالہ غم ایکساعت مین رفع ہوتا ہی **بیت** توان بہ مرہم تدبیر زخم دل بستن ۔ کہ نیست مرہم صبر ای بادشاہ رای صواب ۔ بہ جراحت دل صد پارہ راہ دا کردن ۔ بادشاہ نے پوچھا کہ اس مہم کی تدبیر کیا ہی میمون نے خلوت چاہی اور اسکے بعد کہا کہ خسرو نے میری عزیز اور فرزند سب قتل کیے ہین اب مجھی انکی دیدار کے بغیر زندگی سے لذت اور نہ دولت سے راحت ہی بلکہ یہہ زندگی ہزار درجہ موت سے بدتر ہی آخر اس غمسی گھل گھل کے مرجاؤنگا چاہتا ہون کہ جتنا جلد تر اس مضیق[۳] تعلقات سے مخلصی پاکے راحت عقبی حاصل ہو اتنا ہی بہتر ہے اسلئے چاہتا ہون کہ ایسی تدبیر کرون کہ اس گروہ ظالم ترس سے انتقام دوستون اور عزیزونکا اسطرح لون یہ نقش میرا جریدۂ روزگار پر تا قیام قیامت باقی رہی اور اگر اس تدبیر مین مارا بھی جاؤن تو بھی دو جہانوں مین خالی نہیں ہے ایک یہہ کہ حق نمک بادشاہی سے سبکدوش ہون کہ جان نثاری سے بہتر نمکخوار کیلئے کوئی عمل نہیں ہے اور دوسرے عزیزون اور فرزندونسے جلد ملنا ہوگا بادشاہ نے کہا کہ ای میمون لذت انتقام کی کام حیات کو البتہ شیرین کرتی ہی اور ذوق غلبہ کا دشمن پر واسطے آسایش زندگانی کے مطلوب ہوتا ہی اگر تو نہو تو تجھی ان صورتونسی کیا فائدہ ہے دوسرے تیرے بغیر تمام عالم میری آنکھونمین تیرہ ہو جائیگا اور مین تیری ایسا انتقام میرے دلکو ہرگز خوش نہ کریگا وہ بات سوچ کہ جسمین تجھے مضرت نہ پہنچے امید مین المناک نہون میمون نے عرض کیا کہ ای شہریار نامدار یہہ حال کہ مین رکھتا ہون اس صورتمین موتکو لاکھ درجے حیات پر ترجیح ہی کسلئے کہ نور آنکھونکا فرزندون کے تماشاے جمال سے متعلق ہوتا ہی سو مونہون نے اپنا منھ نقاب تراب مین چھپالیا اور خرمن جمعیت میرا تند باد فنا نے برباد کر دیا اور قوام معیشت کا کہ ملال و منال سے تعلق رکھتا ہی تاراج دشمن مین تلف ہوا سو اب کا بھی اندیشہ کچھہ نہ تھا جو فرزند اور عزیز سب سلامت رہتے اب بجز موت کوئی چیز میری دلکو آرام زندگی اس سے بہتر ہے کہ حق گذاری ولی النعمت کی بجا لاؤن اور سب قوم کہ مجروح دل اور خستہ خاطر ہے مرہم انتقام دشمن سے انکے زخمونکو التیام[۴] دون اور نقد جان دیکے متاع نیکنامی خریدون **بیت** نبام نکو مردنم آرزو است ۔ کزین جملہ مقصود و نام نکوست ۔ بادشاہ کو چاہئے کہ میری موت سے دریغ نکری بلکہ بزم عیش مین بیٹھے تو میری وفاداری کو فرمائے بادشاہ نے کہا کہ کون حیلہ ٹھیرایا ہی میمون نے کہا کہ انکو ایسے ریگستان مین ڈالونگا کہ باد سموم آتشبار وہان دراز ہونگے اور ایک قطرہ آب میسر نہو گا تڑپ تڑپ کر سب جان دینگے کہ نوع انکی ایسی حار مزاج ہوتی ہی تاب ادنی حرارت کی نہین

لاسکتی ہے چہ جاکہ وہ گرمی اور لو کا چلنا اور پانی کا نہ ملنا غالب ہے کہ میری رائے صواب سے نزدیک ہوا دیہ تیر تدبیر ہدف مراد پر
پورا بیٹھے اب صلاح یہ ہے کہ بادشاہ سب بندرونکو حکم دی کہ دونون کان میری نوچ ڈالین اور ہاتھ پاؤن توڑ کے اوسی اپنے
جزیرے کے قریب پھینکدین اور بادشاہ اس جزیرے کے گرد وپیش سب بندرونکو پریشان کردی کہ مخفی رہین دو روز
انتظار کیجیے تیسرے دن بفراغت تمام اپنے مسکن پر متمکن ہوجیئے اور اسمین مطلقاً شبہ اور تردد نہ کیجیے کہ اونمین سے
ایک بھی زندہ وسلامت نرہیگا بادشاہ نے بموجب صلاح میمون کے حکم دیا وہ سب عمل مین لائے اور بادشاہ بندرون کو
منتشر کرکے آپ ایک گوشے مین چھپ رہا میمون نے تمام شب السیے نالۂ جان خراش کیئے کہ دل سنگ اوسکے اضطراب سے
آب ہوتا تہا اور کوہ اوسکی صدائے الم ناک سے فریاد کرتا تھا جسوقت شاہ انجم نے تکیہ گاہ خاور سے سر برگردونہ قدم رکھا بادشاہ
خرسونکا خواب ناز سے اوٹھکر دیوان عام مین آیا اور وہ نالۂ زار سنکے اوسکی طرف روانہ ہوا دیکھا کہ ایک بندر خستہ حال ہی لوچھا
کہ کسکی جفا کا پامال ہے اوسنے اپنا احوال مشروحاً بیان کیا باوجودیکہ سخت دل تھا اوسپر بھی مہربان ہوا اور کمال شفقت سے
استفسار حال کرکے تاسف کرنے لگا میمون نے فراست سے پہچانا کہ بادشاہ ریچھونکا بھی ہی دعا اور ثنا شروع کی بعد ادائے امر مہم بادشاہی
کا لایق بادشاہان جلیل القدر کے ہوتی ہین عرض کیا کہ مین وزیر ہون بندرونکے بادشاہ کا اتفاقاً اوس روز مین بھی بادشاہ کے ساتھ
شکار کو گیا تہا اور وہ شب اوسی جنگل مین بسر ہوئی دوسرے دن بقیۃ السیف پہنچے اونہون نے حال شبخون کا بیان کیا بادشاہ کو کہ ہمیشہ سے
میری تدبیر پر اعتماد تہا تا بہ بیس مہم کی بھی مجھسے پوچھی مینے خیر خواہی سے عرض کیا کہ پہلے سطرف سے خطا صادر ہوئی کہ اپنے سے بہتر اور مہتر کو
ذلیل کیا بہ دور اندیشی سے بہت دور تھا بقول سعدی علیہ الرحمۃ ؎ ہر کہ بازو بلا دبازو پنجہ کرد ہ ساعد سیمین خود را رنجہ کرد ہ اور اوسکے
سر جنگ جو پائے سو حضور کے ملاحظے مین آئے اب صلاح یہ ہے کہ معاودت سے باز آؤ اور کمر خدمتگذاری بہ صدق وصفا محکم باندہو تا ہم عمر آسایش سے
بسر کرو کہ جوانمرد عذر عاجز کا قبول کرتے ہین والا اب بھی اونکی عداوت سے جان بری نہوگی کہ جہان سراغ تمہارا پائین گے
پھر ریچھ حال نبائین گے اور تم کسیواح اوزکے مرد میدان نہوسگے بادشاہ سخن میرا سنتے ہی آشفتہ ہوا اور حضور کی شان مین
زبان طعن کھولی کہ وہ کیا چیز ہے مین ایک تدبیر مین نام ونشان اس قوم بیخرد کا صفحہ ہستی سے مٹاؤنگا پہنے دوسری بار
خیر خواہی سے تکرار کی حکم دیا کہ اسکے کان کاٹ کے خستہ ومجروح ہاتھ پاؤن توڑ کے اوسی جزیرے مین پھینکدو کہ جنکا
یہ بیہودہ خواہ ہے وہین جائے ہرچند مینے عذر کیا کہ ای بادشاہ مین تیرا ملازم اور خیر خواہ ہون مجھی اونسے کیا کام ہے محض
میری خیر خواہی سے اتنا عرض کیا ہے کہا کہ تو مفرور اونہین کا ہوا خواہ ہی کہ خیر خواہی کے پردے مین میری فوج کو ہراسان کرتا ہے
اب جا اور اونکو اپنا ہی بناغرضکہ یہ حال میرا کیا کہ جو بادشاہ کے مشاہرے مین آیا غرضکہ عوض خدمتگذاری یہ پایا اوس بادشاہ کے
نزدیک دل آزاری تھا سو مینے حاصل کیا یہ کہا اور گریہ دردناک شروع کیا بادشاہ ریچھون کا اگرچہ غلیظ القلب

Marfat.com

تہا لیکن اتنا برتر ترحم آیا کہ چند قطرے آنسوؤن کے آنکہونسے باہر لایا بادشاہ نے پوچھا کہ اب لشکر بندرون کا کہان ہی کہا کہ ایک صحرا ہے کہ اوسے مردآزما کہتے ہین اوسمین پناہ لی ہے اور ہر طرف سے لشکر جمع کرتے ہین اور ساعت بساعت لشکر جرار خونخوار زیادہ ہوتا جاتا تہا بادشاہ یہ سنکے آشفتہ ہوا اور کہا کہ ای میمون اب صلاح کیا ہی مبادا ان مکار دنسی آفت میری جماعت پر پہونچی میمون نے کہا کہ البتہ وہ کوتاہی نکرینگے مگر اونکی تدبیر سہل ہے پر کیا کرون کہ میری پانو توڑ ڈالی ہین والاعلی الغفلت لشکر عالی کو اونکی سر پر بیجا تا اور مغز اُن ناحق شناسونکا ایک آنمین نکلوڈالتا فرس نے کہا کہ جانتا ہون کہ افکی حال وسکن سے خوب آگاہ ہی اگر میرے لشکر کو اون تک پہنچاوے تو کمال احسان تیرا اس گروہ پر ہوگا اور ہمیشہ تیرے خدمتگزار ہین کہ ہمارے فرقہ مین شیوہ بیوفائی کا نہین ہی اور جتنا تجھے آزار دیا ہے اوسکا انتقام تیری ہاتہونسے لون تب میرا دل خوش ہو میمون نے کہا کیا کرون کہ چلنا ان پاؤنسے متعذر ہے اور حرکت کرنا ان ہاتہونسی متعسر بادشاہ نے کہا کہ بین تیرے لیئے چلنے کی تدبیر کرونگا حکم دیا کہ امرا اور مقربان درگاہ حاضر ہون جبکہ سب حاضر ہوئے صورت حال ظاہر کرکے کہا کہ آدم رہو کہ مین آجکی رات دشمن پر شبخون جاؤنگا آخر شب کو میمون کو ایک خرس کی پیٹھ پر باندھ کے اوسیکی نشاندہی پر روانہ ہوئی تمام شب اوس بیابان ہولناک مین چلے آخر کو وہان لیگیا کہ جہان فرسنگون بجز ریگ روان نام پانیکا نتہا کہ کبہی نہونے سے اوس دیار پر ابر نگذرا تہا اور کوئی ذیحیات اُس وادی مین کبہی وارد نہوا تہا اور موسم گرمی کا تہا اسطرحسی بادگرم چلتی تہی کہ بدن جلسے جاتے تہے اور ریگ اوس جگہہ کی آہنگونکی بہٹی کیطرح شعلہ زن تہی اور کوئی گیاہ اوس زمین مین نمودار نہوئی تہی **مثنوی** بیابان وسیع و پر مخافت ٭ بہرگامے ازو صد گونہ آفت ٭ ہوا تش آتش و آتش ہوا بود ٭ زمینش سنگ و سنگ آہن ربا بود بعد میمون نے کہا کہ آفتاب برآمد نہونے پائے کہ کام بندرونکا تمام کرو خرس جلد لیجاو اوس میدان مین درآئے اور جلد جلد آگے کو دوڑے جاتے تہے اور میمون کہتا تہا کہ جلدی کرو اور جلدی پہنچو کہ غفلت مین سبکو مارین القصہ جبکہ آفتاب نکلا یہ سب میدان مین پہنچے تمام رات کے چلے اور تہکے آخر ماندے ہوکے ایک جگہہ پر بیٹھ گئے اور بندرونکا کچہہ سلسلہ نہ ملا اور میمون فسون و افسانے مین یہانتک اونکو لگائے رہا کہ آفتاب بلند ہوا اور ہوا مین ایسی گرمی شروع ہوئی کہ آنکھہ ٹھہرا کر جو کوئی ہوا کیطرف دیکہتا تہا بینائی جاتی رہتی تہی اور جو کوئی قدم زمین پر رکہتا تہا مانند موم کے پگہل جاتا تہا دمبدم سموم سوزندہ نے بڑہنا آغاز کیا اور ہر ایک بیتابی سے سر دہننے لگا خرسون کے بادشاہ نے میمون سے کہا کہ بندر کہان ہین اور یہ کونسا بیابان ہے کہ اسکی ہیبت ہی نہو اب ہوا جاتا ہی اور یہ کونسی آتش ہے کہ دمبدم تیز و تند ہوتی جاتی ہی میمون نے کہا کہ ای ستمگار دل آزار یہ میدان اجل ہے اور یہہ جو باد تیز و تند آتی ہے پیغام موت لاتی ہی بہت خاطر جمع رکہو کہ اگر ہزار جان رکہتے ہو تو ایک بہی سلامت نہ لیجاؤ گے ابہی کیا دیکہا ہی

Marfat.com

تمنے اب کوئی دم مین وہ ہوائے گرم آتی ہی کہ سبکو جلاکر خاکستر بناتی ہی ۔۔۔ بات تمام نہ ہوئی تہی کہ ایک جھونکا باد سموم کا ایسا
سوزندہ آیا کہ تمام خرسونکو مع میمون اور شاہ و سپاہ ہلاک کرڈالا ایک بھی زندہ وسلامت اس میدان ہلاکت گاہ سے باہر نکلا
تیسرے دن حسب الایما میمون پادشاہ بندرونکا مع لشکر اس جزیرہ مین داخل ہوا اور مسکن غبار سے خالی اور مال اور اموال
سے بھرا پایا یہہ مثل اسلئے لایا ہون تا بادشاہ جانے کہ اہل کینہ انتقام کے واسطے اپنی جان تک دیدیتے ہین اور قضیہ اس زاغ کا
مجھے اسیطرح پر نظر آتا ہی اور بیشتر زاغونکی آزمایش ہوئی ہی کہ یہہ قوم فراست اور ریاست اور مکر و دغا مین ثانی اپنا نہین
رکھتے ہین اور مینے جب سے کہ بشرہ اسکا دیکھا اور تقریر سنی ہی یقین کامل ہوا کہ رائے اسکی صواب سے قریب ہے اور خطا سے بعید اور
جہانتک کہ گمان کیا جاے خرد اسکی اس سے زیادہ ہی اور اس سے جو کچھہ ظہور مین آیا اسی تہور جانا چاہیے یہہ شخص آفت روزگار ہی اس سے
دور نا لازم ہی بلکہ جلد اسے چاشنی مرگ چکہانا ضرور ہے اور اگر اسکے قتل مین تاخیر کی تو اپنی ہلاکت کے آمادہ ہو بوموے بادشاہ جب یہہ
حکایت سنی چین بجبین ہوا اور کہا کہ یہہ کیا بیرحمی ہی کہ ایک فقیر کو ہماری ہوادار مین یہہ آزار پہنچا ہو اور ہم ہی اسکے آزار
و قتل کی تجویز کرین مگر یہہ شعر مترجم کا نہین سنا ہے تو نے بیت بُرا اسکا ہوا جس نے کسیکا کچھہ برا چاہا ہمیشہ یہی رہتی
ہین ہم گردش مین گردونکو بنا اسکے بعد حکم دیا کہ اس زاغ کو بآرام تمام لیجاؤ وزیر نے عرض کیا کہ اے شہریار میری بات پر
التفات نکیا اور نصیحت میری کہ سراپا حکمت اور محض صواب تہی اسے روی قبول پہیر لیا تو نے لیکن اتنا اور عرض کرتا ہو
کہ اگر کہنا ہی اس کا منظور ہی تو اس سے دشمنونکی طرح زندگانی کرنا چاہیے اور بغیر آزمایش قرار واقعی اسکے مکر سے غافل نہو جانا چاہیے
جانیے کہ یہہ رنگ لانا اسکا بوموے ضرر سے اور زاغونکی صلاح کار سے خالی نہین ہے، اور اگر پرورش ہی منظور ہی تو بطور نظربندونکے اپنے سے
دور رکہیے اور چند شخص کار آزمودہ مخفی اسپر متعین رکہے کہ ہر دم حرکات اور سکنات اسکے سمجھہ بوجھہ کے حضور اقدس مین عرض کرتے
رہین بادشاہ کو بات وزیر مشفق کی مطلق پسند نہ آئی اور وہ جو ہونی تہی وہی دلمین سمائی یعنی بادشاہ کا رشناس کو اپنی
خدمت مین باکرام تمام مختار کیا یہہ تو ہمہ دان تہا اسطرح سے مراسم خدمتگزاری بجالایا کہ کسی یوم کو ایسا سلیقہ نہتا بس نہوے
عرصے مین محرم راز اور مقرب درگاہ ہوا بادشاہ کو ہر بات مین اتنا خوش کرتا تہا کہ روز بروز مرتبہ اسکا بلند ہوتا جاتا تہا القصہ
یہانتک نوبت پہنچی کہ وزیر اعظم ہوا اور اسکے صلاح بغیر کوئی کام خانگی اور ملکی جاری نہوتا تہا آخرکار مشار الیہ سلطنت اور الہام
کل ولایت کا ہوا ایکدن سر محفل بادشاہ سے کہنے لگا کہ زاغونکے بادشاہ بیموجب مجھے آزار دیا ہے جبتک بدلا اسکا نلونگا اور
دست برد معقول اس گروہ ناحق کوش پر نکرونگا زندگی مجھپر ناگوار ہیگی اور خواب و خور سے لذت نہ لیگی مگر مینے فکر کی کچھہ
تدبیر نہین بن آتی ہی کہ کیونکر انتقام لون آخر الامر جانا مینے کہ جبتک مین زاغونکی صورت مین ہون مراد کو نہ پہونچونگا
اور حکیم دانا سے یہہ بات سنی ہی مینے کہ جسکو ستمگار بیداد گر سے رنج پہنچے اسوقت اپنی موت پر راضی ہو اور مروت

Marfat.com

جو دعا مانگے سو قبول ہو اگر بادشاہ کی یہی صلاح ہو تو حکم کرے کہ میرے گرد انبار ہیزم کرکے آگ لگادین جبکہ گرمی آتشکی مجھے پہنچے اُسوقت دعا کرون کیا عجب کہ قادر توانا مجھے زاغ سے یہ شکل بوم کردے تو اسکے بعد ظالم سے انتقام قرار واقعی لون اُسوقت وہ وزیر بہی کہ اسکے مکر و فریب پر یقین کہتا تہا اُس نے کہا کہ اے بادشاہ یہہ اسکا دوسرا شعبدہ ہے جو شخص کہ خبیث صورت اور کثیف سیرت ہی اگر آگ مین اُسکو جلایا آب سلسبیل سے دہوئے تو بہی اُسکی سیرت ناپاک اپنے طور پر برقرار رہیگی بیت زید اصل نیکی مدارید امید: کہ زنگی نگردد بشستن سفید: اگر بفرض محال اُسکی ذات خبیث صفت طاؤسی پیدا کرے اور عنصر پاک اُسکا لباس سیمرغی پہنے لیکن یہہ اُسی طرح زاغونکی صحبت اور محبت کا مائل رہے گا اُس مادہ موش کیطرح کہ صورت انسانی پائی تہی تو بہی اپنی اصل کی طرف مائل ہوئی بادشاہ نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا حکایت مادہ موش کہا کہتے ہین کہ زاہد مستجاب الدعوات ایک چشمہ آب پر بیٹہا تہا ایک چیل چوہیا کو لئے جاتی تہی اتفاقاً اُسکے پنجہ سے چہوٹکر زاہد کے پاس آگری زاہد کو شفقت آئی اُٹہاکے دامن مین لپیٹ لیا اور گہر لو للیا کہ مان اُسکی پرورش کرے پہر یہہ خیال مین گذرا کہ اگر یہہ جوان ہو اور اہل خانہ کو ضرر پہنچائے تو اچہا نہین ہے اسلئے اللہ سے دعا کی فی الحال وہ لڑکی ہوگئی نہایت زیبا طلعت خوش قامت شگفتہ رو آشفتہ مو بیت آنکہ بر سر زند طعنہ بقامت این است: آنکہ بر ماہ کشد خط غوامت این است: زاہد اُس دختر کو دیکہہ کے مسرور ہوا اور ایک مرید کو سپرد کیا تا مانند فرزند و نخہ پرورش کرے مرید بموجب اشارہ پیر اُسکی پرورش مین سرگرم ہوا تہوڑے عرصہ مین حد بلوغ کو پہنچی زاہد نے کہا کہ ایجان بابا اب جوان ہوئی تو چاہتا ہو نمین کہ گوہر پاک تیرا رشتہ ازدواج مین منسلک کردون یعنی تیرا نکاح تیرے برابر والیسے کردون مگر تیری اجازت کے بغیر نہین ہوسکتا ہی جیسے کہ تو پسند کرے اسکے سپرد تجہے کردون دختر نے کہا کہ شوہر چاہتی ہون قادر اور توانا کہ انواع شوکت و قدرت اُسے حاصل ہو اور بزرگی مین درجہ رفیع اور مرتبہ بلند رکہتا ہو زاہد نے کہا کہ یہہ سب صفتین سوا آفتاب کے اور مین جمع نہین ہین دختر نے کہا سچ ہی کہ وہ مغلوب کسی مخلوق کا نہین ہے صبح کو جب آفتاب نے مطلع طلوع سے سر نکالا زاہد نے مصور تخیال اُس سے بیان کی کہ یہہ دختر نہایت نیک صورت اور پاک سیرت ہی چاہتا ہون کہ تیرے ساتہہ حفت کردون کسلیے کہ شوہر توانا اور باشوکت طلب کرتی ہی آفتاب نے کہا کہ مجہسے قوی تر ابر ہے کہ ایک ٹکڑا اُسکا مجہے چہپا لیتا ہے بیت آفتابی بدین بلندی را: پارۂ ابر ناپدید کند: زاہد نے ابر سے بہی سوال کیا ابر نے کہا کہ اے زاہد قوت اور غلبہ میرا ہوا کے آگے کچہہ حقیقت نہین رکہتا ہی کہ اندک اشارہ مین جدہر چاہتی ہے مجہے لیجاتی ہی زاہد نے جواب ابر کا مسلم جانا اور ہوا سے بہی یہی سوال کیا ہوا نے کہا کہ قوت میری کوہ کے آگے کیا وقعت رکہتی ہی کہ اگر ہزار بار میری قوت ارادہ کرے تو اُسکی وقار کو جنبش نہین دیسکتی ہی زاہد نے کوہ سے تذکرہ کیا کوہ نے کہا کہ موش کے آگے چکا رہتا ہی کہ اُسکے ناخن اور دندان جگر خراش سے دل۔

Marfat.com

اور سینہ میرا مشک اور ریش ہی اوکسی طرح اوسکی دفع پر قادر نہین ہوسکتا ہون یہ سُنکی دختر نے کہا کہ سچ ہی کہ موش کوہ پر غالب ہے
لیکن مجھے آدمی چاہیئے کہ مین فی الحال آدمی ہون کہ مقارن اس حال کے ایک موش پیدا ہوا جو کہ دختر کا سررشتہ جنسیت اوسپر
منتہی ہونا تھا اسلیے رسیل تمام اوس موش کیطرف پیدا ہوا اور زاہد سے کہا کہ مین مدت سے ارزومند ہم جنس کی ہون اب
دعا کیجیے کہ مین آدمی سی پھر ہوش نجاؤن تا دست عشرت آغوش شوہر ہمجنس مین ڈالون زاہد نے جبکہ رغبت موش اور
دختر کی باہم درست پائی دست مدعا اوٹھائی فی الحال دعا زاہد کی مستجاب ہوئی اور بحکم کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ کے
ظہور پکڑا یعنی وہ دختر پھر چوہیا ہوگئی اور زاہد نے موش کے حوالے کی بیت جان من ہر چیز را با اصل خود باشد رجوع
ماچو از خاکیم ما را خاک میباید شدن ۔ فائدہ اس مثل سے یہ ہے کہ جو کچھ کہ مقتضای طینت اصلی ہوتا ہی اگر کسی عارضی سے
اوسکا حال مبدل بھی ہوجائے آخر کو رجوع اپنی حالت اصلی پر کرتا ہی جبکہ وزیر سخندان معنی سنج نے اس مضمون کو تمام کیا
بومون کے بادشاہ نے اوسکی بات حسب پر محمول کی اور نظر عواقب امور پر فرمائی اور زاغ ہر روز حکایت دلپذیر اور ہر شب افسانہ
بے نظیر بادشاہ کو سناتا تھا اور مثلہای غریب اور نکتہ ہائی عجیب ہر دم تقریر مین لاتا تھا یہان تک نوبت پہنچی کہ محرم اسرار
خاص ہوا ایکدن کارشناس سبکو دہوکا دیکے اپنے بادشاہ کے پاس آیا جبکہ فیروز نے کارشناس کو دیکھا ہزار جان سے
شاد ہوا بعد ادا سے مراسم محبت پوچھا کہ اے کارشناس کیا کام کر آیا اوسنے عرض کیا الحمد للہ جو اسطے کہ ممت اختیار
کی تھی سو سب درست ہوچکا کہا کچھ اُسکا بیان کر کارشناس نے عرض کیا کہ اوس کوہ مین ایک غار ہے دن کو باد سموم
کے سبب سے گروہ بوم شوم کا اوسمین جمع ہوتا ہے اور اوس غار کے نزدیک ہیزم بیشمار خشک و تر جمع ہے بادشاہ فلانے
دن دوپہر کے وقت سب زاغون کو حکم دے کہ جلد اوسجگہ پہنچکر ہیزم خشک اوس غار کے منہ پر آہستہ آہستہ جمع کرین اور اصلا کوئی
آواز منہ سے باہر نہ نکالے جبکہ جمع ہوچکین گے مین آگ اوسپر رکھدونگا اوسدم سب زاغ ایک ہی بار اپنی بازوؤن سے ہوا
دین تا وہ آگ بھڑک اوٹھے جبکہ آگ بھڑکے گی جو بوم کہ باہر نکلیگا جل جائیگا اور جو اندر رہیگا دھوئین سے گھٹ کر
مرجائیگا بادشاہ کو یہ تدبیر بہت خوش آئی کارشناس پھر جلد پہنچا بومون آئے اور فیروز بروز معین سب زاغون کو
لیکر کارشناس کے نشاندہی کے موافق وہی تدبیر عمل مین لایا اور کام سب بوموں کا تمام کرکے بافتح و ظفر معہ کارشناس کے
پھر کر اپنی سلطنت پر متمکن ہوا اسکے بعد احترام اور اکرام کارشناس کا ہر روز ترقی کرنے لگا ایکدن بادشاہ نے کہا کہ
اے کارشناس اتنی مدت صحبت مین غیر جنس کے کیونکر بسر کی تو نے مصرعہ روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم
کارشناس نے عرض کیا کہ یہ سچ ہے کہ دیدار ناسناسب نزد از جہنم ہوتا ہے لیکن اپنے مخدوم کی فراغ خاطر کیواسطے جو
محنت کہ پیش آئے عاقل کو لازم ہی کہ اوسپر استقلال کرلے اور صاحب ہمت کو چاہیئے کہ مشقت اور اندوہ کیفیت دلکو وہ ضطراب مین

Marfat.com

نڈالی کیونکہ جو کام کہ عواقب اسکا فتح اور نصرت سے نزدیک ہو اگر اوسکی مبادی مین کیسا ہی رنج ہو تحمل کریں کہ کوئی گنج بے رنج حاصل نہین ہوتا ہے اور گل بے خار ہاتھ آنا یہ نادر و اعتبار سے ساقط ہی لموٴلفہ **بیت** ہوتی ہی غربت مین عزت پہ بڑی ایذا کے بعد ٭ رنج اوٹھائے کسقدر یوسف نے کنعان چھوڑکر ٭ بادشاہ نے کہا کہ کچھ بوموں کی دانشمندی کا حال بیان کرو وزیر نے کہا کہ کوئی دانا اونمین نہ دیکھا اِلّا ایک وزیر کہ میرے قتل مین مبالغہ رکھتا تھا اور حکایت عقلی اور نقلی برجستہ سی رہنمائی کرتا تھا مگر بادشاہ اور سب اُمرا اور سپاہ اوس وزیر کی بات بیوزن جانتے تھے اور کہنا اوسکا خبث طینت اور حسد پہ محمول کرتے تھے اور یہ نہ سمجھے کہ یہ وہ شخص ہی کہ بادشاہ نے جسے سب زاغون مین ممتاز کیا تھا اور ہنر اوسکی عقل کا گوش زد سب کے تھا پس عجب کیا ہی کہ یہہ سب شعبدہ ہنسکا مکر سے ہوا احمق نے بلا امتحان اپنا مجھی رازدار کردیا آخر دیکھا جو کچھہ کہ دیکھا اور یہ بات سب عقلا کے نزدیک مسلم الثبوت ہی کہ ہر کسیکو خاص بادشاہ کو چھپانا اسرار کا ضرور ہے خصوصاً دوست نااہل اور دشمن ہر انسان سے واجب تر ہے **قطعہ** دوستی کز تو ناامید بود ٭ محرم خود مساز دش ہمہ حال ٭ باعدو نیز کز تو ترسان ست ٭ نیست اظہار سر خویش حلال ٭ بادشاہ نے کہا کہ میری دانست مین بوموں کی ہلاکت کا سبب بوموں کی ستمگاری ہوئی ہے کارشناس نے کہا کہ سچ ہے جس بادشاہ نے کہ طرح ظلم کی ڈالی غالب ہے کہ بنیاد اوسکی دولت کی جلد منہدم ہوجائے کیونکہ بقا سلطنت کے ظلم کے ساتھ جمع نہین ہوتی ہے مثل عرب کے ہی اَلْمُلْکُ یَبْقٰی مَعَ الْکُفْرِ وَلَا یَبْقٰی مَعَ الظُّلْمِ اور حکما کا اسپر اتفاق ہے کہ جو کوئی چار کو سے چار چیز کا امیدوار ہی پہلے جو کوئی کہ ستمگاری اختیار کری اپنی اور اپنی دولت کی ہلاکت کا امیدوار ہی دوسرے جو کوئی رنڈیونکی صحبت کا مرغب ہو رسوائی کا آمادہ ہی تیسرے جو کہ کہا نہین زیادتی کریگا بیماریکا منتظر رہیگا چوتھے جو کوئی کہ مشیران رکیک رای پر اعتماد کرتا ہے ملک اوسکا جلد قبضہ دشمن مین جاتا ہے اور یہ بھی حکما کا قول ہی کہ چھہ شخص چھہ چیز کی طمع نرکہین پہلے بادشاہ ظالم امید دولت پایدار کی نرکہے دوسرے شخص مغرور نیکنامی اور کسیکی دوست ہونیکی طمع نرکہے کہ اوس سے لوگ کبھی بدل دوستی نرکہینگے بلکہ پیچھے اوسے بدی سے یاد کرینگے تیسرے یہ ہے کہ شخص بدخلق کے کمتر دوست ہوتے ہین بلکہ متنفر رہتے ہین چوتھے خیرہ رو بے ادب مرتبہ جلیل کا امیدوار نرہے کہ بے ادب ہمیشہ رئیسونکی نظر مین ذلیل رہتا ہی پانچوین بخیل کو نیک کرداری و نیکنامی نصیب نہین ہوتی بلکہ اسکی ضد کا سزاوار ہوتا ہی چھٹے حریص گناہ سے کم بچتا ہے کیونکہ حرص انسانکو گناہ اور بیعزتی کیطرف مائل کرتی ہی جسجگہ کہ حرص نے خیمہ اقامت برپا کیا امانت اور دینداری اوسجگہ سے اوٹھ جاتی ہی اور بوموں کی بادشاہ کو زاغونکی قتل پر بیفیصلہ رغبت نہی اسلیئے منہج راستی سے انحراف کرکر بادیہ حیران مین سرگردان ہوا اور جو چاہ کہ اوسنکی واسطے کھودا تھا آپ ہی اوسمین گرا مصداق اس مثل کا ہوا کہ چاہ کن را چاہ در پیش ٭ فیروز نے کہا ای کارشناس حق کا کام تجھہی کو قوی یقین ہا واقعی یونہی ہی کہ آجسے بطناً بعد بطنٍ سب زاغونکا تو محسن ہوا تیرا شکر سبکو لازم ہی کہ تو نے جان اپنی نثار کرکے عزت و جاہ و مال اس قوم کا

Marfat.com

دشمن قوی سے بچالیا یہہ مصرع تیری ہی شان مین زیبا ہی مصرعہ اینکا راز تو آبدو مردان چنین کنند بکار شناس سے عرض کیا کہ مرد اُسی کہتے ہین کہ مصیبت کے وقت ثابت قدم رہے اور اس بندۂ ناچیز کا کیا مقدور تہا کہ ایسا کام کرسکتا یہہ محض اقبال شاہنشاہی سے وقوع مین آیا ہی مگر ثابت قدمی اور راے درست سے ہمیشہ کام نکلا ہی جیسا کہ سانپ نے اپنی مصلحت اندیشی سے مینڈک کی خدمتمین راضی ہوا بادشاہ نے کہا کہ یہہ قصہ کیونکر تہا حکایت ہا پیر کہا کہتے ہین کہ یار کبیر السن پر پیری نے یہانتک غلبہ کیا کہ شکار کی طاقت نرہی آخر بہوک کے مارے ہلاکت کو پہنچا اور اپنے دلمین کہا کہ اب افسوس جوانی کا اور فکر عود طاقت کرنا گویا آتش سے رفع تشنگی کی امید کرنی ہے اور اسکے سوا اب جو یہہ حال پیری کا ہی کاش اسکو بہی قیام ہوتا سو بہی نہین بلکہ دمبدم روبہ کمی ہی بس فکر ماضی فعل عبث ہے اب آگے کی کچہہ فکر کرنی چاہیے یعنی عوض فکر جوانی جو کچہہ تجربہ اس مدت عمر مین حاصل کیا ہے بموجب اسکے کچہہ تدبیر ضرور ہے تا قوام بدن اُس سے متصور ہو گو دولت پیش اے تو ہی مضایقہ نہین ہے مگر باقی ایام حیات دیدہ و دانستہ برباد نکیا چاہیے پس اس تصور مین اُس چشمے پر گیا کہ جس مین مینڈک بہت تہے اور اُنمین بادشاہ اور وزیر اور امیر بہی تہے سانپ بے اُسجگہ پہنچکے سینہ چاک اور اندوہناک بنکر خاک پر لوٹنا شروع کیا کہ ایک مینڈک اُسکے نزدیک گذرا پوچہا کہ کیون اتنا غمناک ہے سانپ نے کہا کون آج مجہسے زیادہ کون سزاوار غم والم کا ہوگا کیونکہ مادہ میرے حیات کا شکار مینڈکونکا تہا آج وہ واقعہ پیش آیا کہ اُنکا گوشت مجہپر حرام ہوا اور اگر قصد بہی شکار کا کرون تو کچہہ نہین کرسکتا ہون اُس مینڈک نے جاکے یہہ حال اپنے بادشاہ سے کہا بادشاہ اس حال عجیب سے متعجب ہوا اور سانپ کے نزدیک آکے پوچہا کہ کیا حادثہ تجہپر وارد ہوا اور کس عمل کے مکافات مین مبتلا اس بلا کا ہی سانپ نے یہہ بیت پڑہی بیت مجروح مین نہین ہوا قاتل کے ہاتہہ سی ؎ جو کچہہ ہوا ہے مجہپہ سو اس دل کے ہاتہہ سی ؎ اور کہا کہ اے بادشاہ حرص شوخ چشم نے دام بلا مین مجہے ڈالا اور طمع فتنہ انگیز نے دروازہ محنت و خواری کا میرے منہ پر کہولا تفصیل اسکی یہہ ہے کہ ایکدن ارادہ ایک مینڈکی کے پکڑنیکا کیا مینے وہ بیچاری خوف جانسے ایک عارف زاہد بالہد کے گہر مین جا پہنچی مین گوشت کی طمع مین اُسکے پیچہے لگا گیا قضارا زاہد کا بیٹا ایک مکان تاریک مین سوتا تہا اُسکے پاؤنکا انگوٹہا میرے منہ مین لگا مین سمجہا کہ مینڈکی ہی ہے بہوک کے غلبہ سے کچہہ تمیز نرہی مینے اُسپر دانت مارا فی الحال وہ سرد ہوگیا زاہد یہہ خبر پاکے مجہپر دوڑا مین گہر سے نکل کے صحرا کی طرف بہاگا زاہد میرے پیچہے دوڑا آتا تہا اور بددعا کرتا تہا کہ اے پروردگار اسے خوار اور بیمقدار کر اور اُسے مینڈکونکے بادشاہ کا مرکب بنادے اور کبہی مینڈک پکڑنے پر یہہ قادر نہو مگر صدقے کے طور سے جو وہ بادشاہ اسے کچہہ دے وہ البتہ کہا لیا کرے اسی ذلت مین مدت الحیات رہے یہہ دعا اُسکی قبول ہوئی اب مین مطلق مینڈک پکڑنے پر قادر نہین ہوتا ہون آج اسیواسطے مین حاضر ہوا کہ بادشاہ مجہپر سوار ہوا کرے اب جو کچہہ تقدیر الہی سے ہوا مین اُسپر راضی ہون کہ وہ پہرنے والی نہین ہے مینڈکونکا بادشاہ اس مین اپنا فخر سمجہا کہ

ل عود بالفتح برگشتن ۱۲
م مکافات بالضم کسی را بر کردار او سزا دادن و مانند یکدیگر شدن ۱۲

Marfat.com

مین ایسا ہون کہ مار پہ سوار ہوتا ہون اُس دن سے اُسپر سوار ہونے لگا اور ابنائے جنس مین مباہات کرتا تہا دنکے بعد سانپ نے
کہا کہ بادشاہ کی عمر دراز ہو کہا نیکے بغیر زندگانی اور قوت سواری دینے کے نہین ہو سکتی ہے بادشاہ نے کہا کہ سچ ہے کہ مجہے
مرکب سے گریز نہین ہے، اور مرکب کو بے قوت قوت سواری کی محال ہے اُسی دنسے دو مینڈک اسکا راتب مقرر کیا سانپ وہی مینڈک
مینڈکونسے رفع گرسنگی کرتا تہا اور بے کو شش روزی پاتا تہا اور بقائے حیات کیلئے عار نکرتا تہا **باعی** دستے کہ تراوید نشاید
سنگ آید بہ در وقت ضرور بوسہ دادن شاید بہ ہر کار کہ عار ست ملال افزاید بہ در حالت احتیاج بدنماید بہ یہہ مثل اسوا سطے
لایا ہون مین تا معلوم ہو کہ یہہ عار مانند مار کے اسلئے قبول کی مینے کہ ہلاک دشمنونکا اور فلاح دوستونکی اسکے ضمن مین
مندرج تہی چنانچہ یہہ بیت **بیت** تلطف کن کہ ہر کار یکہ صعب ست بہ بزمی و مدارا میتوان ساخت بہ اسیوا سطے
کہا ہے کہ شجاعت سے تدبیر بہتر ہے کیونکہ مرد جنگی کیسا ہی توانا ہو اور اپنے دو چند بلکہ سہ چند سے برابری کرتا ہو تو ہی اُسکے واسطے
ایک جمعین ہے، اور مرد دانا ایک تدبیر صائب سے ملک کو پریشان کر دیتا ہے اور لشکر گران کو تہوڑی فکر مین بگار دیتا ہے بموجب
اس بیت کے **بیت** بیک تدبیر نیکو آن توان کرد بہ کہ نتوان با سپاہ بیکران کرد بہ بادشاہ نے کہا کہ ای کارشناس تو نے عجب طرح کی ظفر
پائی ہے اور کار نمایان کیا کہ ذکر اس کا تا حشر باقی رہیگا وزیر نے کہا کہ اس امر مین میری تدبیر سے کچہہ نہوتا یہہ محض ہی
مددگاری کی کہ مین کامیاب ہوا حکما نے کہا ہے کہ مطلب ایک ہو اور بہت شخص ارادہ کرین کہ اس مہم مین ہم
جدا جدا کوشش کر کے مطلب کو حاصل کرین دیکہیے کون کامیاب ہوتا ہے سب کا اسپر اتفاق ہے کہ وہ امین
سے مقصد کو پہنچے گا جو مروت مین مخصوص ہو کیونکہ خاصیت مروت کی یہہ ہے، کہ کام صاحب مروت کا جلد روا ہوتا ہے
اور اگر مروت مین سب برابر ہین تو وہ مطلب حاصل کریگا جسکے یار اور مددگار زیادہ ہون اور اگر اس باب مین مساوات رکہتے ہین
تو وہ شخص کامیاب ہوگا کہ ان سب ہنرونکے ساتہہ بخت و اقبال جسکی مددگاری کرینگے **قطعہ** کوکب بخت چو طالع شود از
اوج مراد بہ انچہ مقصود بود زود میسر گردد بہ مدد طالع اگر نیست مرنجان خود را بہ کہ اگر روی سوی بحر نہی برگردد بہ فیروز نے کہا
کہ یوم ہمین اس لایق سمجہتے ہین کہ یہہ ہمسے انتقام کر سکین گے کیونکہ ہمین تہوڑا اور ضعیف جانتے ہین کارشناس نے کہا کہ جا نیخ ہین
کہ جو انکے تہوڑیکو بہت نہ سمجہیگا خراب ہوگا ایک آگ کہ پہلے تہوڑی ہوتی ہے پہر بہڑک کے بہت ہو جاتی ہے دوسرے قرض کہ تقاضائے
قرض خواہ اگرچہ ایکدرم کا ہو پہر ہزار کے برابر رنج دیتا ہے تیسرے بیماری کہ اگر تہوڑی کی احتیاط نکریگا اور بہت کے مانند اس سے ڈریگا
تو قریب ہے، کہ وہ زیادہ ہو کر مرتبہ ہلاکت کو پہنچائے چوتہے دشمن اگر کیسا ہی خوار اور ذلیل ہو جب غافل پائیگا کام تمام کریگا
اس سے کبہی امین نہ رہے کہ کنجشک ضعیف الحال نے قوی ہیکل سے انتقام اپنا لیا بادشاہ نے کہا کہ یہہ کیونکر تہا **حکایت**
کنجشک و مار کہا کہتے ہین کہ کنجشک کے جوڑے نے ایک گہر مین گہونسلا لگا کے بچے نکالے تہے دونو دانہ اور کرم

Marfat.com

لے تھے اور بچونکو بہلاتے تھے ایکدن نر کہین گیا نہار ان ہوگئی نہ آیا دوسرے دن شام کو آکے دیکھتا کیا ہے کہ مادہ فریاد و زاری کر رہی ہے کہا کہ ایجان من باعث اتنی فریاد کا کیا ہی کہا بیت منجلد در سینہ ام خاری کہ میبارم سر شک + و دل سوزان غمے دارم کہ آہی میکشم + کیونکر زاری نکردن کہ تیرے جانیکے بعد تہوڑی ہی دیر گزری تہی کہ ایک مار مہیب کو دیکھا کہ قصد میرے بچونکا کیا ہر چند منت کہا مینے بیت اگرچہ غالبی از دشمن ضعیف نترس + کہ تیر آہ سحر بر نشانہ می آید مار نے کہا کہ یہ وہ سینہ نہین ہے کہ تیر اتیر حسین اثر کرے کہا مینے جسوقت کہ مین اور بچونکا مر اسکی انتقام پر باندہینگے تو تیری حق مین اچھا نہ ہوگا سانپ ہنسا اور کہا کہ مین وہ ہون کہ شیر کا زہرہ جس سے آب ہوتا ہے بہلا تم ایسون سے کیا اندیشہ کی جگہہ ہے اسکے بعد ہر چند چلائی کوئی میری فریاد کو نہ پہنچا آخر اوس ظالم ستمگار نے بچونکو کہا کے اسی آشیانے مین آرام کیا ہے۔ نر نے یہ ماجرا سنکر آہ سوزناک کھینچی اور دست تدبیر امن خرد مین ڈالا اوسوقت کہ شام تہی صاحب خانہ چراغ جلانے مین مشغول تھا فتیلے کو جلا کر چراغ ہاتھہ پر رکہا تہا کہ کنجشک نر جست کر کے فتیلے کو لے اوڑا اور اپنے آشیانے کے منہ پر دہر دیا صاحب خانہ سمجہا کہ اگر گہونسلا جلا تو سقف مین آگ لگیگی بالائے بام آکر آشیانیکو چوب دستی سے گرانیلگا مار نے خواب غفلت سے بیدار ہوکر سر باہر نکالا صاحب خانہ نے مار مار کہکے وہی چوب دستی کہ ہاتھ مین تہی ماری کہ سر مار کا مانند حباب کے دو پارہ ہوگیا یہ مثل اسلیئے بیان مین آئی کہ سانپ اونکی دشمنی کو حقیر سمجہا تہا اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ننگ مقام سے سر اوس متکبر کا کچلا گیا بیت دشمن اگرچہ خوار بود از طریق خرم + اورا بزرگ دان و غم کار خویش خور + بادشاہ نے کہا کہ مینے ہمیشہ جو کام کہ تیرے مشورہ پر کیا بخیر و خوبی اوسنے سرانجام پایا پس یون ہی کہ جو کوئی کہ کام اپنا ناصح صواب اندیش کے مشورے پر رکہیگا دست ناکامی اوسکے دامن اقبال تک نہ پہنچیگا اور سب ہنرون سے زیادہ تر تیرا یہ ہنر تہا کہ مدت دراز تک دشمنون مین رہا پھر کبہی ایسا کلمہ تیری زبان پر نہ گذرا کہ کوئی خرد گیری کرتا اور نہ ایسا تجسے عمل صادر ہوا کہ باعث اونکی نفرت و بدگمانی کا ہوتا کارشناس نے عرض کیا کہ یہ سب باعث حضور کے تربیت کا تہا اگر خانہ زاد کو شرف چرن بردار یکا حاصل نہوتا تو اسے ضعیف اس غلام کی اس امر دشوار کی ہرگز عقدہ کشائی نکر سکتی للہ الحمد کہ ہمارے بادشاہ جمجاہ سی خوبی رائے اور درستی تدبیر اور شوکت و ہیبت اور شجاعت و جمعیت کے ساتھ کوئی دقیقہ دقایق مہمات سی پوشیدہ اور باقی نہین رہا ہی اور تعجیل اور تانی اور خشم اور حلم و حیا اپنے اپنے محل پر سب صرف ہوتے ہین خلاف وقت اور موقع کے کوئی کام عمل مین نہین آتا ہے اور ابتدائے کار مین انتہای مصلحت ملحوظ رہتی ہے اور کسیوقت مین مرتبۂ احتیاط کا ہاتھ سے نہین جاتا ہی اور ناموس سلطنت اور رونق ریاست کی اور ریاست مدن کی مراتب اصلا فروگزاشت نہین ہونے پاتے ہین پھر جو کوئی کہ ایسی پادشاہ سی دشمنی اختیار کرتا ہے گویا وہ اپنی موتکو ہزار کمند سی اپنی طرف کہینچتا ہے اور اپنی بیخ زندگانی آپ اپنی ہاتھ سے

لہ خرم بالفتح ہو شاد کامی ۱۲
لہ تانی بمعنی تامل ۱۲
لہ مدن بضم میم و فتح دال بمعنی مدینہ ۱۲

Marfat.com

او کہٹیر تا ہی فیروز نے کہا کہ ای کا شناس جیسی تو مجھسے جدا ہوا لذت طعام و شراب اور حلاوت خواب و قرار مطلق نہین پاتی ہی
کارشناس نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا جو کوئی کہ بلای دشمن قوی دست مین مبتلا ہوتا ہی جبتک اوس سے چھٹکارا نہین پاتا ہے
رات دن مین فرق نہین کرتا ہی اور سر و پا مین امتیاز نہین کر سکتا ہی اور حکما کا بہی قول ہی ہے کہ جبتک بیمار کو صحت کامل
نہو کہا بیکا مزا نہین ملتا ہے اور حمال جبتک بار گردن ہی نہ اوتارے آرام نہین پاتا ہے اور عاشق جبتک دولت وصال حاصل نہ
کرے اضطراب رفع نہین ہوتا ہی اور مرد ہراسان جبتک دشمن غالب سے امان نہین حاصل کرتا ہی دم آسایش سے نہین لیتا ہے
اور بادشاہ غیور جبتک انتقام دشمن سے نہ لے بستر آرام پر سر نہین رکھتا ہے فیروز نے پوچھا کہ صورت اور تدبیر اونکی رزم و بزم
کی کسطرح دیکھی تو نے وزیر نے کہا کہ سب صفات اونکی عجب و غرور و تن پروری سے متعلق تہے اور از راہ صواب سے
کچھہ نصیب نہ رکھتے تھے اور سے راست اور فکر خطا مین کچھہ تمیز نہ کرتے تہے اور سب کے سب ایک حال رکھتے تہے الا وہ ایک وزیر کہ
میرے قتل مین مبالغہ کرتا تہا حکیم تہا دانا دل اور بیدار مغز بادشاہ نے کہا کہ دلائل و سبکے عقل کے کیا ہین وزیر نے کہا ادلی
دلیل یہ ہی کہ میرے قتل کا حکم کرتا تہا اور الحق کہ یہی سب تھا اور سے اوسکی صواب پر تہی اگر اوسکی رای کو قبول کرتے تو کیون اسطرح برباد
ہوتے دوسرے یہ کہ تا دم واپسین اوسی نصیحت سی ہاتھ نہ اوٹھایا اور نمک حلالی کے لحاظ سی ہرگز پاس ادب نکیا مگر طریق بے
ادبی سے بہی بچاؤ کیئے جاتا تہا اگرچہ جانتا تہا کہ میری بات نہین سنتے ہین اور نہ سنین گے تسپر بہی زبان بند نہ کی
بادشاہ نے کہا کہ وہ آداب نصیحت شاہی کیا ہین کہ خیر خواہی کی جگہہ ادب بہی نکرے اور بے ادبی سے بہی بچتا رہے کہا
کہ سخن درشت کو ایسی نرمی سے اور لطف تقریر سے ادا کرے کہ مطلق ناگوار طبع بادشاہ نہو اور جانب تعظیم بہی ہر بات
مین رعایت رکہی بلکہ کسی کام مین گستاخی اور فضول گوئی نکرے اور اگر قول و فعل مین مخدوم کے خلل یا زلل مشاہدہ کرے
تو اوسکی اطلاع کرنے مین عبارت نیک اور ملایم سے پیش آئے اور تعریضات شیرین اور تلمیحات دلفریب اور
دور از اندیشی سے رہنمائی کرے اور معاونت غیر و نکی اثنای حکایت مین جو مناسب اس حال کے ہون اونہین بآئین
بہین تقریر کرین وزیر لوگونکا یہ سب صفتین رکھتا تہا اور کسی باب مین دقیقہ فروگزاشت نہ کرتا تہا اور بادشاہی وہ
مرتبہ عالی ہے کہ کوئی اگر چاہے کہ اپنی کوشش سی پائے تو پا نہین سکتا ہے بلکہ دست آرزو بہی اس پایہ تک پہنچا نہین سکتا ہی
مگر دستیاری اور مددگاری بخت سی حاصل ہوتا ہی اور اگر ارادہ غیبی سے یہ دولت نصیب ہو تو اوسی عزیز جانے سر سری
نہ سمجہے ضبط قواعد اور حفظ مراسم عدل و داد مبالغہ ہر دم تمام پیش نظر رکہے نظم اے آنکہ بملک یافتی دست رسے
دولت طلبے کم طلب آزار کسے بہ صدر تیغ سیاست آن خرابی نکند کہ کاہی کہ زمختے برآرد نفسے بہ لایق شان بادشاہی
ہی کہ ہر کام مین غفلت سی اجتناب کرے اور کسی مہم مین سہل انکاری نکرے کہ بقای ملک اور استحکام دولت چار چیز ہی

Marfat.com

بغیر ممکن نہین ہی ایک یہہ کہ ذہن رئیس کا اتنا رسا ہو کہ امر استقبال کا کہ غیر موجود ہو اُسے موجود سے زیادہ تر دیدۂ دل سے مشاہدہ کرے اور دوسرے ارادہ جہان بانی کا کہ اُسے ہزار پہلو سے تحقیق کرلے جب یہہ یقین جانے کہ یہہ فتور اور قصور سے خالی ہی اُسوقت اُسے عمل مین لائے تیسرے اتنی رائے درست رکھتا ہو کہ خطا اور خلل کی طرف کبھی مائل نہو چوتھے شمشیر ایسی تیز و تند رکھتا ہو کہ مانند برق جہان سوز کہ جب خرمن دشمن پر گرے خس و خاشاک اُسکی ہستی کا برباد فنا کردے اگر سپر کوہ کو پناہ چہرہ کرے تو مانند خیارہ[1] کی اُسپر بھی نہ اُسکے مراد یہہ ہے، کہ بہادر ہو اور حکایت اور عذر اور مکر[2] مدد شمن پر اگرچہ کتنا ہی تضرع[3] اور تذلل کرے فریفتہ نہو پنجم کہ ایک زاغ تنہا نے جب کہ شمن کے دلمین جگہہ پائی باوجود تنہائی اور ضعف کے بومون سے دشمنان قوی دست کو ایک آن مین ہلاک کردیا اور اُنہون نے اپنی رکاکت[4] طبع اور قلت فہم سے ایسی مالش قرار واقعی پائی کہ نام و نشان اُنکا صفحۂ ہستی سے محو ہو گیا اور اگر کچھہ بھی اُنہین عاقبت اندیشی ہوتی تو زاغ اس مراد کو نہ پہنچتی بلکہ چہرۂ ظفر کا خواب مین نہ دیکھتی عاقل کو چاہیے کہ اس حال کو چشم عبرت سے دیکھے اور اس نصیحت کو گوش خرد سے سنے کہ دشمن کتنا ہی ضعیف ہو اُسے چشم کم سے نہ دیکھے اور اگر ہزار لاف دوستی مارے اور آثار دوستی کے بھی اُسمین پائے جائین تو بھی اعتماد نکرے اور کبھی اُس سے غافل نرہی۔

نظم دشمن اگر لاف مروت زند ؛ صاحب عقلش نشمارند دوست ؛ مار بہانست بسیرت کہ ہست ؛ گرچہ بصورت بدر آید ز پوست ؛ اور عمدہ فائدہ اس سے یہہ ہے کہ دوستان خالص اور ہواداران عاقل اور مخلص کا خواہان نرہے اور اُنکی خریداری کرے کہ نافع تر اس سے کوئی تجارت نہین ہے، سنا تمنے کہ ایک کارشناس نے کہ مخلص خالص تہا زاغ کے حق مین اُسکی دوستی اور رائے درست نے کیا نتیجہ بخشا کہ مہلکہ ہولی ہر اس سے نکال کے سر منزل امن و امان کو پہنچا دیا پہلا جسکی کہ بہت دوست ہونگے اُسکو کیا فائدہ پہنچیگا قس علے ہذا جو کوئی کہ دوست اور ہوادار و نکا خواہان رہے گا اور مخالفان عذار کے غبار سے دامن اپنا آلودہ نہ کریگا کمال مراد اور نہایت آرزو کو مقرر پہنچیگا **بیت** با یار نیکو خواہ بعشرت بنشین ؛ وز دشمن بد دامن صحبت برچین ؛ **باب پانچوان مضرت مین غفلت کرنیکے اور بسبب اُسکے مطلوب کے ہاتہہ سے کہونے مین** ہے رائے دابشلیم نے برہمن سے کہا کہ تو نے داستان بیان کے فریب دشمن سے پرہیز کرنیکے اور اُنکے مکر و زور[5] کی مضرت سے احتراز کرنیکے کہ پردہ دوستی مین دشمنی کرتے ہین اُس سے بچنا واجب جانے اب التماس یہہ ہے کہ بیان فرما کہ اُسکی مثال کہ حصول مدعا مین جہد کرے اور جب مطلب حاصل ہو تو اُسے غفلت سے ضایع کردے برہمن نے زبان ثنا کہولی اور یہہ بیتین مولف کی بادشاہ کی دعا مین پڑہین **نظم** الٰہی تا رہے قایم یہہ آسمان و زمین ؛ الٰہی تا کہ رہے آفتاب و ماہ منیر ؛ فلک پہ تا ہین اختر زمین پہ آدم زاد ؛ الٰہی تا کہ رہے برق و رعد و ابر مطیر ؛ مژہ کو تیر کہین

[1] خیارہ بالکسر بادرنگ و بیز بمعنے زرکان ۱۲ ام
[2] مکر بکاف عجمی و کید بمعنے مکر و فریب ۱۲
[3] تضرع بروزن تکبر زای کردن ۱۲ ام
[4] رکاکت بفتح سست و ضعیف شدن ۱۲ ام
[5] زور بالضم فریب ۱۲

Marfat.com

اور کمان ابرو کو ہمیشہ یار کی زلفونکو تا لکہین زنجیر ؛ نگاہ یار ہو یا رب بلاے جان جبتک ؛ سواد چشم پر ہی تا ہو سہر تسخیر ؛ الہی شرق سے تا غرب تیرا حکم رہے ؛ کہا کرین تجہی سب آفتاب عالمگیر ؛ خاطر خطیر شاہنشاہی پر کہ مورد فیض نامتناہی ہے پوشیدہ نہین ہے کہ چیز کا حاصل کرنا آسان اور حفاظت اُسکی مشکل ہے کیونکہ بہت شخصونکو مساعد بخت کے باعث سے مشقت اور کلفت اور بے سعی اور بیرنج گنج مطلوب حاصل ہوا ہی مگر محافظت اُسکے سبب سے سُستی رائی نہین کر سکتے جو کوئی کہ پیر تا دور اندیشی سے بے نصیب ہے جو چیز کہ کسب سے یا بے کسب حاصل کریگا یقین ہے کہ تہوڑے سے عرصے مین وہ تلف اور تاراج ہو جائے جیسا کہ سنگ پشت کو بوزینہ سا محب بابرکت بیحد و جہد ہاتہہ آیا اور بے عقلی کے سبب ہاتہہ سے کہو دیا اور پہر جہل و حماقت کے جراحت سے کسیطرح التیام نپایا راے نے پوچہا کہ یہہ حکایت کسطرح پر ہے برہمن نے کہا حکایت سنگ پشت و بوزینہ جزیرہ بحر اخضر مین ایک گروہ بندروں کا تہا اور نام اُنکے بادشاہ کا کاردانا تہا کہ اُسکی بنائے ریاست نے سیاست کامل سے استحکام پایا تہا اور بنیاد اُسکی سلطنت کی حکم نافذ اور عدل مناسب سے استوار تہی اور رعایا اُسکی بدل احسان سے بستر رفاہ پر امن و امان سے آرام کرتی تہی اور اُن دیار کے باشندے اُسکی بخشش کا شکر زبان پر کہتے تہے لمولفہ بیت سب عالم کی بس اُس سے بہبود تہی خدا راضی خلق اُسسے خوشنود تہی ؛ ایک مراد دراز شادی و کامرانی سے بسر کی اور بہار جوانی کو خزان پیری اور ناتوانی تک پہنچایا اور آثار ضعف کے اعضاے بدن پر ظاہر ہوے سر و دل سے اور نور آنکہونسے بطرف ہوا اور نہال قوت کہ میوہ مراد دیتا تہا سموم عجز و بیچارگی سے پژمردگی لایا چراغ طرب بادتند آفت تعب سے بجہہ گیا اور بساط نشاط ہجوم امراض و غموم اعراض سے منطوی پیچیدہ ہوئی بیت شاطر پیران مجوی ۲ کہ آب رفتہ باز نیاید بجوی ؛ چو بر سر نشیند زپیری غبار ؛ دگر عیش صافی توقع مدار ؛ اور عادت روزگار غدار کی یہی ہی کہ طراوت گلستان جوانی کو خارستان پیری سے مبدل کر دیتا ہی کہ پہر وہ راحت دل کبہی حاصل نہین ہوتی ہی اور ہوے اصافی اُسکے غبار کدورت نا پیدا کرتی ہی بیت باشادیِ زمانہ غم بیشمار ہست ؛ در جام روزگار مے خوشگوار نیست ؛ یک کس بزیر گلبن نیلوفری کہ دید ؛ کز خون دیدہ عارض او لالہ زار نیست ؛ موافق اس مضمون کے مولف نے خوب کہا ہی بیت فائدہ یہی یہانکا نقصان ہے سنگ کہانے ہین ہار دار درخت ؛ وہ پیرزن شوہر کش کہ دنیا جسکا نام ہی عروسان نوجوان کے لباس مین اہل جہان کے سامنے جلوہ کرتی ہی اور زینت ناپائدار اور زیور بے اعتبار سے دل بیخبر دونے اپنے دام محبت مین کہینچتی ہی بیت بازیچہ ایست طفل فریب این متاع ہر ؛ بعقل مردمان کہ بر و مبتلا شدند ؛ اور اپنی آرایش بے اصل اور جلبنس کاسد کو بازار خریداری مین سو سو بناوٹ سے لاتی ہی جس نے کہ اُسکی خریداری کی اور عقدہ ازدواج مین کہینچا دست مراد اُسکا آغوش آرزو تک نہ پہنچا اور جس نے کہ اُسکو حبالہ وصال مین لیا ایک رات ہی حسب الخواہ کام دل اُس سے حاصل نہ کیا بیت جمیلہ ایست عروس جہان ولے میدان کہ این مخدرہ در عقد کس نمی آید ؛ اور کودک مزاج اتنا ہی نہین سمجہتے ہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے

Marfat.com

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ خلاصہ یہہ کہ کام حیات دنیا کا بجز لہو اور لعب کے اور نہین ہے اسپر بھی اپنی حماقت سے اوس سراپا آفت کے دام بلا مین عمد آپڑتے ہین اور اوسکی صورت پر فریب سے دلبستگی کرتے ہین اندا اوسکی خبث باطن اور سستی عہد اور ذمائمت طبع اور ناپاکی سیرت سے بیخبر ہوتے ہین اور خردمند کہ دیدۂ دل جسکا کحل الجواہر معرفت سے روشن ہوتا ہے وہ کبھی اوسکی مزخرفات فانی پر التفات نہین کرتے ہین اور دل کو طلب جاہ بیفائدہ مین پریشان نہین بناتے ہین بلکہ روی طلب جستجوئی دولت نا پائدار کیطرف کرتے ہین آمدم برسر مطلب یعنے ذکر اوسکی پیری وضعف کا افواہ خلق اللہ مین پڑا اور حشمت اور ہیبت پادشاہی مین نقصان فاحش ظاہر ہوا اور انواع ضعیف اور فتور نے ارکان شوکت شہریاری اور سطوت جہانبانی مین راہ پائی **بیت** دولت اگر دولت جمشید لیست ۔ موی سپید آیت نومید لیست ۔ اور اوس خاندان پادشاہی مین ایک جوان تازہ رو ہی کہ سعادت اوسکی پیشانی پر پیدا اور اطوار دولت اوسکی حرکات سے ہویدا تھی نشو و نما پائی ارکان دولت نے استحقاق رتبہ شہریاری اور استعداد منزلت جہانداری اوسمین دیکھی اور استقلال اسکا تقدیم امور سیاست ظالم گدازی اور تمہید رعایت رعیت نوازی مین جب بکمال خوبی مشاہدہ کیا ہر ایک کو اوس سے رجع پیدا ہونے لگی اور بایکدیگر سب صلاح کرتے تھے کہ اس جوان کے نہال عمر نے کہ جویبار ادب سے نشو و نما پائی ہی قابلیت اسکی رکھتا ہے کہ گلشن ملک اسکی آبیاری عادل سی سرسبز اور سیراب ہو تو بہتر ہے اور وہ جوان بھی میلان سب کا اپنی طرف دیکھ کے ہر ایک کو امیدوار خلعت و مزید مرتبت کرتا تھا آخر ایکدن سب خاص و عام نے اتفاق کر کے اوس پیر فرتوت کو کناری بٹھا کے کلید ملک و مال اوس جوان کے قبضہ اختیار مین سونپے ۔ لمؤلفہ **بیت** آسمان ہی تخت زرتبہ مین رافع ہو گیا ۔ مہر تابان سی سوا تاج مرصع ہو گیا ۔ بیچارہ کاردانا جب کہ اسطرح سے معزول ہوا اس عار کو گوارا نہ کر سکا بنا چاری جلای وطن اختیار کیا اور ایک جزیرہ مین کہ چشمہ آب اور میوۂ تر و خشک بہت تھا منزوی ہو کبھی اپنی تنہائی اور بیکسی پر روتا تھا اور کبھی تسلی دل اس مصرع سے کرتا تھا مصرع ہر کہ قانع شد بخشک و ترش بجز و بہر است اور اوسی بیشہ مین پیشہ قناعت کو اپنا پیشوا کر کے ریاضت و عبادت معبود مین مشغول رہا کرتا تھا اور روز و شب تدارک اوقات مافات کو غرور سرور سلطنت مین برباد دیا کرتا تھا اور تدبیر توشہ عقبیٰ توبہ و استغفار سے کرتا تھا اور جز نگار کہ ظلمت شب شباب مین آئینہ سینہ پر بیٹھا تھا مصقلہ صبح پیری سے دفع کرتا تھا اور واسطے تنبیہ نفس غفلت شعار کی یہ شعر گویا کا تکرار کرتا تھا **بیت** سپید ہو گئے موی سیاہ غفلت چھوڑ ۔ ہوئی ہے صبح گئی دم چراغ ہستی ہے ۔ ایکدن کاردانا انجیر کے درخت پر بیٹھا ہوا انجیر کھا رہا تھا کہ ناگاہ ایک انجیر ہاتھ سے چھوٹا اور اوس درخت کے تلے ایک چشمہ پانی کا تھا اوسمین گرا صدا اسکی بندر کے کان مین آئی تو اوسی بہت بھائی اسلیے بار بار انجیر اوس پانی مین چھوڑتا تھا اور اوسکی صدا سے محظوظ ہوتا تھا اتفاقاً ایک سنگ پشت دریا سے سیر کرتا ہوا اوس چشمے مین دو دن سے وارد تھا

لہ آبلہ اور نہین ہی
یہ زندگی دنیا کی
ہر کہ اس کو دوا
لہ
ذات نفس نفیسہ کہ
در زبان دیگر نفس نہ
لہ مزخرفات نفیس کہ
دفع شود بر قیاس
لہ
بطل و ابطال کردہ
لہ
مزخرفی نفیس تر از
اخروٹ بلکہ گردکان
لہ ۵ نامات
بچہ جلابی
لہ

Marfat.com

اور بوزینہ جو واسطے تلذذ صدا کے انجیر اوسمین گرا تا نہا تو سنگ پشت اوسی فتوح غیبی جان کے کہا تا جاتا نہا اور حمد خدا
کرتا نہا کہ بے مشقت ایسی نعمت عظمیٰ اللہ نے عنایت فرمائی اور دلمین ممنون ہوتا تھا کہ یہہ بندر مجہی مہمان جان کے
یہ انجیر گراتا ہے سبحان اللہ کیا مردمی اور مہمان نواز ہے اور یہ خیال کیا کہ اس شخص نے بی سابقہ معرفت بیر حقیں یہ مرحمت
فرمائی ہے اگر واسطہ محبت اور وسیلہ مودت مستحکم ہوجاے تو کیا کچھ احسان اور مروت کریگا اوس قطع نظر فوایدِ دنیاسی مصاحبت
ایسی شخص کی کہ مکارم اخلاق اور محاسن اشفاق جسکی طینت مین اسد رجہ داخل ہین اور قلم کرم الٰہی بے آیت جوانمردی و فتوت
اس کثرت سے اسکے صفحہ ہمت پر لکہی ہے پس ایسا شخص مغتنمات روزگار سے ہے ہر آئینہ اسکی مصاحبہ محبت سی زنگ ملال
باطن آئینہ دل سے محو ہو جائیگا اور ایسی خداشناس کے نور سی ظلمت شب دیجور حوادث روزگار کو اپنی خاطر سی دور کرنا ضرور ہے
مصرعہ از خدا میطلبم صحبت روشن رائی پس اسکے بعد عزم محبت بالجزم کرکے زبان تحیۃ و دعا کہولی اور آرزوی ملازمت
بعد التماس عرض کی بوزینہ نے جواب سلام آداب تمام سی دیکر کہا مصرعہ ای آمدنت باعث آبادی ما اور یہ کہا کہ میں بھی
بدل و جان مشتاق تیری صحبت بابرکت کا ہون کیونکہ رغبت اختلاط رفیقان کامل اور خواہش صحبت یاران عاقل خصایل پسندیدہ
اور صفات برگزیدہ سے ہے اور جو کوئی کہ دوست حقیقی اور برادر دینی رکہتا ہی دونون جہانمین عاقبت اوسکی ہر فرازیکا ہتا ہی
نظم جسنے کہ سعید یار پایا ☆ کونین مین اقتدار پایا پس دولت کے حصول کی خوشی کیا خوش وہ ہے کہ سعید یار پایا پس سنگ پشت
نے کہا اگرچہ مین حوصلہ دوستی اور ہمصحبتی کرتا ہون مگر یہ نہین جانتا ہون کہ قابلیت اسکی رکہتا ہون کہ نہین بوزینہ نے کہا کہ حکما
نے باب دوستی مین میزان رکہی ہے یعنی لازم ہے کہ کوئی بے دوست نرہے مگر ہر کسیکو دوست بہی نجانے پر تین گروہ سی دوستی ضرور
ہے ایک فرقہ علما و فقرا کا انکی برکت صحبت سی سعادت دارین حاصل ہوتی ہی دوسرے اہل کرم اور اخلاق کہ دوستونکی خطا چہپانا انکی
عادت ہو اور نیک سلوک بتانے مین دریغ نکرتے ہون تیسرے وہ لوگ کہ بغیر غرض اور بے طمع دنیا کے دوست ہون اور نیا انکی
دوستی کی صدق و صفا اور مروت و وفا پر مستحکم ہو اور احتراز کرنا تین گروہ کی دوستی سی واجب ہے ایک فاسقون اور فاجرون
کہ ہمت اونکی نفس پرستی اور شیطان کی پیروی پر مصروف ہو کہ محبت ایسی لوگونکی دین کے زحمت کا باعث ہوتی ہے دوسرے
دروغگو اور تمام کہ صحبت انکی عذاب الیم اور معاشرت انکی بلاے عظیم لاتی ہے کہ ہمیشہ ایک کی باتین دوسرے ساختہ کہتی
ہین اور یہ پیغام وحشت انگیز اور فتنہ آمیز اور ونکی طرف سی خلاف راستی کے دوسرے کہتے ہین تیسرے ابلہ اور بیخرد کہ جلب
منفعت اور دفع مضرت مین امتیاز نہین کرسکتے ہین انپر اعتماد کرنا زنہار نہ چاہیے کیونکہ اکثر ہوگا کہ انکی صلاح پر جسکو
عین خیر و نفع سمجہا جائیگا وہ محض شر اور ضرر ہوگا اسیواسطے یہ مثل مشہور ہے کہ دوست نادان بدتر دشمن دانا
سے ہے کیونکہ دشمن عاقل دور اندیشی کے سبب سے جبتک فرصت وقت کی کماحقہ نپائیگا قدم آگے نہ بڑہائیگا

Marfat.com

اور دوست نادان کہ دولت دانش سے بے بہرہ ہوتا ہے ہرچند کسی امر مین مددگاری کرے مفید مطلب نہین ہونیکی اور اگر اسکی رائے پر کوئی اعتماد کرے تو غالب ہے کہ اُسکی رائے صواب مضیق خطر مین گرفتار کرے جیساکہ بندر کی دوستی پر بادشاہ کشمیر نے اعتماد کیا اور گرداب ہلاکت مین پڑا اور دزد کہ دشمن دانا تہا اگر اُسوقت حفاظت نکرتا تو تدارک اُس قضیے کا تدبیر پذیر نہوتا سنگ پشت نے پوچہا کہ یہہ قصہ کسطرح پر تہا حکایت بوزنہ و بادشاہ کشمیر و دزد کار دانا نے کہا کہ ولایت کشمیر مین بادشاہ تہا کہ ایک بندر کو بہت عزیز رکہتا تہا اور جانتا تہا کہ آفت کے وقت یہہ میرے کام آئیگا اسلیے اُسکی پرورش مین زیادہ تر مصروف رہتا تہا اور اُسکا بہی یہہ حال تہا کہ تمام شب کٹار ہاتہہ مین سرہانے بادشاہ کے تادم صبح کہڑا رہتا تہا بلکہ تمام شب پلک سے پلک نہ لگاتا تہا قضارا ایک دزد دانا ولایت دوردست سے اُس شہر مین وارد ہوا شب کو لباس عیاری پہن کے شہر مین گشت کرتا تہا کہ اور دزد بیخبر اور کم تجربہ بہی باشندہ اُسی شہر کا اسی فکر مین گہر سے نکلا تہا اتفاقاً اُن دونون مین ملاقات ہوئی اور بسبب جنسیت کے باہم متفق ہوے دزد مسافر نے پوچہا کہ کسطرح چلنا صلاح ہے اور کسکے گہر مین نقب دینا مناسب دزد نادان نے کہا کہ رئیس شہر کے اصطبل مین ایک اسپ تیز رفتار باد کردار ہے اور رئیس اُسکو نہایت عزیز رکہتا ہے اسلئے شب کو زنجیرین اُسکے پانو مین ڈالتے ہین اور چوکیدار ہی معین رہتے ہین اگر اُس اسپ کو پائین تو شیشہ گر کی دکان سے شیشہ گران قیمت چرائین اور اُسپر بار کرکے اور شہر مین لیجائین دزد دانا اس بات کو سنکے متحیر ہوا چاہتا تہا کہ اس حال کو مشروحاً پوچہے اور اعتراض کرے کہ ناگاہ کوتوال مع جمعیت سپاہ سامنے سے آیا دزد دانا حیلے سے ایک کنارے ہوگیا اور دزد بیخبر گرفتار ہوا کوتوال نے پوچہا کہ تو کون ہے اور کہان جاتا تہا اُس نے جواب دیا کہ مین چور ہون اور ارادہ یہہ تہا کہ گہوڑا رئیس کا چرا کے اور دکان شیشہ گر کی توڑ کے شیشہ گران قیمت اُسپر بار کرکے گہر کو لیجاؤن کوتوال ہنسا اور کہا کہ اچہا چور ہے تو کہ ایسا عزیز گہوڑا کہ بادشاہ کے چوکیدار جسپر مقرر ہین اُسے چرالے اور شیشہ کہ دو دانگ کو بکتا ہے اُسپر بار کرکے اور آپکو معرض ہلاکت مین ڈالے شاید کہ شاعر نے یہہ مصرع تیری ہی شان مین کہا ہے مصرع عزیز بنخرید و بجائز ازان قدرش بمیدانی یہ اگر ارتکاب ایسے مخاطرہ کا خزانہ بادشاہی کیواسطے کرتا تو البتہ سزاوار تہا یہہ کہکر ہاتہہ اُسکے باندہے اور زندان کی طرف کہینچا دزد زیرک کو یہہ سب حکایت کوتوال اور چور کی سنکے تجربہ حاصل ہوا اور دلمین کہا کہ یہہ چور دوست نادان تہا اور کوتوال دشمن دانا دوست احمق مجہے ورطہ ہلاکت مین ڈالتا تہا اگر یہہ دشمن دانا نہوتا تو کام ہاتہہ سے جا چکا تہا اب جیساکہ کوتوال کہہ گیا ہے ارادہ خزانہ بادشاہی کا مناسب ہے، شاید مقصود کلی حاصل ہو اسکے بعد آہستہ آہستہ قصر بادشاہی کے نزدیک آیا اور نقب دینا شروع کیا تمام شب امید خزانہ مین سنگ دیوار کو تیشہ فولاد سے کاٹا کیا ہنوز عیاں شب سو آفتاب نے برج شرق سے تا نقب نہین پہنچائی تہی کہ دزد زیرک کی نقب انتہا کو پہنچی اتفاقاً جو مقام کہ بادشاہ کے خوابگاہ کا تہا اُسی جگہہ نقب نکلی دیکہا

ح ۱ یعنی جلد ۱ صفحہ ۱۱۱

Marfat.com

کہ بادشاہ تخت پر سوتا ہی اور سامانجمل گران قیمت مسند شاہی پر رکھا ہی اور شمعین کافوری روشن ہین جو رنے نظر غور سے دیکھا
کہ ایک بندر کٹار ہاتھہ مین لیے سرہانے بادشاہ کے ٹہلتا ہی اور چپ و راست بہوشیاری تمام دیکھہ رہا ہی جو یہہ حال دیکھکر متحیر ہوا اور کہا کہ یہ
سانحہ او ہی کہ بندر کٹار ہاتھہ مین لیے اس طرح پاسبانی کرتا ہی ہنوز اسی تحیر مین تہا کہ کچھا چوٹیونکا چہت سے بادشاہ کے سینہ پر گرا
بادشاہ نے خواب غفلت سے ہاتھہ اپنے سینے پر مارا بوزینہ دور کے نزدیک آیا دیکھا کہ چونٹیان بادشاہ کے سینے پر بھرتی ہین نہایت
غضبناک ہوا کہ مجسا پاسبان موجود ہے اور یہہ چونٹیان ایسی بے ادب ہین کہ انہون نے بادشاہ کے سینے پر پانہ رکہا
اس حمیت سے رگ جاہلیت اسکی حرکت مین آئی چاہتا تہا کہ کٹار چونٹیون پر مارے پس اس صورت مین کام بادشاہ کا ضرور
تمام ہوجاتا کہ چور چلایا کہ او احمق بے باک ہاتھہ کو تہام کہ جہان کو برباد کیا چاہتا ہی یہہ کہکر حسبت کرکے اور بندر کا
ہاتھہ مضبوط پکڑا بادشاہ نعرۂ دزد اور غرش بوزینہ سے جاگ پڑا اور یہہ حال مشاہدہ کیا چور سے پوچھا کہ تو کون ہے
چور نے کہا کہ تیرا دشمن دانا ہون اور واسطے طلب مال کے آیا تہا مین اگر ایک لحظہ بہی تیری حفاظت مین اہمال کرتا تو ابہی دانے
جہان کو خون سے لال کردیا ہوتا بادشاہ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور کہا سچ ہی اگر عنایت ایزدی امداد نکرتی تو چور کیون مہربان ہوتا
اسکے بعد چور کو سرفراز کرکے اپنا مقرب کیا اور بوزینہ کو زنجیر مین باندہکے اصطبل کو بہیجدیا اب اسکو قیاس کیا چاہیے کہ چور
تمام شب اس امید پر کمر باندہی تہا کہ اگر قابو پائے تو خزانۂ بادشاہی کو چورائے لیکن دانش جو اسکے بر مین تہی اسلیے تاج دولت اسکے
سر پر رکہا گیا اور بندر کہ محرم اسرار اور باوقار تہا مگر خار نادانی کہ اسکے دامن سے الجہا ہوا تہا اسلیے لباس حرمت اسکے بر سے اتارا
گیا فائدہ اس مثل کا یہہ ہے کہ مرد عاقل کو لازم ہی کہ دوستی دانشمند سے کری اور صحبت نادان سے کوسون بہاگے پشت نے جو یہہ
حکایت کہ مشتمل فوائد بیشمار پر ہی سنی تو یہہ کہا کہ اے دریائے دانش تو نے میرے کانونکو گوہر شاہوار حکمت سے زینت بخشی اب یہہ فرما
کہ دوست کیتنے طرح کے ہین کاردانا نے کہا کہ حکمانے تین طرح کے دوست تحقیق کیے ہین بعضے غذا کے مانند ہین کہ انسے کسیطرح چہٹکارا
نہین ہے اور بے مشاہدہ انکے جمال کی شمع صحبت روشن نہین ہوتی ہی مصرعہ چراغ خانۂ دل روے یار ست ؛ اور بعضے مانند
دوا کے ہین کہ انکی کہین احتیاج ہوتی ہی اور بعضے درد کے مانند ہین کہ رنج پہنچاتے ہین وہ لوگ ہین کہ اہل نفاق اور دورو
ہین کہ ادہر زبان سے دوستی کا دعوے کرتے ہین اور کبہی ظاہر داری کے لیے کچہہ کام بہی آتے ہین اور مطلب اس سے دہوکا دینا اور غافل
کرنا ہوتا ہی اور ادہر تمہارے مخالفون سے راہ و رسم رکہتے ہین اور ہر دم ایذا رسانی کی فکر مین رہتے ہین پس عاقل وہ ہی کہ ایسے
دشمنون سے کہ ظاہر مین دوست اور باطن مین دشمن ہین پرہیز و احتیاط تمام کری اور دوستان خالص اور رفیقان مخلص کا
آرزومند رہے سنگ پشت نے کہا کہ رفیق خالص اور دوست مخلص کو کسطرح پہچانے بندر نے کہا کہ جسمین چہ خصلتین پائی جائین
اسکی دوستی مین کبہی قصور نہوگا اول یہہ کہ اگر تیرا عیب دیکہے اسے کسی سے ظاہر کری دوسرے یہہ کہ اگر تیرے ہنر سے آگاہ ہو اسے دو چند

Marfat.com

کرکے لوگونمین بیان کرے تیسرے یہ کہ تجھپر احسان کرے تو اوسے ظاہر مین زبان پر نہ لائے اور دلمین بھی
حساب نرکھے چوتھے یہ کہ اگر تجھسے نفع پائے تو اوسی دم فراموش نکرے پانچوین یہ اگر بیاحتیاطی کوئی قصور تجھسے صادر ہوا تو سپر خشم
آلود اور ازجا رفتہ نہو جائے چھٹے یہ کہ اگر تو عذر کرے اوسی قبول کرے جو کہ ان صفتون کے ساتھ متصف نہو وہ
ہرگز دوستی کے لایق نہین ہے اور اس زمانے مین دوست باصفا خلم کیمیار کہتا ہے اور محبت بیغرض کے عنقا
کیطرح چشم عالم سے نہان ہے سنگ پشت نے کہا اگرچہ اپنی ثنا اپنے منہ سے نازیبا ہے لیکن گمان یہ ہے کہ اگر تو مجھی اپنی دوستی
مین سرفراز کرے اور طوق منت کا میری گردن مین ڈالے تو ما دام الحیات مراسم دوستی مین ثابت قدم رہون اور کوئی نکتہ آداب
محبت سنی فروگزاشت نکرون بندر نے درخت سے نیچے اوتر کر باہم معانقہ کیا اور عہد و پیمان آشنائی مستحکم باندہا اسکے بعد دونون
مسرور ہوئے اور وحشت غربت بندر کے دل سے کم ہوئی اور سنگ پشت بھی خرسند ہوا اور ہر روز بہانہ دوستی نشو و نما کرتا جاتا تہا اور
گلشن باری دمبدم رونق و طراوت بصد تازگی پاتا تہا آخر یہانتک نوبت پہنچی کہ بندر ملک اور بادشاہی کا غم بھول گیا اور
سنگ پشت نے اہل و عیال اور مسکن و دیار اپنا فراموش کیا اور دونون یہ بیت مولف کی تکرار کرتے تہے بیت ابنہین حسرت
کوئی جو ملگئی ہم یار سی یہ کونسی دولت ہی بہتر دولت دیدار سے ہے جبکہ اسبات کو زیادہ عرصہ ہوا مادہ سنگ پشت کی
فراق یار سے بیقرار ہوئی اور سمجھی کہ شاید وہ ہلاک ہوگیا مطلق سراغ نہین پایا جاتا ہے نہایت بیتابی کرتی تہی اور رات
دن روتی تہی آخر یہ حکایت المناک اوسنے ایک ہمقوم سے بیان کی اوسنے کہا کہ معلوم نہین کہ اوسپر کیا حادثہ ہوا اگر زندہ ہوتا
تو کیونکر بیٹھ رہتا لیکن خبر مفصل معلوم ہو جاتی تو صبر آتا اوسنے کہا کہ ای خواہر مہربان اگر مجھے اس امر مین ہمتہم اور رسوا
نکری اور غماز نہ جانے تو حال مفصل تجھسے کہدون اوسنے کہا کہ ای برادر قول تیرا کبھی تہمت سے آلودہ نہین ہوا ہے
اور نقد محبت و صدق مودت تیرا بارہا محک امتحان پر آزمایا تو تمامی عیار کامل پایا ہے جو کچھ تو کہیگا وہ مقرر سچ ہوگا اور تو
تیرا کسی پر ظاہر نہونے پائیگا اوسنے کہا کہ مینے تحقیق سنا ہے کہ شوہر تیرا ایک بندر کا یار ہوا ہے اور جان و مال اور اہل و عیال
سب اوسکی دوستی پر قربان کر چکا ہے اب وہ کیسکو اوسکی صحبت کے برابر عزیز نہین رکہتا ہے مادہ سنگ پشت کی اہانت
کے سنتی ہی آتش غیرت سی جل گئی اور جہانتک زبان نے یاری دی واویلا اور شکایت روزگار اور گلہ شوہر غدار کا کرتی ہتی
اس سنگ پشت نے کہا کہ گریہ وزاری اور زبان درازی سے کیا حاصل کچھ تدبیر کرو کہ جس سے حصول مطلب متصور ہو آخر بحکم اللہ یحدث بعد ذلک امرا
کے حیلہ تدبیر سے کوشش کرنے لگے قول فیصل اسپر قرار پایا کہ جبتک بوزینہ ہلاک نہ کیا جائیگا مقصود ہاتھ نہ آئیگا اس
سنگ پشت کی صلاح سے مادہ سنگ پشت کی بیمار ہے اور پیغام سنگ پشت کے پاس بہیجا اور یہ کہا بیت یار دا گر سر بر سیدن
بیارم است ۔ گو بیا خوش کہ ہنوزش نفسی مے آید ۔ سنگ پشت نے خبر ناتوانی اور نیم جانی مادہ کے سن کے بوزینہ سے

Marfat.com

اجازت عیادت کی چاہی بندر نے کہا کہ ای یار مجبورانہ رخصت دیتا ہون مگر ایسا نہو کہ اپنے فراق سے مجھ ناتوان کو
شربت مرگ چکھائی تو کہ تیری صحبت کے بغیر میری زندگانی دشوار ہے سنگ پشت نے کہا کہ ای مونس جدای تیری
الیدم کے عذاب صد سالہ سے مجھپر زیادہ ہے لیکن وہ کمبخت جان بلب ہے لوگ مجھی مطعون کرین گے کہ مرتے دم بھی اسنے نہ پوچھا
البتہ اپنی قوم مین بدنام ہونگا سو اب دو حال سے خالی نہین ہے یا صحبت پاتی ہے یا مرتے ہی بعد ان دونون صورتونکی مجھے
اپنی خدمتین بجا لاؤ دوست اور اقربا جمع ہوئے اور بانواع شکایت پیش آئی مادہ کو دیکھا کہ بستر ہلاکت پر پڑی ہی اس نے ہر چند
دلجوئی کی اور نرمی سے پیش آیا مادہ نے جواب نہ دیا اور آنکھ ملا کر نہ دیکھا وہ سنگ پشت کہ سب تدبیر باندھے ہوئے
اوسکی تہی آوس سے اس سنگ پشت نے پوچھا کہ یہ بیمار کیون منھ سے نہین بولتی ہے اور مانی الضمیر اپنا مجھ پریشان حال سے کیون نہین
کہتی اسنے آہ سرد کھینچی اور کہا کہ جو بیمار کہ زندگی سے مایوس اور جو درمند کہ دوا سے ناامید ہو خصوصت ایک نفس کی کیونکر اوسے
دشوار نہو اور اسکی قوت سے سامان گفت وشنید کا درست کرے سنگ پشت نے کہا کہ کونسی دوا ہے کہ اس دیار مین
پیدا نہین ہوسکتی ہے جلد بتا کہ مین اوسکی جستجو مین بحر وبر ایک کرکے پیدا کرون بیمار نے جواب دیا کہ یہ درد مخصوص واسطے عورات
کے ہے کہ رحم مین حادث ہوتا ہے کوئی دوا اسکی جہان مین نہین ہے الا بندر کا دل سنگ پشت نے کہا کہ یہ کہانسی پیدا
ہوا اوسنے کہا کہ مین آپ جانتی ہون کہ نہ یہہ پیدا ہوگا اور نہ مین جیونگی کچھ مینے تجھے علاج کیواسطے نہین بلایا ہی
بلکہ دیدار واپسین کی آرزومند تھی کہ امید صحت بالکل منقطع ہی **بیت** بجز خون جگر بتے در خورد در خود نمی بینم ؎ بجز
غم راحتی در روزگار خود نمی یابم بہ اسبات کو سنکے رنج سنگ پشت کا زیادہ ہوا اور از بس المناک ہوکر نالہ کیا اور یہ مین
کہا کہ سوائے ہلاکت بوزنیہ کے چارہ کار دشوار ہی اور عقل نصیحت کرتی ہی کہ ای سنگ پشت البسی یا عزیز کو دغا سی ہلاک کرنا مروت و
فتوت سی دور ہی حیف ہی کہ ایک زن خیرہ نفس کے واسطے البسی نفس شریف کو برباد کرنا خدا کی رحمت سی دور پڑنا ہے اور نفس
بدآموز بدراہ کرتا تھا کہ عورت سے آبادی گھر کی اور قوام معیشت اور سرانجام روزگار اور محافظت نقد اور جنس کے متعلق ہے
پس اوس سے ہاتھ اوٹھانا ایک آشنائی چندروزہ کے واسطے کہ وہ بھی غیر جنس ہے خانہ بربادی کرنا سخت نادانی ہے **بیت** بحق
صحبت دیرین کہ خاک یار قدیم ؎ ہزار بار بہ از خون دوستان تو است ؎ آخر الامر بعد تعمل و قتال نفس اور عقل کے
اسپر وار پایا کہ شیشہ وفا کو سنگ عداری سے توڑے اور پلہ میزان ہوا داری کو مکر و دغا سے سبک سنگ
کرے مگر احمق یہ نہ سمجھا کہ عیب بے وفائی کا وہ شفاوت ہے کہ دافع اوسکا سوائے پیشانی سید ولتون کے اور جگہ نہین دیا
جاتا ہے اور عیب پیمان شکنی کا وہ مذلت ہے کہ بجز لوح جبین خاک نہر فنکی ہا در جگہ لکھا جاتا ہے اور جو کوئی کہ فریب
ونفاق سے منسوب ہوا صاحبدل اسپل اوسکی صحبت کا کبھی نہین کرتے ہین اور سبب کہ بدعہدی اور بیوفائی

Marfat.com

پائی وہ کبھی عزیز دل اور محل اعتماد نہین ہوتا ہی بلکہ اجتناب اُسکے قول و فعل اور ملاقات سے عاقل سمجھتے ہین بیت پیر یمان شکن مین کہ زو دانش خویش باد ؛ گفت پرہیز کن از صحبت پیمان شکنان ؛ سنگ پشت نے جبکہ ارادہ بندر کی ہلاکت کا مصمم کیا نسمجھا کہ تا اُسے مسکن پر نلاؤن گا مدعا حاصل نہوگا اس ارادہ پر بندر کے پاس آیا بندر ازبسکہ متمنی اُسکی ملاقات کا تھا دیکھہی ہی خوش ہوا اور مبالغہ تمنای اشتیاق اپنا بصد زبان بیان کیا اور یہہ بیت تکرار کرتا تھا بیت جان بلب ہجر مین تھا شکر میرا یار آیا ؛ ہوگئی مجکو شفا شربت دیدار آیا ؛ اور خبر زن و فرزند سے مجھے فرحت ہوتی اگر گونہ بھی صورت راحت کی پیش آتی تھی تو فورا یاد تیری مبدل برنج کرد التی تھی باعث یہہ کہ خیال آتا تھا کہ ای بیمروت تو اس جگہ گلشن فراغت مین مسند عیش پر بیٹھا ہی اور یار و فادار تیرا خار ستان غربت مین خاک پر بستر رکھتا ہی مروت سے کتنا دور ہے اسلیے یہہ عرض کرنیکو آیا ہون کہ ایک تو اہل و عیال میرے تیری قدم دیکھنے کے اشتیاق مین بیقرار ہین دوسرے عورت کی بیماری نکرون تو مطعون خویش و اقربا ہوتا ہون اور اگر بغیر تیرے وہان رہون تو رہ نہین سکتا ہون پس اگر تو مجھے اور میرے گھر کو اپنا سمجھتا ہی تو اپنے مقدم سے میرا کلبہ تاریک منور فرما اور عزیز اور اقربا میرے کہ وہ حقیقت مین تیرے اقربا ہین نہین اپنے دیدار سے سرفرازی بخش اور تیرے قدم کی بدولت میرے بلکہ میری سب قوم کی عزت افزائی بھی ہوتی ہی اور میری قبول دعوت سے رتبہ تیرا کچھہ کم نہوگا بوزینہ نے کہا کہ اس تکلفات سے درگذر کہ جب سلسلہ محبت کا باہم مستحکم ہوا رسم مہمانی اور مراسم میزبانی کی جیسا کہ اہل رسم کی عادت ہے فضول ہین بدترین دوستون کے وہ ہین کہ جنکی جہت سے تکلف اور تکلیف کی نوبت پہنچے مصرعہ تکلف گر نباشد خوش تر ان زیست ؛ اور مین تیری دوستی کو سرمایہ زندگانی جانتا ہون کہ مکارم اخلاق تیرے مجھے ہزار نعمت سے زیادہ ہین کہ مین وطن و مسکن اور عشرت مملکت اور حشم و خدم سے دور پڑا تھا اور وحشت و خواری و دور و ذلت تنہائی مین مبتلا تھا جامع المتفرقین نے تیرے یمن صحبت سے منت تازہ مجھپر رکھی کہ بلای رنج و محنت سے رستگاری پاکے تیری نسبت سے فیضیاب ہوا اور سب کرتب غربت میری دل سے محو ہوگئی بموجب اس بیت کے بیت یار ہو جسکا پس ہر رنج غربت کا نہین ؛ ہی اگر غربت تو ہو پر رنج فرقت کا نہین ان مقدمات کے سبب سے حق تیرا میری گردن پر بہت ہے اور یہہ رسمیات عرفی واسطے انکے مقرر ہین جو محبت دلی سے بہرہ نہ رکھتے ہین بیت بے تکلف دوست مے باید کہ باشد زان دوست ؛ درمیان رسم تکلف گر نباشد گو مباش ؛ سنگ پشت نے کہا کہ اے دوست بیریا غرض اس عرض سے فقط لوازم ضیافت کی رعایت منظور نہین ہے بلکہ مدعائے خاص یہہ ہے کہ ویسی صورت قرار پائے کہ اس جگہہ خواہ اُس جگہہ ہو پر ایک دم کی جدائی اُس مین متصور نہ ہو بیت گر ہو یا باغ ہو یا کوہ ہو یا صحرا ہو ؛ پر جدا مجھسے نہ لک آن دہ مہ سیما ہو

Marfat.com

بندر نے کہا کہ راہ محبت مین مسئلہ قرب و بعد نہین ہی اگر دوستون مین بعد المشرقین کا اتفاق ہو مگر تسلی باہمد گر کبھی یاد کرلیتے ہین حاصل ہوتی ہی کہ راحت دل ایک کو دوسرے کے تصور جمال سے ملتی رہتی ہی پس دوری صوری خیالات معنوی کے مانع نہین ہوسکتی ہی بیت قرب روحانی اگر ہست میان من و دوست ؛ چہ تفاوت کند ار بعد مکانے باشد ؛ سنگ پشت نے تضرع کرنا شروع کیا کہ اے یار اگر یہہ عرض اس جان نثار کی قبول فرمائی تو نے تو عزت میری سب ابنای جنس کے آگے خاک مین ملجائیگی بندر نے کہا کہ طلب رضائے دوست شریعت مروت مین واجب ہے اور مین خاطر شکنی تیری کسیطرح گوارا نہ کرون گا زیارت اور ملاقات تیرے اقربا کی اسنا تو انکی راحت جان ہی ولیکن گذرنا میرا اس دریاے بے پایان سے کہ مابین اس بیشہ کے اور تیرے جزیرے کے حائل ہے بہت عسیر ہے سنگ پشت نے کہا خاطر جمع رکھہ کہ اپنی پشت پر تجھے سوار کرکے بآسانی تمام لیجاؤنگا کہ اصلا کسیطرح کی تکلیف نہ پہنچے گی ناچار بندر نے قبول کیا کہ مین حاضر ہون جسطرح چاہہ لیچل سنگ پشت جلد یہی اپنی پشت پر سوار کرکے روانہ ہوا جبکہ وسط دریا مین پہنچا اندیشہ کیا کہ مین ایسے آشنائے بیریا سے یہہ کیا حرکت کرتا ہون کہ نتیجہ جسکا سوا بدنامی اور رسیاہی کے اور کچھہ نہین ہی اور ایک زن ناقص العقل کیواسطے دوست سراپا خرد سے دغا کرنا عادت ابرار سے بہت دور ہی دشیطانکی خوشنودی کیواسطے سرشتہ رضاے رحمان ہاتھہ سے عمداً چھوڑنا سراپا عقل کا قصور ہے اس فکر مین جا بجا پانین کہڑا ہوتا تہا اور نفس اور عقل سے بحث کرتا تہا اور آثار تردد صاف اسکے حرکات اور سکنات سے ظاہر ہوتے تہے بوزینہ سمجھا کہ یہہ حال اسکا بے سبب نہین ہے پوچھا کہ اے دوست باعث تفکر کیا ہی سنگ پشت نے کہا کہ یہہ کیونکر سمجھا تو کہ مین متفکر ہون بندر نے کہا کہ اے دوست تیرے تردد حرکات و سکنات اسپر گواہ ہین کہ تجھے اپنے نفس سے کچھہ بحث ہی لیکن تو تردد نکر اور اگر میری دوستی پر تجھے اعتماد ہی تو بلا تکلف مجھسے فرما کہ اگر جان تک تیری کام آئیگی تو بہی قصور نکرونگا سنگ پشت نے کہا مجھے تردد یہہ ہے کہ جفت کی بیماریکے سبب سے لوازم مہمانداری جیسا کہ چاہیے ادا نہو سکینگے تو کسقدر ندامت اٹھاؤنگا پس بموجب اس مصرع کے ع اگر گناہ بخشند شرمساری ہست ؛ بوزینہ نے کہا کہ اگر مجھے دوست صادق جانتا ہی تو بیگانوں کی طرح رسمیان مہمانداریسے درگذر کہ یہہ بات طریقہ آشنائی اور اتحاد کے منافی ہی بیت بیگانہ را برسم تکلف کنند دوست ؛ آنجا کہ دوستی ست تکلف چہ حاجت ست ؛ سنگ پشت اور تہوڑی دور چلا اور پہر کہڑا ہوا اور دلمین کہا کہ عورت مجکو پیمان شکنی پر آمادہ کرتی ہی اور عقل ناصواب اندیش اور بیوفا کیش کی بات پر عمل کرنا روش خردمندی سے بہت بعید ہے اور صواب دید زنان براہ نامردی اختیار کرنا مذہب اہل انت مین لعد نزدیک اہل دین و دیانت کے بڑی بدعملی ہے بیت مباد اکس کہ از زن مہر جوید ؛ کہ از شورہ زمین گل ہا نروید ؛ یہہ دلمین کہکر پہر توقف کیا بدگمانی بوزینہ کی اور زیادہ ہوئی اضطرار مین آیا اور دلمین کہا کہ جب دوست کے دلمین شک پائے تو تدبیر صائب کی پناہ مین جائے یعنے رفق اور مدارا سے اسکو مخلوط کرنا واجب ہے اگر یہہ بیگانی میرے

Marfat.com

یقین کو پہنچی تو اوسکی بد اندیشی سے روبہ سلامت لیگیا اور اگر اس گمان مین خطا پڑی تو احتیاط کی راہ سے کوئی عیب لاحق نہین ہوتا ہے **بیت** گر او یار است خوش ایمن بخفتی ۔ ور گرچہ باطلست از کمتر بستی ۔ اسکے بعد سنگ پشت سے کہا کہ ای یار سچ بتا کہ یہ کیا ہی کہ ہر ساعت تو تو سن خیال کو میدان فکر مین دوڑاتا ہی اور ہر دم غواص وہم تیرا دریای حیرتین غوطہ مارتا ہی سنگ پشت نے کہا کہ ای برادر معذور ہون کہ ناتوانی اور پریشانی نے زن و فرزند کے مجھے متفکر کر رکھا ہے بوزینہ نے کہا کہ تفکر بیمار کے حق مین کہ بیمار ہونا آسان اور بیمارداری مشکل ہے بھلا یہ کہہ کہ بیماری اوسے کیا ہے اور معالجہ اسکا کس دوا سے قرار پایا ہے کیونکہ ہر درد کے واسطے دوا معین ہے اور واسطے ہر رنج کے وجہ شفا کی حکیم مطلق نے قرار دی ہی اطبار سیحا دم سے رجوع کرنا چاہیئے جو کچھ وہ ایما کرین اوسکا تدارک کرنا لازم ہی سنگ پشت نے کہا کہ رجوع طبیب نفس سے ہے اور اوسنے دوا بھی بتائی ہے مگر ہاتھ آنا اوسکا خیلے دشوار ہی بوزینہ نے کہا وہ کونسی دوا ہے کہ عطارونکی دوکان اور دوا فروشونکے خریطے مین نہین ہے اگر تو بیان کرے اور شاید میرے تلاش سے بہم پہونچے تو اچھا ہی سنگ پشت نے سادہ دلی سے کہا کہ وہ دوا کمیاب ہے جسکے باعث سے تین گرداب تفکر مین گرفتار ہین یعنی وہ دل بوزینے کا ہی بس سنتے کے ساتھ ہی دود سودا بوزینے کے دماغ مین پیدا ہوا اور آنکھونے تا یکی حاصل کی مگر قوت عقل ہی بجا سے استقلال ثابت رکھا اور اپنے دل سے کہا کہ ایدل دیکھی تو نے شامت غفلت کی کہ کس ورطہ ہولناک مین پڑا اور سہل انگاری اور بیخبری کی علت سے کس صحرای ہولناک کو پہنچا افسوس ہین وہ غافل ہون کہ فریب منافق بدقوم پر فریفتہ ہوا اور بالیقین صاحب غرض کے شست فریب سے تیر آفت دلپر کھایا اب بجز تدبیر پیرائی اور عقل آرائی کے رستگاری نہین اگر جزیرہ سنگ پشت مین پڑا پھر بجز موت کے اور کوئی صورت رہائی کی نہوگی جو کچھ خطا کی اوسکی سزا کا سزاوار ہوا اس کے بعد سنگ پشت سے کہا کہ قصہ اس مستورہ کے علاج کا سنا مین نے اسکا تدارک بہت آسان ہے کچھ فکر نکر کہ ہماری یہی قوم کی عورتونکو یہ مرض بیشتر ہوتا ہی اور دل بھی نہین نکالتے ہین اور اوس سے ہمین کچھ رنج بھی نہین ہوتا ہے اور یہ بات ہمارے نزدیک آسان ہے کہ دلکو سینے سے باہر نکالنا اور بعد کام لینے کے پھر سینہ مین رکھدینا یہ اکثر ہوا کرتا ہی اور ہماری قوم بیدل بھی زندگانی کر سکتی ہی یہ ایک شے محقر ہی تجھسے درست ہی ہرگز دریغ نکرونگا تو نے ناحق آپکو رنج مین ڈالا شاید میرے مرنیکا تجھے اندیشہ تھا اس فکر مین تو اتنا مشوش الناک تھا یہ بھی منشاء محبت صادق کا ہے اگر مجھے اس سے ضرر پہنچتا تو بھی مین مضایقہ البتہ دوست باصفا سے نکرتا چہ جاکہ مجھی ضرر بھی نہ پہونچے اور تیرا فائدہ ہو تو اس سے کیا بہتر ہے اور حکما نے کہا ہی کہ چار طایفے سے چار چیزین دریغ کرنا نچاہیئے اول بادشاہ عادل کو سلاح خاص و عام کیواسطے کسی سے کوئی چیز طلب کرے تو دریغ اوسمین حرام ہی دوسرے جو درویش مستحق خدمت کچھ حق اللہ مین سے سوال کرے تو اوس سے نخفہ نہ پھیرے تیسرے شاگرد نیازمند جو استعداد حصول علم رکھتا ہو وہ اگر طلب علم کرے تو اوستاد کو واجب ہے کہ اوسے تہمونی کرے چوتھے دوست یکرنگ کے واسطے جو بات بہتر بھی ہو بشرطیکہ مستلزم ضرر نہو اگر اوس جگہ یہ حال تو نے

Marfat.com

کہا ہوتا تو مین دل کو ساتھ لیتا آتا ایک عرصہ دراز سے مینے اوسی نکال کے علیحدہ کر دیا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ مین اوسی از بسکہ تنگ آیا ہون کہ ہرگز اوسکی جانبمین مجھے رنج نہین ہے بلکہ دو سبب سے راحت ہی ایک یہ کہ تیری زوجہ کو صحت اور تیرا آرام دل ہو یہہ سراسر راحت میری روح کی ہی دوسرے یہ کہ وہ زیادہ از حد غم و اندوہ سے بہر گیا ہی اسلیئے کوئی چیز اوسکی صحبت سے دشوار تر مجھپر نہین ہے اگر ایسی جگہ صرف ہو کہ جس سے تجھے راحت اور مجھے رستگاری حاصل ہو تو عین راحت اور سراپا فراغت ہی سنگ پشت نے کہا کہ دل تیرا کہان ہی اور اپنے ساتھ کیون نہ لایا ابوزنیہ نے کہا کہ گھر مین چھوڑ آیا ہون اسلیئے کہ ہماری قوم کی رسم ہے کہ جب کبھی دوستونکی ملاقات کو جاتے ہین تو دلکو ساتھ نہین لیجاتے ہین تا اوسپر نحوست وارد نہو اور مشغول بہکی شامت مین پڑین کہ دل اصل مین مجموعہ رنج و محنت اور منبع مشقت دائمی ہی اور ہر دم خیالات غم ماضی مین عیش صافی کو مکدر کرتا رہتا ہے اور دل کا نام جو قلب کہا ہے وجہ یہ ہے کہ انقلاب اسکی خلقت مین رکھا ہی ہر ساعت مین میل اسکا خیر سے شر کیطرف اور نفع سے ضرر کیطرف رہتا ہی **بیت** دمبدم فکر نئے ذکر نیا دھیان نیا ۔ روز کاشانہ خاطر مین ہی مہمان نیا ۔ مینے جبکہ قصد تیری فرزند اور تیری اقربا کے دیدار کا کیا دلکو اوسی جگہ چھوڑ دیا تا بلا دغدغہ زیارت سبکی حاصل کرون مگر یہ بات بہت بڑی ہی کہ مین معلوم کرون کہ تیری اہلیہ کی یہ دوا ہے اور دلکو مکانپر چھوڑ آؤن اگر تیری جانب سے خاطر جمع ہی کہ تیری صداقت محبت کو خوب جانتا ہی لیکن اور لوگ مجھے مقام دوستی مین کتنا نالایق جانینگے اور کیا کیا ملامت کرینگے اور تیری بھی آبرو سبکی ہی کہ کیون ایسے خود غرض کو آشنا کیا تھا پس حیف ہی مجھپر کہ دلکو ساتھ لیکے نہ جاؤن اور کبھی تیرے لاکھ میرے قول کی تصدیق کریگا تو بھی تیری قوم اعتبار نکریگی بلکہ سب یہی کہینگے کہ دزدستہ سے دل چرایا اور گھر مین چھوڑ آیا اس رسم مذکور پر نہایت یقین نہ لائینگے اور اتنا شکوہ تجھسے ہے کہ تو نے جان بوجھ کے تکلف کیا کہ میری چیز کو اپنی نہ سمجھا مگر ایک صورت سے تو بھی معذور ہے کہ تیری قوم مین اور بلکہ سب قومونمین شاید یہی قاعدہ ہی کہ اگر دل نہو تو زندہ نہین رہتے ہین پس تو جان کہ تجھی منظور نہوا کہ میرا دوست ہلاک ہو جائیگا سو ایسا نہین ہی کہ ہماری خلقت خدا نے اسیطرح پر کی کہ دل سے زندگانی کو کچھ علاقہ نہین ہی جیسا کہ خون فاسد بدن ہی مین پیدا ہوتا ہی اور اوسی نکال ڈالتی ہین تو راحت ہوتی ہے اسیطرح کہ دل کہ غم سی بھرا ہوا ہے اوسکی نکالنے سی ہمین فرحت ہوتی ہی پس ایسی صورت مین مصرع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار یہ ایک میرا فراغ خاطر اور دوسرے تیری اقربا کی راحت اب مناسب ہے کہ اتنی تکلیف دوبارہ کا خیال نکرنا اور یہین سی پھر چل کہ تا دلکو ساتھ لیکے چلون اور شرمندگی سی بچون سنگ پشت فوراً پھرا اور بہت شاد اور خرم تھا کہ مراد بھی حاصل ہوئی اور کوئی بدنامی بھی عاید نہوئی اس خیال سے جلد کنارہ لے پہنچا ابوزنیہ جست کر کے درخت پر جا بیٹھا اور شکر خدا ہزار زبانسے ادا کیا ایکساعت کے بعد سنگ پشت نے آواز دی کہ ای یار جلد چل کہ وقت تنگ اور عرصہ منزل کا بہت دور ہے ابوزنیہ نے خندہ دندان نما کیا اور کہا کہ مینے عمر اپنی جہانداری اور شہریاری مین بسر کی ہی اور گرم سرد زمانہ خوب چکھا ہے

Marfat.com

ہر چند زمانے داد اپنی مجھسے لی اور آسمان نے جو کچھہ مجھے بخشا تہا سو پھیر لیا اور منکوبون[۱] اور فلاکت زدونکے زمرے مین ڈالدیا لیکن ابتک اتنا نہ خبردار نہین ہوا ہون کہ فوائد و نقصان تنہائی کو نہ سمجھون اور دلفاق اور نفاق کو نہ پہچانون اب اس بات سے درگذرو اور جوانمردونکی مجلس مین آجسے قدم نہ کہنا اور پھر کبھی حسن وفا اور مروت مین دم نہ مارنا بیت مبر نام وفا در بزم خوبان کہ بوے از وفا آمی نداری ۔ اور یون تو جوانمردی اور وفاداری کا ہر کوئی دعوے کرتا ہی لیکن امتحان کے وقت حال سبکا کہل جاتا ہی بیت محوش بود گر محک تجربہ آید بمیان ۔ تاشیر دی شود ہر کہ در و غش نہاں شد ۔ سنگ پشت نے فریاد کی کہ یہہ کیا گمان ہے، کہ میری طرف کیا تو نے حاشا کہ تیری رضا کے خلاف کوئی بات دل مین میرے گذری ہو یا کوئی اور فریب کا قصد نسبت تیرے میرے دلمین آیا ہو اگر صد ہزار سنگ جفا میرے سر پر تورے گا تو بہی تیری آشنائی سے گردن تابی نکرونگا اور اگر تیغ بے التفاتی سے سینہ میرا چاک کریگا تو بہی تیرے آرزوے وصال سے دل نہ اٹہاونگا بوزینہ نے کہا کہ او احمق مین وہ نہین ہون کہ تیرے فریب مین پھر آؤن کیا مضمون حدیث شریف[۲] کا نہین سنا ہی تو نے کہ صاحب ایمان ایک سوراخ مین دوبار کاٹا نہین جاتا ہی معنے اسکی یہہ ہین کہ صاحب ایمان احمق نہین ہوتا ہی کہ دوبار کسی کا فریب کہائے کیا قصہ روباہ کا نہین سنا تو نے کہ کہتی ہتی کہ وہ گدہا گوش و دل نر کہتا تہا اس نے پوچہا کہ یہہ ماجرا کیونکر تہا حکایت روباہ و شیر بندر نے کہا کہ کہتے ہین کہ ایک شیر خارش کی علت مین مبتلا ہوا باوجود تپ دائمی کے شدت خارش سے بہت مضطر تہا اور قوت بالکل ساقط ہوگئی بلکہ شکار کی بہی طاقت نہ رہی اس شیر کی خدمت مین ایک روباہ تہی کہ فضلہ اسکے طعمے کا چن کہاتی تہی پس یہی اسکا قوت تہا جبکہ شیر شکار سے درماندہ ہوا نوبت روباہ کی اضطرار کو پہنچی ایکدن غلبہ اشتہا اور تنگی معیشت سے شیر کو ملامت کرنے لگی کہ اے بادشاہ درندونکے تیری بیماری نے اس بیشے کے جانورونکو ملول کر رکہا ہی اور ضعف تیرا جمیع رعایا کے دلمین سرایت کر گیا ہی اس بیماری کی دوا کس لیے نہین کرتا ہی اور اس درد دل خراش کی فکر سے کیون غافل ہی شیر نے آہ سرد کہینچی اور کہا مصرعہ مرا خار ایست در دل کان بسوزن برنمی آید ۔ ای روباہ مدت گذری ہے، کہ اس رنج مین خون دل پیتا ہون اور روز بروز کاہیدہ ہوتا جاتا ہون نہین جانتا ہون کہ اس درد کی کیا دوا ہے، مگر ایک طبیب کہ جسکی قول پر مجہے اعتماد ہی اسنے یہہ کہا ہی کہ گدہی کے دل اور کان کہانیکے سوا اور کوئی علاج اسکا نہین ہے، اسوقت سے مین اس اندیشے مین ہون کہ کس تدبیر سے گدہا ہاتہ آئے کہ میری دوا ہو روباہ نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو یہہ ناچیز اسکی تدبیر کرے امید ہے، کہ برکت اقبال سلطانی اور سعادت دولت جاودانی سے مقصود حاصل ہو شیر نے کہا کہ کیا حیلہ کریگی اور دفتر مکر سے کیا افسون پڑہیگی اور مجہی اس گدہی کے پاس کس بہانے سے لیچلے گی روباہ نے کہا کہ اے بادشاہ تجکو اس صورت سے باہر آنا چاہیے کہ بدن پر کوئی بال باقی نہین رہا ہی یہہ صورت شکوہ و شہامت بادشاہی کے منافی ہی اور کسر شان شاہنشاہی اس مین ہے کہ خویش و بیگانہ

[۱] منکوبہ بالفتح شر نگون اور فلاکت زدہ

[۲] حدیث شریف لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین

Marfat.com

اس شکل وشمایل سے بادشاہ کو دیکھین تعجب نہ مناسب ہے بلکہ صلاح یہہ ہے، کہ مین گدہی کو کسی حیلے سے اس بستی مین لگالاؤن اور بادشاہ اسکا شکار کرکے جو چاہے اُس مین سے تناول فرمائے شیر نے کہا کہ کہانسے اور کیونکر لائیگی روباہ نے جواب دیا کہ اس جنگل کے قریب ایک چشمہ ہے وہان ہر روز ایک دھوبی کپڑے دھونیکو آتا ہی اور جوگ ہا اُسکا کہ باربرداری مین چرا کرتا ہی اُسکو کسی فریب سے اس جنگل مین لے آؤن گی لیکن بادشاہ اُسکے کان و دل کہاکے باقی ہم لوگونکو عنایت کرے بادشاہ نے اُسکی بات قبول کی اور عہد کیا کہ باقی سب گوشت تم سبکو دونگا روباہ نے اس امید پر کہ بادشاہ فقط دل و کان کہائیگا باقی سب ہمین بچا رہیگا اُس چشمے کیطرف روانہ ہوئی جبکہ گدہی کو دیکھا آداب تسلیمات بجالائے اور نہایت ملایمت سے پیش آئے بیت بہ شیرین زبانی و لطف و خوشی ؛ توانی کہ پیلے بمو کشی ؛ اور بکمال شفقت کہا کہ اے برادر تجھی نزار اور بیخور پاتی ہون سبب کیا ہے اُسنے کہا کہ یہہ گادر ہمیشہ محنت لیتا ہی اور میرے خبر گیرین کو تاہی کرتا ہی الم و اندوہ علف کی جان تلف ہوئی جاتی ہی اور اُسے مطلق میرا غم نہین ہے، قریب ہے، کہ میرا خرمن عمر برباد فنا ہوجائے اور یہہ ابیات زبان پر لایا **ابیات** بعمر خویش تیمارے ندیدم زکاہ و جو ہمین نامے شنیدم ؛ خورم ہر روز خون در زیر این بار ؛ ہمہ شب خاک مے لیسم ز دیوار ؛ مکن عیبم اگر زار ونزارم ؛ کہ غیر از خاک وخون خوردے ندارم ؛ روباہ نے کہا کہ اے سلیم الطبع اگر پاؤن مین طاقت رفتار ہی تو کسلیے بیتلاے اس بلا کا رہتا ہی گدہے نے کہا کہ مین بار کشی مین مشہور ہون پس جہان جاؤنگا یہہ بلا میرے واسطے موجود ہوگی اور مین تنہا اس بلا مین کچھہ مخصوص نہین ہون بلکہ سب میرے ابناے جنس اسی آفت مین گرفتار ہین اسواسطے دل مین سمجھہ لیا ہی کہ ہر جگہہ ہمین یہی بلا نوش کرنا ہی اور جامہ جفا کا ہمارے ہی واسطے قطع کیا گیا ہی پھر دربدر پھرنے سے ایک ہی در پر مقیم رہنا بہتر ہی اور اسمین جو کچھہ کہ پیش آئے اور میرا رضی رہنا مناسب ہے روباہ نے کہا کہ غلط سمجھا ہی تو اللہ تعالی فرمایا ہے ان ارضی واسعۃ یعنی بالتحقیق کہ زمین میری وسیع ہے، اور منشور نے سیروا فی الارض کے مردان جفاکیش کیواسطے نزول پایا ہے، گدہی نے کہا ہر چند کوئی تگاپو کرے زیادہ مقدر سے نہ ملیگا پھر حرص کو بڑہانا اور بارشداید سفر عبث اپنے اوپر زیادہ کرنا عقل دور اندیش سے دور ہے **نظم مولوی معنوی** رزق آید پیش ہر کو رزق تست ؛ رنج کوشش بیش بہر حق تست ؛ صبر ہی تست ؛ جملہ را رزاق روزی میدہد ؛ قسمت ہر یک بہ پیشش مے نہد ؛ روباہ نے کہا کہ یہہ مرتبہ توکل کا ہے اور طریق اہل توکل جدا ہے پس جو کوئی کہ اس مقام کو نہ پہنچا ہو اُسے چاہیئے کہ موجب حکم الہی کے عالم اسباب مین تدبیر سے غفلت نہ کرے اور ایک وسیلہ روزی کیلے واسطے ضرور پیدا کرے اسیواسطے اللہ کو مسبب الاسباب کہتے ہین جو موافق حکم الہی کے تدبیر کریگا اُس کا سبب پروردگار درست کرکے کوئی راہ نکالدیگا کیا یہہ مصرع گوش زد تیرے نہین ہوا ہے **مصرع** بکسب گوش کہ کاسب بود حبیب اللہ ؛ اگر تو راضی ہو تو مین

Marfat.com

اس مرغزار مین لیچلون کہ زمین اوسکی مانند کلبہ زمرد فروشان سرسبز اور آبدار ہے اور ہوا اوسکی مانند طبلہ عطار معطر
اور نسیم اوسکی مانند مشک خالص کے معنبر ہے **قطعہ** ہوائے خوش و میوہ ہای فراغ ۔ درختان بار آور سبز شاخ ۔ نسیم گل و
نالہ فاختہ ۔ چو یاران محرم بہم ساختہ ۔ اور اس سے پہلے ایک اور گدہا کہ زیادہ از صد ہزار تہا اتفاقاً اسی چشمہ پر اوسی بہی ملاقات
ہوئی تہی دیکہا تو حال اوسکا تجہسی بہی لاغر زیادہ تر خراب اور قریب ہلاکت تہا مجہے اپنی عادت کے موافق اوسپر بہی رحم آیا
اور اسی مرغزار مین اوسی پہنچا دیا اوسنی جو چند روز بہ فراغ خاطر اور دلخواہ اپنی کہایا اور بیاراب دیکہنے کے قابل ہی کہ اپنی ہمجنس
مین آج اوسکا ثانی فربہ اور مسرور الحال نہوگا تو بہی اگر چلے اور تم دونون باہم بے محنت و رنج اوقات بسری کرو تو
اس سے زیادہ کوئی راحت نہین ہے گویا زندہ در بہشت ہوتا ہی آگے اختیار ہی اور مجہی بجز بہ شفقت بیریا اور کون کام تجہسی متعلق
ہے القصہ روباہ نے ایسا دمدمہ پر فریب دیم کیا کہ خرناشخص کی نان طمع تنور تزویر مین پختہ ہوئی مگر وہ گدہا اس سے غافل تہا کہ یہہ
مجہے اجل کے درپے لئی جاتی ہی کہا ای دوست بیریا خوب جانتا ہون کہ تجہسی سوائے شفقت اور مجہسی کیا مطلب ہے پس السبیل و
بیغرض کی بات نہ ماننا صواب اندیشی کے خلاف ہے **مصرعہ** ہرچہ فرمائی بجان من بندہ فرمانبرم ۔ القصہ روباہ شیر کے
پاس اوسی لے آئی شیر نے فوراً اوسپر چنگل مارا گدہا زخمی ہوکر بہاگا بہ سبب ضعف اور ناتوانی کے شیر سے تہم نہ سکا روباہ نے
شیر کی سہفد ناتوانی پہ تعجب کیا اور ملامت آغاز کی کہ حرکت بیفائدہ کیا نتیجہ رکہتی تہی اور تعجیل کرنا اوس کام مین کہ جسکی فرصت باقی
ہو کیا ضرور تہا بلکہ عقل کے لایق یہ تہا کہ ضبط کرتا اور ثبات بادشاہی کی مناسب تہا کہ عنان تمکین ہاتھ سے نہ دیتا تا انجام کام کا
پشیمانی کو نہ پہنچتا مصرعہ از پشیمانی چہ سود اکنون کہ کار از دست رفت ۔ روباہ کی باتین شیر پر گران گزرین اور دلمین کہا کہ اگر کہتا ہون
کہ بیمی عمداً اہمال کیا تو بیخردی اور سستی رای سے منسوب ہوتا ہون اور اگر غلبہ نفس کا اقرار کرتا ہون تو حریصون اور سبکو نمین شمار کیا
جاتا ہون اور اگر ضعف اور ناتوانی کا عذر درمیان لاتا ہون تو اطراف مونکی نظرون مین حقیر ہوتا ہون صلاح یہ ہی کہ جواب روباہ کا
غضب اور غصہ سے دون اور ایسی گستاخی سے منع کرون اسکے بعد شیر نے غصے سے کہا کہ اے روباہ بادشاہونکے کام مین
ملازم کو دم مارنا اور راز کا پوچہنا بڑی بے ادبی ہی راز بادشاہونکا ہر جا کر یہ روشن ہونا نچاہیے اور جو بادشاہ سمجہتے
ہین اوسی رای سے رعایا کی نہین پہنچتی ہے مثل عرب کے ہے لا یحمل عطایاہم الا مطایاہم ۔ خلاصہ اسکا یہ ہی کہ بخشش
بادشاہونکی کوئی اوٹہا نہین سکتا مگر بار بردار بادشاہون کے اسی طرح راز بادشاہونکا رعیت نہین جانتی ہے مگر جو مشیر
لایق اسکے ہوتے ہین اے روباہ اس خیال اور قیل و قال سے درگزر اور ایسی تدبیر کر کہ گدہا پھر ہاتہہ آئے اور اس خدمت
سے رسوخ تیرا زیادہ تر ہو جائے روباہ دوبارہ گدہے کی نزدیک آئی اور تملق تمام سے رسم سلام بجا لائی گدہے نے منہ
پھیر لیا اور کہا کہ ای مکار بدکار اول مجہسی وعدہ آزادی کا کیا اور بعد اسکے شیر کے پنجے مین ڈال دیا تو نے مجہ

Marfat.com

روباہ نے کہا کہ ای سلیم دل کیا خیال کیا تو نے کہ بمجرد دیکھنے طلسم کے بہاگ آیا اور ہنوز خار و گل مین تمیز نکی نہی کہ تماشای
لزار سے کنارہ کر آیا یہہ جو تو نے دیکہا حکمانے اہل بیشہ کی تفریح طبع کیواسطے طلسم بنایا ہے یہ مرغزار وہ ہے کہ سوائے
نت کے اسکا نظیر عالم مین نہین ہے کہ سراپا میوہ و گل اور شادابی ہی اگر طلسم نہوتا تو جانور سب بیشہ نکی آہین پھر آتی
ور رونق اور لطف اسکا برباد کر دیتے اسواسطے یہ تدبیر حکمانے کی ہی کہ سوا محرم کے غیر دخل نپائے اور جو کوئی اتفاقاً
جائے سو اس طلسم سے ڈر کر بھاگ جائے جیسا کہ تو بھاگ آیا بہلا تو نے یہ بنجانا کہ مین تیرے ساتھ ہون پہلی جو کچہہ ہوتا
و مجھ ضعیف پر ہوتا تو مجھ سے قوی ہے اگر شیر ہوتا تو کیونکر مجھے چہوڑتا کہ رات دن مین اپنی بیشہ مین پھرتی ہون اور تو
یہان سے ایسا قوی نہنا کہ شیر کے پنجے مین چہوٹ جاتا بلکہ تو نے میری ہنسی یارون مین کروائی کہ سب کہینگے کہ اسی دوست کی عقل
راست کی مدح کرتے تھے کہ پہلے ہی طلسم کو دیکہہ کے ڈر گیا اور ہم اہل بیشہ حقیقت حال اس جگہہ کے سوای دوستدلی
کے اور سی ظاہر نہین کرتے ہین اور یہ جو تو نے دیکھا محض طلسم اور سحر کاری حکما کی ہے مینے پہلے چاہا تہا کہ تجھے آگاہ کرون
یہ ایسی چیزون کو دیکہہ کے خوف نکرنا یہ سب طلسم ہے مگر تیرے اختلاط مین فراموش ہوگیا اب تو مجھے معلوم ہوگیا پھر میرے
ساتھ چل کہ "ناجو" مینے کہا ہے اوسکا لطف دکھاؤن اور سب طلسمون سے تجھے جابجا آگاہ کرتے جاؤن خرنجر دوبارہ فریب
سحر آمیز پہ فریفتہ ہوکر روباہ کی ہمراہ ہوا روباہ نے چند قدم آگے بڑھہ کے شیر کو اسکے آنیکا مژدہ دیا اور کہا کہ مطلق جنبش نکرنا
اور مانند نقش دیوار ساکت رہنا اگر تیرے برابر سے بہی نکلے تو جنبش نکرنا اور جب تک فرصت دانی اور قوت کافی نہ
پانا ارادہ نکرنا شیر نے روباہ کی بات قبول کی اسکے بعد جبکہ گدہا شیر کے نزدیک آیا روباہ نے کہا کہ دیکھہ یہہ وہی
طلسم ہے گدہا شیر کے گرد چرتا تہا شیر مطلق حرکت نکرتا تہا جبکہ خاطر جمع ہوئی گدہا خوش خوش بخوف و خطر گرد اگرد شیر کے
پھرنے لگا خرکہ ایک مدت سی بھوکا تہا سبزہ زار خاطر خواہ پاکے کشادہ پیشانی اور غفلت تمام سی مشغول چرا گاہ ہوا
جبکہ خوب شکم سیر ہوا اوسی سبزہ پر بآرام تمام سو رہا شیر نے غافل پاکے حسب کی اور پیٹ گدہی کا پہاڑ ڈالا اور
روباہ سے کہا کہ تو اسجگہہ بیٹہی رہ کہ مین غسل کر کے آؤن تو اسکے کان اور دل کہاؤن کہ حکیم نے یون ہی حکم کیا ہی
شیر غسل کو گیا روباہ نے دل اور کان گدہی کے نوش فرمائے شیر غسل سی فراغت کر کے آیا ہر چند گوش و دل کو ڈہونڈہا
ایک کو بہی نپایا روباہ سے کہا کہ دونو عضو کہ میرے علاج ہین کیا ہوئے روباہ نے کہا بادشاہ کی بقا ہو یہہ گدہا نہ دل
رکہتا تہا نہ گوش لیکن دلیل اُسکی یہ ہمکہ اگر دل ہوتا تو دل عقل کیجگہہ ہے اگر اسمین عقل ہوتی تو میرے فریب مین دوبارہ کیون آتا
اور اگر کان ہوتے تو کان سماعت کیجگہ ہے اور یہ صولت اور حملہ بادشاہ کا آنکہہ سے دیکہہ چکا تہا پہر میری بات نہ سُنتا
اور اپنی پانون سے آپ گور مین نہ آتا شیر نے سنگ پشت سی کہا کہ اس مثل کا حاصل یہ ہمکہ مین گدہی کیطرح بیدل اور دگوش

Marfat.com

نہین ہون بلکہ تجسے کتنونکو میے گدہا بناڈالا ہی فقط تقاضاے تنہائی تہا کہ دل بہلانے کے واسطے تجسے کم ظرف اور بدقوم سے دوستی اختیار کی تہی سو اسکا عوض پا چکا تہا اگر پروردگار عالم نے عقل سلیم عطا نکی ہوتی تو تو نے ایک زن ناپاک کیواسطے میری ہلاکت مین کچھہ باقی نرکہا تہا چنانچہ یہہ بیت حسب حال میرے ہی بیت دنیا سے نام حیف محبت مٹادیا تو قتل کرچکا تہا خدا نے بچالیا ؛ اب آہ اپنی اور یہہ توقع زنہار نرکہہ کہ مین تیرے ساتہہ چلون یا تجسے کلام کرون اور یقین جان لے بیت گرباد شوی بآسمان کم نگرم ؛ ور سر و شوی ببوستان کم گذرم ؛ سنگ پشت نے کہا کہ سچ کہا تو نے انکار اور اقرار میرا یکسان ہے مجسے وہ زخم کاری تیرے دلکو پہنچا ہی کہ جسکا التیام تمام عمر ممکن نہین ہے ، اور داغ میری بدکاری اور جفا کا ایکا ایسا تیرے دل پر بیٹہا ہے ، کہ محو ہونا اسکا خیر امکان مین نہین آتا ہی اب پینے شربت تلخ فراق کے تجرع پر دلکو راضی کیا اور تن کو تیغ زہر آبدار ہجر انکا سپر بنایا یہہ کہا اور خجل اور شرمندہ اپنے جزیرہ کو پہر گیا اور تمام عمر مفارقت مین ایسے یار وفادار کے روتا رہا یہہ ہے ، داستان اس شخص کی کہ جو ایسے دوست کو بے محنت و مشقت پاے اور بسبب نادانی اور غفلت کے ہاتہہ سے کہودے اور ندامت حاصل دیدین گرفتار ہے اسکے بعد اگر ہزار بار سنگ سر سے اور سر سنگ سے مارے تو بہی مفید مطلب نہو اگر اہل خرد ہے تو اس حکایت کے مضمون کو اپنا پیشوا کرے اور اگر کوئی مطلب مرغوب یا کوئی صادق ہاتہہ آئے تو اسے عزیز رکہے چنانچہ یہہ قطعہ حاصل اس حکایت کا ہی قطعہ مطلوب چون بدست بود مغتنم شمار ؛ دانراز کف مدہ کہ پشیمانی آورد ؛ بسیار کس کہ گنج زر آسان دہد بباد ؛ وآنگہ ز رنج بیدرمے غصہ ہا خورد ؛ از دست رفتہ ہیچ نیاید بہیچ حال ؛ چندانکہ او فغان کند و جامہا درد

باب چہٹا آفت مین تعجیل و شتاب کاری مین

داشلیم نے رائے برہمن روشنضمیر کے آفرین کی اور کہا بیت زہے ضمیر تو از سر کن فکان واقف ؛ زہے بیان تو اسرار علم را کاشف ؛ بیان فرمائی تو نے داستان اُن لوگونکی کہ اپنی مراد پر قادر ہوے اور اُسکی محافظت مین تغافل کیا اور قدر اُسکی نجانی اور مطلوب کو ہاتہہ سے کہودیا اور تمام عمر اُسکا تاسف کیا اسکے بعد حسرت واندوہ سے کچہہ فائدہ مترتب نہوا اب ارشاد فرما کہ اُن لوگونکی مثل کہ جو غریمت کار مین تعجیل کرتے ہین اور فواید تدبیر اور فکر و تامل سے غافل رہتے ہین اُنکا خاتمہ حال کا کسطرح پر ہوتا ہے اور جو کوئی کہ تخم شتاب کار یکو مزرع دلمین بوتا ہے کیا چیز اُسکا پہل پاتا ہے برہمن نے دعا دی اور کہا نظم اے بادشاہ تیرا مطیع آسمان ہے ؛ رو ے زمین پہ حکم ہمیشہ روان ہے ؛ تیری بہار سلطنت و عدل و جود سے ؛ مثل بہشت باغ جہان بیخزان ہے ؛ جس نے کہ بنا کار اپنی صبر و ثبات پر رکہی اور بنیاد کام کی خلاف وقار اور سکون کے بر پا کی انجام اُسکا ملامت اور ندامت کو ضرور پہنچیگا اور خصلت پسندیدہ کہ آدمیون کے واسطے خلاق عالم نے مقرر فرمائی ہی اور اُسیکے سبب سے رتبہ تکریم انسان نے پایا ہے وہ حلم اور علم اور ثبات اور وقار ہے بیت بردباری جز بینہ خردست ؛ ہر کرا حلم نیست دیو ددواست ؛ یہہ نکتہ اسیواسطے تقریر ہوا

Marfat.com

حکما کا ہی کہ جب حلم کو مقلوب کردے یعنی الکف دالے تو ملح ہوتا ہی اور ملیح نمکین کو کہتے ہین اور نمک تلخ ہوتا ہی تو جب کوئی شخص برعکس حلم کے کام کریگا مقر تلخی مین پریگا اگر طعام کیسا ہی خوب ہو جب نمک تلخ اسمین ڈالوگے کہانیکے قابل نہ ہیگا اسیطرح انسان کو کیسا ہی ہنر حاصل ہو جبکہ درشت خوئی اور بیہودہ گوئی شعار اپنا کریگا ہر کسیکو اس سے متنفر ہوگا اور اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک باوجود اس کمالات اور خلق کریم کے کہ تمام کائنات کی نیکیان اور کمال اللہ تعالے نے ذات پاک سید عالم مین جمع کی تہین پستر خطاب فرماتا ہی کہ ای محمد اگر تو درشت خو اور سخت دل اور خشمگین اور کینہ کش ہوتا تو ہر آئینہ منفض مواکب کواکب اصحاب کہ مانند ستارگان ثریا تیرے گرد جمع ہین مثل بنات النعش متفرق ہوجائے اس سے معلوم ہوا کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش خلق اور رحیم دل اور ہنس منہ مکھ تھے اور دوسرے صاحب خلت اور پدر ملت ابراہیم علی نبینا وعلیہ صلوۃ الرحمن کو اس صفت سے ستایش فرماتا ہی ان ابراہیم لاواہ حلیم خلاصہ اس آیہ کا یہہ ہے تحقیق کہ ابراہیم حلیم ہے اسولسطے کہ حلیم محبوب قلوب ہوتا ہی اور دل سب خواص و عام کے اس صفت پر میل کرتے ہین بیت ستون خرد بردباری بود سبک سر ہمیشہ بخواری بود ؛ دانشمند کبھی شتابکاری نہین کرتے ہین حکیم کامل شتابی کو وسوسہ شیطان جانتے ہین التانی من الرحمن والعجلۃ من الشیطان اور اسی مضمون کو سلک نظم مین مولوی معنوی نے یون پرویا ہے

مثنوی ؛ کر شیطان ست تعجیل و شتاب ؛ لطف رحمان ست صبر و اجتناب ؛ باتانی گشت موجود از خدا ؛ تا بہ تش روز این زمین و چرخہا ؛ ور نہ قادر بود او کز کاف و نون ؛ صد زمین در یکدم آورد بیرون ؛ این تانی از پی تعلیم ست ؛ صبر کن درکار دیر آید درست ؛ جو کوئی کہ باگ اختیار کی تعجیل کے ہاتھہ مین سپرد کریگا ہر آئینہ مرکب اسکے نفس کا منہ اوری کرکے صحرائے ضلالت کیطرف کھینچ لیجائیگا اور خاتمہ اس امر کا حسرت اور تاسف پر ہوگا بیت ہر کہ بیفکر و تامل عملے گیرد پیش ؛ آخر الامر ازان کردہ پشیمان گردد ؛ مناسب اس بات کے حکایات بسیار اور روایات بیشمار صحایف لغات مین مسطور ہین اور اول سب حکایتون مین سے حکایت اس زاہد کی کہ میدان تعجیل مین بے تامل قدم رکھا اور اپنا سر کھویا لایق اس سیاق کے ہے راوی التسلیم نے پوچھا کہ تفصیل اسکی کیا ہی حکایت زاہد شتابکار برہمن نے کہا کہ ایک زاہد نے بعد اختیار کمال تجرد چاہا کہ نکاح سنت موکدہ اور مشتمل ہے فائدہاے بسیار سے اسے اختیار کرے چنانچہ اس بات مین ایک اور زاہد ہمراز سے مشورہ کیا اس نے کہا کہ فکر بہت مناسب کی تو نے کہ کدخدائی صلاح معیشت اور کمال صلاحیت اور بہت سی فواید دینی اسمین مندرج ہین اور محفوظ رہنا متاع خانہ کا اور حاصل ہونا اولاد کا کہ بقائے نسل اور ذکر جمیل اس سے متصور ہی نظم مرد دانا ہرگز نگیرد چہرہ دولت فروغ ؛ تا بروز روشن نفروزد چراغ خانمان ؛

Marfat.com

عمر دکیم متجرد بگذران دیگر کہ بہشت ؎ عشرت آباد تامل روضہ امن وامان ؎ لاکن کوشش کر کہ رفیق شفیق ہاتھ آئے کہ وہ راحت جان ہی اور مصاحب ناموافق مسی پرہیز کر کہ وہ باعث بربادی عزت اور خرابی مال وجان ہے زاہد نے پوچھا کہ موافقت کس عورت سی کرنا چاہیے ترجمہ جواب دیا کہ پاک دامن ہو کہ شوہر کو بدل دوست رکھی اور خیانت اور خباثت سی پرہیز کرے ایسی عورت جہان جاتی ہے اوس گہر کی روشنی بڑہاتی ہے **بیت** صلاح ہر دو جہان است صحبت زن نیک ؎ زہی سعادت مردے کہ زن چنین دارد ؎ بلند نامی وراحت دلی تواند یافت ؎ کسیکہ طالع فرخندہ ہمنشین دارد ؎ زاہد نے کہا کن عورتون سے پرہیز کرے دوسرے زاہد نے جواب دیا کہ تین قسم کی عورتو نسی پرہیز واجب ہے حنانہ ومنانہ وانانہ حنانہ اوسی کہتے ہین کہ جسکا پہلا خاوند مرگیا ہو یعنی بیوہ یا طلاقی اور اوسکی صحبت کا غم رکھتی ہو اور منانہ وہ ہے کہ تجہہ سے مال مین زیادہ ہو کہ اپنے مال سی تجھپر منت رکھی اور انانہ اوسے کہتے ہین کہ جب شوہر کو دیکھے آواز اپنی ضعیف کرلے اور بیمار بنجائے دیدار سے ایسی عورت کی ہر ساعت تاریکی موت کی نظر آتی ہے **نظم** زن بد در سرائے مرد نکوست ؎ ہم درین عالم است دوزخ اوست ؎ دوسری بار پوچھا کہ زن کس سن کی اختیار کرنا چاہیے کہا کہ زن جوان ونورسیدہ چاہیے کہ ہر پیرایے مین روی راحت دکھاتی ہے اور زن عجوزہ طراوت رخسارہ لیجاتی ہے اور مباشرت اُنکی ضعیف اور سستی لاتی ہے **نظم** آن زنے را کہ پشت شد چو کمان ؎ نفسش ہمچو تیر مے گردد ؎ صحبت دختر ے کہ جان نبخشد ؎ زہر قاتل شود چو پیر شود ؎ اور عورت دس سال سی بیس سال تک موضع امن وامان اور محل امیدواری ہے اور بیس سے تیس سال تک آرام دل اور لذت جان طالبان ہوتی ہے اور تیس سے چالیس تک صاحب اولاد کہی جاتی ہے اور چالیس سے پچاس تک رزق وسالوس کے پابند رہتی تہی اور جبکہ پچاس سے گزری مار سیاہ اور آفت مال وجاہ اور گلشن خزان رسیدہ اور گرگ باران دیدہ اور چشمہ انپاشتہ اور زمین ناکاشتہ اور اژدہاے بی گنج اور معدن محنت در نج اور کالی بلا ہو جاتی ہے کما قال الشیخ ابو علی سینا النساء اذا بلغن الی عشرۃ فہن بعشرۃ لا عبین واذا بلغن الی خمسۃ عشر فہن حور عین واذا بلغن الی عشرین فہن فی اعمال علیین واذا بلغن الی ثلثین فہن امہات البنات والبنین واذا بلغن الی اربعین فہن لحم وشحم وشہین واذا بلغن الی خمسین فاقتلن بالسکین واذا بلغن الی ستین ملعنۃ اللہ والملائکۃ والناس علیہن اجمعین ؎ **بیت لمولفہ** عورت جہان ہوئی متجاوز پچاس سالہ ؎ گر شیر دلو کو ہے لعد سگ پاس ہست ؎ زاہد نے کہا اس بیان سے حال سن وسال کا معلوم ہوا اگر حسن وجمال اور یار موافق ہو کیا کیا چاہیے اوسنے جواب دیا کہ اصل خوبی عورتونکی پارسائی اور خوشخوئی ہے اگر حسن بھی ساتھ اس کے

۱۲ پیچھے پچاس کو پس مار تو اونکو چہری سے اور جب پچیس ساٹھ کو پس لعنت خدا کی اور فرشتون کی اور آدمیونکی اون سب پر ۱۲

Marfat.com

جمع ہو جائے تو نور علی نور کہا چاہیئے بلکہ بیت اُستاد اسکے حسب حال ہے **لموکفہ بیت** گل خوشرنگ ہے
خوشبو بھی ہے بیخار بھی ہے ٭ زن خوشخو شر و بھی ہے خوشخو بھی ہے غمخوار بھی ہے ٭ اور اگر عورت نیک صورت بدسیرت ہو تو
بلائے جان اور عذاب جاودان ہے اور زن نیک خصلت اگرچہ بدطلعت ہو یار مہربان اور رونق خانمان ہے اسبابتین
دو تین بیتین کہ نتائج افکار سعدی علیہ الرحمۃ کے ہین یاد رکھنا چاہیئے اور خلاصہ مزاج عورت کا یہہ ہے **نظم**
زنِ خوب فرمانبر و پارسا ٭ کند مرد درویش را پادشاہ ٭ ہمہ روزگر غم خوری غم مدار ٭ چو شب غمگسارت بود در کنار ٭ اگر یار
باشد و خوش سخن ٭ نظر در نکوئی و زشتی مکن ٭ بزندان قاضی گرفتار بہ ٭ چو در خانہ بینی برابر گرہ ٭ بہتی پای رفتن برار کفش
تنگ ٭ بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ ٭ درخرمی در سرا بہ ببند ٭ کہ بانگ زن از وی برآید بلند ٭ زنامحرمان چشم نسن کور باد
چو بیرون شد از خانہ درگور باد ٭ القصہ زاہد کو بعد تفحص فراوان اور تجسس بے پایان اور بخت مدد بلند اور اعانت طالع ارجمند سے
ایک عورت عالیخاندان ہاتھ آئی کہ اوسکا عکس خارِ مطلع صبح کو روشنی بخش تھا اور زلف تا بدار اوسکی شب یلدا پر طعنہ
مارتی تھی اور دیدۂ آسمان اوسکے عکس رخسار کو بغیر ذریعۂ عینک آفتاب شاہدہ نکرتا تھا اور نظر بند خیال اوسکے تمثال ہمایونکو سوائے
عالمِ خواب کے دیکھ سکتا تھا باوجود اس خوبی صورت کے حسن سیرت مین بھی گوی سبقت خوبان جہان سے لے گئی تھی زاہد وظیفہ طاعت
مین شکر اس نعمت کا کیا کرتا تھا اور وقت معاشرت اور مباشرت کے دعای فرزند مانگتا تھا اور جو کوئی کہ عاقل ہی وہ تزویج سے
فقط شہوت مراد نہین رکھتا ہے بلکہ مقصود اصلی اوسکا طلب فرزند صالح ہوتا ہے کہ حکم خیر جاری رکھتا ہی **بیت** غرض
زحمت زن و جفا کشیدن مرد ٭ ہمین نفرج فرزند نازنین باشد ٭ جبکہ عرصہ گذرا اور کوئی فرزند نہوا زاہد مایوس ہوا اور روے تضرع
خاک نیاز پر رکھکر حضور دل سے دعا مانگنا شروع کیا چونکہ زاہد محور رضای خدا تھا بحکم اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ
نیز دعا ہدف اجابت پر بیٹھا اور دروازہ ناامیدی کا کلید رحمت سے کھلا یعنی زن زاہد حاملہ ہوئی زاہد اس مژدہ سے بسی شادی
کرتا تھا اور تمام روز مدد فرزند سے دل خرسند رکھا کرتا تھا ایکروز عورت سے کہنے لگا کہ ای یار غمگسار خدا کریگا کہ جلد گوہر شاہوار تیری
صدف بطن سے ساحل ظہور پر جلوہ گر ہو تو نام اوسکا بہت نیک رکھون اور تربیت اور پرورش اوسکی بدرجۂ اتم کرون تا
احکام شریعت اور طریقہ آداب اور سبیل طریقت و حقیقت بمرتبہ کمال اوسے حاصل ہو سعی سے ہاتھ نہ اوٹھاؤن امید مجھدا
ہے کہ تمہاری دلونمین بزرگ عالی مقام اور شیخ صاحب کرامت والہام ہو جائے اور اوسکے بعد ایک کریمہ جمیلہ سے اوسکا
عقد نکاح باندھون اور اوس سے اولاد نیک اور صالح حاصل ہو تا میری نسل اوسکی برکت قدم سے قیامت تک باقی ہی **ابیات**
نماند نام در دوران کسے را ٭ کہ فرزندی نباشد یادگارش ٭ بہ از ان نام صدف در گوش ماندست ٭ کہ می بیند در شہوارش
عورت نے کہا کہ ای رفیق شفیق اور ای شیخ صاحب طریق یہ باتین لائق سمجھ گرانی اور مناسب سجادہ نشینی کے نہین ہین اول تو

Marfat.com

وجود فرزند ہنوز خالی ہی شاید کہ یہہ بیماری رجا کی ہو بیماری رجا کی اُسے کہتے ہین کہ ایام عورت کے مانند حاملہ کے پابند ہون
اور آثار حمل کے سب پائے جائین اور اپنے وقت پر شیر بھی نظر آئے اور جنین کے مانند کوئی چیز حرکت بھی کرے اور روز بروز پیٹ
بھی بڑھتا جائے بعد انقضاے ایام حمل یعنی نو مہینے کے بعد گھٹنا پیٹ کا شروع ہو اور خود بخود عورت لاغر اور زرد ہو لگے اگر ایسی
صورت ہو تو وجود فرزند ایکطرف جان بچنا بھی دشوار ہے اور اگر بالفرض حمل ہوا اور پیدا بھی ہو ممکن ہے کہ لڑکا نہو لڑکی
ہو اور اگر فرزند بھی ہوا اور نہ جیا تو یہہ خیالات سب بیسود ہین حاصل کلام یہہ کہ پایان کار معلوم نہین ہے، اور تو خیال پر اور
نادانو نکی طرح مرکب تمنا کو میدان آرزو مین دوڑاتا ہی اور انتہا اس میدانکی اور نشیب و فراز اس دشت کا مطلق نہین
جانتا ہی نظم بہ آرزو و ہوس رہ نمیتوان رفتن ؛ بلاف و عربدہ کاری نمیتوان پرداخت ؛ ہزار کس بتمنا خام سوختہ شد ؛ کہ
زر نگاری را بکام دل نتواخت ؛ بازاہد مزاج تیرا اُس پارسا کے مانند ہی کہ شہد اور روغن کو منہ اور سر پر گرایا تھا زاہد نے
کبھو نکر تھا حکایت پارسا کہتے ہین کہ مرد پارسا ایک تاجر کے ہم سایہ مین رہتا تھا اور تاجر شہد اور روغن کی تجارت
کیا کرتا تھا اور اُسکے منافع سے بخوبی اوقات بسر کرتا تھا اور خدمتگذاری فقرا کی بھی اُسی منافع سے کیا کرتا تھا اور حاصل تو انگری کے
واسطے درویش کا ہاتھ مین نہ لگے اور مال فانی سے خیر باقی فراہم کرے بیت تو انگر اول درویش را بدست آور ؛
کہ خزان زر و گنج گہر نخواہد ماند ؛ اور وہ تاجر اس خیر کو غنیمت سمجھکے جو کچھہ بیع و شرا سے نفع حاصل کرتا تھا علی قدر حال منجملہ
اُس مالکے زاہد کو بھی کچھہ دیتا تھا اور زاہد کچھہ اُسمین سے خرچ کرتا تھا اور باقی شہد و روغن جمع کرتا جاتا تھا تھوڑے عرصے مین
وہ گھڑا گھی سے بھر گیا ایکدن زاہد اُس گھڑے کو دیکھتا تھا کہ کسقدر روغن اس ظرف مین جمع ہوا ہے، آخر تخمینا"
دس من تصور کیا اور کہا کہ دس درم کو بیچونگا اور اس دس درم کی پانچ بکریان مول لونگا اور چھٹے مہینے وہ دو دو بچے
دینگی تو سال مین بیس بچے ہونگے اور دو سال مین ایک رمہ معقول فراہم ہوگا اور مین متاع کثیر کا مالک ہو جاونگا انمین سے
تھوڑی بکریان بیچکے اسباب معقول درست کرونگا اور ایک عورت خاندان عالی سے نکاح مین لاونگا اور نو مہینے کے بعد
اُس سے فرزند پیدا ہوگا اور علم و ادب تھوڑی ہی عمر مین سیکھہ لیگا جبکہ اُسکا ضعف طفولیت قوت شباب سے متبدل ہوگا
اور وہ سرو ناز نین چمن خوبی مین خرام ناز جوانانہ کریگا غالب ہے کہ موافق رویہ اہل زمانہ کے میر افرمانبردار نہو بلکہ سرکشی
کرے اس تقدیر مین اُسکی تادیب لازم پڑیگی تو یہی عصا کہ جو ہاتھہ مین ہی اُسے مارونگا اس تصویر مین ایسا مستغرق
تھا کہ بسر گردن کش کو موجود تصور کرکے وہی عصا جو ہاتھہ مین تھا اُس گھڑے پر مارا کہ چور چور ہو گیا اور شہد اور روغن
تمام سر و روے زاہد پر گیا اور سب بدن اور لباس زاہد کا آلودہ ہو گیا اور سارے خیال ایکدم مین دل سے جاتے رہے
یہہ مثل اسلئے بیان کی ہے تا جانے تو کہ بے یقین صادق خیالات واہی سے دل خوش کرنا کام

Marfat.com

بیخبر و ناہی بلکہ ایسے امور مین فکر کرنا منع ہی دیو بوک اور مگر اور عسی اور لعل پر فریفتہ ہونا نچاہیئے اگر کوئی رواہی اور اگر مگر کو
اپنا جفت کرے اور اُسے بچہ پیدا ہو تو چاہیئے کہ کاشکے نام رکھے بیت اگر را با مگر تزویج کردند ہ وزیشان بچہ شد کاشکے نام ؛
مرد عاقل کو چاہیئے کہ ہیچ کام کی بنیاد خیال پر نرکھے اور اندیشہ خام کو وسوسہ شیطان سمجھے دلمین راہ ندہ قطعہ سالہا
اندیشہ تخم دین دو رسپہر ہ کار ما آخر چنین یا آنچنان خواہد شدن ؛ یا بر نمنوال گنج سیم و زر خواہیم یافت ؛ یا دران اقلیم
حکم ما وران خواہد شدن ؛ عاقبت معلوم شد کاین ہا خیالے بیش نیست ؛ ہر چہ خواہد حاکم مطلق ہمان خواہد شدن ؛
زاہد نے یہہ نصیحت گوش دل سے سنی اور ترک خیالات واہی کرکے پھر فضولی کی گرہ ؛ پھر اجبکہ مدت حمل کی بسر ہوئی پسر نیکصورت
مقبول طلعت وجود مین آیا کہ علامات کرامات اُسکے ناصیہ احوال سے ساطع اور لامع تھی یعنی صبح امید زاہد کی مطلع
تمنا سے نمایان ہوئی سجدہ شکر پروردگار عالم بجالایا اور خوشی سے پیراہن مین نہ سماتا تھا اور یہہ اشعار مولف پڑھتا تھا
نظم برج سے نکلا ہے باہر آفتاب ؛ برج سے نکلا ہی یا دُر خوش آب ؛ یا کہ نکلا غنچہ گل شاخ سے ؛ یا کہ نکلا یوسف اپنے
کاخ سے ؛ زاہد اُسکی پرورش اور تربیت مین راتدن مصروف تھا شفقت پدری سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرتا تھا
ایکدن عورت حمام کو چلی اور بیٹی کو زاہد کے سپرد کرکے احتیاط مین مبالغہ کرگئی اور زاہد بھی اس بات مین اہتمام تمام کرتا تھا
تھوڑا عرصہ عورت کے جانیکو ہوا تھا کہ اُس یار کے بادشاہ کا معتمد زاہد کے پاس نہایت مستعجل آیا کہ توقف اُس مین کرسکتا تھا
زاہد بضرورت گہر سے باہر آیا مگر زاہد نے ایک راسو یعنی نیولا پالا تھا اور اسپر اُسے سد ہایا تھا کہ جب گہر سے باہر جاتا تھا تو گہر اُسے
سونپ جاتا تھا وہ نگہبانی مار و موش وغیرہ کی کیا کرتا تھا زاہد اُسوقت لڑکیکو بھی اُسے راسو کو سونپ کے باہر آیا اور
زاہد نے قدم گہر سے باہر رکھا اور اُدہر ایک اژدہا نکل کے گہوارہ کی طرف متوجہ ہوا راسو نے دیکھا کہ مار خونخوار نے ارادہ لڑکی کا کیا ہے
جست کی اور اژدہے کا گلا پکڑ کے چبا ڈالا کہ کام اُسکا تمام ہوگیا اور لڑکا محفوظ رہا اُسیدم زاہد پھر کے گہر مین آیا راسو کو خونین
آلودہ دیکھا جانا کہ اسنے لڑکے کو ہلاک کیا ہی اور راسو اس امید پر کہ مجھسے کار نمایان ہوا ہی زاہد کیطرف خوش خوش دُم ہلاتا
ہوا دوڑا زاہد کا خیال اپنی بیشعوری سے تباہ اور عالم آنکھونمین سیاہ تھا ایک بیٹا مدت العمر مین پیدا ہوا تھا اُسے بھی راسو
نے ہلاک کیا اس غیظ مین بے تحقیق اور تنقیح اس طرح سے عصا راسو کی پشت پر مارا کہ سب ہڈیان ریزہ ریزہ ہوگئین
پھر جو نزدیک گہوارہ کے آکے دیکھا تو لڑکا بآرام تمام سوتا ہی اور ایک مار سیاہ کہ حلقوم اُسکا پارہ پارہ اور خونفشان پڑا ہوا ہے
بمجرد معاینہ اس حال کے دود حسرت زاہد کے دل سے اُٹھا اور سنگ حسرت سینے پر مارنا شروع کیا اور فریاد و نالہ
کرتا تھا اور کہتا تھا افسوس کہ اس حادثے کی آتش دلسوز کسی طرح تسکین نپائیگی اور اس عمل جانگداز کی
خجالت اور ندامت سپری نہو سکیگی یہہ کیا حرکت نامناسب اور کار نالایق مجھسے صادر ہوا کاش یہہ فرزند عدم سے

Marfat.com

وجود مین نہ آتا و یا مجھسے اوس سے الفت نہوتی تا یہہ خون ناحق میرے ہاتھہ سے نہوتا اب جو مینے اپنی ہمخانے کو بلا قصور ہلاک کیا اور پاسبان محلسرا اور نگہبانی اپنی محسن کو بے سبب قصور تلف کیا خالق کو کیا جواب دونگا اور خلایق سے کیا عذر پیش کرونگا ہائے افسوس اسکے بعد طوقِ ملامت میری گردنسی کسیطرح نہ اوتریگا اور داغ بدنامی میری صفحہ احوال سے محو نہوویگا زاہد اس بیان دردناک سی زار زار رو رہا تہا کہ اودہر سے زنِ زاہد حمام سی آئی اور یہہ حال راسکو مشاہدہ کرکے زبان ملامت زاہد پر کہولی کہ مین تجہی ایسا بیمہر بے وفا نجانتی تہی شاید کہ شکر اس نعمت کا کہ خدا نے تجھے فرزند دیا اور مار کے گزند سے بہی بچا لیا یہی تہا کہ راسکو احسان کے عوض ہلاک کیا زاہد نے کہا کہ ای یار دلنواز یہہ باتین نکر مصرع کہ از سوال ملولیم و از جواب خجل ۔ مین بہی جانتا ہون کہ ادای شکر آلہی مین قصور ہوا مجھسے اور منہج تسلیم سے کہ راہ سالکان حقیقت سی انحراف کیا مینے اب بے سبب بے صبری اور ناشکریکے نہ جریدہ صابرون مین ذکر کیا جاویگا اور نہ شاگردون کے دفتر مین میرا نام لکھا جائیگا اور اب ملامت کرنا تیرا اس حالمین نیش پر نیش لگانا اور جراحت پر نمک چھڑکنا ہے بیت ملامت بر دل صد پارہ عاشق بدان ماند کہ باشد زخم شمشیر و بدو زندش بسوزن ہم ۔ عورت نے کہا کہ سچ کہا تو نے کہ اب ملامت سے کچھہ فائدہ نہین ہے یہ کام کہ تجسی صادر ہوا ہے نتیجہ شتاب کاری کا ہے کہ حاصل اوسکا سبکی اور پشیمانی ہے اور تعجیل کرنیوالا اکثر حصول مراد سی محروم رہتا ہے بیت شتاب و بدے کار آہرمن است ۔ پشیمانی جان و رنج تن است ۔ اور تو تنہا کچھہ اس دام فساد مین نہین پڑا ہے بلکہ اس سی پہلے ایسے واقعات بہت حادثے ہوئے ہین سنا ہے مینے کہ ایک بادشاہ نے اپنا باز بے تصور مار ڈالا اور بسوء عاقبت شعلہ دامن سی افروختہ اور آتش حسرت سی سینہ سوختہ رہا زاہد نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر ہے حکایت بادشاہ با رکتش کہا کہتے ہین کہ زمانہ قدیم مین ایک بادشاہ شکار دوست تہا ایک اوسکا باز تہا کہ ایک پرواز مین سیمرغ کو قلہ قاف سے پکڑ لاتا تہا اور اوسکے خوف چنگال سے نر طایر آشیانہ سپہر مین چھپا رہتا تہا اور بادشاہ اوسی بہت عزیز اور ہمیشہ اپنے ہاتھہ پر رکہتا تہا اتفاقاً ایکدن بادشاہ اوسے ہاتھہ مین لیکے شکار کو گیا ایک آہو سوار یکے آگے سی اوٹھا بادشاہ نے اسپ باد پا ہو کے پیچہے ڈالا کئی فرسخ تنہا نکلگیا لیکن آہو کو نہ پایا اور حشم و خدم بادشاہ کا سب پیچہے رہگیا اوس حالمین تشنگی بادشاہ پر غالب ہوئی تلاش آب مین ہر طرف گہوڑا دوڑایا آخر نیچے ایک پہاڑ کے پہنچا دیکہا کہ اوپر سے پانی قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے بادشاہ نے جام نکال کے و قطرات اوسمین اپنے شروع کئے جبکہ جام بھر گیا بادشاہ نے چاہا کہ باز نے پر مارا کہ سب پانی گر گیا دیگر بار و سیطرح پہر جام پہر اباز نے وہی حرکت پہر کی بادشاہ نے تشنگی کے اضطراب مین باز کو زمین پر دے ٹپکا کہ ہلاک ہو گیا اس حال کے مقارن رکابدار بادشاہ کا پہنچا باز کو مردہ اور شاہ کو افسردہ دیکہا فی الحال شمشیر فتراک سے

Marfat.com

کہولا اور جام ہو کے چاہا کہ بادشاہ کو پانی دے بادشاہ نے کہا کہ یہ آب لال کہ پہاڑ سے ٹپکتا ہے اسپر ہمیں خاطر
زیادہ ہے وجہ یہ ہے کہ یہ بہت سرد ہوگا اور صبر تنا نہین کہتا ہون کہ قطرہ قطرہ جمع ہو تو مین پیون اب تو جلد بالا سے کود
جا کے اسکی منبع سے جام بھر لا رکابدار کوہ پر کہ جہان چشمہ آب تھا پہنچا دیکھا کہ ایک اژدہا لب چشمے کے مرا ہوا پڑا ہے اور
حرارت آفتاب سے لعاب زہر آمیز اوسکا اوس پانی مین ملکی قطرہ قطرہ ٹپکتا ہے دہشت نے رکابدار پر غلبہ کیا اور سر نیچے
ہو کر کود سے نیچے اترا اور یہ حال بادشاہ سے عرض کیا اور مشکیزہ سے جام بھر کے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے جام لب پر دھر کر
رونا شروع کیا رکابدار نے عرض کیا کہ بادشاہ کی عمر دراز ہو سبب رونیکا کیا ہے بادشاہ نے وہ قصہ جیانیکا اسن کے
ہلاک ہونے سے سخت متاسف ہون کہ بے تفحص ایسے جانور عزیز اور خیر خواہ کو ہلاک کیا پینے رکابدار نے عرض کیا کہ اگر
اس بازنے بلائے عظیم بادشاہ کے سر سے دفع کی بلکہ احسان اسکا سب اہل سلطنت پر ثابت ہی اور اگر شہریار نے اسکے ہلاک
کرنیمین تعجیل نکی ہوتی اور آتش غضب کو آب حلم سے تسکین دی ہوتی اور بالفرض نفس کے قوت بردباری سے روکی ہوتی تو
خاطر اقدس غبار رنج و ملال سے کیون آلودہ ہوتی بادشاہ نے کہا کہ مین اس حرکت نامناسب سے بہت پشیمان ہون لیکن
اب پشیمانی میری فائدہ نہین کرتی ہی اور زخم اس ملامت کا کسی مرہم سے الیتیام نہ پائیگا جبتک زندہ ہون یہ داغ حسرت کا میرے سینے
سے نہ مٹے گا اور چہرہ خجالت کا ناخن ملامت سے تا قیامت خراشیدہ رہیگا مصرع چون کنم خود کردہ را تدبیر نیست بنا اور کھ
مثل اسلیئے بیان کی ہے تا معلوم ہو کہ ایسی صورتین بہت ہوتی ہین کہ اکثر اشخاص شامت تعجیل سے ورطۂ ندامت مین پڑے ہین
بیت ہر کہ تعجیل بر آورد دست ۔ سنگ جفا پایہ قدرش شکست ۔ زاہد نے کہا کہ اے مولنس وقت حالت بیقراری مین اہل حکایت
سے قسلی دی تو فی اور اس پیرانہ سالی مین مرہم پند میز زخم دل پر رکھا ہی تو نے مگر معلوم ہوا کہ اس گناہ اور خیانت مین بہت سے
شریک رکھتا ہون جیسا کہ حکایات اون لوگون کے جریدہ ایام پر لکھی گئی ہین قضیہ نا مرضیہ میرا بھی لکھا جائیگا اور یہ معلوم ہوا
کہ جو کوئی کسی کام مین تعجیل کریگا نادرہ و فا سے بیبہرہ رہیگا یہ ہے داستان اون لوگون کی کہ بے تامل عزم کسی
کام کا کر بیٹھی ہین اور بغیر دریافت کسی بات پر عمل کرتے ہین خردمند وہ ہے کہ تجربے کے ہر کام کا پیشوا کرے اور
آئینہ خرد کو نصیحت غفلت سے صیقل کرتا ہی اور ہر وقت مین جانب تامل کو نگاہ رکھی اور طریق تعجیل سے انحراف کرتا ہے
تا بغرض مدعی دولت اور ترقی اقبال ہمدم ہوتی جائے قطعہ زہام دل بکف صبر گرت باید ۔ کہ گوی عیش بچوگان جہد
بر پائے ۔ متاب از بوسن غفلت عنان عرصۂ تعجیل ۔ کہ آخر افگند بزمین رسوای ۔ شتاب مہ خطرے نگند کہ گر صد سال ۔
تو دست و پا زنی زان خطہ بروں نائے ۔ بکن شتاب در آئین حکم رومی متاب ۔ کہ غیر صبر سکون نیست رہم دانائی ۔
باب سیا تو ان مے اختلاط اور تدبیر کرنیمین بلا رشمنونسی اور بسبب کسی حیلے کے اس بلا سے نجات پانے مین

Marfat.com

رائے ابشلیم نے کہا سنی ہینے داستان اُن لوگونکی کہ بے فکر و تامل دریای حیرت و ندامت مین پڑے اور بے صبر و تحمل دام پشیمانی مین گرفتار ہوے اب امیدوار ہون کہ ساتوین وصیت کا مضمون تبفصیل بیان فرما اور داستان اُن لوگونکے کہ دام مین دشمنون کے گرفتار ہوئے اور دشمنان قوی دست مین چپ و راست سے گھر گئے اور سوا اسکی اور خلاف بھی بہت سے واقع ہوے اور وہ غلبہ کرکے سب طرف سے غالب آئے اور یہہ شخص سمجھے کہ مین ورطہ ہلاکت مین پڑا اسوقت بہتدبیر کہ اُن دشمنون سے بعض کو تملق اور مدارا سے دوست بنائے اور اُنکی شرکت کی برکت سے اُن بلاؤن سے بچ جاے اسکا بیان فرماکہ اسکو کس طرح سے عمل مین لاے اور جس دشمن کی مدد سے کہ مخلصی پاے اور اُس سے جو عہد و پیمان کیا ہو اُسے کس طرح وفا کرے برہمن نے جواب دیا کہ ہر جگہہ دوستی اور دشمنی کیواسطے دوام اور ثبات نہین ہے کیونکہ اگر دشمنی اور دوستی عارضی ہی تو جلد زائل ہو جائیگی اور یہہ صورت حکم ابر بہاری کا رکھتی ہی کہ کبھی کبھی برستا ہی اور جلد موقوف ہو جاتا ہی اور اُسکے واسطے دوام اور ثبات نہین ہی اور مہر اور کینہ اہل زمانہ کا بے اعتبار ہین جمال خوبان اور تقرب بادشاہان اور خوش آوازی طفلان اور وفای زنان اور تلطف دیوانگان اور سخاوت مستان اور عقیدہ عالمیان اور فریب دشمنان سیخرد کے مانند ہی کہ انمین سے ایک بھی اعتماد کے لایق نہین ہی اکثر دوستی دیکھی ہی کہ کمال اتحاد و یگانگی کو پہنچے ہی اور بنیاد خصوص اور خصوصیت کی اوج سپہر کو کھینچے ہی اور اسکے بعد تھوڑے سے سبب سے وہ محبت عین عداوت ہوگئی ہی اور بعض دشمنی دیرینہ اور نزاع موروثی اندک لطف مین موقوف ہوئی صورت دوستی کی پیدا ہوئی ہی اور اسیواسطے خردمند دشمنونسے بھی تلطف اور مدارا فروگذاشت نہین کرتے ہین لازم ہی کہ طمع دوستی دفعۃً منقطع نکر ڈالے اور نہ کسی کی دوستی پر بغیر امتحان کامل اعتماد کلی کرکے غفلت کرے قطعہ دوستی آنچنان نمی باید کہ بگنجد میان دران موے ؛ دشمنی ہم بدان صفت خوش نیست ؛ کہ زیارے نباشدش بوے ہر دو جانب نگاہ خواہد داشت ہر کرا ہست معتدل خوے ؛ چونکہ معلوم ہوا کہ دوستی اہل زمانہ کی بے اعتبار ہوتی ہی تو چاہیے کہ دانا عاقبت اندیش التماس مصلحت آمیز دشمن کو بھی کہ متضمن دفع مضرت اور جانب منفعت ہو فروگذاشت نکرے اور جسمین کہ کام سرانجام پاے مصلحت وقت اقتضا کرکے عمل مین لاے کہ دوربینی اور صلاح اندیشی کلید قفل دولت ہے اور اسکے بعد کرامداد سے دشمن کے اپنا مطلب بر آئے اور اُس سے جو عہد کیا ہو اُسے اس طرح پر وفا کرے کہ نقض عہد بھی نہونے پاے اور ایسا تقدم بالحفظ کرے کہ اُسکی مضرت سے بھی محفوظ رہے اور نظیر اس صورت کا کہ جسکا بیان ہو چکا حکایت موش اور گربہ کی ہے رائے نے پوچھا کہ یہہ ماجرا کیونکر تھا حکایت کہا کہتے ہین کہ صحرا مین ایک درخت کے نیچے ایک چوہے کا سوراخ تھا اور وہ ایسا تیز فہم اور دوراندیش تھا کہ ایک تامل

Marfat.com

مین ہزار عقدے مالاینحل حل کرتا تہا اور ایک لحظے مین سو حیلے ایک خیال سے پیدا کرتا تہا بیت
فسون گربود موش چارہ اندیش ؛ کہ دیدی حیلہ صد سالہ درپیش ؛ اور اُس درخت کے نزدیک ایک
بلّی کا بہی مسکن تہا اور اس نواحی مین صیاد بہی اکثر شکار کیا کرتے تہے ایک دن صیاد نے دام لگایا اور
تہوڑا گوشت اُس دام مین باندہ دیا گربہ حریص دام فریب سے غافل گوشت کے شوق مین بلا تامل دام مین چلی آئی ہنوز
دانت گوشت تک نہ پہنچا تہا کہ بسبتہ دام بلا ہوئی نظم حرص ست کہ جملہ را بدام اندازد ؛ داند طلب مال حرام اندازد
حرص ست کہ جملہ خلق را زآسایش ؛ باز آرد و در رنج مدام اندازد ؛ القصہ جو ہابہی طلب مین دانیکے سوراخ سے باہر
آکے اور چند قدم چلکے احتیاط سے ہر طرف آنکہہ ڈالتا تہا اور یمین و یسار اور تحت و فوق دیکہتا تہا کہ ناگاہ نگاہ اُسکی بلّی پر
پڑی پس دیکہتے ہی بلّی کی آنکہہ تاریک ہوگئی لیکن جب خوب نگاہ کی تو بلّی کو بستہ دام بلا دیکہا صیاد کو دعا دی اور در
قید پر بلی کے شکر خدا بجا لایا دوسرے جانب جو نگاہ کی تو راسو یعنی نیولیکو دیکہا کہ کمین گاہ مین قریب اسکے سوراخ کے آبیٹہا ہے
ارادہ کیا بالاے درخت پناہ لون دیکہا تو درخت پر ایک کوّا ہی کہ وہ بہی اسکی فکر مین بیٹہا ہی دہشت اور وحشت نے جو ہی پر غلبہ کیا
پہر اسنے اندیشہ کیا کہ اگر آگے جاؤن تو بلّی پکڑتی ہی اور اگر جہپ و راست جاؤن تو نیولے سے بچونگا اور اگر درخت پر
جاؤن تو کوّا پنجے مین لیتا ہی اب ان بلاؤن مین کیا کرون اور اس آفت کو کس حیلے سے دفع کرون اور یہہ حال اپنا کس سے
کہون اور دوا اس بیدرمان کی سوا حکیم حقیقی کے کس سے مانگون بیت ندارم ہمدمے کز وے صلاح کار خود پرسم ؛ نہ غمخوارے
کز و حال دل افگار خود پرسم ؛ اب دروازہ بلا کا کہلا ہی اور منزل عافیت کی دور ہے اور بہت سی آفتون نے منہ کہولا اور
راہ گریز کی مسدود ہے پر دلمین کہا کہ بایں ہمہ دلکو قایم رکہنا چاہیے اور ہمت نہارنی کبہی ساقی روزگار شربت مراد پلاتا ہی
اور کبہی زہر ہلاہل شربت راحت مین ملاتا ہی بہر کیف نظر بخدا کرکے پانبات کو لغزش نہ دیا چاہیے اگر فیاض روح القدس
مدد فرمائیگا تو یہہ سب آسان ہوجائیگا اور مرد ثابت قدم وہ ہے کہ اگر خلعت دولت اسکے دوش پر ڈالین تو از جا رفتہ ہوکے
خندہ دندان نما نکرے اور اگر جرعہ محبت پلائین تو دیدہ اندوہ سے اشکباری نکرے بموجب بیت کے بیت ز رنج و
راحت گیتی مرنجان دل مشو خرم ؛ کہ آئین جہان گاہی چنین گاہی چنان باشد ؛ اب اس تابش الم مین کوئی پناہ بعد
فضل الہی کے سایہ عقل سے بہتر نہین ہے اور اگر کوئی دستگیر مشفق اُستاد خرد سے زیادہ نہین ہے مناسب اسے
صواب کے یہہ ہے کہ دہشت کو اپنے دلمین راہ دون اور حسرت کو نزدیک دماغ کے پہٹکون کہ خردمندون نے کہا ہے کہ باطن عقلا
دریا کے مانند ہوتا ہی کہ اندازہ اُسکے ظرف کا حصر مین نہین آسکتا ہی لو بے غواص فکر عالی اور ذہن رسا اُسکی تہا کو
کوئی نہین پاتا ہی اور جو کچہہ کہ اُسمین گرتا ہی پہر پایا نہین جاتا ہے اور کتنے ہی کوئی دست و پا مارے پانے اُس کا

Marfat.com

نکلدر نہین ہوتا ہی اب وقت تدبیر کا ہے اور ہراس اور دہشت کرنے مین ہلاکت کی سوا اور کچھ حاصل نہوگا نظم
مرد ثابت قدم آنست کہ از جا نرود ۔ گرچہ سر گشتہ شود گرد زمین ہمچو فلک ۔ مثل سیمرغ کہ طوفان نبرد از جا لیش ۔ نہ چو
سنجشک کہ افتد بدم از باد تفنگ ۔ جبکہ اسطرح دلکو سمجھا کے مضبوط کیا باخود کہا اب اسی تدبیر بہتر نہین ہے کہ بلی سے صلح کرون
کہ اسوقت عین بلا مین وہ میری مدد کی محتاج ہے اور مجھے بہی اسوقت اوسکی امداد مین ان آفتون سے مخلصی متصور ہے
اور وہ بہی میری یارسی سے نجات پائیگی اگر بلی عاقل ہے تو میرے صدق گفتار پر اعتماد کریگی اور نفاق اور حیلے کا گمان
نکریگی تو برکت سچی راستی اور موافقت کی ہم دونونکو ان بلاؤنسے نجات حاصل ہوگی اور دشمن طمع منقطع کرکے اپنی
راہ لینگے آخر کار چوہا بلی کے نزدیک آیا اور پوچھا کہ حال کیا ہی بلی نے آواز حزین سے یہ بیت پڑہی بیت درد مندیم خبر
میدہد از سوز درون ۔ نہ دہن خشک لب تشنہ و چشم تر ما ۔ اور کہا کہ ای برادر تن میرا البتہ بند مشقت اور دل سوختہ آتش
رنج محنت ہے چوہے نے کہا کہ ایک نکتہ رکہتا ہون اگر دلمین لگے وقت تنگ ہے اور بجا اسکے کہ گریہ نے تملق سے کہا کہ
جو خاطر مین گزرے وہ فرما اور توقف جائز نرکھ چوہے نے کہا کہ مینے کبہی جہوٹی بات نہین کہی اور سخن دروغکو فروغ بہی
نہین ہوتا ہے سچ یہ ہے کہ ہمیشہ مین تیرے غم پر شادی کرتا تہا اور تیری ناکامی کو اپنی شاد کامی جانتا تہا اور آرزو
میری یہ ہے کہ تجہے مضرت پہنچے کیونکہ تیری قوم میری قوم کی دشمن ہے لیکن مین آج اس بلا مین تیرا شریک ہون اور خلاصی تیری
اور خلصی اپنی آپس کی دوستی مین دیکہتا ہون اور اسی مطلب کے واسطے سلسلہ دوستی کو جنبش دیتا ہون اور یہ میری دوستی
مشتمل بغرض ہے مگر ایسی غرض کہ اوسمین دونونکا نفع ہی نہ ضرر اور اگر تو عاقل ہے تو معلوم کیا ہوگا کہ مینے سچ کہا ہے اور
اس بات مین کوئی صورت خیانت اور بد اندیشی کی نہین ہے اور اپنے صدق مدعا پر دو گواہ بہی رکہتا ہون ایک تو یہ کہ
میرے پیچہے کمین گاہ مین بیٹہا ہے اندو سرا زاغ کہ درخت پر میری ہلاکت کا منتظر ہی اب جو تجہسے نزدیک ہوا مین تو طمع
ان دونونکی مجہسے منقطع ہوجائیگی اور اگر تو مجہے اپنی امان مین لے کہ میرا اطمینان ہو تو میرا مطلب برآتا ہی اور تیری بہی مراد حاصل ہوتی
ہے کہ یہ پنجرے جال کے جو تیرے بند بند مین پڑی ہین انہین جلد کاٹ ڈالونگا اور مین بہی راسو اور زاغ سے نجات
پاونگا جبکہ بلی نے باتین سنین تو حیای اندیشہ مین مستغرق ہوئی چاہا کہ اس حکایات کی اطراف و جوانب کو قدم فکر سے پیمائش
کرے اور عیار اندیشہ کو محکمہ تامل پر آزمائے چوہے نے دیکہا کہ وقت تنگ ہی اور بلی دریای اندیشہ مین غواصی کرتی ہی
کہا کہ او بلی میری بات کا جواب کہہ اور تاخیر نکر کہ ایسے وقت مین عاقل توقف جائز نہین رکہتے مین جبکہ مین تیری تقاضا پر دل و جگر
کرتا ہون تو تو بہی میری حیات ہی سے شاد ہو کہ جہنکا راہم دونونکا ایکدوسرے کی امداد سے متعلق ہی اور میری مثل اور تیری کشتی اور ملاح
کی مانند ہے کہ کشتی ملاح کی سعی سے کنارے پہنچتی ہے اور کشتیبان کشتی کی پشتی سے کام اپنا کرتا ہے اور میرا

Marfat.com

حال بعد آزمایش کے معلوم ہوگا اور میری تعجیل کا سبب یہ ہے کہ فرصت وقت کی بہت کم ہی اور اتنا تو نے بھی جانا ہوگا کہ کردار میرا گفتار پر ترجیح رکھتا ہے اور جو عہد دوستی کہ مین کرتا ہون اوسمین وفا کرونگا اب جو منظور ہو سو جلد زبان پر لا ۵ فرما شار نیکہ دوشم امیدوار ۵ بر گوشہای آن خم ابرو نہادہ ایم ۵ بلی چوہے کی حکایت سنکے اور راستی کا یقین کرکے خرسند ہوئی اور کہا کہ تیری باتیں سچ معلوم ہوتی ہے اور یہ مخوای کلام تیرا بوی صدق دیتا ہی اب مینے اس مصلحت کو قبول کیا اور حکم اللہ تعالی کا اَلصُّلْحُ خَیْرٌ ہے گوش جان سے سنا مینے اسبات سے نجاد نکرونگی اور امید غالب ہے کہ اس باہم کی دوستی سے مخلصی ہم دونونکی ہوجائیگی اور شکر اس منعم کا مادام الحیات اپنے ذمے پر لازم کیا مینے اور امید یہ ہے کہ تو بھی اپنے عہد پر قائم رہیگا اب بتا کہ کیا کیا چاہیئے چوہے نے کہا کہ مین تیری پاس آتا ہون اور تو اکرام تمام سے میری تعظیم بجالا تو شمن قواعد دوستی سے فیمابین کے واقف ہوکے راہ اپنی لین اور مین بفراغ خاطر تیری بلا تو ملون بلی نے اسبات کو قبول کیا اور چوہا نزدیک آیا اوسنے اہتمام تمام سے رسم تعظیم ادا کی اور نہایت ملایمت اور لجوئی اور نوازش سے مہربانی فرمائی جبکہ راسو اور زاغ نے یہ حال مشاہدہ کیا شکار موش سے مایوس ہوکے راہ اپنی لی جبکہ موش نے حمایت سے گربہ کی ان بلاؤن سے نجات پائی اگر گربہ اس دام سے رہائی پائے اور وفای عہد نکری تو تو وہی آش و کاسہ موجود ہو اس واسطے پہندی دام کے کاٹنے شروع کیے لیکن موش اندیشہ دور دراز مین پڑا کہ ان دو بلاؤن سے اسطرح سے نجات پائی نید کاٹنے مین آہستگی کرنے لگا گربہ فرصت سے سمجھی کہ موش دور اندیشی مین پڑا کہا کہ ای موش تو نے میری نزدیکی کے سبب سے دشمنونسی نجات پائی اور اب حسن وفا مین کاہلی کرتا ہی اور مین تجھ پہلے ہی جانتی تہی کہ وفا وہ دوا ہی کہ طبلۂ عطاران روزگار مین نہین پائی جاتی ہے اور حسن عہد وہ جوہر ہے کہ خزانہ زمانہ مین موجود نہیں ہے اور تو وفا وہ سیمرغ ہے کہ نام کے سوا اسکا نشان پایا نہین جاتا ہی اور نیک عہد وہ کیمیا ہی کہ اوسکی حقیقت بجز حکایات کسی نے پائی نہیں ہے ۵ وفای مجوز کس و زمین این سخن نشنود بہر زہ طالب سیمرغ و کیمیا مباش ۵ موش نے کہا کہ حاشا مین اپنا بہرہ حال داغ بیوفائی سے آلودہ کرون اور نام نیک کہ مدت مدید مین حاصل کیا ہی جریدہ بدعہدی پر ثبت کرون اور مین جانتا ہون کہ وفا کمنداران ہی اور تو شہاہ سعادت اور وہ کیمیا ہی کہ خاک تیرہ کو زر کرتی ہے اور وہ طوطیا ہی کہ دیدۂ خرد کو بینا بناتی ہی اور جسکے بشمار جان نے بوی وفا نہین پائی ہے اوسکو یا حین محاسن صفحۂ عالم سے کچھ نصیب نہوا اور جسکے دیدۂ دل نے نور وفا نہین دیکھا ہی مشاہدہ انوار مکارم اخلاق سے بے بہرہ رہیگا ۵ ای خاک بران سر کہ ورد محبت و مہر و وفا نیست ۵ گربہ نے کہا کہ اگر حاصل کرنا ہی تو کرو فا شیوہ عروس کمال اور حال رخسارہ حسن جمال ہی پہر تو اپنے رخسارہ کو اس گلگونی سے کیون آراستہ نہین کرتا ہی اور وہ کلمہ کہ جسمین بنیاد وفا نہین ہے کہ نی رنج دل اوسکے سامنے محبت پرتو از ساز نہین ہوتا ہی اور جو رخسار کہ خال وفا سے عالی ہے

Marfat.com

کوئی صاحب نظر التفات اُسپر نہین کرتا ہی اور اسیواسطے مولف نے کہا ہی نظم وہ چہرہ کیا اگر کوئی خال وفا نہین ؛ وہ باغ کیا کہ جسمین نہالِ وفا نہین ؛ بہتر وفا سے شی نہین کوئی جہان مین ؛ وہ دل ہی سنگ جسکو خیال وفا نہین اور جو کوئی کہ لباس وفا سے عاری ہوگا اور جو عہد کہ باندہیگا اُسے ادا نکریگا اُسے وہ پہنچیگا جو اُس زن دہقان کو پہنچا موش نے پوچھا کہ یہہ کیونکر تہا گربہ نے کہا حکایت دہقان لکھا ہی کہ فارس کے ایک قریہ مین دہقان تہا تجربہ کار اور صاحب فہم جام روزگار سے بہت تلخ وشیرین چکہا تہا اور نشیب وفراز زمانہ سے دشواری اور آسانی دیکہی تہی جہان پیمودہ وبسیار دانے ؛ ظریفے زیرکے شیرین زبانے ؛ اور اُس دہقان کی ایک عورت تہی کہ رخسار اُسکے شمع شبستان حسن پرستان اور لعل شیرین شکریزی مین نقل می پرستان محبت تہی پیر دہقان باوجود ہنرمندیکے فقر وفاقہ سے گذران کرتا تہا اور تخم توکل افوض امری الی اللہ مین بویا تہا اور دستور روزگار غدار کا اکثر یہی ہے کہ ارباب ہنر کو فواید دنیوی سے محروم رکہتا ہی اور بے ہنران نامستعد کو اوج کامگاری پر سرفرازی دیتا ہی قطعہ کجروان را دہند خرمنہا ؛ برگ کاہی براستان ندہند ؛ نگسانرا دہند شہد وشکر ؛ ہمایان جزا ستخوان ندہند ؛ باوجودیکہ دہقان ہنر زراعت کا بخوبی جانتا تہا چونکہ اسباب اسکا نر کہتا تہا اسواسطے بیکاری اور تنگدستی مین گذران کرتا تہا ایکدن عورت نہایت تنگدستی سے عاجز آکے طعنہ دینے لگی کہ گوشۂ کاشانہ مین بیٹہہ کے عمر عزیز کو کبتک اس ضیق مین بسر کریگا حرکت کہ موجب برکت ہی کیون نہین اختیار کرتا ہی اگرچہ اللہ تعالے نے رزق سبکا معین کر رکہا ہی یعنی دیوانخانہ کرم سے برات الرزق علی اللہ کے ہر کسیکیواسطے مقرر کردی ہی لیکن طغرای ایکا حبیب اللہ بہی اُسکے گوشہ پر لکہا ہی گواہی لازم ہی کہ کسب کو سبب رزق کا سمجہے اور نزدیک میرے صلاح حال اسمین ہے کہ طریق کسب کو کسیطرح اجرا کرے وہ سبب رزق کا ہو دہقان نے کہا کہ اے یار عزیز جو تو نے کہا سچ ہی لیکن مینے ایک مدت سے اس قریہ مین سرداری کی ہی اور اکثر دہقان اس قریے کے میرے مزدور رہے ہین دریغ نو لا کہ اسباب زراعت کچہہ باقی نہ رہا بجز مزدوری کے سو اچارہ نہین ہے، اور مزدوری اِن لوگونکی دل گوارا نہین کرتا ہی اور اگر یہی بات منظور ہی تو اس موضع سے اور طرف چلنا بہتر ہی کہ غیر وطن مین شماتت ہمسایہ کی نہین ہی اور دوسرے ملک مین جو کچہہ پیش آئیگا اُسے گوارا کرونگا عورت یہی کہ فقر اور فاقہ سے تنگ آئی تہی جلا وطن پر راضی ہوئے اور اُس جگہہ سے نواح بغداد کی طرف منہہ کیا ایکدن اثنا راہ مین کوفتہ ہوکے ایک درخت کے سایہ مین پناہ لی اور دفع ملال کیواسطے ہر طرحکی باتین کرتی تہی دہقان نے کہا کہ اے یار گرامی محنت غربت کی اختیار کی ہی اور عزم اُس ولایت کیا کہ وہان کوئی ہمین پہچانتا نہین ہے، اور لوگ اُس ولایت کے بہت جابر ہین مبادا کہ افسون وافسانے سے تیرا ارادہ کرین

۱ ترجمہ پوشتہ ہون مین
۲ کام اپنا خدا کی جانب ۱۲
۳ یعنی کسب کرنیوالا دوست خدا کا ہے ۱۲

Marfat.com

اور تو بہی غرور جوانی اور امید کامگاری پر مائل انکے ہو کے مجسے کنارہ کرے اور اس پیرانہ سالی مین آتش فراق سے
مجھے جلاے خیاذًا باللہ اگر یہہ صورت پیش آے پہر امکان میری زیست کا نہین ہے بیت زمرگ باک ندارم ولے ازان ترسم
کہ من بمیرم و تو جان دیگران باشی: عورت نے کہا کہ یہہ کیا بات ہے کہ تیری زبان پر آئی اور یہہ کیا خطرہ ہی کہ تیری
خاطر مین خطور کیا بیت کنیزی میکنم تا زندہ باشم: بمیرم ہمچنانت بندہ باشم: اور اگر یہی خیال ہوتا تو مسافرت
اختیار نکرتی اور داغ جدائی وطن اپنے دلکو ندیتی جو عہد کہ روز اول تجسے کیا ہی امیدوار خدا سے ہون کہ زندگانی
اُسپر ثابت رہون اور اگر اسمین شک ہے تو از سر نو تجسے پہر عہد کرتی ہون بیت زیست بہر تجسے ہی مہر و وفا ہے
بخدا پہ خاک میری بہی نہو گی تری قدمون سے جدا: دہقان اس بیت سے خوش ہو کے بخاطر جمع تمام سر اُسکے زانو پر رکہکے
سو رہا مقارن اس حال کے ایک شخص پیدا ہوا مرکب تازی پر سوار اور لباس شاہانہ در بر باہزار کر و فر عورت نے نگاہ کی
ایک جوان کو دیکہا کہ از سر تا پا شعلہ نور ہے گویا یہہ شعر مولف کا اُسکے حسب حال ہی بیت چہٹ گئی ہاتہہ سے عنان شکیب
جیسے اُس شہسوار کو دیکہا: غرضکہ اُن دونون کی آنکہین دوچار ہوتے ہی ایک دوسرے کا فریفتہ ہوا اور وہ جوان
اُس دیار کے بادشاہ کا بیٹا تہا کہ بارادہ شکار سوار ہوا تہا اور ملازمون سے دور پڑ گیا تہا جبکہ اُسکی آنکہہ اُس آہو صید
افگن شہر آشوب پر پڑی اُس کا تیر نگاہ دلدوز شاہزادے کے سینے پر ایسا بیٹہا کہ ارادہ شکار کا رکہتا تہا یا خود شکار
ہو گیا کہا کہ اے رشک پری و اے قبیلہ بتان آذری تو کون ہے، اور کیونکر یہان آئی ہی عورت نے آہ سرد دل پر درد سے کہینچی
اور کہا کہ اے دولت بیدار حال بخت خفتہ اور قضیہ دیدہ بیخواب میرا طولانی ہی بیت سر ے دارم کہ سامان نیست اورا
بدل دردے کہ درمان نیست اورا: ایجان عالم مونس روزگار میرا یہہ پیرکہن سال ہی اور دل بیقرار میرا مسکن اندوہ
وملال اور بنیاد انسیت کی یہہ ہے، کہ دیکہی تو نے اور سرانجام کار یہہ ہے، کہ مشاہدہ کیا تو نے ایک عمر بیچ سختی مین بسر کی
ہی اور زندگانی سے کچہہ لذت نہین پائی ہی جوان نے کہا کہ اے مراد دل غمزدگان و اے انیس دل گم گشتگان حیف ہے
کہ تجسا محبوب اسیر دام کرب و بلاے محنت و غربت ہو اور یہہ بات روا نہین ہی کہ تو اس حسن و جمال پر مصاحبت پر
فرتوت کی اختیار کرے اور ایسی حسن و سیرت پر فقر و فاقہ سے گذران کرے جلد آ کہ مین تجہی تخت عزت پر بٹہاؤن اور ملکہ
عالم بناؤن جبکہ عورت نے خوشخبری شاہزادے کے وصال کی سنی عہد تازہ کہ دہقان سے باندہا تہا بہول گئی اور پیمانہ
عہد و پیمان کا سنگ بیوفائی سے توڑا جبکہ جوان نے اُس عورت کو اپنا مائل دیکہا کہا کہ ایجان جہان جلد میرے
پاس آ کہ تجہے سوار کر کے چلون اور جیتک کہ دہقان اُٹہے دوڑ کے پہنچون عورت نے سر دہقان کا زانو سے اُتار کے
خاک پر رکہا اور جست کر کے جوان کے ساتہہ گہوڑے پر سوار ہوئی کہ اس عرصہ مین آنکہہ دہقان کی

Marfat.com

کہلی دیکھا کہ ایک جوان کے پیچھے گھوڑے پر بیٹھکے روانہ ہوئی کہا کہ ای بیوفا یہ کیا بدعہدی ہی کہ تو عمل مین لائی عورت نے کہا کہ افسانہ بیہودہ نکہ خوبرو یونسی حسن عہد طلب کرنا سہیل کو ثریا کے ساتھ جمع کرنا ہے اور جفا پیشونسی وفا رکہنا گویا کہ نہال گل آتش گلخن مین بونا ہے پیر دہقان نے کہا کہ حد انصاف ہی باؤن باہر نرکھ اور خدا سے ڈر کہ مکافات چیمان تنگنی کی اور شامت بدعہدی کی جلد ملتی ہے اور تو بہت جلد پشیمان ہوگی عورت نے اوسکی بات پر کچھ التفات کیا اور جوان سے کہا کہ اب جلدی کر کہ صحرای فراق سے مخلصی پاکے سر منزل وصال کو پہنچین شاہزادہ نے مرکب تیز رفتار ہامون نورد کو پاشنہ مارا کہ پلک مارتے مین دہقان کی نظر سے غائب ہوگیا بیچارہ باوجود ذلت غربت اور اذیت مفارقت پیچھے اونکے روانہ ہوا اور اپنے دلمین کہا کہ عہد و پیمان عورتونکا مطلق وفا نہین رکہتا ہے مینے عبث اوسکی بات پر اعتماد کرکے ترک وطن اختیار کیا اب راہ جانیکی اور نہ روی بازگشت کا باقی رہا دیکہیے کہ انجام کار میرا کیا ہوگا یہ کہتا تہا اور زار زار روتا تہا اور ہر دم خدای کریم کو بعظمت و جبروت یاد کرتا تہا اب اونکا حال سننا چاہیے جبکہ وہ دونون چند فرسنگ راہ طے کرکے ایک پانی کے چشمے پر پہنچے کہ گرداوسکے درخت سایہ دار بیشمار تھے یہ عورت اس سبب سے کہ عادت سواری کے کرکہنی تھی تہک گئی اور جوان بھی کوفتہ تہا کہا کہ یہ مقام خوب ہے ایک ساعت یہان آرام کرین اسکے بعد آگے روانہ ہون گھوڑیسے اوترکے اوسی سایہ مین بیٹہے کلام باہم کرتے تھے اور جوان اوسکی حسن بےمثال و جمال زلف حیرت افزا پر نگاہ کرتا تہا اور متحیر ہوتا تہا عورت نے کہا کہ دل چاہتا ہی کہ مین اس چشمے مین نہالون کہ گرد راہ سے بدن خاکش کرتا ہے جوان نے اجازت دی وہ بیحیا چشم حیا کے باعث وہان سے اتنی دور گئے کہ جوان کی نگاہ سے غائب ہوگئے وہان پہنچکے چاہتی تہی کہ تدبیر غسل کرے کہ ایک شیر شرزہ پیدا ہوا اور اوس عورت کو منہ مین لیکے خفگی کی طرف روانہ ہوا شاہزادہ آواز شیر کی سنکے گھوڑی پر سوار ہوا نزدیک جاکے دیکہا کہ محبوبہ شیر کے منہ مین ہی جوان نے اوسکی ہیبت سے سراسیمہ ہوکے اور مرکب کو تازیانہ کرکے راہ اپنی لی اوس عورت نے جو تخم بیوفائی کہ مزرع عہد و پیمان مین بویا تہا آخر دمے کاٹا دہقان کا نقشہ خیز ان اوسکے پیچھے آتا تہا اوس چشمے پر پہنچا دیکہا کہ اوس بیوفا کو شیر نے کہا لیا ہے اور اوسکا لہو خوردہ پڑا ہے سمجہا کہ یہ وہی شومی بیوفائی کی ہے کہ اوسپر پہنچی تہوڑی دیر تک چشم عبرت دیکہتا رہا بعد اوسکی روانہ ہوا یہ مثل اسواسطے بیان کی ہے کہ جو کوئی سررشتہ وفا کا ہاتھ سے چہوڑیگا طوق بلا مقرر اوسکی گردن مین پڑیگا **بیت**

بیوفائی ہر کجا رخت افگند ۔ عاقبت آنجا سے را ویران کند ۔ مومن نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ نفاق اور مکر کریمونکا اخلاق اور بیوفائی کی عادت سے بہت دور ہے اور منافع مودت کے اور فوایدتیری محبت کے اسیوقت مجہکو پہنچے اور دشمنون کے ہاتھ سے تیرین دوستی کے سبب بچا لی اوسکا عوض اب میرے اوپر واجب ہے ضرور بندتیرے کاٹونگا مگر مجہے ایک اندیشہ ہی جبتک کہ اوسکا دفعہ

Marfat.com

رفع نہو گا تب تک سنبند کاٹنے مین تامل کرونگا گربہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ میرے طرف سی تجہہ کچھ خدشہ باقی ہے
اور میرا حال یہ ہے کہ جو عہد کہ تجہسی کیا ہی اوسمین فرق نہین کیا ہے اور نکرونگی مگر تجہی بہی لازم ہی کہ وحشت قدیم کو دل سی دور
کر کہ موافقت جدید نے مخالفت قدیم کو میرے دل سی اوٹھایا ہی اب تو مجہی بچشم انصاف دیکھہ کہ فائدہ میری دوستی کا تو حاصل
کر چکا پس لازم ہے کہ تو بہی ایفای وعدہ کر اور اپنا آئینہ دل غبار بد عہدی سی پاک کر جو لوگ کہ نیک سیرت ہین ایک لطف اگر
کسی سے دیکہتے ہین تو علم دوستی اور شکر گزاری کو اوج آسمان پر پہنچا تے ہین اور بوجوہ نیکی ثابت ہی کہ شامت بیوفائی
اور سوگند دروغ کی بنیاد جان و مال کو برباد کرتی ہی اور وبال خلاف عہد کیا اساس زندگانی کو بہتر طریقہ فرصت نہین نہدم
کر دنیا ہی لازم ہی کہ تو حق وفاداری فروگزاشت نفرما اور جو عہد کہ کیا ہے اوسی بلا اندیشہ ادا کر موش نے کہا کہ مجہو ایک خلجان باقی
تامل ہے ورنہ جو عہد کہ تجہسی کیا ہے اوسکی وفا مین زنہار فرق نکرونگا تو خاطر جمع رکہہ مین سنبند تیری کاٹ دونگا گربہ نے
کہا کہ مضمون خاطر اپنا صاف صاف بیان فرما تا مین بہی نظر تحقیق سے اوسی دیکہون اور مایہ خرد اور اندازہ دانش تیرا معلوم
کرون موش نے کہا کہ مجہے اندیشہ یہ ہے کہ دوست دو طرح کے ہوتے ہین اول وہ ہین سا صدق کامل اور صفای باطن اور بے
شائبہ غرض کے دوستی رکہتے ہین اور دوسرے وہ لوگ ہین کہ وقت اضطرار کے بطریق طمع اور غرض کے طرح محبت کی ڈالتے
ہین گروہ اول وہی ہر حال مین اعتماد کے لایق ہی اور اون لوگون سی جنتا بیم ہے خلاف عقل نہین ہے **قطعہ** دوست وہ ہی
دوست کے عیبون کو جانے ہنر ہو خرف گر دوست کا جانے اوسی دل سے گہر ہو دوست وہ ہی جو خطای دوست کو نے جا عفو ہو بدروی زشت
دوست کو سمجہے بہ از شمس و قمر ہو اور وہ لوگ کہ حمایت دوستی سے اپنا دفع ضرر کرتے ہین حال انکا ایک قرار پر نہین رہتا ہی
کبہی بساط انبساط بچہاتے ہین اور کبہی خیال ملال دل مین لاتے ہین گاہی انکا نکرتے ہین مانند شیر و شکر کی اور کبہی دشمنی کرتی ہین
مثل زہر کے اور جو لوگ کہ دانا ہین وہ باگ اختیار کی ایسے لوگون کی ہاتھ مین نہین دیتے ہین اور اونکی اجرای کارون مین تا مصلحت وقت
توقف کرتے ہین اور بتدریج سمجہہ سمجہہ کے اوسی سرانجام دیتے ہین اور اپنا بچاؤ بہی ہر حال مین مدنظر رکہتے ہین کہ حفاظت اپنی
ذات کی واجب ہی اور جو لوگ کہ اس روش پر چلتے ہین وہی مصداق فرہنت اور دانشمند ہین اور مینے جو کچہہ کہ کہا تجہہ سی اسی پر میرا
عمل ہی پہ جو کچہہ کہ تجہسی وعدہ کیا ہی اوسمین کبہی فرق نکرونگا لیکن اپنی حفاظت مین بہی مبالغہ رکہتا ہون کیونکہ تیرا خوف
مجہے حد سی زیادہ ہے امید مین بہی اوسی گروہ مین سی ہون کہ دفع ضرر کیواسطے تجہسی صلاح کی ہے اور تیری طرف سے
جو ملائمت ہوئی ہے وہ بہی اپنی دفع مضرت کیواسطے ہوئی کہ اسبات مین حال میرا تیرا یکسان ہے اب مجہپر فرض ہی کہ اپنی حفاظت
اور تیری تخلصی کرون **بیت** در استحکام کار خویش میکوش ہر کہن قانون حکمت را فراموش ہر کسی کو کار بے بنیاد سازد
بنای عقل را برباد سازد گربہ نے کہا کہ ای موش تو بہت دانا ہی اور تیرا مایہ خرد مین اسقدر نہ جانتی تہی مجہان باتون سی یہہ سند کیا تو نے

Marfat.com

اور کلید تجربہ اور ہنر میرے ہاتھہ مین دی تو نے اب یہہ فرمایکہ کونسی صورت ہی کہ بند میرے کٹین اور تو ہی سلامت رہے موش
ہنسا اور یہہ مصرعہ پڑہا مصرع ہر کجا دردیست درمانش مقرر کردہ اند اور کہا کہ خیال مجہی یہہ ہے کہ اور سب بند کاٹون مگر
ایک بند کہ وہ اصل سب بند ونکا ہی اپنی حفاظت جانکیواسطے باقی رکہون جسوقت کہ وہ حالت پیش آئے کہ تجہی اپنی بچانیکی
فکر پڑے اور مجہے رنج نہ پہنچا سکے اسوقت اسکو بہی کاٹ دون کہ تجہے بند سے اور مجہے گزند سے نجات ملے گربہ نے جانا کہ موش
اپنے کام مین کامل ہے کسیکے فسانے اور فریب سے نہ بہکے گا آخرکار موش نے اور سب بند گربہ کے کاٹے اور جو بند کہ
سب مین استوار تہا اسے برقرار رکہا اور وہ باقی رات افسانہ وحکایات مین بسر کی جسوقت کہ عقاے سحر نے آشیانہ
مشرق سے بلند پروازی کی اور شب تیرہ دامن اٹہاکر گوشہ مغرب کو بہاگے اور سپید دم صبح کا چار دانگ عالم مین جلوہ گر
ہوا صیاد دور سے نظر آیا موش نے کہا کہ اب یہہ وہی وقت ہی کہ اپنے عہدہ عہد کو بجا لاون اور جسبات کا کہ ضامن ہوا ہون سے
کرون گربہ نے جو صیاد کو دیکہا یقین ہوا کہ میرا قتل نزدیک ہے مشوش اور مضطر تہی کہ موش نے اس عقدہ باقی کو بہی
کاٹا گربہ نے بہول جانسے موش کو چہوڑکے پاکشان بہاگ کے درخت پر چڑہ گئے اور موش بہی ورطہ ہلاکت سے نجات پاکسوراخ
مین در آیا صیاد نے دام لوٹا اور بہندے کٹے دیکہی حیرت اسپر غالب ہوئی اسباب دام کا اٹہاکے ناامید نہ پہرا تہوڑے عرصے کے
بعد موش نے سر سوراخ سے نکالکے گربہ کو دور سے دیکہا اور در گربہ نے آواز دی اور یہہ مصرعہ پڑہا مصرعہ نادیدہ ممکن کہ
دیدہ باشی مارا چہ کیا نہین جانتا ہی تو کہ دوست عزیز کو ہاتہہ مین لانا اپنے اور اپنے اقربا کے واسطے ذخیرہ نفیس حاصل کرنا
ہے اور تو نے جو مروت کہ میرے ساتہہ کی ہی شکر اس شفاق کا ہزار زبان سے ادا نہین کرسکتی ہون موش تو گربہ کی مصاحبت
سے سخت کارہ تہا یہہ قطعہ پڑہا قطعہ روزگار سیست کہ از غایت بیداد در وی نیست ممکن کہ کسی را سر و سامان باشد
چشم نیکی زکہ داریم بعہد یکہ در وی گر کسے بد نکند غایت احسان باشد اور کہا کہ اب میری خاطر مین آتا ہی کہ یہ زمانہ خلوتکا
اور روزگار فراغت کا اسکے بعد کسی سے صحبت اور رسم محبت نہ رکہون گربہ نے کہا کہ اپنا دیدار مجہسے دریغ نہ رکہہ اور حق دوستی
ضایع نکر جو شخص کہ بہت محنت سے دوستی پیدا کرتا ہی اور بموجب دائرہ محبت سے قدم باہر نہین رکہتا ہی نتیجہ یار سے محروم رہتا ہی اور سب
دوست اسے ناامید ہوکر ترک محبت کرتے ہین بیت بد کسی دان کہ دوست کم دارد بد تر آن کو گرفت و بگذارد اور
مجہپر تیرا احسان جان بخشی ثابت ہی اور تیری برکت شفقت سے نعمت زندگانی حاصل ہوئی ہی اور جو کہ عہد محبت مینے
تجہسے باندہا ہی اسمین مضرت کا اندیشہ زنہار نکرنا تو ان شنیدی نسیم وفا و عہد قدیم ؎ زہر گلے کہ دمد تا قیامت از گل ما
میری عمر باقی ہی حقوق تیرے فراموش نکرونگی اور عوض تیرے احسانکا جہانتک کہ میری استطاعت مین ہی بجا لاونگی ہر چند
کہ گربہ نے اسطرح کی باتین بہت سی کین موش نے ایک بہی قبول نکی اور جواب دیا کہ جو مداوت عارضی

Marfat.com

ہوتی تو ایک آمیختگی مین رفع ہوجاتی اور جبکہ دشمنی ذاتی ہو اگرچہ ظاہر مین بنای دوستی مضبوط نظر آئی اُسپر اعتماد نکرے
کہ اسکی مضرت بہت اور منفعت کم ہی اور مجمین تجمین نسبت جنسیت کچھہ نہین ہے بہتر یہہ ہے کہ تو میرے صحبت سے دل اُٹھا
وہ اسقدر جو ہوچکا محض ضرورت سے تہا اب نہار اسکی امید نر کہنا اور جو کوئی کہ غیر جنس سے آمیزش کرے گا اُسی وہ پہنچیگا جو اس
مینڈک کو پہنچا گریہ نے پوچھا کہ یہہ حکایت کیونکر ہے **حکایت موش و مینڈک** کہا کہ ایک موش کنارہ چشمۂ آب ایک
درخت کے تلے رہتا تہا اور اُس چشمہ مین ایک مینڈک تہا کہ کبھی کبھی کسب ہوا کو باہر آیا کرتا تہا ایکدن لب چشمہ آکے نغمہ
خوش آہنگ سے صدا کر رہا تہا اُسوقت موش بہی اپنے سوراخ مین نے مزمہ آرا تہا جبکہ نغمہ مینڈک کا سنا متحیر ہوکر باہر آیا اور
نغمات مینڈک کے سنکے ہاتہہ پر ہاتہہ مارتا تہا اور خوش ہوہوکے سر ہلاتا تہا مینڈک کو حرکات اور اطوار موش کے خوش آئے
اسلیے طرح آشنائی کی ڈالی لاکن عقل منع کرتی تہی کہ ناجنس سے آشنائی کرنا نچاہیے اور خواہش طبع دوستی پر تحریص
کرتی تہی آخرکار خواہش طبع غالب آئی اور باہم دوستی پیدا ہوئی اکثر حکایا خوش اور روایات دلکش باہم کیا کرتے تہے
موش نے ایکدن مینڈک سے کہا کہ کسیوقت مجہکو کوئی ضرورت ہوتی ہی اور تو اُسوقت پانین ہوا کرتا ہی اور مین خشکی مین یہہ
بات کیونکر ہی کہ مین ہرچند آواز دیتا ہون تو غوطہ ہی اور مینڈکونے نہین سنتا ہی لہذا کوئی تدبیر ایسی کیا چاہیے کہ مین چشمہ کے
کنارے آؤن بے اسکے کہ مین چلاؤن تو باہر چلا آئے مینڈک نے کہا کہ سچ کہتا ہی تو مین بہی اسی خیال مین پڑا ہون کہ میرا یار
جسوقت لب آب آئے بے پکارے مین آجایا کرون اور اُسے انتظار کرنا نہ پڑے اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ مین تیرے سوراخ پر آتا ہون
اور تو اور جگہہ گیا ہوتا ہی بہت انتظار کرنا پڑتا ہی بارہا مینے چاہا کہ اسبات کو تجسے بیان کرون مگر تو نے خود اپنی کشف اور صفائے
باطن سے میرا مکنون ضمیر معلوم کیا اب تدبیر اس قضیے کی تیری رائے اعالی پر ہی ۵ فکر سی غور ایسی کر و تدبیر کوئی ۵ کہ نہ ہم دونون
مین فرقت سی ہو دلگیر کوئی ۵ موش نے کہا کہ مجہی سر رشتہ ہاتہہ آیا ہی بہتر یہہ ہی کہ ایک رشتہ دراز پیدا کر کے ایک
سرا اُس کا تیرے پاؤن مین باندون اور ایک اپنے پاؤن مین جب کہ مین لب آب آؤن اور اُس رشتہ کو
ہلاؤن بلا تامل تو میرے پاس چلا آئے پکارنا اور چلانا نہ پڑے اور جسوقت تو میرے سوراخ پر تشریف
لائے اور اُس رشتہ کو ہلائے مجہے خبر ہوجائے دونون نے اس بات کو پسند کیا اور عمل مین لائے
اور ہمیشہ اسیطرح کیا کرتے تہے ایک دن موش لب چشمہ آیا چاہتا تہا کہ مینڈک کو بلائے کہ ناگاہ
زاغ کی نگاہ اُسپر پڑی جست کر کے موش کو منقار مین اُٹھا لیا اور ہوا پر اُڑا وہ رشتہ کہ دونون کے
پاؤن مین باہم بستہ تہا مینڈک پانی سے کہچا اور لٹکتا ہوا موش کے ساتہہ چلا جبکہ لوگونکی نگاہ پر پڑی تعجب سے
کہا کہ مینڈک شکار زاغ کا نہین ہے یہہ کیا تماشا ہے کہ نظر آتا ہی مینڈک نے کہا کہ اب یہی مینڈک شکار زاغ کا

Marfat.com

نہین ہی یہ شوخی موش کی مصاحبت کی ہی اگر مین غیر جنس سے مصاحبت نکرتا تو اس بلا مین نہ پڑتا اور حاصل اس مثل سے
یہ ہے کہ کوئی نا جنس سے دوستی نکرے نا مینڈک کیطرح رشتہ بلا مین لٹکایا نہ جائے اور مجھے داعیہ یہ ہی کہ اپنی جنس سے بھی آمیز
نکرون اور غیر جنس کا تو کیا دخل ہے گربہ نے کہا کہ اگر میری صحبت کا ارادہ نتھا تو پہلے اتنا تملق کیون کیا تھا کہ اس تملق سے
مجھے اپنا فریفتہ کیا اور جبکہ مین دام دوستی کی پابند ہوئی تو اب رشتہ مواصلت کو قطع کرنا ہے موش نے کہا کہ
مجھے اوسوقت تجھسے احتیاج نتھی عاقل جسوقت کہ رنج مین پڑے اور اوسکی مخلصی دشمن کی دوستی پر موقوف ہو تو ضرور ہے
کہ اوس سے دوستی پیدا کرے اور بعد رفع حاجت کے ضرر اوس سے متصور ہو تو اوسکی صحبت سے پرہیز کرے اور یہ بات
از روی عداوت اور شقاوت کے نہین جیسا کہ بچے چارپایون کے شیر کے واسطے اپنے ماؤن کے پیچھے پھرتے ہین اور
جب ایام شیر خوارگی کے نہین رہتے ہین پھر کچھ انس بچونمین اور ماؤنکے نہین رہتا ہے کوئی عاقل اسکو عداوت پر
حمل نکریگا پس السیر محل مین جب فائدہ منقطع ہو جائے تو ترک ملاقات بہتر ہے دوسرے عمدہ سبب یہ ہے کہ تیری اصل
خلقت میری دشمنی پر ہوئی ہی ایسے مقام مین اگر بضرورت دوستی کے صورت بھی پیدا ہو وی تو وہ اعتماد کے لایق
نہین ہوتی ہے جبکہ غرض درمیان سے اوٹھ گئی پھر طبیعت ہر ایک کی اپنی اصل کیطرف رجوع کرتی ہے جیسا کہ پانی
جبتک آگ پر ہی گرم رہیگا اور جب آگ سے جدا کرینگے سرد ہو جائیگا اور یہ سب جانتے ہین کہ کوئی دشمن موش کا گربہ سے زیادہ نہین ہے
اور مین تیری احتیاج کا کچھ سبب نہین پاتا سوا اسکے کہ ایکدن مجھے نوش فرمائے اور کوئی تاویل ایسی نہین ہے کہ مین ترا فریفتہ
ہون اور تیری بات کا یقین کرون گربہ نے کہا کہ تو یہ باتین ازروی عداوت کرتا ہی یا نفس الامر مین یا نہر اور مطابقہ سے
کہتا ہے موش نے کہا کہ جانبازی مین جگہہ بازیکی نہین ہے یہ بات ازروی تحقیق کے کہے مینے اور اسپر یقین واثق
ہے مجھے کہ سلامتی میری اسمین ہے کہ تجھسے زبردست سے پرہیز کرون اور جو شخص کہ عاجز ہو اور دشمن قوی ہی پرہیز نکرے
اوسے ایسا زخم پہنچتا ہے کہ کسی مرہم سے التیام نہین پاتا ہے **بیت** ہر آن کہتر کہ با مہتر ستیزد ۔ بجان افتد کہ ہرگز برنخیزد
اب مصلحت یہی ہی کہ مین تجھسے پرہیز کرون تو صیاد سے ڈرتی ہی اور میری تیری ملاقات روحانی اور معرفت خیالی بہتر ہے
نہ ظاہری اور فقط اتنی لیے کہ تو نے میری باعث اور مینے تیرے باعث سے دشمنونسے نجات پائی عوض اسکا فقط معرفت
خیالی کفایت کرتی ہے مضمون اس بیت کا کافی ہے **بیت** غم نہین ایجان اگر ظاہر مین فرقت ہے مجھے ۔ دیدہ
باطن سے نظارہ کفایت ہے مجھے ۔ اب اسپر مختصر ہے کہ اجتماع میرا تیرا محال اور نقطہ اتصال کا دایرہ قیل و قال سے خارج ہی بس اس
کلمہ پر خاتمہ ہوا اور دونون اپنی منزلگاہ کو روانہ ہوئی خردمند دشمن بای کو اس حکایت سے فائدہ یہ ہی کہ دشمن کے ساتھ حاجت
کیوقت صورت صلح کی ضرور سمجھے اور حصول مدعا کے بعد عاینت اور محافظت جان و تن کی واجب جانے سبحان اللہ ایک موش کو

Marfat.com

کہین عجز و ضعف اتنی آفات محیط ہین و دشمنان غالب نے گہیر لیا اور اونمین سی ایک دشمن کو دوست بنا کر اور اوسکے وسیلہ محبت سے سب دشمنون سے نجات پائی اور اوسکے بعد عہدہ وفادار یکو بھی بجا لایا اور گریہ سی اپنی حفاظت بھی کی اگر ارباب خرد امد فراست اس تجربے کو اپنا دستور العمل بنا ئین اور مہم کے وقت ایسے اشارات کو اپنا مقتدا ی کار کرین تو کیونکر انکے کام استحکام کو نہ پہنچین اور کسطرح سعادت اور کرامت سے محروم رہین **قطعہ** ہر آنکسی کہ کند پیروی اہل خرد نہ ہیچ وجہ ملالے بحال او نرسد ۔ بآب تجربہ چون گرد فتنہ بنشاند بغیر لنفس ہیچ کمال او نرسد بنای رفعت اگر بر اساس خرم نہد خلل بر تبہ جاہ و جلال او نرسد ۔ **باب آٹھوان ہی احتراز کرنیمین ارباب خفد سے اور اونکے تملق و اخلاق پر اعتماد نکرنے مین** رای دانشلیم نے حکیم سے کہا ہے کہ ہر دو فریب ۱۲

اے چو صبح آخرین ستر تا بپا صدق و صفا بودے چو عقل اولین پا تا بہ سر فضل و ہنر بود وہ تقریر کہ عیب سے مبرا اور وہ توجیہ کہ شک و ریب سے معرا الہی بیان فرمائی تو نے اوسکے حق مین کہ دشمن جابر متوجہ اوسکے ہوئی اور کسیطرف سے راہ گریز باقی نرہے اور اونمین سے ایک سی دوستی پیدا کر کے اور راہ صلح کی نکال کے اور مدد سے اوکی مصالحت کی اور اونکی مضرت سی بچا اور جو عہد کہ اوس دشمن سے اُس حادثہ مین باندھا تہا اوسے وفا کیا اور ذات کو بھی اوسکے ضرر سے محفوظ رکھا اور بدولت احتیاط کے گرداب آفات سی ساحل نجات پر پہونچا اب التماس ہی کہ دانایان اہل مکر و عداوت کی بیان کیجے کہ احتراز اور اجتناب انسی بہتر ہے یا انبساط اور اختلاط اور اگر اونمین سے کوئی ارادہ ملایمت اور التفات کا کری تو اوسکے ساتھ کیا معاملہ کرے برہمن نے کہا **بیت** اے چو وہم از افتتاح آزمایش دور بین بدوی چو عقل از ابتدای آفرینش کاردان بجسنے کہ فیض روح القدس سی بہرہ پایا اور عقل کل کی مدد سے متمسک ہوا ہر آئینہ سب کام مین احتیاط واجب جانیگا اور موضع خیر و شر اور نفع و ضرر کو خوب پہچانیگا اور اوسپر یہ بات پوشیدہ نرہیگی کہ دوست آزمودہ کہ جسنے عنقریب تجربہ پایا ہوا وسی پہلوتہی کرنا یہ سلامتی سے نزدیک ہے اور کینہ کوشون کے مکر سے اور جو فروشون گندم نما کے غائلہ غدر سے پرہیز کرنا باعث ہے امن و امان کا خصوصاً وہ لوگ کہ جنکے باطن کا اور تفاوت اعتقاد کا چشم خرد سے معائنہ مین آیا ہوا اور خدشہ اور وخامۂ اونکی دلیل کی نظر بصیرت سے مشاہدہ کیا ہو اونسے اجتناب واجب جانے **مثنوی** یاد رکھ جو تجسس ایذا پائے گا ۔ وہ ضرر اکیدن تجھے پہنچائیگا ۔ اپنے دشمن کو جلا دیگا اگر ۔ تو دہوان بنکر تجھی رلوائیگا ۔ اور جو کوئی کینہ سے علامت عداوت کی کچھ بھی دیکھی اوسکی چرب بانی اور تلطف پر ہرگز فریفتہ نہووی اور جانب ہشیاری اور حافظت اندیشی کی فروگزاشت نکری اگر اس سے غفلت کریگا تو قابو کے وقت تیر اوس کے تیر کا ہدف جان پر ایسا بیٹھیگا کہ پھر مدافعہ اُسکا امکان سے

Marfat.com

باہر ہوجائیگا بیت ایمنی از خصم محنت ہای بسیار آورد ؛ بخم غفلت ہر کہ کار درنج وغم بار آورد ؛ اور اس بات مین بہتی حکایتین ہین اُنمین سے یہہ حکایت کہ جو دانشمندونکی دفتر خاطر پر لکہی گئی ہے حکایت ابن مدین بادشاہ اور قبرہ جانور کی ہے کہ عربی مین قبرہ[1] اور فارسی مین چکادک اور ترکی مین قرلاق کہتے ہین اور کباب اُسکا درد قولنج کیواسطے مفید ہے بادشاہ نے پوچہا کہ یہہ حکایت کیونکر ہے حکایت چندول اور ابن مدین بادشاہ کی کہا کہتے ہین کہ ایک بادشاہ تہا کہ اُسکو ابن مدین کہتے تہے ہمت عالی اور رائے روشن رکہتا تہا اور قصر رفیع المقدار اُسکی سلطنت کا سعی معمار شوکت سے قبہ آسمان تک پہنچاتہا اور اُسکی بنائے باوسعت فضا ہندسہ حشمت کی مدد سے ذروۂ فلک الافلاک سے گذری تہی ایک مرغ سی کہ اُسکو قبرہ کہتے ہین اُنس تمام کہتا تہا اور وہ مرغ حسن کامل اور نطق دلکشا اور صورت مطبوع اور ہیبت زیبا سے خلق کیا گیا تہا ہمیشہ بادشاہ اُس سے باتین کیا کرتا تہا اور وہ جواب شیرین اور نطق دلکشا اور مثلہائے رنگین سے بادشاہ کو خوش کیا کرتا تہا قضارا قبرہ کے جوڑے نے بادشاہ کے محل مین انڈے دیے اور ایک بچہ پیدا ہوا بادشاہ بغایت سرور سے اُسے اپنے حرم سرا مین لایا اور ملازمان حرم سرا کو حکم دیا کہ اس بچے کی پرورش مین کوشش بلیغ کرین اور اُسی دن بادشاہ کے بہی فرزند پیدا ہوا کہ انوار نجابت اُسکی پیشانی سے تابان اور آثار سعادت اُسکی صفحہ حال سے نمایان تہے بادشاہ اُسکے بچے کو مبارک قدم سمجہکے زیادہ تر عزیز رکہتا تہا بچہ قبرہ کا اور شاہزادہ ایک ہی جگہہ پرورش اور نشو ونما پاتے تہے اور اُن دونونمین باہم الفت عظیم پیدا ہوئی ملکزادہ اکثر اُس بچہ سے کہیلا کرتا تہا اور قبرہ جنگل سے دو پہل میوے کے ہر روز لاتا تہا کہ اُسے کوئی نہین پہچانتا تہا ایک اپنے بچے کو کہلاتا تہا اور ایک شاہزادے کو دیتا تہا یہہ دونون کمال ذوق سے کہاتے تہے اور اُسکی منفعت سے ہر دم ترقی پاتے تہے اور اس خدمت کے وسیلے سے ہر روز قدر و منزلت قبرہ کی بڑہتی جاتی تہی ایک عرصہ دراز اسی طرح گذرا اور زمانہ نے بہت سے اوراق سیاہ و سپید لیل و نہار کے اُلٹے کہ ایکدن قبرہ غائب تہا اور اُسکا بچہ شاہزادہ کے ہاتہہ پر بیٹہا تہا کہ اتفاقاً اُس نے جست کی اور ناخونونکی خشونت سے شاہزادے کا ہاتہہ چہل گیا تہا شاہزادے نے غصے مین آکر دونون پاؤن اُسکے پکڑکے اور پہر اپہر لکے زمین پر مارا کہ استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے جبکہ قبرہ آیا اور اپنے بچے کو ہلاک پایا قریب تہا کہ اُسکا مرغ روح قفس قالب سے پرواز کرے اور اُس واقعہ ہائلہ جانکاہ سے نزدیک تہا کہ ہلاک ہوجائے زیادہ از حد فریاد کرتا تہا اور یہہ اشعار مولف کے پڑہتا تہا اشعار فلک نے مجکو دیا داغ نوجوان افسوس ؛ مہ دوہفتہ ہوا خاک مین نہان افسوس ؛ بہلا ہو خاک مری زیست جب نہان ہوجائے ؛ انیس جان و دل آرام و نکتہ دان افسوس ؛ ملا یا خاک مین اُس رشک ماہ تابان کو ؛ زمین پہ گرنہ پڑا کیون یہہ آسمان افسوس

[1] قبرہ بضم قاف و تشدید بای موحدہ مفتوحہ نام بانوری کہ بعضے چندول نامند کذا فی القاموس ۱۲ [2] خشونت بفتحتین مد زبان شدن ۱۲

Marfat.com

بعد جزع بسیار اور فزع بیشمار اپنے دلمین کہا کہ یہہ کہتش بلا تیری ہی افروختہ کی ہوئی ہے تجھہ کیا کام تہا کہ سر دیوار بادشاہ تو نے آشیانہ کیا اگر سر خار پر کہین گہر بنا تا اور کسی گوشے مین قناعت کرتا تو مبتلا اس بلا کا نہوتا حکیمون نے کہا ہی کہ بیچارہ وہ شخص ہی کہ جو صحبت جبارونکی اختیار کرے کہ باگ اسکے تو سن قول و قرار کی سخت سست ہوتی ہی اور بنا انکی وفا کی بہت ضعیف ہمیشہ انکار خسارۂ مروت آسیب جفا سے خراشیدہ رہتا ہے اور سر چشمہ جوانمردیکا خاک ناانصافی سے پٹا رہتا ہی اخلاص اور محبت کی انکے آگے کچھہ عزت نہین ہے، اور انکا سابقۂ خدمت اور رابطۂ محبت قدر رکھتا ہی اور نہ قیمت بہیت حق خدمت جو نہ سمجھے اسکی خدمت ہے عبث ؛ جو شجر ہی بے ثمر او سپہر مشقت ہے، عبث ؛ اور گناہونکا عفو کرنا کہ صفت ہی جوانمردونکی مذہب انتقام مین یہہ ناروا و حرام سمجھتے ہین اور حق ناشناسی کہ کام اہل کفران کا ہی شرع غرور مین جائز اور حلال سمجھتے ہین اور اس گروہ کی صحبت سے کہ جو خدمت مخلصونکی فراموش کرتے ہین اجتناب واجب تہا اور اس گروہ کی ملازمت سے کہ رابطۂ محبت بیغرض کو بہلا ڈالتے ہین کنارہ کرنا فرض تہا بہیت حق صحبت جسکو ہی ملحوظ بس انسان ہے وہ ؛ جو نہ سمجھے حق صحبت بدتر از حیوان ہے، وہ ؛ اور مینے اس قوم سے آمیزش کی کہ اپنی بڑے گناہونکو تہوڑا جانتے ہین اور غیر کے تہوڑے سہو کو بڑا گناہ جانتے ہین لیکن مین فرصت پاؤنگا جبتک کہ انتقام اپنے بچے کا اس ظالم بیرحم سے کہ اپنے ہمنشین اور مونس کو بیموجب قتل کیا اور اپنی ہمخانہ کو بلا سبب ہلاک کیا نہ لونگا یہہ کہا اور جست کرکے بادشاہ کے بیٹے کی بچونسے آنکہین نکال لے گیا یہہ خبر بادشاہ کو پہنچی زار زار رویا اور اپنے دلمین کہا کہ کسی حیلہ سے اس مرغکو دام فریب مین لاکے قفس بلا مین محبوس کرون اور جو سزا کہ چاہیے اسے انہا کو پہنچاؤن اسکے بعد بادشاہ دیوار کے قریب آیا اور قبرہ سے کہا کہ ای مونس روزگار دیوار کے نیچے آ کہ تجکو امان ہی جو کچھہ ہوا سو ہوا اب صحبت میری برہم نکر اور نہال عیش میرا شمردہ نہ بنا قبرہ نے کہا کہ ای بادشاہ تیری متابعت اب ضرور نہین ہے مینے ایک مدت مین تامل کرکے تیری قربت اختیار کی تہی اور دلمین عہد کیا تہا کہ قبلۂ امن اور کعبۂ امان اپنا سوائے درگاہ بادشاہ کے اور نہ بناؤن گا اور مرکب اپنی ہمت کا سوائے میدان ملازمت شاہ کے اور جگہہ نہ دوڑاؤنگا گمان یہہ تہا کہ تیرے سایہ عنایت مین مانند کبوتران حرم کے مرفہ الحال اور فارغ البال رہونگا اب کہ خون میرے بچیکا حریم حرم بادشاہی مین بزقربانی کے مانند حلال رکہا گیا ہی کیونکر مجھے آرزو اس گہر کے طواف کی باقی رہے اور اگر مین جانتا کہ جان شیرین کا عوض ہی تو لبیک زنان احرام باندہتا لیکن ہیہات مرغیکہ رمیدہ گردد از دام من بعد بدانہ کے شود رام ؛ اور مرد زیرک ایک بات کو دوبار نہین آزماتا ہی اور زخم دندان مار دو دفعہ ایک سوراخ مین نہین کہاتا ہی بہیت آزمودیکا مکرر آزمانا قہر ہی ؛ جس غذا سے ہو ضرر بہر اسکا کہانا زہر ہی ایضاً جانو ایک بار جہٹ کردام

Marfat.com

ہین آتا نہین پھر فریبانہ صیاد وہ کہاتا نہین ٭ بیت نشنو این حکایت کارباب عقل گفتند ٭ من و حبر بحر بت
المجتبا حلت بہ النذامۃ ٭ اور یہ بھی ضمیر منیر بادشاہ پر از روی اخبار حکما روشن ہوگا کہ گنہگار کو نڈر رہنا نچاہیے
اور جو کوئی کہ غفلت کریگا عذاب الیم مین مبتلا ہوگا اور اگر اتفاقاً وہ بذات خود بچ رہیگا تو اوسکی اولاد تلخی چکھیگی کیونکہ
طبیعت عالم کی اسی طرح چیز خلق ہوئی ہے جبکہ بادشاہ کی بیٹی نے میرے بچے سے دغا کی اور مینے بے اختیاری قلق مین
اُسے الم پہنچایا اب مطمئن ہونا عقل و دین سے دور ہے اور یہ ممکن نہین ہے کہ کوئی شخص ساغر ستمگاری سے جرعہ نوش
کرے اور خمار بلا مین گرفتار نہو بادشاہ نے یہ حکایت دانا دل اور چورونکی کیا نہین سُنی ہے اور چورونکو مکافات
کا ملنا کیا سمع شریف مین نہین پہنچا ہے بادشاہ نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر ہے **حکایت درویش دانا** کہا
کہتے ہین کہ شہر صقہ[۱] مین ایک درویش تھا اخلاق پسندیدہ اور آداب ستودہ سے آراستہ اور اقوال اور افعال اوسکے مکارم
اوصاف سے پیراستہ تھی اور دل حقایق معرفت سے دانا کہنا تہا اسلیے اوسے دانا دل کہتے تہے اور عمائد شہر سب اوسکے معتقد
تھے ایکدن وہ متوجہ بیت اللہ کی زیارت کا بے رفیق و ہمراہ ہوا ناگاہ راہ مین ایک گروہ قزاقون کا اوسے بلا
گمان اونکو تہا کہ یہ بہت مالدار ہے ارادہ قتل کا کیا دانا دل نے کہا کہ میرے پاس مال دنیا سوائے توشہ حج
اور نہین ہے اگر غرض تمہاری وہ مال ہے تو لیجاؤ اور مجھے چھوڑ دو مین بطریق توکل چلا جاؤنگا اون بے رحمون نے
اوسکی بات پر التفات نکیا اور تلوار کھینچی بیچارہ متحیر ہر طرف دیکھتا تہا اور مددگار دور دور تہا نہا اوس میدان
دہشت ناک اور صحرای ہمگین مین کوئی متنفس نظر نہ آیا اوپر دیکھا کہ ایک جوق[۲] کلنگونکا اوڑ رہا ہے دانا دل نے
آواز دی کہ ای کلنگو مین اس بیابان مین ان ستمگارونکی ہانہہ پڑا ہون اور سوا حضرت عالم الخفیات کے کوئی میرے حال سے
آگاہ نہین ہے تم انتقام میرے خون کا اس جماعت ناخدا ترس سے اگر ہو سکے تو لینا قزاق ہنسے اور کہا کہ کیا نام ہے تیرا اوسنے
کہا کہ مجھے دانا دل کہتے ہین قزاقون نے کہا کہ تیرا دل دانائی سے بیخبر ہے بلکہ تو سخت بیعقل ہے اور جو کہ بیعقل ہو اوسکے
مارنے مین کچھ وبال نہین ہے یہ کہکر اوسے قتل کیا اور مال سب لے گئے جبکہ یہ خبر اہل شہر کو پہنچی تاسف کیا اور سب اس فکر مین
ہوئے کہ اسکے کشندے کسیطرح معلوم ہون بعد ایکمدت کے اکثر اہل شہر عید کے دن عیدگاہ مین حاضر تھے اور قاتل
دانا دل کی بہی اوس مجمع مین بیٹہے تھے کہ ایک فوج کلنگون کی ہوا پر پیدا ہوئی اور کلنگین قزاقون کے سر پر اوڑنے
لگین اور اتنا شور کرتی تھین کہ لوگ آواز ایک دوسرے کی نہ سنتے تھے ایک قزاق نے ہنس کے اپنے یار سے کہا
کہ کلنگین وہی ہون کہ دانا دل کے قتل کیوقت حاضر تہین اتفاقاً ایک شخص کہ جو اونکے نزدیک بیٹھا تہا اوسنے یہ بات
سنی اور اوسنے دوسرے سے کہا آخر شدہ حاکم تک خبر پہنچی اونکو گرفتار کیا اور تہوڑے سے مطالبے مین اونہون نے

Marfat.com

اقرار کیا فوراً قصاص کیا گیا اور مکافات خون ناحق کی پائی **قطعہ** کہ کرد در ہمہ عالم گمان ظلم نبرہ ٭ کہ تیر لعنت جاوید را
نشانہ نشد ٭ کہ در زمانہ بے اعتبار طرح ستم ٭ خیال لیست کہ خود عبرت زمانہ نشد ٭ اور یہ مثل اسوا سطے لایا ہون تا بادشاہ
معلوم کرے کہ میری جرأت شاہزادے پر لسبب تقاضائے مکافات تھی ورنہ مجھ مرغ شکستہ بال کو یہ قوت کہان تھی
جو یہ صورت مجھ سے وقوع مین آئی اب حکم حاکم حرف کا یہ ہے کہ تیرے فرمانے پر نچلون اور تیرے فریب اور خدع پر اعتماد کر کے
کنوئیں مین نکرونگا بلکہ واجب ہے کہ مین تیری صحبت سے حذر کرون بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ کہ تو نے کہا عین حکمت اور سراپا صدق
ہے لیکن گناہ ابتدا کرنے والے پر ہوتا ہی نہ قصاص کرنیوالے پر بلکہ یہ گناہ میرے بیٹے کا تھا کہ بیگناہ تیرے بچے کو قتل
کیا اور تو نے جو کیا وہ حکم خدا کے موافق کیا بلکہ احسان کیا تو نے کہ تیرا بچہ قتل ہوا اور تو نے فقط اوسکی آنکھون پر گزند
پہنچایا اس صورت مین نہ تجھپر کراہت متوجہ ہوتی ہی اور نہ مجھے آزار رسانی لازم ہے اور تو میری بات پر اعتماد کر اور ارادہ جدا
ہونیکا نکر اور مین اپنے نزدیک عوض سے عفو کو بہتر جانتا ہون کہ ہنر جوانمردون کا یہی ہے لہذا مین ہرگز دست ریشانی
ہنر پر نہ مارونگا اور ترے قبول عیب کے جانب نہ لاؤنگا بلکہ مدعا میرا یہ ہی کہ مکافات بدی کی نکرون اور مجھے اگر کوئی ضرر پہنچائی تو اسکو
مین نفع پہنچاؤن **رباعی** باعادت خود بہانہ جوئی نکنیم ٭ جز نیکی و خیر و نیکخوئی نکنیم - آنہا کہ بجای ما بدیہا کردند ٭ ما با ایشان
دیدہ بجز نکوئی نکنیم ٭ قبرہ نے کہا کہ میرے نزدیک میرا پھر آنا ممکن نہین ہے کہ خردمند مصاحب وحشت ناک سے
پہلوتہی کرتے آئے ہین اور دفتر قواعد پر فوایدمین بزرگون نے لکھا ہے کہ مردم دانا آزردہ خاطر کی جتنی کوئی
دلجوئی کرے اتنی اُنکی بدگمانی اور نفرت زیادہ ہوجاتی ہے اور ہرگز اسّی غفلت نہیں کرتے ہین **نظم** عزیزی من
چو آزردی کسے را ٭ مراعاتش مکن تا بتوانی ٭ کہ ہرچند از تو خدمت بیش بیند ٭ مرا ورا بیش گردد بدگمانی ٭ بادشاہ نے
کہا کہ اے قبرہ تجھے مین بجائے فرزندون اور عزیزون کے جانتا ہون بلکہ عزیز اور اقربا سے اتنی الفت نہین ہے
جو تجھسے ہے پھر کوئی اپنے عزیزون اور مخصوصون سے بدی کرتا ہے قبرہ نے کہا کہ حکما نے حال اقربا کا تفصیل
بیان کیا ہے کہ ماں اور باپ دوستونکی مانند ہیں اور بھائی رفیقون کے مانند ہیں اور ماموں اور چچا اُستادونکی مرتبہ مین
ہیں اور عورت مقام میں ہمصحبتون کے ہی اور لڑکیان دشمنونکی مانند ہیں اور خویش اور اقربا بیگانونکے مرتبہ مین
ہین مگر بیٹا بقای ذکر کیواسطے ہے اور اپنے ذات کی مانند حساب کیا جاتا ہے اور عزت و حرمت میں بیٹی کا
کوئی شریک نہین ہے اور مین ہرگز بیٹے کے برابر تجھے عزیز نہونگا اور بر تقدیر اگر تو مجھے فرزند کے برابر جانے
لیکن جبکہ بلا نازل ہوگی اور ہجوم آفت ہوگا اوسوقت تو مجھے چھوڑ دیگا اور ہرچند کوئی کسیکو دوست رکھتا ہو اور
کہتا ہو کہ مین جان تجھپر فدا کرونگا لیکن جبکہ فتنہ حادث ہوتا ہے اور کام اس حد کو پہنچتا ہی کہ جان جانیکی جگہ آتی ہے تو بے شبہ اپنی

Marfat.com

جان ہرگز نثار نہین کرتا ہی شاید کہ بادشاہ نے حکایت اُس بڑہیا اور مہستی کی نہین سنی ہی بادشاہ نے کہا کہ یہہ قصہ کسطرح پر ہے حکایت مہستی دختر پیرزال کہا کہتے ہین کہ ایک عورت کہن سال فرسودہ حال ایکبیٹی رکھتی تہی مہستی نام کہ ماہ تمام اُسکے رخسارۂ رخشان پر رشک کرتا تہا اور آفتاب جہان افروز اُسکے عکس عارض سے خجل ہوتا تہا بیت رونق زشکر فروش میبرد ؛ شیرین سخنی کہ ہوش میبرد ؛ ناگاہ چشم زخم روزگار سے وہ بیمار ہوئی اور سر بالین رنجوری پر رکہا اُسکے گلشن جمال نے گل ارغوان کی جا شاخ زعفران پیدا کی اور سمن تازہ تاب حرارت سے بے آب اور سنبل پرشکن تپ محرق سے تاب مین ہوا پیرزن اُسکے گرد پہرتی تہی اور زار زار ابر بہار کے مانند روتی تہی اور کہتی تہی کہ ایجان مادر مین نیم جان اپنی جان تجہپر قربان کرتی ہون اور تو سلامت رہے اور ہر سحرگاہ نالہ وآہ سے کہتی تہی کہ اے خدا اس جوان جہان نادیدہ کو بخشدے اور اس پیر فرتوت کو کہ اپنی عمر سے بیزار ہے اسپر تصدق کردے اور یہہ ابیات پڑہتی تہی ابیات

از عمر من آنچہ ہست برجائے ؛ بستان و بعمر او بیفزای ؛ گرچہ شدہ ام چو موئے از غم ؛ یک موئے مباد از سرش کم ؛

القصہ جو کچہہ کہ مہر مادر کے لایق تہا وہ پیرزن کہتی اور اپنی جان ہر روز اُسکو بخشتی تہی اتفاقاً ایک مادہ گاؤ رات کو چھوٹ کے مطبخ مین آئی اور کہانیکی بو سے دیگ مین منہہ ڈالا اسکے بعد چاہا کہ سر نکالے سینگ اُسکے دیگ مین اٹک گئے مادہ گاؤ دیگ کو سر پر لیکے باورچیخانہ سے باہر آئی اور گہر مین اِدہر سے اُدہر دوڑتی پہرتی تہی اور اُس بڑہیا کو یہہ قضیہ معلوم نتہا آنکہہ جو اُسکی کہلی گاؤ کو اُس شکل و شمایل سے دیکہا متحیر ہوئی کہ ایسی چیز کبہی نہ دیکہی تہی اُس سیاہی شب مین یقین ہوا کہ یہی ملک الموت ہی مین جو ہر روز اپنی موت مانگتی تہی شاید وہ دعا قبول ہوئی اسلیے یہہ آیا ہے یا مہستی کی جان قبض کرے گا یا میری تب بڑہیا نے کہا جیسا ملا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین مثنوی ملک الموت من نہ مہستی ام ؛ من یکے پیرزال محنتی ام ؛ گر تو خواہی کہ جانش بستانی ؛ اندرون خانہ ہست تا دانی ؛ گر ترا مہستی ست اندر کار ؛ اینک او را ببر مرا بگذار ؛ بے بلا نازنین شمرد او را ؛ چون بلا دید در سپرد او را ؛ تا بدانی کہ نیست در خطرے ؛ ہیچکس راز خود عزیز تری ؛ اے بادشاہ آج مین علایق سے مجرد ہون اور علایق سے پاک اور مینے تجسے اتنا فیض پایا ہی کہ میری گردن گرانبار ہی اب زیادہ اس سے بوجہہ اُٹہانیکی طاقت نہین ہے اے شہریار انصاف کر کون ایسا جانور ہے کہ اُسے طاقت ہو کہ اُسکا جگر گوشہ آتش بیداد پر کباب کیا جائے اور میوہ دل بادظلم سے تاراج کیا جائے اور اُسکی آنکہون سے روشنائی ظلمت فنا سے سیاہ کیجائے اور اُسکی راحت جان آگے سے اُٹہہ جائے یعنی جگر گوشہ اُسکا بیگناہ اور بے سبب قتل کیا جائے کیونکر اُسکو صبر اور اعتماد آئے اور دریائے تاسف موج مار کے کشتی صبر کو گرداب اضطراب مین کیونکر نڈبائے اور شعلۂ آتش اُسکی متاع شکیبائی کو کس طرح نہ جلائے بادشاہ نے کہا

Marfat.com

کہ یہہ بات جو تجھسے وقوع مین آئی اگر ابتدا تجھسے ہوتی تو البتہ پرہیز اور خوف تجھے لازم تہا تونے تو بر سبیل قصاص کام کیا
بلکہ جو کام کہ میرے فرزند نے کیا اُتنا تو نے نہین کیا کہ تیری آنکہہ سے تیرا بچہ بالکل معدوم ہو گیا اور تو نے فقط آنکہین اُسکی
نکالی ہین پہلا مین کُسے تو دیکہونگا اور اُسکی باتین تو سنون گا یہہ تیرا احسان ہے جیسا کہ چاہیئے ویسا تو نے قصاص
نہین لیا اب اُس صورت مین تجھے اندیشہ کیا ہے اور مجھسے مفارقت کیون کرتا ہے کہ تو اس فرزند ناخلف کے پیدا ہونے
پہلے میرا انیس تہا اب ایسا نکر کہ باقی عمر مین غمگین نہ ہون اور بلال اور کلال مین بسر کرون اور یہہ تیری مثل اُس مطرب کی
مثل ہے قبرہ نے پوچہا کہ یہہ کس طرح پر ہے حکایت **مطرب و غلام و بادشاہ** کہا کہ ایک بادشاہ تہا کہ ایک مطرب شیرین
نوا اور خوش گلو اور دلفریب اُسکا ملازم تہا کہ اُسے خوشگو تربیان اور الحان مین فلک ارغنون ساز نے دوسرا شخص
بردۂ زمین پر نہ دیکہا تہا بادشاہ اُسکے نغمہ دلاویز سنکے خوش ہوتا تہا اور اُس مطرب کا ایک غلام کہ نہایت ذکی
تہا اور یہہ اُسکو سازندگی اور نوازندگی مین تعلیم مشفقانہ دیا کرتا تہا تہوڑے عرصہ مین غلام اُستاد سے زیادہ ہو گیا
جبکہ بادشاہ کو حال اُس غلام کا معلوم ہوا بُلا کے اسکا بجانا سُنا اور نہایت التفات کیا تا بحدیکہ ندیم بادشاہ
تا ہوا اور بادشاہ اُسکے نغمات مسیحا دم سنا کرتا تہا اور محظوظ ہوتا تہا اور ہر روز قدر افزائی اُسکی اقران سے
بڑہتا جاتا تہا اس سبب سے مطرب کے دل مین رگ حسرت حرکت کرنے لگی آخر غلبہ خباثت سے غلام کو مار ڈالنا
یہہ خبر بادشاہ کو پہنچی حکم کیا کہ مطرب کو حاضر کرین جبکہ مطرب حاضر ہوا بادشاہ نے یہ عتاب کہا کہ نجانتا تہا تو کہ
بن نشاط دوست ہون اور میری نشاط دو قسم پر تہی ایک تو لذت زندگی تیری جلوت مین اور دوسری سازندگی غلام کے
لوت مین یہہ دونون میرے باعث سرور تہے تو نے کیا سمجہہ کے بیگناہ کا خون کیا اور آدہی نشاط میری باطل کر دی سچ بتا
تو نے غلام کو کسطرح مارا کہ اب وہی شربت اجل جو تو نے غلام کو پلایا ہے تجھے بہی پلاؤن کہ باعث عبرت ہو تا پہر ایسی حرکت
کوئی ارادہ نکرے مطرب نے بادشاہ کے قول کو دلیل پکڑ کے عرض کیا کہ ای شہریار واقعی مینے بد کیا کہ آدہی نشاط بادشاہ
ی باطل کی اب شہریار مجھسار کے تمام نشاط اپنی کیون باطل کرتا ہے بادشاہ کو یہہ بات خوش آئی اور اُسکے قتل سے
گذرا ای قبرہ غرض اس مثل سے یہہ ہے کہ نشاط میری دو طرح پر ہے ایک دیدار فرزند ارجمند کا دوسرے کلمہ اور کلام تجھسے
عاد تمند کا سو نصف تو ہاتہہ سے جا چکی اب دوسری نصف کیون کہوتا ہے اور میری جمعیت خاطر کو کیون پریشان
ناہی **بیت** خود مکن بیگانگی بارے چو میدانی کہ چرخ ۂ آشنایان را زیکدیگر جدائی میدہد ۂ قبرہ نے کہا کہ کیسہ زاد سیسہ
ن ایسا چہپا رہتا ہے کہ کسیکو اُسپر اطلاع نہین ہوتی ہے پس جو کچہہ کہ زبان کہے اعتماد اُسپر نچاہیے کسواسطے کہ زبان اس
تہ ہین کہ جو مضمون دلمین بعلمی کے سبب سے چہپا ہے اُسے سچ ادا نہین کر سکتی ہے اور ایک آنکہہ ہے کہ

Marfat.com

نہان خانہ دل مین پوشیدہ رہتی ہے اسلیئے دل ایک کا دوسرے کے راز دلکو خوب دیکھتا ہی بحکم اسکے اَلْقُلُوْبُ تُشَاهِدُ یعنی دل لوگونکی معاملات راز مین باہم گواہ ہوتے ہین اور زبانین اُس سے محروم نہین ہوتی ہین اور یہ بیت اسپر گواہ ہے **بیت** سچ مثل ہے دلکو دلسی راہ ہے ٭ راز دل سے کب زبان ہے ٭ زبان جو کچھ کہی وہ اکثر اہل زمانہ کے دل کیموافق نہیں ہوتا ہے اور دلمین جو ہے زبان اوسکی بیان کرنیمین صادق نہیں ہوتی ہے کیونکہ وہ لوگ کمتر ہین کہ زبان و دل جنکا یکسان ہوتا ہی بادشاہ مین تیری صولت صعوبت خوب جانتا ہون اور تیری سبب سیاست سی بہت باخبر ہون اور مین پہلے ہی تیرے اطوار حیّاری سے غافل نتھا اور اب تو کسیوقت اور کسی طرح تیری ہیبت سے نڈر نہ ہونگا اور تیرے سطوت کا خوف مجھی ایکدم آرام نہ لینے دیگا اور سُن اے بادشاہ مین اُن لوگونمین نہین ہون کہ طبیب نے اوسی کہا کہ درد شکم سے پہلے تیری آنکھ کی دوا مناسب ہے، بادشاہ نے کہا کہ یہ قصہ کیونکر ہے **حکایت** قبرہ نے کہا کہ ایک شخص درد شکم سی بتغیر رتھا طبیب کے پاس گیا اور زمین پر لوٹنی لگا اور صعوبت الم سے زار زار روتا تھا اور یہ مصرعہ پڑہتا تھا **مصرعہ** اے طبیب آخر علاجی کن کہ جان از دست رفت ٭ طبیب نے قانون حکمت کیموافق علامات مرض کے نبض اور قارورے سے دریافت کرکے پوچھا کہ تو نے کیا کہا یا تھا مردہ سادہ دل نے کہا کہ ایک ٹکڑا جلی روٹی کا کہ کویلے کی مانند تنی تنور شکم شبکو اُس سی کھایا تھا طبیب نے اپنے ملازم سی کہا کہ وہ دوا کہ جس سے روشنی چشم کی بڑہتی ہے لے آ تا اسکی آنکھ نمیں لگاؤن اُسنے کہا کہ یہ وقت ہزل اور بازی کا نہین ہے بلکہ اجل اور جانگداز یکا ہی اے طبیب ہنسی کرمین درد شکم سے روتا ہون اور تو سرمہ میری آنکھ مین دیتا ہے آنکھ کی دوا سے اور اور درد شکم سے کیا مناسبت ہی طبیب نے کہا کہ مین دانستہ کہتا ہون کہ آنکھین تیری روشن ہو جائین تا سپید اور سیاہ مین تمیز کرے اور دوسری بار زبان سوختہ کو خوراک انسان نہیں ہے نہ کھائے اسلیئے تیری آنکھ کا علاج شکم سے مقدم تر ہے غرض میری اس مثل سے یہ ہے کہ بادشاہ یہ جانے کہ مین اُن لوگون مین نہین ہون کہ سوختہ اور ساختہ کو نہ پہچانون اور خام و پختہ اور سیاہ اور سفید مین فرق نہ کرون **بیت** بحمد اللہ کہ دانش چنانم کہ خیر از شر جدا کردن توانم ٭ بادشاہ نے کہا کہ اسطرح کا ماجرا مجھ مین تجھمین واقع ہوا آگے بھی ایسے معاملے بہت ہوئے ہین لیکن جو کوئی کہ نور عقل سے آراستہ ہین وہ نایرہ غضب کو آب حلم سی بجھاتے ہین اور انتقام سے عفو کو بہتر جانتے ہین جلّاب اگرچہ بد ذائقہ ہوتا ہے اور تلخی اور سمیت رکھتا ہے لیکن اُسکا فائدہ تریاق سے زیادہ ہے قبرہ نے کہا کہ اکثر دیکھا ہے کہ کسی نے آسانی کو اختیار کیا ہی اور دشوار ہوا ہے اور یہ کام تو بہت دشوار ہے کیونکر آسان ہوگا اور عاقل کو اس مشکل مین نہ ڈالنا چاہیئے اور مینے اپنی عمر شطرنج بازی چرخ شعبدہ انگیز کے نظاری مین بسر کی ہے اور اوقات اپنی عجائب روزگار کے تماشے مین گزرانے ہی مجکو نشیب و فراز عالم کے تجربے بہت حاصل ہوئے ہیں اور کسب کیاست او

Marfat.com

سرمایۂ فہم و فراست سی فائدہ کثیر حاصل ہوئے ہین مین حقیقت انکی خوب جانتا ہون کہ گروہ مکارونکا نخوت اور سطوت اور تقاضای جباری سے حرف وفاداریکا اپنی لوح سینے سے محو کرڈالتی ہین اب یہی بہتر ہے کہ مین خواب خرگوش سے بیدار ہو کے پلنگ کے نزدیک سی آہوی ہراسان کے مانند راہ بیابان کی لون کہ خصم ضعیف کو دشمن قوی سے دوری واجب ہے جیساکہ اُس بادشاہ نے اپنی دشمن کیواسطے اسبات مین مثل بیان کی ہے بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا **حکایت بادشاہ ترکستان** کہا کہتے ہین کہ دیار ترکستا نمین ایک بادشاہ تھا بجمیع صفات شریفہ موصوف ایک نے ارکان دولت شاہی سے روگردان ہوکر اور ارادہ کور نمکی کا کرکے ایک دشمن کو آمادہ کرکے بادشاہ کی مخاصمت پر مستعد کیا جبکہ بادشاہ نے جانا کہ اوسنے روی اطاعت قبلہ انقیاد سے پھیرا اور وسوسہ عصیان اور دغدغہ طغیان نے اوسکی بنیاد اعتقاد مین راہ پائی اور سودای سرداری اور خیال محال سروری اپنے دماغ مین پکاتا ہے اور دل پُرکینہ اُسکا کدورت ہای دیرینہ سے تمنای کامگاری اور بہتری مین ہوس بلند پروازی رکھتا ہے بتقاضای شفقت سروری ایک نامہ کہ مشتمل تھا مواعظ ملوکانہ پر کمال نشیب و فراز کے ساتھ اوسکی پاس بھیجا اوس مغرور نے کہ نخوت بیجا دماغ مین رکھتا تھا اور ہر سردار فوج بادشاہی کو اپنے تصور مین ورغلانے کے سبب سے اپنا مطیع جانتا تھا اُسپر التفات نکیا جبکہ بادشاہ نے دیکھا کہ نوشدارو سے ملائمت سے اسکے مزاج کثیف کو اعتدال حقیقی سے منحرف ہوای اصلاح نہوسکیگی اسطرح کا پیغام دیا کہ ای نادان مثال میری اور تیری اُسکے مانند ہے کہ اگر شیشے کو سنگ پر مارے یا سنگ شیشی پر پس دونون حالمین شیشی ہی کا نقصان ہے، اب یہی بہتر ہے کہ اس ارادہ فاسد سے بازرہ والا خراب ہوگا اس مثل سی فائدہ یہ ہی کہ مین بہی حکم شیشے کا رکھتا ہون اور قہر سلطانی مانند سنگ پائدار شیشہ شکن ہے، اب ملافات میری تجسے سخت دشوار ہے **بیت** ؎ بتان آہنی دل نشوی ولا مقابل ؎ کہ تو آبگینہ مانی نشوی حریف سندان ؎ اور ہرچند بادشاہ متعام ملاطفت مین ہے، اور چاہتا ہی کہ سکنجبین غدر سے میرے صفرای وحشت کو تسکین دے ولیکن مذہب مین اطبای خرد کے قبول کرنا عدو اہل بکر کا حرام ہے اور ارباب عداوت سے انکار صلح واجب **بیت** ؎ دوستان سخندان شنیدہ ام پند ؎ کہ بر ملائمت دشمن اعتماد مکن ؎ مناسب اسکے شعر نل سنج **بیت** کیا یہ پند و وعظ مین مصراع موزون گرم ہی ؎ ہو جبول غافل نہ اسپر تو جو دشمن نرم ہے ؎ بادشاہ نے کہا کہ فقط گمان پر منقطع کرنا صحبت دوستان قدیم کا شرع مروت مین روا نہین ہے اور ایسا منطنہ کہ جسپر دہم الناک پیدا ہوا اور رفیق کو سوز فراق مین ڈالے بجا نہین اور معرفت قدیم اور صحبت مستقیم کو اندک بدگمانی مین طرف کرنا اور دیرینہ یاری اور پیمان دوستداری تھوڑیسے خدشی مین توڑدینا طریق اہل تحقیق سے بعید ہی کیون تو میدان بیوفائی سے قدم باہر نہین رکھتا ہی اور جو پیمان محبت کا کہ مجسبی باندہا ہے اوسی پایان کو نہین پہنچاتا ہے **لمولفہ بیت** بیجا ہے نقص عہد بجا ہی وفای عہد ؎ انسان کیا پسند خدا ہے وفای عہد ؎ قبرہ نے کہا کیونکر بنیاد وفا کی قایم رہے کہ بادشاہ کی طرف سی آثار بدعہدی کے

Marfat.com

خفی اور جلی بیشمار پائے جاتے ہین اور آثار نیک عہدیسے بکلی معدوم ہین اور یہہ امکان نہین ہے کہ موجبات خواہش نفس کے
بادشاہ فروگذاشت کرے اور اسوقت کسیطرح سے تو مجھپر قادر نہین ہے پس اسلئے چاہتا ہے کہ مکر اور حیلے سے مجھے قبضہ انتظام مین
کھینچے ورنہ یہہ عقل کب قبول کریگی کہ تو بیٹے کا غم بھول گیا ہے اور میری جدائیکا غم اسقدر کرتا ہے اور مین اس مین مجبور
ہون کہ عقلا کی اسمین تاکید ہے کہ جو کینہ کہ بادشاہونکے دلمین متمکن ہوتا ہے اُس سے اجتناب واجب جانے کیونکہ یہہ لوگ
نخوت سلطنت سے یا باب انتقام مین متعصب ہوتے ہین اور جب قابو پاتے ہین تو نخوت سلطنت سے کسیطرح مجال محبت کی اور فرصت
عذر خواہی کی نہین دیتے ہین اور جو کینہ کہ انکے سینہ مین ہے وہ مانند چنگاریکے ہے کہ راکھہ مین دبی رہتی ہے اگرچہ بظاہر معلوم
نہین ہوتی ہے لیکن جبکہ باد قہر اُسپر لطمہ مارتی ہے تو ایسی فروختہ ہوتی ہے کہ شعلہ اُسکا ایک جہان کو جلا دیتا ہے بیت
ناسخ آتش خصم سے جلجاتے ہین اکثر تر و خشک ۔ یہہ ہے وہ آگ کہ ہین اسکو برابر تر و خشک ۔ بادشاہ نے کہا کہ عجب حال
ہے کہ اسبات مین تو نے ایکطرف پکڑ لی ہے اور دوسری طرف سے بالکل کنارہ کیا ہے مقدمات وحشت کو الفت کے ساتھہ کیون
مبدل نہین کرتا ہے قبرہ نے کہا کہ جب کسی شخص کی نیت مین یہہ ہو کہ مراعات دوستی کی بجالائے اور حصول منافع اور
دفع مضار کو واجب جانے تو ممکن ہے کہ وہ وحشت درمیان سے اُٹھہ جائے اور عوض کینے کے صفائی حاصل ہو جائے اور جو چیز
کہ کینہ کو زایل کرے مین اُسپر قادر نہین ہون بلکہ اُس سے عاجز ہون اگر مین خدمتمین حضور کے ہی حاضر ہون اور مصلحۃً چند
میرے قتل مین آپ تامل ہی فرمائین مگر مین تو ہمیشہ ہراس اور خوف مین زندگانی بسر کرونگا اور ہر وقت مرگ تازہ مشاہدہ کرتا
رہونگا تو اس صورت مین مراجعت سے ہزار بار مفارقت اولی ہے بادشاہ نے کہا کہ کوئی شخص کسیکے ضرر پر بے ارادہ خدائے
جل و علا کے قادر نہین ہو سکتا ہے اور جو چیز کہ وجود مین آتی ہے بے تقدیر الہی کے نہین آسکتی ہے جیسا کہ ہاتھہ مخلوق کا پیدا کرنمین
قاصر ہے ویسے ہی حیات اور ممات مین بھی معذور ہے ایسے ہی سمجھہ کہ عمل میرے بیٹے کا اور جزا تیرے ہاتھہ سے کہ ظہور مین آئے
یہہ محض قضائے باری اور مشیت یزدانی تھی اور تم دونون درمیان مین محض سبب تھے جب یہہ ثابت ہوا کہ سبب تقدیر
یزدان سے ہوا تو تقدیر الہی پر سرزنش کرنا طرفین سے بچا ہیئے پس مین بھی قضائے الہی پر صبر کرون اور تو بھی اسپر راضی ہو
بیت بجز رضا بقضائے خدا نمی شاید ۔ بغیر صبر بوقت بلا نمی شاید ۔ از انچہ رفت قلم سر مکش و گرنہ بیا ۔ برون رو از خط
او گر ترا نمی شاید ۔ اور مناسب اسکے مضمون حدیث قدسی کا ہے من لم یصبر علی بلائی ولم یرض بقضائی فلیخرج من
تحت سمائی ولیطلب ربا سوائی قبرہ نے کہا کہ یہہ بات سچ ہے کہ بیچارگی بندگان خدا کی دفع قضائے پروردگار مین
ظاہر ہے کہ خیر اور شر اور نفع اور ضرر موافق ارادہ خدا کے ہوتا ہے اور جہد اور کوشش خلق کی رفع اور منع اُسکا اور
تقدیم اور تاخیر اُسمین نہین کر سکتی ہے لیکن باوجود اسکے سب علما کا اسپر اتفاق ہے کہ جانب احتیاط اور تدبیر اور محافظت

Marfat.com

نفس کی چھوڑنیکی بلکہ تاکید کی ہی کہ اہتمام ہر چیز کا موافق تدبیر کے کرتا رہے اور اتمام اُسکا مسبب الاسباب پر تفویض کرے اور یہہ نکتہ قبول عقلا کا ہی اعقل و توکل یعنی عقل کر اور توکل کر جناب مولوی قدس سرہ فرماتے ہین مصرعہ بر توکل زانوے اشتر بہ بند ۔ بادشاہ نے کہا کہ یہہ باتین تیری اسپر دلالت کرتی ہین کہ مین خواہان تیری صحبت کا ہون اور اشتیاق میرا تیری جانب ہے مگر تیری طرف سے سوے ملال اور وحشت کے اور کچھہ ظہور مین نہ آئیگا بیت تو طوطی زبان و مان مشتاق دل بدل میرود چہ حال ست این ۔ قبرہ نے کہا کہ اشتیاق میرا تجکو اسلیے ہی کہ اپنے دلکو میرے قتل سے راحت دے لیکن بنفس میرا شربت اجل کی رغبت اور لباس فنا کی خواہش نہین رکھتا ہی جبکہ باگ اختیار کی میرے ہاتھہ مین ہے ، البتہ منہہ مرگ حیات کا طرف موت کے عمداً نہ پھیرونگا بلکہ احتراز اُس سے عین صواب جانتا ہون میرا سر کچھہ درخت کے مانند نہین ہے کہ کٹے اور بار بار سرسبز ہو اور مین جو اپنے دل سے استصواب کرتا ہون تو وہ کہتا ہی کہ اگر آج قدرت اور استطاعت ملے تو بادشاہ کی بیٹی کو بغیر ہلاکت نچھوڑون اسیطرح بادشاہ بھی اپنے فرزند کی جہت سے میری ہلاکت کا خواہان ہے ، اور سن اے بادشاہ مصیبت زدہ نکتہ کمنون ضمیر سے وہ شخص واقف ہوتا ہی کہ آتش غم سے دل جسکا کباب ہوتا ہی اور مینے اُس شربت تلخ سے جرعہ پیا ہی کہ مدعی اُسکے مزہ سے غافل ہے اور ناز پروردگان راحت کی آنکھین اُس سے نابینا ہین ۔ بیت اے آنکہ اخبار بیا بشکستہ کی دانی کہ چیست ۔ حال شیرانی کہ شمشیر بلا بر سر خورند ۔ اور مین چشم خرد سے صاف دیکھتا ہون کہ جسوقت بادشاہ کو اپنے فرزند کی یاد آئیگی اور مین بھی اپنے نوردیدہ کو یاد کرونگا بہت سا تفاوت باطن مین ہمدیگر کے راہ پائیگا قیاس فرمائیگا کہ اُس سے کیا پیدا ہوگا اور مغلوب کے واسطے ایسے موقع مین کیسا اندیشہ ہولناک درپیش آئیگا پس ایسی مواصلت سے ہزار بار مفارقت اولی ہی بادشاہ نے کہا کہ کون ایسا شقی ہوگا کہ دوستون کے گناہ سے درگذر نکریگا اور جوانمرد باوجود قدرت کے قصورات زیردستون کے عفو کرتے ہین اور کبھی گناہ گارونکی مکافات کی طرف رجوع نہین لاتے ہین اور اگر کسیوقت اُنکے دلپر خیال انتقام کا بھی آتا ہی تو اُسے استغفار کرتے ہین اور بدترین بدونکا وہ ہے کہ عذر کسیکا قبول نکرے اور کینہ عذر خواہ کا دلمین رکھے اور جو کچھہ کہا مینے میرا دل اُسمین صاف ہے اور صورت خشم اور حدت کی اور خیال غضب اور انتقام کا اپنی خاطر مین اصلا نہین پاتا ہون اور تو خوب جانتا ہی کہ مین جانب عفو کو عقوبت پر ترجیح دیتا رہا ہون اور یہہ بات میرے دلمین نقش ہے کہ ہرچند گناہ بزرگ ہو صفت عفو کی اُس سے بزرگ تر ہی بیت گر عظیم ست از فرودستان گناہ ۔ از بزرگان عفو کردن اعظم ست ۔ قبرہ نے کہا کہ ارشاد بادشاہ کا درست ہے ، مگر مین گناہگار زیردست ہون اور مجرم کو ہمیشہ خوفناک رہنا لازم ہے اور یہہ مثل اسکے مانند ہے کہ جسکے پاؤن مین زخم ہون اور بقوت طبع بیباکی کرکے شب تیرہ سنگستانمین دوادوش کرے تو اُسکا زخم مقرر ترقی کرے بلکہ پانو بیکار ہو جائین گے

Marfat.com

اور آخر کو خاک نرم پر بھی چلنا دشوار ہو جائیگا اب نزدیکی میری بادشاہ کیخدمتمیں یہی حال رکھتی ہی اور طریق شرع اور قانون ملت مین اجتناب ہیرا آپکی خدمت سے فرض عین ہی اور کیونکر حکم آلہی سے خلاف کرون کہ وہ فرماتا ہی لَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ یعنی نڈالو ہاتھ اپنے تم طرف ہلاکت کے اور حکمانے بھی کہا ہے کہ تین شخص روش حکمت سے دور ہین اور راہ دانش سے کنارہی اول وہ شخص کہ اپنی قوت ذات پر اعتماد کرکے اپنی اندازہ طاقت کو حد سے زیادہ جانے ضرور ایسا شخص آپکو ہلاکے مین ڈالتا ہے دوسرے وہ شخص کہ اندازہ خورد و نوش کا نہین پہچانتا ہے اور اتنا کہا جاتا ہے کہ معدہ اوسکا ہضم سے عاجز آتا ہے پس ایسا شخص بے شبہ دشمن اپنی جان کا ہی تیسرے وہ شخص کہ گفتار اور فریب دشمن سے غافل رہے بے شبہ انجام کار اوسکا ندامت اور پریشانی کو پہنچیگا بادشاہ نے کہا کہ ای قبرہ ہرچند مین دروازہ ملاطفت سے پیش آتا ہون اور راہ صواب و نصیحتہائے دوستانہ سے دریغ نہین کرتا ہون مگر تو اسی طرح دامن قبول کو استماع مواعظ سے دور کھینچتا ہے اور جو شخص کہ نصیحت کسی کی قبول نکرے اسکو کہنا بیفائدہ ہے جیسا کہ اس زاہد نے گرگ کو نصیحت بیفائدہ کی تہی قبرہ نے پوچھا کہ یہ ماجرا کیونکر تھا **حکایت زاہد ناصح گرگ** بادشاہ نے کہا کہ ایک مرد زاہد نیک سیرت کہ اپنی اوقات شریف سوے وظائف اور پند خلق خدا کے اور کام مین صرف نکرتا تہا ایکدن صحرا مین جاتا تھا دیکھا کہ ایک گرگ بارادہ شکار چپ راست خیال کرتا جاتا ہی زاہد نے کہا کہ او گرگ خبردار لوگونکے گوسپندونکا ارادہ نکرنا اور قصد بیچارونکا اور ستم کرنا مظلومونپر آخر عقوبت آلہی مین گرفتار کرتا ہے **مثنوی** ہر کہ آئین ظلم پیش نہاد ۔ بند بند بر دست و پائے خویش نہاد ۔ چند روزے اگر سر افراز د ۔ در برش آخر زپا بیندازد ۔ ہرچند زاہد نے نصیحت مین مبالغہ کیا گرگ نے جوابدیا کہ وعظ کم کر کہ تیری میٹھی کے پیچھے رمہ گوسپند کا چرتا ہے ڈرتا ہون کہ تیری نصائح سننے مین شکار ہاتھ سے نجائے غرض اس مثل سے یہ ہے کہ ہرچند زاہد نے گرگ کو نصیحت کی لیکن مطلق اسپر اثر نکیا وہی حال تیرا ہی کہ ہرچند تجھے پند دیتا ہون مگر تو وہ ہے ایک حال پہ ہی اور مطلق التفات ہمارے کلام پر نہین کرتا ہے اب ایسا نکر کہ اہل مرو سخن شنو ہوجہین اور تو باوجود اتنے ہنرون کے اور باوصف ایسی فضل و علم کے زیادہ تر جاہلون سے دل سخت اور عہد سست رکہتا ہے ڈرتا ہون کہ لوگ نکہین کہ یہ مصرعہ سودا کا قبرہ کے حسب حال ہے یعنی **مصرعہ** احمق کو ایک بات وہی یاد ہی سو ہے ۔ قبرہ نے کہا کہ مینے بہت نصیحتین سنی ہین اور وعظ خردمندون کے میرے کانونمین بھری ہوے ہین عاقل اسی جانتا ہون کہ ہمیشہ حذر ناک رہی اور تجربے کو ہاتھ سے ندی اب اسوقت مین پرواز پر آمادہ ہون اور چپ و راست اندیکہتا ہون کہ کوئی غفلت مین مجھے گرفتار نہ کرلے اسواسطے یہانسی جلد رحلت کرنا ضرور ہی اور زیادہ اسی رہنا مناسب حال نہین ہے، بادشاہ نے کہا کہ اسجگہ اسباب معیشت آمادہ اور دروازہ فراغت کا روی دل پر کشادہ رہی اسصورت مین مشقت سفر کی اختیار کرنا اور انتظام معاش مین متردد ہونا عقل سے

Marfat.com

دور ہے قبرہ نے کہا کہ جو کوئی پانچ خصلتین اختیار کریگا جہان جائے اُسکا مطلب حاصل ہے اور جدھر توجہ کرے رفقا اور
مصاحب اوسکے موجود ہیں اول بدکرداری سے دور رہنا دوسرے مکر و کاری شعار اپنا کرنا تیسرے موقع تہمت سے آپکو بچانا چوتھے
خلق کو عادت کرنا پانچوین آداب صحبت ہر وقت نگاہ رکھنا جسمین کہ یہ پانچ خصلتین جمع ہونگی وہ کسی جگہہ غریب اور تنہا
نرہیگا جہان جائیگا اوسی عزیز رکھینگے اور جو عاقل کہ اپنی وطن مین خوفناک ہوا سے ضرور ہے کہ فراق دوستون اور
متعلقونکا اختیار کرے کیونکہ ان سب کا عوض ممکن ہے اور جان کا عوض کسیطرح نہو سکیگا جبکہ بادشاہ تقریر مین عاجز آیا
کہا کہ کب تک جائیگا اور کتنا توقف تیرے جانے مین ہے اور پھر کب آئیگا قبرہ نے کہا کہ ای بادشاہ جانا اور پھر آنا میرا بہ عقل
دور ہے اور یہ سوال و جواب حکایت عرب اور نان بائی سے نزدیک ہے بادشاہ نے پوچھا کہ یہ کیونکر ہے **حکایت عرب**
بیابان نشین کہا کہ ایک عرب بیابان نشین شہر بغداد مین آیا نان بائی کی دکان پر گذرا دیکھا کہ نان تازہ کا
بنا رہا ہے اور جسکی بو روٹی کی دماغ مین اُس فاقہ کش کے آئی بیتاب ہوگیا اور نان بائی سے کہا کہ اے برادر مین پیٹ بھر
روٹی کھالون اسکی کیا قیمت لیگا نان بائی نے اسکے قد و قامت سے تجویز کیا کہ دو سیر نہایت تین سیر اس سے زیادہ
نہ کھائیگا کہا کہ آدھا دینار دے اور پیٹ بھر روٹی کھالے عرب نے آدھا دینار اوسکے حوالے کیا اور زیر دکان کہ لب
دجلہ واقع تھی بیٹھ کے روٹی پانی مین بھگو بھگو کے کھانا شروع کیا نانبائی دیکھتا تھا کہ چہار چند قیمت سے کھا چکا اور ابتک
ویسا ہی کھانیمین سرگرم ہے نانبائی نے کہا کہ ای عرب تجھے قسم ہے اُس خدا کی کہ جسنے تجھے اتنی بھوکدی ہے سچ کہہ کہ
کہانتک کھائیگا عرب نے جواب دیا کہ ای خواجہ بے صبری نکر جبتک کہ اُس دجلہ مین پانی ہے مین بھی روٹی کھائی جاؤنگا غرض
اس مثل سے یہ ہے کہ بادشاہ معلوم فرمائے کہ جبتک کہ آبحیات چشمۂ بدن مین جاری ہے، کھانا کھانے اور ہراس کرنیمین
بے اختیاری ہی اور تیرے مائدۂ وصال سی فائدہ اوٹھانا مفتی خرد کے نزدیک مجھپر حرام ہے اور مجھین تجھین وہ سبب
مفارقت کا عارض ہوا ہے کہ موصلت کو کسیطرح گنجایش نہین رہی اور اگر بادشاہ کے دریافت حال کا شوق دلپر غلبہ کریگا
تو اخبار بادشاہ کا قاصد نسیم سحر سے پوچھ لونگا اور کبھی ہوس جمال باکمال کی ہوگی تو آئینہ خیال مین دیکھ لونگا **بیت**
گر وصال یار نبود و باخیالش هم خوشم ✧ کلبه درویش را شمعے به از مهتاب نیست ✧ بادشاہ ذی رونا شروع کیا اور جانا کہ یہ مرغ
زیرک دام مین نہ آئیگا اور داعیۂ انتقام کا خیال خام تھا کہ میری حدت رائے اُسکو پختہ نکر سکے اسکے بعد اوہی حیلون پر چلا قبرہ نے
کہا کہ بادشاہ جوان بخت اگمونہار تقریب اور تمہید سے تو عہد و پیمان کو مضبوط کریگا مگر مین غاشیہ ملازمت تیرا زنہار اپنی دوش پر
نہ رکھونگا اور بات اپنی کیون ضائع کرتا ہی جو کہ خیال عالی مین ہے ہمین سے چشم فراست سے خوب مشاہدہ کر چکا ہونگا چاہیئے کہ کسی حیلہ سی تیرا عذر قبول کرون
یہ ممکن نہیں ہے بادشاہ نے جانا کہ تیر شست سے نکلا ہوا زور بازو کی تدبیر سی پھر نہ آئیگا کہا کہ ای قبرہ جانا مینے کہ اب وصال میرا اور تیرا اس عالم مین

Marfat.com

ممکن نہیں ہی مگر بر سبیل یادگار دو تین کلمہ کہ آثار سعادت اُس سے مشاہدہ ہوں اور صیقلہ نصیحت دوستانہ سے زنگار غفلت
کہ میرے آئینہ خاطر پہ بیٹھا ہے صفا پائی وہ بیان کر **بیت** زبہر ما سخنے یادگار خویش بگوی ٭ کہ بیتر سخن خوب یادگارے
نیست ٭ قبرہ نے کہا کہ ای بادشاہ کام جہاں کل موافق تقدیر کے ہوتا ہی اور اُسکی زیادت و نقصان اور تاخیر و تقدیم مین
کسیکو مجال تصرف نہین دی ہی اور کوئی نہیں جانتا ہے کہ منشور سعادت کا کسکے نام پر لکھا گیا ہی اور جریدہ اہل شقاوت مین
کسکو داخل کیا ہے سب پر واجب ہی کہ اپنا کام رائے صائب کے موافق کریں اور رعایت احتیاط کی ہر امر مین بجا لائین اگر تدبیر موافق
تقدیر کے ہوئی تو بہر پر اقبال اور مسند جاہ و جلال پر متمکن ہوا اور اگر قضیہ منعکس ہوا تو دوستونکو عذر کی جگہہ ہوئی اور دشمنون کو
گنجائش طعن اور تشنیع کی نرہی **نظم** حکیم گفت کہ تقدیر سابق ست و لے ٭ بہیچ حال تو تدبیر خود فرو مگذار ٭ کہ گر موافق حکم
خدا ست تدبیرت ٭ بکام دل شدای از کار خویش برخوردار ٭ وگر مخالف آنست دارودت معذور ٭ کسی کہ دارد از انوار
عقل استظہار ٭ اور دوسری یہ جانا چاہیئے کہ ضایع ترین باتونکا وہ ہی کہ جسی کسیکو انتفاع نہو اور غافل ترین بادشاہونکا
وہ ہے کہ ملک کی حفاظت اور ضبط و ربط رعیت مین اہتمام نکرے اور بدترین دوستونکا وہ ہی کہ شدت اور نکبت
کیوقت دوست کی طرفداری مین کوتاہی کرے اور بدکار ترین عورتونکی وہ ہی کہ اپنے خاوند سے بدل راضی نہو اور خیالات
خباثت مین مصروف رہے اور بدبخت ترین فرزندونکا وہ ہے کہ اطاعت ماں باپ کی نکرے اور ویران ترین شہرونکا وہ
ہے کہ جسمین ارزانی اور امان خلق اللہ نہو اور ناخوشترین صحبتونمین وہ صحبت ہی کہ مصاحبونکے دل آپسمین صاف نہون اور جو شائبہ
اندیشیکا میرے اور بادشاہ کی صحبت مین حادث ہوا ہے اُسکی اصلاح دایرہ امکان سے باہر ہی اب سوائے ترک اور جدائی کے
کوئی راہ صواب سے نزدیکتر نہین ہے **رباعی** رفتیم و داع ما ز دل باید کرد ٭ با آب دو دیدہ خاک گل باید کرد ٭ گر بد دیدی
ہمہ نکو باید گفت ٭ ور دردسری بود تحمل باید کرد ٭ پس اس کلمہ پر اختتام کیا اور بلندی ایوان سے پرواز کرکے راہ صحرا کی لی
بادشاہ نے انگشت تحیر دندان حسرت سے کاٹی اور ساتھ ملال بیقیاس اور اندوہ بیشمار کے اپنے گھر مین گیا اور یہ شعر مولف کا
پڑہتا رہتا **بیت** در دہلو مین رہا کرتا ہے جیسے تو نہیں ٭ ہجر مین یہی ایکدم خالی میرا پہلو نہیں ٭ یہ ہے داستان حذر کہ
ارباب حقد اور کینہ سے احتراز کرنا اور تضرع اور نیاز نکر آمیز اعدا پر اعتماد نکرنا اور خدع اور فریب طلب انتقام کیواسطے کرتے
ہین اُن سے اپنی حفاظت کرنا اور غرض اس بیان سے یہ ہی کہ بنای کار کو عقل اور تدبیر پر رکھے اور کسیطرح دشمن پر بلکہ دوست آزردہ
دلپر اعتماد نکرے اور اُنکی آفت حیلہ اور مخالفت مکر سے نڈر نرہے **رباعی** خواہی کہ بنا شی بغم و رنج قرین ٭ بشنو سخنی پاک تر
از دُرّ ثمین ٭ از دشمن آزردہ تغافل منمای ٭ و ز صاحب کبر و کینہ ایمن منشین ٭ **باب نوان ہے**
فضیلت مین عفو کے کہ بادشاہونکے واسطے بہترین صفات سے اور اہل اللہ کے

Marfat.com

لئے خوشترین ملکات سی ہے دابشلیم نے برہمن سلیم دلسز کہا کہ سُنی مینے مثال اسکی کہ استمالت دشمن کینہ کوش سے دل آسکا رام نہوا اور جو آثار عداوت کے اوسکے باطن میں مشاہدہ کئے تھے ہرچند دشمن نے بلا لطفت میں مبالغہ کیا مگر اوسنے احتراز میں قصور نکیا اب نا ئرہ اشتیاق یہ اشتعال دیتا ہی کہ وہ حکایت بیان فرما کہ مشتمل ہو بادشاہونکے عضو پر کہ جو بادشاہ اپنے مقربون سے خطا دیکھے تو ایک دوبار اُس سے اغماض کرے اور اُس گروہ کی بے اعتمادی نکرے بلکہ اون کے منصب کو تازہ اور زیادہ کرے یہ احتیاط سے نزدیک ہی یا دور بید پا برہمن نے نطق دلکشا سے جواب دیا کہ اگر بادشاہ عفو اور مرحمت کا دروازہ بند کرین اور جس سے کہ تھوڑی سی بھی خیانت دیکھیں اوسکے حقمیں عقوبت کا حکم فرمائین تو نزدیکو تکو اعتقاد صافی نرہے اور اس حال سے دو علتیں پیدا ہوں ایک یہ کہ اکثر کام مہمل اور معطل رہیں دوسرے یہ کہ مجرم لوگ عفو سے بے نصیب ہوں اور منصب عفو کا بے سود اور بیکار ہو جائے چنانچہ ایک بادشاہ خدا شناس نے فرمایا ہے کہ چاشنی عفو سے کام جان ہمارا جسقدر کہ لذت پاتا ہی اور ہم اُس سے محظوظ ہوئے ہیں اگر خلق خدا تفصیل اُس سے آگاہ ہو تو سوای جرم اور خیانت کے اور ہدیہ ہمارے حضور میں نہ لائین اور صحیح بھی یہ ہی کہ سلاطین کی قامت پر کوئی پیرہن عفو سے زیادہ تر زیبا نہیں ہی اور مضمون کلام معجز نظام حضرت سید انام علیہ افضل التحیۃ والسلام کا یہ ہی کہ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَشَدِّکُمْ مَنْ مَلَکَ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ اشارت لطیف ہی کہ قوت آدمی کی شعلہ خشم کے فرو کرنے سے دریافت ہوتی ہے اور حال انسان کی مردانگی کا شربت ناگوار غضب کے پینے سے کھلتا ہی **بیت** مردی گمان مبر کہ بزور ست و زر ست ۔ پُر دلی بہ باخشم گر برآئی دانم کہ کابلی بہ اور پسندیدہ ترین خصلت بادشاہونکی یہ ہے کہ عقل ارجمند اور عدل خدا پسند کو حوادث میں اپنا حاکم کرین اور ہر وقت میں عادت اپنے لطف اور عفو سے آشنا رکھیں مگر لطف اسطرح پر ہو کہ سمت ضعف کی نہ رکھتا ہو اور عفو اسطرح پر چاہیئے کہ ظلم سے خالی ہو ناکام سلطنت کا جمال اور جلال کے ساتھ آراستہ رہے اور مدار اہل سلطنت کا اشارت خوف و رجا پر دایر رہی نہ مخلص عنایت بیکران سے نا امید رہیں اور نہ مفسد خوف سیاست سے میدان جرات میں قدم رکھیں **بیت** داشتی قوم خویش را جمشید ۔ دایم اندر میان بیم و امید اور حکمای اسلام کی کلام معجز نظام سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالے اپنے بندونکو وعظ قرآنی اور نصیحت فرقانی کے موافق مکارم اخلاق کی تاکید فرماتا ہے اور عادت ستودہ اور صفات پسندیدہ پر نحریص دیتا ہے جسکی کہ سعادت ازلی یار اور مدد گار ہو اور کفایت ابدی امداد اور اعانت کرے تو قرآن کو اپنا قبلہ جان اور کعبہ ایمان بنائے اور ہمیشہ دل و جان کو متوجہ اس حرم امن و امان کہی اور منجملہ ان سب نصیحتون کی ایک نصیحت عمدہ یہ ہی اسعمل اوسپر سب مقبولونکا رہا ہے یعنی فرماتا ہے اللہ جل و علے اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ایک پیر طریقت نے زبان حقیقت سے خلاصہ معنی اس آیت کے اس طرح پر کہے ہین

Marfat.com

کہ غصے کا دفع کرنا یہ ہے کہ عقوبت مین مبالغہ نکرے اور عفو وہ ہے کہ اثر کراہت صفحہ دل پر باقی نر کھے اور احسان اوسے کہتے ہیں کہ جو
دوست گناہ کر کے غدر کرے تو اوسکو دلسے بھلا دے اور پھر اوسکا خیال کبھی دل مین نہ لائے اور حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ
بنا ہر کام کی لطف اور مروت پر رکھے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر لطف کو ایک پیکر مین تصور کرے تو روشنی
اوسکے جمال کی ایسی درخشان ہو کہ کوئی آنکھ بھر کے اوسی دیکھ نسکے کسی بزرگ نے اس قطعہ کے بیتون مین یہ سب معنے ادا کیے
ہین **قطعہ** چو قدرت دادت ابزو بر گنہگار ۔ بعفوش بند کن تا بندہ گردد ۔ کہ مجرم گشتہ افعال خویش است ۔ چو بوئے عفو
یابد زندہ گردد ۔ اگر صورت پذیرد پیکر عفو ۔ چو مہر و مشتری تابندہ گردد ۔ شرف انسان کا عفو اور احسان سے
ترقی پاتا ہے اگر ہر گناہ کے مقابلے مین عقوبت جاری کیجائے تو مضرت کلی مہمات ملکی اور مالی مین سرایت کرے **مثنوی**
بہ تندی سبکدوست بردن بہ تیغ ۔ بدندان گزیدشت دست دریغ ۔ سرے کز تحمل بالا ندہی ۔ حرامش بود تاج فرماندہی ۔ اور
پادشاہ کو چاہیئے کہ نصیحت اور اخلاق اوس شخص کا نیک سمجھنے کہ جو موضع تہمت مین پہلے پڑ چکا ہو اگر وہ شخص ایسا ہی کہ مصالح
ملک کے اور اعانت ریاست کی اوسکی تدبیر پر منحصر ہون دیا وقایع زمانے کی اوسکی مدد تدبیر پر موقوف اور نہ ملے اوسکا پیدا ہونا تو
اوسکے اعتماد بڑہانیمین ایسی سعی کرے کہ اعتبار اوسکا عہدۂ سابق پر قرار پائے اور ریب اور فریب اور تہمت سے خلائق کے
نزدیک پاک ہو جائے کیونکہ آدمی کام کے کمتر ہاتھ آتے ہین اور کام ملک کے بے نہایت ہیں اور پادشاہون کو مشیران
عاقل اور عاملان امین کہ استحقاق محرمیت اسرار رکھتے ہین غایت بیشتر ہوتی ہے پس شرط جہانداری یہ ہے کہ
ایسے لوگون کو کہ کمال صلاح عفت اور دیانت اور امانت مین ممتاز ہون اونہین زینت اعتبار بخشے اور اسے خیال کرے
کہ کون شخص کس کام کے لایق ہے اور فراخور اہلیت اور اندازہ عقل و شجاعت ہر ایک کا دریافت کر کے جو جس کام کے سزاوار
ہو اوسی اوسپر مقرر کرے اور اگر باوجود بہت ہنرون کے ایک عیب بہی رکھتا ہو تو اوسکا بالفعل خیال نکرے مگر نظر مین رکھے
اور اس سے غافل نر ہے کہ مخلوق بے عیب نہین رہتی ہین **مصرعہ** یار بے عیب مجو تا کہ نمانی بے یار ۔ اور اگر سہواً یا عمداً کبھی
سے کچھہ تھوڑی سی خیانت ایکبار صادر ہو تو اوس سے درگزر اولیٰ ہے اور اگر کوئی دیرینہ و دلبستہ شیوۂ خیانت اختیار کرے اوسے
ضرور اپنی سرکار سے دور کرے اور اگر کوئی اہلکار اتنی کفایت کرے کہ جس سے مقدمہ برہم ہو جائے اس شخص سے بہی احتراز کرے
کہ اتنی کفایت خیر خواہی نہیں ہے بلکہ بدخواہی ہی کفایت وہ ہے کہ صرف بیجا سے احتراز کرے اور جو کام کہ ضرور ہے وہ
یا جو شخص کہ مستحق بخشش و عطا کا ہو اوسمین دریغ کو راہ ندے ہر چند کفایت مین نقصان کا سبب کم ہوتا ہے لیکن یہ تاکید
اسواسطے ہے تا معلوم ہو کہ جب اصحاب ہنر اور ارباب کفایت کا بہی ترک کرنا حسب ضرورت جایز ہے پس ارباب جہل سے
اور ضلالت سے دوری کرنا صواب سے کتنا نزدیک ہوگا اور یہ بات پادشاہ پر فرض ہے کہ تجسس احوال

Marfat.com

اور تفحص اشتغال کہ جو اپنے عاملوں اور رئیسون کو سپرد کیا ہے کرتا ہے تا نفیر اور قطمیر احوال ملک و مال کے چھپے نہ رہین اس ہوشیاری مین رئیس کے فوایدِ کلّی متصور ہین ایک یہ کہ معلوم ہو کہ کونسا عامل رعیت پرور اور کون جفاگستر ہے جو کہ رعیت کی کرے اوسکی استمالت اور پرورش بہت کرتا ہے اور جو کہ ظلم زیر دستونکا نہ کھاتا ہو نام اُس کا جریدہ عمل سے محو کرکے دفترِ منزولی دائمی مین لکھ دے چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں **ابیات** خدا ترس را بر رعیت گمار ؎ کہ معمار ملک است پرہیزگار ؎ بداندیش تست آنکہ خونخوار خلق ؎ کہ نفع تو جوید در آزار خلق ؎ ریاست بدست کسانے خطاست ؎ نکوکار ہرگز نہ بیند بدی ؎ چو بد پروری خصم جان خودی ؎ اور دوسرے یہ ہے کہ جب یہ سب کو معلوم ہو چکیگا کہ بادشاہ ثمرہ نکوکاری کا نیک عطا کرتا ہے اور خائنون کو گناہ کے موافق تنبیہ واقعی دیتا ہے اس صورت مین جو کہ اہل صلاح ہین وہ اس امید پر جانب نکوکاری زیادہ تر اختیار کرینگے اور مفسد خوفناک اور ہراسان ہو کے فساد اور مردم آزاری مین دلیری اور بیباکی نکرینگے اور وہ حکایت کہ ان مقدمون کے لائق ہے وہ داستان شیر و شغال کی ہے راے ایشلیم نے پوچھا کہ اُسکی تفصیل فرمائیے برہمن نے کہا **حکایت شیر و شغال** کہ زمین ہند مین ایک شغال تھا فریبہ نام منہ دنیای دنی سے پھیر کے لپشت پا تعلق بے حاصل پر ماری تھی یعنی گوشت کا کھانا اور خونریزی اور ایذا جانورونکی بالکل ترک کی تھی یارون نے مناظرہ اور مباحثہ یہانتک کیا کہ نوبت نزاع اور جدال کو پہنچی کہ ہم تیری اس خصلت سے راضی نہین اور تیری رے اس اجتہاد مین خطا پر ہے لازم ہے کہ ہماری صحبت سے کنارہ نہ کر عادت اور سیرت مین ہمسے موافقت رکھ کیون عمر عزیز کو برباد دیتا ہے اور تمتع دنیا سے بے نصیب رہتا ہے اور اکل و شرب قوام ہے مادہ حیات کا اُس سے احتراز کرتا ہے اور فرمان کُلُوا وَاشْرَبُوا سے کیون بے نصیب ہوتا ہے آگے جو ہوا سو ہوا پر اب بھی کہنا ہمارا مان لے اور اسی سمجھ کہ نعمت ہے غذا کو باوجود میسر ہونیکے رد کرنا کفران نعمت ہے پس دیدہ و دانستہ آپکو کافر نعمت نہ بنا **بیت** بیا یک زمان امروز خوش باشیم در خلوت ؎ کہ در عالم نمے داند کسے احوال فردا را ؎ فریبہ نے جواب دیا کہ دنیا کو مزرع آخرت اسلیے کیا ہے کہ جو آج بوؤگے کل کاٹنا پڑیگا یعنی جو عمل کہ دُنیا مین کروگے آخرت مین اجر اوسکا ملیگا بموجب رباعی اوستاد **رباعی** شاہان جہان کہ این جہان داشتہ اند ؎ بنگر کہ از ینجہان چہ برداشتہ اند ؎ در زیر زمین بدست خود می روند ؎ ہر تخم کہ بالاے زمین کاشتہ اند ؎ اور کھانے اور پینے سے بجز شکم پروری اور کچھ حاصل نہین ہے اور یہ کام بہائم کا ہے اور بندہ خاص وہ ہے کہ عمر اپنی بندگی مین صرف کرے اور نفوس کشی کے درپے نہو کہ کام نفس کا اکل و شرب اور خدا سے غافل کرتا ہے بندۂ خدا کو چاہیئے کہ وہ کسب کرے کہ جس سے توشہ عقبیٰ حاصل ہو خوش گفت آنکہ گفت **بیت** آن طلب امروز بہر گوشہ ؎ کز پے فردات بود توشہ ؎ دنیا اگرچہ سراسر عیب ہے، باری یہ ہنر رکھتی ہے کہ مزرع آخرت ہے جو تخم کہ آج بوئے گا کل وہی کاٹے گا نزرع یَوْمِكَ حَصَادُ غَدٍ دِنَ یعنی کاشتن امروز تو درد و

Marfat.com

فردائے تست **مثنوی** مکوش امروز تا تخمی نپاشی ٭ کہ فردا بر خورش تا دم نباشی ٭ اگر این کشت و رزی را نورزی ٭
دران خرمن بہ نیم ارزان نیرزی ٭ مرد عاقل کو چاہیئے کہ اپنی ہمت ثواب آخرت پر مصروف رکھے اور دلسے دولت باقی
و نعمت جاودانی پر متوجہ رہے اور یہ بات بغیر ترک تعلقات عالم غدار کے میسر نہین ہوتی ہی بلکہ اشعار گویا کے حسب حال اس
مطلب کے ہیں **رباعی** سیکشی کرتی ہی کل تو ناک بندی آج کر ٭ آرزو بر آئی گی کل مستمندی آج کر ٭ یار شیریں آئیں گے
کل ہے مناسب انتظار ٭ مثل نخل با ثمر سر بلندی آج کر ٭ آج کہ قوت اسکی رکھتی ہو مرکب ریاضت کو میدان مجاہدے مین
دوڑا اور ثمرات حیات اعنی باقیات صالحات کو ممات کیواسطے ذخیرہ کرو اور سرمایہ جوانی کو کسادبازار سپید یکے واسطے
ہاتھ مین لاؤ اور مائدہ زندگانی سے سفر فنا کی قوت حاصل کرو چنانچہ ایک بزرگ نے یہ نکتہ کہا ہی کہ آج کر سکتی ہو اور
نہین جانتے ہو اور کل جانو گے اور کچھ کر نسکو گے **بیت** چوں تو انستم ندانستم چہ سود ٭ چون بدانستم تو انستم نبود ٭ ایضاً
خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ فرماتے ہین **رباعی** آیا جو وجود مین سو معدوم ہوا ٭ بے فہمی ہے سب جو کچھ کہ معلوم ہوا ٭ سمجھا اتنا
کہ کچھ نہ سمجھے افسوس ٭ معلوم ہوا کہ کچھ نہ معلوم ہوا ٭ چونکہ راحت دنیائی مثال برق کے چمک کی بے ثبات ہی اوسکے
رونق پر مالوف ہونا خامی خیال ہے چاہیئے کہ نہ ایسی سریع الزوال کے شدائد سے المناک ہو اور نہ اسکی راحت پر
زیادہ اندازے سے شادی کرے حاصل سخن یہ کہ ایسی عملدے مین آکے مسرور اور غافل رہنا عاقلی اور عالی ہمتی سے
دور اور گذرگاہ سیل فنا پر عمارت بنانا ہے چونکہ یہ منزل عاریتہ چھوٹنی والی ہی پس اس سے دلبستگی کرنا کام اہل خرد کا نہین
ہے سننے کہا کہ ای فریبہ تو ہمین ترک نعمت دنیا کو فرماتا ہی اور حال یہ ہے کہ نعمتین اس جہان کی اس لئے پیدا کی ہین تا
خلق خدا اُس سے فائدہ اوٹھائے اور نکتہ وَاَرْزُقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ گواہ اس مدعا کا ہی فریبہ نے کہا کہ نعمتہ دنیا مراد
اکل و شرب نہین ہے، بلکہ نیکنامی اور ذکر باقی کا حاصل کرنا اور زاد راہ معاد اوسکے واسطے ہاتھ مین لانا ہی بالحکم نعم
المال الصالح کے سبب حسن اعمال کا ہو اگر تمکو سعادت دوجہانی مقصود ہی تو یہ بات میرے کا نمین رکھو کہ طعمہ لذیذ کے
واسطے کہ ہنوز حلق سے فرو نہین ہوتا ہے کہ لذت اُسکی فانی ہو جاتی ہے پس ایسی لذت بے بقا کیواسطے ہلاک کرنا
نفوس کا بڑے حیف کی بات ہی اور جو چیز کہ بے آزار بے ایذای خلق اللہ ہاتھ آئے اُسپر قانع اور شاکر رہو اور وہ بھی
اوسی مقدار اختیار کرو کہ بقائے جثہ اور قوام بدن اُس سے قایم رہے اور جو کہ خلاف شرع و عقل ہے اوسمین مجھسے موافقت
نچاہو کہ میرے اور تمہارے اتنی صحبت ظاہری بھی برہم نہو جائے اور موافقت افعال ناپسندیدہ کہ موجب عذاب ہے مجھسے امید
نرکھو اور اگر ایسے ہی تکلیف دینا منظور ہی تو اجازت دو تا ترک صحبت تم سے کرکے بلاد دور دست کی راہ لون اور باقی انفاس
گوشہ عزلت مین بسر کرون جبکہ یار دل نے فریبہ کو بسا طور ع پر ثابت قدم دیکھا معتقد ہوئی اور اس کلمات سے عذر

Marfat.com

اور استغفا کیا فریبہ تھوڑے سے عرصے میں منزل تقوی کا منتہی ہوا اور گوشہ نشین اُس دیار کے اوسکی ہمت باطن سے دریوزہ گری
کرنے لگے اور گرم روبا دیہ مجاہدہ اوسکے نظر الطاف سے اعتماد کرتے تھے تھوڑسی فرصت میں شہرہ اُس کے ہدو دیانت کا
نواحی ہر صحرا اور بیشہ میں شایع ہوا فریبہ کے منزل کے نزدیک ایک بیشہ تھا نہایت شاداب اور میوہ دار اُس میں سباع
و وحوش لسیب وسعت وفضا اور بطایف ہوا کے جمع تھے اور پادشاہ اُن سبکا ایک شیر تھا کہ ہول دل ہیبت اور قوت و
شوکت میں کوئی مثل وہمسر اُسکا نہتا باشندے اُس بیشے کے حلقہ اس کی اطاعت کا گوش فرمانبرداری مین
رکھتے تھے اور لقب اوسکا کا مجو تھا ایکدن اپنے ارکان دولت اور ارباب صحبت سے سرگرم مقالات تھا اثنای کلام مین
ایک نے حکایت فریبہ کی ساتھ صفت کمال اور حسن صلاحیت کے سمع پادشاہ میں پہنچائے پادشاہ باشتیاق تمام
جویای صحبت فریبہ ہوا القصہ کا مجو نے معرفت ایک شخص کے فریبہ کو طلب کیا فریبہ موافق حکم پادشاہ کے کہ اغماض کرنا پادشاہ
کے حکم سے حکم بغاوت کا رکھتا ہے اور بغاوت حرام ہے لہذا بپاس تقوی درگاہ سلطانی مین بلا عذر حاضر ہوا پادشاہ نے
عزت تمام سے اپنی مجلس میں جگہ دی اور فرمایا کہ مین چاہتا ہوں کہ آداب طریقت تجھسے حاصل کروں اسکے بعد پادشاہ نے ہر طرحکی
گفتگو کی تو فریبہ کو ایک بحر بے پایان پایا اور معرفت کمالات نفسانی مین ایک گنج بے بہا دیکھا اور چشم دور بین سے نیتیر اور قطمیر طریق
کارسازی اور مہم پردازی اور تدبیر و تحریر فریبہ کی امتحان فرمائے تو تمام نقد حال اُسکا محک قبول پر عیار کامل فرمایا المولفہ **بیت**
عاشق کامل کو خوف امتحان ہوتا نہیں ۔ چرخ سے خالص طلا کا کچھ زیان ہوتا نہیں ۔ پادشاہ کو صحبت اوسکی بہت خوش آئی
بعد چندے خلوت میں فرمایا کہ ای فریبہ میری مملکت بہت وسیع ہے اور کام اس سلطنت کے بیشمار ہیں اور خبر تیرے
زہد کی میرے سمع جلال میں پہلے پہنچی تھی اور اب جو دیکھا تو سنے سے زیادہ پایا **بیت** شنیدہ ام کہ در آفاق نیست
ثانی تو ۔ چو دیدمت بحقیقت ہزار چند آنی ۔ اب تجھپر اعتماد تمام مجھے ہوا اور ملک و مال اپنا تجھے سپرد کرتا ہوں چاہتا ہون
جیسا کہ منزل القامین تو نے رتبہ علی پایا ہے ویسا ہی مقام امارت میں بھی درجہ رفیع کو پہنچے اور زمرہ خواص اور مقربان
با اختصاص مین داخل ہو اور برکت عنایت اور حسن عاطفت ہمارا اقربا اور اخوان بلکہ ابنای روزگار پہ تجھے شرف اقتدار بخشے
بیت بر آستان دولت ما ہر کہ سر نہاد ۔ بنگذشتہ سفتہ کہ ز اہل سریر شد ۔ فریبہ نے جواب دیا کہ سلاطین کو لازم ہے کہ
کفایت کار ملکی اور مالی اونکے واسطے کہ لیاقت اُسکی رکھتے ہون تجویز کرین اور وہ لوگ خواہان بھی اس خدمت کے ہون
اور وہ اشخاص کہ جو اس سے کارہ ہوں اور اُسکے ضبط اور ربط پر قادر نہوں اور اس عہدہ کی شرطیں بواقعی اونسے
ادا نہوں تو اس بار کو اون کی گردن پر ڈالنا وبال اس نقصان اور گناہ کا بادشاہ کی طرف رجوع کریگا
غرض اس غرض سے یہ ہے کہ میں کار بادشاہی سے بدل کارہ ہون اور واقفیت اور تجربہ بھی اس کا

Marfat.com

نہین رکہتا ہون اور تو بادشاہ صاحب شوکت اور سلطان عالی منزلت ہی اور تیری حشمتین وحوش اور سباع بہت ہین
اور قوت اور شجاعت مین آراستہ اور صفت امانت و دیانت مین مشہور اور پیرایہ اور طالب ان کا مونکے بھی ہیں اگر انکے
حق مین عنایت فرمائے تو خاطر مبارک سب دغدغون سے فارغ رہے اور کام بہی خوب بن آئے کا مجنو نے کہا کہ انکار میرے
کلام سے تجھے کیا فائدہ دیگا اور اس سے پہلو تہی کرنے مین کیا حاصل دیکھا ہے تو نے اور معاف نہ کرونگا مین تجھے اور طوعاً اور کرہاً
طوق اس عہد یکا تیرے گلے مین ڈالونگا فریبی نے کہا کہ کام بادشاہ کا مناسب دو شخصونکے ہوتا ہے ایک غافل سخت رو کہ زبان
درازی اور بیمروتی سے غرض اپنی حاصل کرے اور زیرکی اور حیلہ سے پیش رفت لیجائے اور نشانہ مخالف کے تیر تعرض کا بہی نہ بنے
اور دوسرے غافل بے حمیت کہ کانٹون پر کہینچنے کا خوگر ہو اور بے ناموسی اور تلطف نام ورنگ کی پروا نہ کرتا ہو پس ایسا شخص مع حرص مین
نہین آتا ہی اور دشمن اوسکے کمتر ہوتے ہیں اور مین ان دو طبقونمین سے نہین ہون مجنون حرص غالب کہتا ہون کہ خیانت کی بدنامی ہی پروا نکرون اور طمع
خسیس کہتا ہون کہ بار رذالت اوٹھانا ناگوار نکرون **قطعہ** بخدای کہ آفرین کردہست ۔ عاقلان را بخویشتن داری ۔ کہ نیرزد بہیچ دلبستن
ملک ہر دو جہان بیک خواری ۔ بہ لمؤلفہ **ایضاً** لخت دل کہائے سداخون جگر مینی پیا ۔ بہر یک نان کبہی منت کش دونان نہوا ۔ بادشاہ
اس امر کو زبان پر نہ لائے اور مجہی تحمل بار مشقت سی معاف فرمائی مست ہوئی کہ مینے دیدہ طمع شوخ چشم کو سوزن قناعت سے سیا ہی اور متاع
بے اعتبار حرص کو شعلہ آتش ریاضت سی جلا دیا ہی اگر بادشاہ دہر بار علایق دنیا مین آلودہ کریگا تو مجھے وہ نہ پہنچیگا کہ جو ان مکہیون کو
پہنچا کہ طبق شہد مین بیٹھی تھیں تب نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت درویش و حلوائی** کہا کہتے ہین کہ ایک فقیر صاف
دم کہ طریق طریقت مین ثابت قدم تھا بازار مین گذرا ایک حلوائی نے کہ حلاوت فقر سے کچھ چاشنی رکہتا تھا فقیر سے التماس کیا کہ
ایکدم میری دوکان پر ٹہریے تو عین بندہ نوازی ہے مرد عارف بمقتضای خلق اور دلنوازی کے بیٹھ گیا حلوائی نے بطور پیشکش طشت
شہد سے بھرا ہوا روبرو درویش کے رکہدیا مکہیان اپنی عادت کے موافق غوغا کنان اوسپر بیٹھ گئین ہر چند انکے اوڑانے مین
سعی کی پرواز نہ آئین ایکبار طشت پر گر ہی پڑین حلوائی نے جبکہ ہجوم انکا دیکھا پنکھا زور ہلانے لگا جو کہ کنارہ طشت کی
تہین اوڑ گئین اور جو کہ شہد پر بیٹھین تہین پابند ہو گئین جبکہ اوڑنیکو چاہا پر و بال بہی شہد مین پہنس گئے اور ہلاکت مین مبتلا
ہوئین وہ درویش مشاہدہ اس حال کا کر کے جوش مستانہ سے نعرہ زن ہوا جبکہ وہ ولولہ اور تموج دریاے وجد و حال فرو ہوا
حلوائی نے کہا اے عزیز مینے صورت حلوے کی تجہے دریغ نہین رکہی ہے تو یہی معنی اس حال کے کہ تجہپر حل ہوئی ہون مجہسے دریغ نہ فرما
درویش نے فرمایا کہ حال دنیا اور اسکے حریصونکا اس شہد کے طشت سی مجہپر کہل گیا اور بلہم غیبی نے کہا کہ اس طشت کو دنیا جان
اور یہ عسل اوسکی نعمت ہے اور یہ مگس نعمت خوار اوس دنیا کی ہین کہ کنارہ پر اور درمیان مین بیٹھی ہین وہ جو کنارے طشت
کے ہیں وہ بے حرص ہین کہ کنارے رہ کے بقدر ضرورت کچھ حاصل کر لیتے ہیں ۔ اور قدر

Marfat.com

ضرورت سے زیادہ کی درپے نہین ہوتے ہین جسوقت کہ عزرائیل علیہ السلام مروحہ رحیل بلائین گے یعنی جنبش سلسلہ
موت کو دین گے جو کنارے طشت کے ہین وہ بآسانی اوڑ جائینگے یعنی نزع اور قبض روح اونکا بآسانی ہوگا کہ کوئی غم و غصہ
علایق دنیا سے کاہش روح اونکا نہوگا اور آشیانہ فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر مین بازگشت کرین گے
یعنی ارواح صالحین کو جگہہ آرام کے بعد قبض کے اللہ کریم نزدیک اپنی عنایت کرتا ہی اور وہ مکھیان کہ طشت کے بیچمین بیٹھی ہین
یہ مثل حریصان دنیا کی ہے کہ دنیا کو زیادہ ایمان سے عزیز رکھتی ہیں جتنا کہ حضرت عزرائیل بادکش ملال سے حرکت زیادہ کرین گے
بال و پر انکے شہد مین زیادہ پھنستے جائین گے یعنی تشدد اور تشتت تمام سے انکی روح قبض ہوگی اور بمقتضاے تعمر رفناہ السفل
سافلین کے یعنی جانب پستی کے روکی جائینگے کہ ہر جگہہ سے وہ جگھہ بدتر ہے اسفل سافلین اون لوگونکی ارواح کا مقام ہی کہ
شقاوت ابدی پر جنکا انجام ہوگا فرید نے کہا کہ اس مثل کے ایراد سے یہ غرض ہے کہ بادشاہ میرے پر و بال شہد دنیا سے آلودہ
نکرین کہ جب امانت روح کی استرداد کا وقت پہنچے تو چلنا آخرت کی راہ کا بسہولت میسر نہ ئے بیت چنان وقتی بدست آرد زمانہ
کہ گر گوئید رو گردی روانہ ۔ کامجو نے کہا کہ جسکی نظر حق پر ہے اور روش عدالت پر مستقیم ہے اور کوئی دقیقہ راستی کا فروگزاشت
نہین کرتا ہی اور مظلومونکی ضرر کستمگارون سے باز خواست کرتا ہے اور محنت کشیدونکی بات خوشدلی اور تازہ روئی سے
سنتا ہے وہ ہر آئینہ دنیا مین معزز رہیگا اور عقبی مین شرف کرامت سے بہرہ مندی پائیگا فرید نے کہا کہ کام سلطنت کے بشرائط
مناسب اگر کوئی سرانجام دی تو خوشبو نجات کی اوسکی مشام جان کو البتہ پہنچیگی لیکن دنیا مین کام کسیکا دوام پذیر نہین ہوتا ہی
اور کسیکی مدت عمل کو ثبات و قرار تا آخر عمر کمتر دیکھا ہے اور جو کوئی تقرب بادشاہ سے سرفراز ہوتا ہے پہلے اوسکے
دوست بسبب حسد کے اوسے بدگمان ہوتے ہین اور دشمن اوسکی جانکو تیر بلا کا نشانہ بناتے ہین جبکہ سب کا اجماع ایک
شخص کی عداوت پر منعقد ہوا تو امین رہنا اوسکا خلاف قیاس ہے اگرچہ پانو اوس شخص کا آسمان پر ہو تو بھی سر کو سلامت
نہ لیجائیگا شیر نے کہا جبکہ مین تجھسے عقیدت رکھتا ہون بدانديش کیا کرسکتے ہین ایک گوشمال ہی سے اونکی کید کی بند کردونگا
اور تجھے نہایت مرحمت اور عنایت اینست کو پہنچاؤنگا کیا مصراع یہ نہین سنا ہے تو نے مصرع چہ غم زحیلہ دشمن کہ دوست
جانب ماست ۔ فرید نے کہا کہ بادشاہ کے یہ الطاف محض میری پرورش کے واسطے ہین ورنہ کونسی حاجت بادشاہ کی
مجھپر موقوف ہی مگر کمال عنایت میرے حال کے لایق یہی ہے کہ بادشاہ مجھی میرے حال پر چھوڑدی کہ مین اس صحرا مین بفراغت
زندگانی بسر کرون اور نعمت دنیا سے فقط آب و گیاہ پر صبر کرون اور مضرت حسد دشمن سے کناری رہون اگر تھوڑیسی عمر کیساتھ امن و
راحت اور فراغ صحت مین گزری تو اوسی بہتر ہے کہ بہت سی زندگانی خوف و وحشت مین بسر ہو بیت دمی فراغت دل بہتر ہست
ازان کہ کسے ۔ ہزار سال کہ بر وفق ازو بزید ۔ کامجو نے کہا کہ اب غدغہ خوف کو خاطر سے دور کر اور مجھ سے نزدیک ہو کے

Marfat.com

مہمات سلطنت کو اپنے ذمے مین لے فریبہ نے کہا اگر حال اس منوال پر ہی کہ عذر اور انکار مین کچھ فایدہ نہین کرتا ہی تو بادشاہ مجھسے اپنی امان نامہ لے کہ جب مینے کام اختیار کیا تو زیر دست میری منزلت پر حسد سے اور زبردست اپنے بیم زوال مراتب سے میری عداوت پر نفاق کرینگے تو بادشاہ اونکے دمدمے پر مجھسے متغیر نہو اور میرے قضیے مین کلام حاسدونکا سماعت نفرمائے اور جو کچھ کہ کوئی عرض کرے اُسمین بچشم انصاف نظر فرمائے تو البتہ مین خدمت اختیار کرون مصرع بہر تہمت نمی باید زباخاطر گران کردن بشیر نے اُس سے عہد و پیمان کیا اور کنجیان سب ملک و مال کی اُسکو سپرد کین اور تمامی اتباع اور لواحق کو حکمدیا کہ اُسکے فرمانبردار رہین القصہ تھوڑے سے عرصے مین اُس اعتماد کو پہنچا کہ بادشاہ اُسکی سوا کسی سے مشورہ نکرتا تھا اور اسرار مملکت کے سوا فریبہ کے دوسرے اظہار نفرماتا تھا ہر روزہ اعتقاد شیر کا زیادہ ہوتا جاتا تہا اور قرب اور مرتبہ فریبہ کا بڑہتا جاتا تھا آخر نوبت اختلاط سے اتحاد کو پہنچی کہ ایکدم کی جدائی ہزار سال کے برابر سمجھتے تھے اور سچ ہے کہ جب دوستی نہایت کو پہنچتی ہے تو یہی حال ہوتا ہے آخر کار یہ حال مصاحبان شیر کو گران ہوا اور ارکان دولت نے کمر مخالفت فریبہ پر باندہی اور آپسمین اتفاق کیا کہ ایسی خیانت سے منسوب کیا چاہیے کہ شیر کا مزاج منحرف کرکے فریبہ پایہ اقتدار سے گرائین القصہ بعد صلاح بسیار اقرار ہوا کہ ایک درندہ کو سب نے تعلیم کیا کہ قدرے گوشت شیر کی چاشت کیوسطے رکہا جاتا ہے اوسی چرا کے فریبہ کے حجرہ مین کھدوے اور اُسپر بند شین فتنہ انگیز کرکے شیر کو برہم کرین آخر یہی کیا جبکہ شیر زرین چنگ کنام سپہر سے باہر آیا امرا اور وزرا موافق عادت کے بارگاہ مین بادشاہ کی حاضر ہوئے اور فریبہ تدارک کار سرکار کیوسطے کسیطرف گیا تہا شیر اوسکے انتظار مین بیٹھا تہا عادت یون تہی کہ سوا اوسکے کسی سے بات کسی کام کی نکرتا تہا اور دوسرے چاشت کیوقت اشتہا نے شیر پر غلبہ کیا جو گوشت کہ چاشت کا مقرر تھا ڈہونڈھا نہ پایا شیر نہایت آشفتہ ہوا اوسوقت کہ فریبہ غایب اور دشمن حاضر تھے دیکھا کہ آتش جوع اور حرارت غضب باہم جمع ہین خمیر فساد گوندہنا شروع کیا اور تنور شرور کو گرم کرکے نان مطلب یون لگانے لگی ایک نے کہا کہ چارہ اسکی سوا نہین ہے کہ ہم بادشاہ کو آگاہ کرین اور جسمین کہ نفع اور ضرر حضرت کا جانین اوسکے عرض کرنے مین دریغ نکرین کامجوئی نے کہا کہ ملازمان بادشاہی کو چاہیے کہ جو شرط نمکحلالی کی ہے اوسمین دریغ نکرکے بلا تامل عرض کرین **بیت** کسانے حق شناس حق گزارند کہ حال از بادشہ پنہان ندارند اور جو کچھ کہ سنا ہی اور دیکھا ہی اوسی کیون نہین عرض کرتے ہو ایک شیطان سیرت نے جواب دیا کہ مینے یون سنا ہے کہ فریبہ اُس گوشت کو اپنے دیماس کیطرف لیگیا تہا دوسرے نے دہوکا دینے کیوسطے کہا کہ مجھے یقین نہین آتا ہے کہا کہ وہ جانور ہی کم آزار اور امانت دار تیسرے نے کہا کہ ایسی باتون مین احتیاط کرنا چاہیے کہ ہر کسیکے دوست اور دشمن ہوتے ہین اور اپنی غرض کیوسطے باتین جھوٹ بناتے ہین اور کوئی شخص پہچانا نہین جاتا ہی اور اسرار خلایق کے آسانی نہین معلوم ہوتے ہین ایک مدت کے بعد کھلتا ہی کہ نیک کار کون اور بدکار کون ہے چوتھے نے کہا کہ واقعی کسیکے دل کا حال جلدی نہین معلوم

لہ کنام بالفتح بیشہ کہ درآن درندہا باشند ۱۲
لہ ع جمع بفتحہ آزمندی ۱۲
لہ ع جمع بفتحہ آزمندی ۱۲

Marfat.com

لیکن یہ بات کچھ فکر طلب نہیں ہے اگر گوشت اوسکی مکان میں پایا جائے تو یہ افواہ کہ خاص و عام میں ہی اور سب خرد و
بزرگ اپنی اپنی جگہہ کہتے ہیں کہ فریسہ بڑا دغا باز ہے پھر یہ سب ہیچ ہی کہ اس سے زیادہ کون گواہ ہوگا اور اگر اوسکی منزل میں
گوشت نکلے تو یہ سب سزا کے قابل ہیں تا بار دیگر کوئی برگزیدگان سلطانی پر تہمت نکرے اور یہ جو خبر مدتسی اہل بیشہ میں منتشر ہے
کہ وہ بڑا غدار ہی تو یہ جانتا ہون کہ ایسے بادشاہ جبار کا کا زیدہ اگر غدار ہو تو زنہار جان سلامت نہ لیجائیگا لیکن بادشاہ جب تک
کہ مطلع نہو مجبور ہی دوسرا بولا کہ ہم بھی یہ بات مدتسی سنتے ہیں مگر یقین کے قابل نتھی اب جو یہ بات سنی گئی کہ گوشت بادشاہ کی چاشتگاہ کا
اوسنے چرا لیا اگر یہ سچ ہے تو بادشاہ کے ملک و مال کا کیا حال ہوا ہوگا تیسرا بولا کہ خدع اور مکر اوسکا پیشتر میرے گوش زد ہوا تھا
اور فلانے فلانے گواہ شرعی بھی موجود ہین اونھون نے بارہا گواہی بحلفا دی کہ اس زاہد ریائی کا مدار کار غدر اور حیلہ پر ہی مجھکو یقین
کامل نہوا اسلیے عرض کرنا مناسب نجانا کہ شہریار کو مبادا گمان میرے حسد کا ہو تو لینے کے دینے پڑین اگر یہ شخص غدار ہی تو غدر
پوشیدہ نہین رہتا ہی عنقریب ظاہر ہوجائیگا اور سزا اپنے کردار کی پائیگا کہ ہر عمل کیواسطے منتقم حقیقی نے جزا مقرر کی ہی اور
بادشاہونکی بھی مرحمت اور سیاست کے دونو پلے برابر ہوتے ہیں جو شخص جتنی بلندیسے گریگا اتنا ہی صدمہ زیادہ پائیگا اگر قیاس سے
معلوم ہوتا ہی کہ وہ وقت آپہنچا ہے کسیکی غیبت کرنیکی حاجت نہیں ہے کہ بادشاہ خود روشن ضمیر ہے لیکن باوجود دعوی فقر و پاک طینتی اور خرقہ
صوفیانہ اور نیک نیتی کے جو کوئی کہ خیانت نکرے اور خیانت فاش سے نشرمائے تو لازم ہی کہ یہ بیت اپنی حال کیموافق تکرار کرے بیت

خرقہ پوشی من از غایت دینداری نیست ✣ خرقہ بر سر صد عیب نہان می پوشم بدو سہ دروازہ معقول گوئی سے درآیا اور کہا

کہ اس پاکیزہ روزگار متقی و دیندار کے کلام سے ہمیشہ یہ تراوش کرتا تھا کہ اسکا نقد جان ہر مصیبت و بلا اور محنت و عنا میں مصروف
رضائے بادشاہی ہے باینہمہ اگر ایسی خیانت ظاہر اس سے سرزد ہوئی تو حیرت کا محل ہی اور کسیطرح سے یقین نہیں آتا ہی باقی العیب اللہ
دوسرے نے کہا کہ جبکہ ایسی قلیل چیز کہ بادشاہ کے چاشتکا وظیفہ تھا اوسمیں اوسپر آنکھہ اپنی سیاہ کی ہو تو قیاس کیا چاہیئے کہ مہمات کلی
میں کسقدر کی خیانت کی ہوگی اور مال بادشاہی سے کیا کچھہ تصرف میں لایا ہوگا جو عیب کہ بقیہ کنجشک ہی در گذر نکری وہ تیسرا بولا
کہ پر قادر ہوکے کب در گذر کریگا جبکہ امرا اور وزرا نے میدان خالی پاکے اپنے حسب دلخواہ بدگوئی میں نیا آدمی کی اور کا بجوکا
دل غبار نزدیسے خوب بھرا اسکے بعد ایک نے انمیں سے کہا اگر یہ بات سچ نکلے تو یہ فقط خیانت نہیں ہے بلکہ دلیل ہی کافر نعمتی اور
حق ناشناسی کی اور حقارت بادشاہ کی ابھی اسمین متصور ہی کیونکہ دشمن کہینگے کہ بادشاہ نے کیا سمجھ کے ایسی خائن پر اعتماد کیا تھا
دوسرا وزیر بولا کہ ای یار ایسی کلمات زبان پر نہ لاؤ اور اپنا نامہ اعمال سیاہ نکرو اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا
خلاصہ معنی آیت یہ ہیں کہ آیا دوست رکھتا ہی تم میں سے کوئی یہ کہ کھائے گوشت اپنی برادر مردہ کا لازم ہی کہ دانستہ اپنی بھائی
گوشت میں نہ مارو اگر قضیہ خیانت کا واقع ہو تو تم سب گناہگار ہوگے اگر بادشاہ ہی سزا فرمائے تو مکان اوسکا ڈھونڈھا جائے

Marfat.com

اور اشتباہ رفع ہوجائے اگر گوشت اوسکے مکان مین نکلا تو یہی گواہی اوسکی خیانت کا اور گمان خاص و عام کا بجا ہے اور اگر گوشت اوسکے یہاں مین نہ نکلا تو افترا ہی صریح ہے پھر سبکو واجب ہے کہ استغفار کرین اور فریسہ سے گناہ اپنے بخشوادین دوسرے نے کہا کہ اگر احتیاط منظور ہے تو اوسکی تحقیق مین جلدی کیجائے ورنہ جاسوس اس صحبت مین بہت ہین ساعت بساعت خبر پہنچاتے ہین جیکدہ مطلع ہوجائیگا تو اوسکا تدارک جو کہ چاہیئے سو کریگا پہر اس بات کا کہلنا دشوار ہوجائیگا آخر ایک اور ندیم نے گستاخانہ عرض کیا کہ اس واقعی کے تفحص سے فائدہ کیا ہی اگر گناہ بہی اس خائن نامتدین کا ثابت ہوا تو ایسا شعبدہ کریگا کہ بادشاہ کو اس مکافات سے منحرف کرکے سب خیر خواہونپر غضبناک کردیگا ایک تو اوسوقت حال شیر کا بھوک سے متغیر تھا اور اوسپر لوگون نے بہانتک مفسدہ کیا کہ کراہت فریسہ کی طرف سے شیر کے دلمین آہی گئی لیکن شیر بہی کا مجوزی عقل سلیم کو دخل دیا اور سب سے کہا کہ اس قضیہ نے مجہے سخت متردد کیا ہی جب غور کرتا ہون کہ وضیع و شریف ارکان دولت فریسہ کے خیانت پر متفق ہین اور ایسا اتفاق کمتر ہوتا ہی بلکہ نہین سنا ہی کہ سب کے سب ایمان چہوڑدین اور ناحق ایک بیگناہ کو حسد سے قتل کراوین اور مطلق خوف خدا اور شرم خلق اللہ نکرین اور ندیم کافی کہ باعث آرام بادشاہ اور موجب فلاح سلطنت ہو اوسکی ہلاکت پر راضی ہون اور جسوقت کہ نظر تامل سے دیکہتا ہون تو زنہار یقین نہین ہوتا ہے کہ ایسا زاہد و عابد کہ سب عالم جسکی امانت و دیانت پر گواہ ہے اور مینے بہی اس مدت مدید مین کبہی شائبہ خیانت اوسکے اقوال و افعال سی پایا نہین ہے پہر ایسی خیانت اوسی کیونکر ہوئے ہوگی ان دونون صورتونمین عجب طرح کا تردد عظیم مجہے لاحق حال ہے مگر بعد تامل بسیار عقل سلیم کہتی ہے کہ یہ سب سباع کہ فریسہ سے مرتبے مین کمتر ہین وہ سب گوشت کے محتاج نہین ہین بلکہ بقدر احتیاج اوسکی ہاتھ سے سبکو ہر روز پہنچتا ہی پس فریسہ کو گوشت کی کیا کمی ہی کہ ہمارے چاشت کا گوشت چرا لیتا اور پہر چرانے کے بعد اوسی کہاتا بہی نہین اور دیماس[1] مین رکھ چہوڑتا کہ تم اوسی نکال لاتے لہذا جواب اس بات کا کہ جبتک دلیل کافی سے ملاؤ گے قابل اعتبار کے نہین ہے سیاہ گوش نے عرض کیا کہ جواب شافی اسکا موقوف ہے ایک حکایت پر آوردہ حکایت ہی زن گدائی پیشہ کی کہ ایک بادشاہ کی منظور نظر ہوئی تہی کامجو نے پوچھا کہ حکایت اوسکی کیا ہے **حکایت زن گدائے پیشہ** کہا کہ ایک عورت کم سن تناسب اعضا اور رنگ و روغن اور آنکھ ناک سی بہت درست تہی کہ جسنے یک سک سے ٹہیک ٹہاک کہتی ہین کوچہ و بازار مین گدائی کرتی پہرتی تہی لیکن بسبب خواری اور ندلت کے کہ میلے کچیلے اور خاک آلودہ اور لاغر تہی اسلیے حسن و جمال اوسکا کسیکے خیال مین نہ آتا تہا اتفاقاً ایک دن سواری بادشاہ کی سربازار گزری اور اوسپر نظر پڑی اندنون کہ نیر اقبال اوسکا حضیض[2] یکنت[3] سے نکل کے اوج ترقی پر درخشانی کر رہا تہا اسلیے بادشاہ کی نظر مین جو پہلی سی بہتر دکہلائی دی حکم کیا کہ ہی سوار کرکے لے آؤ فوراً خدام سلطانی نے محانے مین بہاکے درد ولت پہ حاضر کیا حکم ہوا کہ محل شاہی مین داخل کرو اور محلدار سے کہو کہ جلد حمام

Marfat.com

کرواکے اور پوشاک نفیس پہناکے مشاطہ سی کہو کہ آج اسے آراستہ کرکے چوکی مین لگائے جبکہ بعد آرائش تمام شب کو بادشاہ کے روبرو آئی دیکھتے ہی ہزار جان سے مفتون ہوگیا اور تمام شب بوس و کنار اور اختلاط مین بسر کی روز بروز غلبہ عشق کا بادشاہ کو زیادہ تر شید اکرتا جاتا تھا حتی کہ افضل النسا اور ملکہ جہان خطاب ہوا اور بادشاہ کا کھانا اور سونا بسر اسیکے ساتھ تھا باوجودیکہ اُس خواری اور ذلت سے نکل کے اس عیش و آرام مین رہتی تہی مگر روز بروز لاغر اور نزار ہوتی جاتی تہی ایکدن بادشاہ نے پوچھا کہ حال اپنا بتا کہ اس راحت عشرت مین کیون لاغر ہوتی جاتی ہے جو بیماری ہو تو معالجہ کیا جائے اور اگر کوئی رنج روحانی ہے تو اوسکا تدارک ہو اوسنے کہا کہ ای بادشاہ نہ مجھی کوئی رنج بدنی ہے نہ روحانی مگر بادشاہ اپنے ساتھ مجھے کھانا نہ کھلائی اور حکم دے کہ یہ اکھانا جدا آئے اور سب سے علٰحدہ کہا یا کرون اوسکے بعد مین ہرگز لاغر نہونگی بادشاہ نے اوسیدم حکم کیا اور کھانا اوسکا علیحدہ آنے لگا اوسکے بعد یہ روز بروز فربہ اور سرخ و سپید ہونے لگی بادشاہ نے خدام محل سے پوچھا کہ یہ جدا کھانے مین کیا کرتی ہے اُنہون نے عرض کیا کہ کنیزونکو مطلق علم اسکا نہین ہے اسقدر معلوم ہے کہ جب خاصہ آتا ہے تو یہ طاقون مین چھپا کے پردے کہلوا دیتی ہے اوسکے بعد معلوم نہین کہ اندر کیا کرتی ہے اور کسطرح کھاتی ہے ایکدن جبکہ مشغول کھانیکی ہوئی بادشاہ مخفی آگے پردے کے گوشے سے جہانکنے لگا دیکھتا کیا ہے یہ روبرو ہر طاق کے آتی ہے اور کہتی ہے کہ خدا کی راہ پر ایک ٹکڑا دو پہر اوسمین سے لیکے ایک لقمہ کہا لیتی ہے پھر دوسرے طاق کے آگے جاکے کہتی ہے کہ اللہ کے نام پر ایک نوالہ دوا سمین سے بہی ایک لقمہ لیکر کہا لیتی ہے اسیطرح سب طاقون سے مانگتی پھرتی ہے جب سیر ہوجاتی تو کنیزونکو آواز دیتی ہے اور کھانا اوٹھا دیتی ہے اور ہاتھ منھ دہو کے آرام کرتی ہے جبکہ بادشاہ نے یہ حال مشاہدہ کیا سمجھا کہ علت دہوئے سے البتہ جاتی ہے مگر عادت نہین جاتی ہے اُسیدن بادشاہ نے اوسی محل سے نکالدیا اور اوسکے بعد پھر اوسکا نام نہ لیا ای بادشاہ یہ فریبہ بھی اسی طرح سے مرد گدا پیشہ اور خائن اور مکار ہتا تو نے دفعتہً بلا امتحان اسی وزیر اعظم کردیا گو اس مرتبے کو پہنچا مگر عادت خیانت اور گدائی کی اس سے کب جاتی ہے والا سچ ہے کہ اسی گوشت سے یا کسی چیز کی تیری بدولت کیا کمی ہے مگر عادت خبث سی مجبور ہے کہ چپکی اور خیانت کی نسبت کہ اُسکی نہاد مین رکہی گئی ہے اوسی چین اور قرار نہین آتا ہے جبکہ یہ دلیل روشن اور مثال حسیان سیہ گوش کے زبان سے مجو نے سنی یقین ہوا کہ یہ امر بے سبب نہین ہے حکم دیا کہ دیکہو اوسکے پاس ہین گوشت کا کچہ اثر ہے یا نہین فوراً ایک زندہ اوٹھا اور وہان جاکے آدہا گوشت زمین میں گاڑ دیا اور آدہا اوٹھا لایا کا مجو نے کہا کہ ایک حیرت مجھے یہ ہے کہ اگر گوشت اوسی کہانیکے واسطے لیا تہا تو رکھ کیون چھوڑا سیاہ گوش نے عرض کیا کہ ای شہنشاہ بغور دیکھ کہ سب گوشت تیری چاشت کا اتنا ہی تہا اوسنے بقدر شکم اپنے کہا لیا ہی اور جو باقی رہا اوسی رات کیواسطے رکھ چھوڑا ہی اس گفتگو کے بعد کا مجو کو یقین کامل ہوا اور فریبہ کے حاضر کرنیکا حکم دیا وہ بیچارہ ان غداروں کے مکر سے بیخبر اور دامن اوس کا لوث خیانت سے پاک تھا بیباکانہ بشیر کی

Marfat.com

خدمت مین حاضر ہوا شہر نے پوچھا کہ گوشت میری چاشت کا کہان ہے اوسنے کہا کہ مینے باورچی خانہ مین پہنچا کے تاکید
کی تھی کہ چاشت کے وقت بادشاہ کے آگے لیجانا چونکہ اہل مطبخ بھی شریک حال اونہین دشمنونکے تھے انکار کیا کہ ہم ہرگز گوشت سے
واقف نہیں ہین اور کسی نے ہمین سونپا نتھا بادشاہ نے وہ سب حکایت کہ جو تحقیق کر چکا تھا بیان کی اور کہا مجھے کسیطرح شک نہین تیری
خیانت مین باقی نہین رہا ہے اگر جواب شافی تجھسے سرانجام ہوا تو خیر ورنہ دیکھیگا جو دیکھیگا فریسہ سمجھا کہ دشمنون نے کام اپنا
کیا اور جو مہم کہ مدتسے مدنظر تھی اور نہ شنہ اسکی مدت کا بٹا رہی تھی آج درست کیا اور دلمین سمجھ کے یہ اشعار گویا کے
حسب حال اپنے پڑھے **بیت** کون ہین وہ جو کیا کرتے ہیں حیوان کو قتل ٭ ہے سیماب بھی کشتنی کسی عنوان نہ ہوا ٭
ہاتھ مین سبحہ تو زنار رہا گردن مین ٭ پہ سے آزردہ دل گبر و مسلمان نہوا ٭ مین تو ای شہ تیرے صحرا کو سمجھ دارشفا ٭ یہان ہی آیا تو
مرے درد کا درمان نہوا ٭ بادشاہ کے وزیرون مین ایک بھیڑیا تھا کہ مدت سے فریسہ کی ترقی پر خار تھا بولا کہ ای بادشاہ
خیانت اس بدکار گنہگار کی روشن ہوئی اور احتیاج گواہ اور شاہد کی کچھ باقی نہین رہی اب مناسب رہا یہ ہے کہ سیاست مین تاخیر نہو اور
اگر یہ امر مہمل رہا تو بے شک خائن اور گنہگار ساعت بساعت اپنے افعال مین دلیری کرینگے اور حکما کا اسپر اتفاق ہے
کہ اگر بادشاہ ہر ہر محل پر اپنی سیاست اور بر حمت کو عمل مین نہ لائیگا اور قصور فرمائیگا تو امور سلطنت کے عنقریب برہم اور درہم ہو جائینگے
ایک سیاہ گوش کہ بادشاہ کا مخصوص تھا اسنے یون عرض کیا کہ بادشاہ عالم پناہ کے وہ رے روشن ہے کہ آفتاب اسکی پر تو سے اکتساب ضیا کرتا ہے
اور شمع شبستان سپہر اسکی حمایت خورسی چہرہ اپنا روشن بناتی ہے مین اس تعجب مین ہون کہ خباثت اس غدار کی اور خیانت اس
واہی مکار کی کیونکر رائے عالی سے پوشیدہ رہے اور خبث اسکے ضمیر ناپاک کا مکر طبع حیلہ انگیز کا کسطرح اتنی مدت مخفی رہا باوجود
ایسے گناہ عظیم اور فعل قبیح کے قتل اوسکا شہریار نے کیون توقف مین ڈالا ہی اور شربت سیاست کو بیخ نہال دانش کو تازہ
رکھتا ہے کیون جاری نہین کرتا ہے کابجو نے فرمایا کہ تیرا مطلب کیا ہے اوسنے جواب دیا کہ ای بادشاہ حکیمون نے کہا ہے **مِنْ حُسْنِ سِیَاسَتِہٖ دَامَتْ رِیَاسَتُہٗ** نظام سیاست باعث دوام ریاست ہی جسنے کہ تیغ سیاست بیالم انتقام سے
کھینچی وہ تیز فتنہ اعدا کی سپر بہم نہ پہنچا سکیگا اور جسنے کہ بنیاد فساد کو منہدم نہ کیا نہال گلشن امان اسکا باغ زمانہ مین نشو و نما
نہ پائیگا **بیت** آئین سیاست ار برافتد ٭ بنیاد امان ز بادرافتد ٭ جو کوئی کہ صلاح ملک کیا چاہتا ہے سیاست مین تاخیر نگرے اگر
مولس دل اور مقبول خاطر ہو اسپر بھی التفات نکرے جیساکہ بادشاہ بغداد نے مصلحت عالم کیواسطے اپنا محبوب خاص سیاست پہنچا
کابجو نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا حکایت **بادشاہ بغداد** کہا کہتے ہیں کہ ملک خراسان مین ایک بادشاہ تھا کہ ادای قانون
عدالت اجتہاب وارسی جام جہان نما عقل کو آئینہ روزگار بنایا تھا اور بملاحظہ قاعدہ اسکندری چشمہ حیات کا ہمیشہ طالب تھا یعنی عدل
آب حیات ہی کہ عامل اسکا نام نیک کے سبب سے کبھی نہین مرتا ہے اور اوسکا ایک بیٹا تھا نیکخو زیبا روکہ مذ بلاطفت مین دل خلوا للہ

Marfat.com

کہنچتا تہا اور دانہ احسان و اکرام سے مرغ جان خاص و عام کو دام محبت مین لایا تھا اس شاہزادیکو از روی طواف خانہ کعبہ
اور عزیمت ادای ارکان حج مصمم ہوئے بعد قیل و قال بسیار باپ سے اجازت پاکے تر یکی راہ سے متوجہ سفر کا ہوا اور ملازمونکے
گروہ کے ساتھ مرکب کشتی پر سوار ہوکے عنان اختیار باد سبک رفتار کے ہاتھ مین دی **بیت** چشم فسان ہوئی گرداب بلا
دریا مین ٭ بے خطر موجکے مانند چلا دریا مین ٭ قطع مسافت کرکے مکہ معظمہ کو پہنچا بعد ادای لوازم ارکان حج متوجہ آستانہ
بوسی حضرت سلطان رسالت اور خاقان بارگاہ جلالت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا ہوا آخر شرف سعادت آستانہ
بوسی سے مشرف ہوکر قافلہ خراسان کے ساتھ بغداد کی جانب آیا بادشاہ بغداد حال شہزادیکا سنکے پیشوائی کو باہر آیا
اور قاعدہ مہمانداری مین ترتیب بادشاہانہ بجالاکے استدعا کی کہ چند روز یہان توقف فرمائیے بموجب درخواست
بادشاہ بغداد کے چند مقام کئے جبکہ بعزم سفر سے آسودہ ہوا اجازت وطن کی چاہی سلطان بغداد نے
بہت عذر کیا لیکن اُسنے شکر گذاری کے بعد رخصت مین اصرار کیا اور ایک کنیز چینی کہ لعبت چین اُس سے عبارت ہی ہدیہ کے
درسی بادشاہ بغداد کو نظر کرکے آپ راہی خراسان کا ہوا شاہزادیکے رخصت ہونیکے بعد سلطان بغداد نے کنیز کو
حرم سرا مین بلایا پس وہ صورت دیکھی کہ نقاش فطرت نے زیبائی مین لوح وجود پر ایسا نقش کمتر کھینچا تھا اور دیدہ مصور
فکر نے رعنائی و دلفریبی مین جریدۂ خیال پر ایسا جمال نہ کھینچا تھا اور اُسکی زلف مشکین نے کمند فتنہ مین ایک عالم کو جکڑا تھا
اور ماہ جہان تاب اوسکے حلقہ بگوشی ملتا تھا بادشاہ بغداد دیکھتے ہی حسن و جمال اُس پری تمثال کا فریفتہ ہوگیا
اور کہتا تہا کہ یہ شعر گویا کا میرے ہی حسب حال ہے **بیت** سامنے آتا ہے جو یوسف جمال ٭ اوسکے ہاتھون مفت بکجاتے
ہیں ہم ٭ مگر حاکم خرد منع کرتا تھا کہ دل اوس سے نہ لگائیے پر فائدہ نکرتا تہا اور کارفرمائی عقل ہر چند آب نصیحت آتش عشق پر
چھڑکتا تہا مگر شعلہ اُسکا منطفی نہوتا تہا اور یہ شعر گویا کا ہر دم زبان پر رہتا تہا **بیت** آپ سے جاتا نہین ہیں اُس ستمگر کی طرف ٭
خود بخود گردن کہنچی جاتی ہے خنجر کی طرف ٭ القصہ یہانتک طرح معاشرت کی کنیز سے پڑی کہ بالکل ملک و مال کی خبر
نرہی اور یہ دستور ہے کہ جب بادشاہ لہو و لعب اور عشرت و طرب مین مشغول ہوکے مظلومونکے حال سے بہی غفلت کریگا
ہنوز کیسے عرصے مین ہرج و مرج سلطنت مین پیدا ہوگا اور آشوب فساد یہانتک ترقی پائیگا کہ کام خلائق کا اضطرار اور
اضطراب کو پہنچیگا **نظم نل سنج** شاہد پرست جبکہ کوئی بادشاہ ہوا ٭ آیا زوال تمس فراست گیا وقوف ٭ جب نیر
آختاب ہوئی جائے ماہتاب ٭ قول منجمین ہے کہ بس ہوگیا کسوف ٭ جبکہ چند روز اسی طرح پر گذرے ارکان دولت و ملازمان بادشاہ کی
بے پروائی سے حال ولایت کا خراب دیکھا ہر ایک نے دست نیاز گوشہ نشینونکی جانب دراز کیا اور درویشان پاکیزہ نفس کی زبان سے
دریوزہ دعا کا صلاح حال بادشاہ کے واسطے کرنا شروع کیا آخر مضطرونکا تیر دعا ہدف اجابت پر بیٹھا بادشاہ نے رات کو

Marfat.com

خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ تجھی کیا ہوا ہے کہ مظلومون کے کام سے تو نے ہاتھ کھینچا ہے قریب ہے کہ یہ دولت تیرے ہاتھ سے جاتی رہے کیون اپنی ہاتھ سے تیشہ اپنے پاؤن پر مارتا ہے بادشاہ نے ہیبت خوابی بیدار ہوکے اور غسل کرکے زبان اعتذار و استغفار کھولی اور تدارک مافات سے مشغول ہوا اور حکم دیا کہ یہ کنیز آج سے میرے پاس نہ آنے پائے حذر ۱۲ اگرچہ اوسکے بغیر آرام نتھا اور دل اوسکے مشاہدۂ جمال کے بغیر قرار نہ پاتا تہا اور یہ شعر گویا کا تکرار کرتا تھا **بیت** یہ جنون جھاڑ کے پیچھے مجھے چمٹا ہے کہ بس ۔ کبھی دامن جو چھڑایا تو گریبان نہوا ۔ لیکن خوف آلہی اور بیم زوال بادشاہی سے یہ حکم کیا تھا کہ یہ میرے پاس آنے پائے اور کنیز ک نے دو دن صبر کیا اوسکے بعد بادشاہ کے پاس بیجابا چلی آئی اور یہ شعر مولف کا زبان پر لائی **بیت** کچھ تو فرماؤ کہ کیون ہو ۔ کیا گنہ کیا ہے خطا کیا باعث ۔ پھر جو بادشاہ نے اسکا جمال دیکھا ہوش جاتا رہا جنون عشق نے متاع عقل و فہم کو تاراج کیا اور یہ شعر مولف کا پڑہنے لگا **بیت** اندنون پھر بیقراری کا اثر ہونیلگا ۔ پھر میرا دامن میرے اشکون سے تر ہونیلگا ۔ پھر اسکے بعد او سبطح چند روز او سکا شیفتۂ جمال اور فریفتۂ زلف و خال ہوکے عشرت مین بسر کی دوسری بار پھر جاسوس عالم الغیب کے اشارت لاریب سے بادشاہ کو ہوش آیا اپنے دل مین کہا کہ اس فتنہ کے دفعہ کرنیکے سوا میرے دردکی دوا نہوگی اور بے اسکے کہ یہ بلا بالکلی دفع ہوجائے کام سامان کو نہ پہنچیگا بعد ازین ایک جلاد کو حکم دیا کہ اس کنیز نے نافرمانی کی ہے کہ بغیر بلائے میرے پاس چلی آئی اسکی سزا یہ ہے کہ اسے لیجاکے دریاے دجلہ مین ڈبو دے جلاد بموجب حکم کے کنیز ک کو باہر لایا اور اپنے دل مین سوچا کہ اگر بادشاہ کل پشیمان ہوکر مجھسے طلب کرے اور وہ جو ہلاک ہوگئی تو مین کیا تدارک کرونگا اس واسطے اُس نے اپنے گھر مین چھپا رکھا بادشاہ اس حرکت کے بعد بہت ملول ہوا جبکہ خلوت مین آتا تھا تو آرزوے دیدار یار غلبہ کرتی تہی اور بہت مضطرب ہوتا تہا اور پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا تہا اور دلائل عقلی سے دلکو تسکین دیتا تھا ایکدن دفع ملال کے واسطے بادۂ ناب کے چند جام نوش کیئے جبکہ سرور مے حواس پر مستولی ہوا اور ناصح عقل کا دماغ سے اوٹھ گیا خیال یار دلفریب سے بے شکیب ہوا اور جلاد کو طلب کرکے پوچھا اور تہدید تمام سے کہا کہ اگر آجکی رات اوسی حاضر نکیا تو تجھے دار پر کھینچونگا ہرچند جلاد نے عذر کیا مگر جو کچھ کیا سو بادشاہ کے حکم سے کیا میرا کیا قصور ہے لیکن بادشاہ کو جو نشۂ شراب مین بیخود کر رکھا تھا عذر واہی سیاف کا نہ سُنا وہ ناچار ہوکر ہیبت سلطانی سے ڈرا اور اُس کنیز کو حاضر کردیا بادشاہ نے پھر نئے سر سے بنیاد نشاط کو تازہ کیا اور اسباب عیش پر آمادہ ہوا القصہ اسیطرح تین بار بادشاہ نے اوسکے قتل کا حکم دیا اور سیاف نے خوف جان سے اوسی بچا رکھا تھا اور طلب کیوقت پھر حاضر کردیتا تھا ایکدن بادشاہ سوچا کہ چارہ ہر کام کا اپنے ہاتھ کے سوا سرانجام نپائیگا اور دفع اس بلا کا اور کے ہاتھ سے نہانہو سکیگا کیونکہ ایکدن بادشاہ لب بام کھڑا ہوا دجلے کی سیر کرتا تہا اور وہ کنیز بہی کھڑی تہی بادشاہ نے خیال کیا اگرچہ یہ کنیز بیگناہ ہے مگر اسکے پیچھے یہانتک از خود رفتہ ہون کہ کام خلق اللہ کا تباہ ہوا جاتا ہے اور داد ندینا مظلومونکی بڑا گناہ ہے پس یہ بہتر ہے

Marfat.com

کہ جب آدمی دو بلاؤن مین مبتلا ہو تو جو آسان ہو اوسے اختیار کرے بقول عرب اِذَا نَزَلَتْ بِالْمَرْءِ نَازِلَتَانِ فَاخْتَارَ اَهْوَنَهُمَا اب بہتر یہ ہے کہ اس کنیز سے اور اپنی آرام جان سے ہاتھ اوٹھاؤن اور داد مظلومونکی ترک نکرون اس کے بعد بادشاہ نے اوسکا ہاتھ پکڑکے دفعتہً دجلے مین پھینکدیا اور حکم دیا کہ اسی نکالو آخر دریا سے نکال کے دفن کردیا ہرچند کہ الم اوسکی ہلاکت کا زیادہ از حد پہنچا کہ گویا وہ اب مرگیا لیکن صلاح ملک اور مظلومونکی داد کیواسطے اپنی معشوق کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کیا اور یہ مثل اسواسطے کہی گئی ہے تا بادشاہ جانے کہ صلاح مملکت کی رعایت کرنا واجب ہے اور شخص خائن کو زنہار انپاس نہین نکرے اور ایک شخص کو کہ جسنے مضرتا موکلی کو پہنچایا اور فائدہ عالم کو نہوا سے دفع کری بادشاہ اس مدعے سے دم مین اونکی آگے سخت غضبناک ہوا اور فریسہ کو پیغام دیا کہ اس گناہ کا اگر کوئی عذر ہو تو پیش کری ورنہ بیکھیگا جو دیکھیگا مثل مشہور ہے کہ جسکا ہاتھ کوتاہ ہوتا ہی اوسکی زبان دراز ہوتی ہے اُسکے مناسب مقام لف کا یہ شعر ہے **بیت** ترک مطلب نے کیا ہے بے نیاز بہ ہاتھ کھینچا پانوں پھیلاتے ہین ہم۔ فریسہ نے کہ بیگناہ تھا جواب درشتی آمیز دیا سنتے ہی جواب سخت کے غصہ کا مجوکا دوبالا ہوا اور عہد اور پیمان کو برطرف کرکے فریسہ کے قتل کا حکم دیا یہ خبر مادر شیر کو پہنچی کہ شیر نے تعجیل کی اور حلم اور بردباری کو چھوڑکے خفت اور سبکساری کا مائل ہوا لہذا کہا کہ جلد پہنچنا مناسب ہے کہ اپنے فرزند کو وسوسہ شیطان سے باز رکھون معمول ہے کہ جب بادشاہ پر غصہ غالب ہوتا ہے شیطان اوسوقت مزاج اوسکی پر زیادہ تر تسلط پاتا ہے اور خلاف صواب کے راہ بتاتا ہی **بیت** غضب از شعلہ ہای شیطانی است بہ عاقبت موجب پشیمانی است بہ پہلے ایک شخص کو جلاد کے پاس بھیجا کہ فریسہ کے قتل پر توقف کرتا مین شیر سے کلام کرلون اور آپکا مجوکے پاس آئی اور کہا کہ ای فرزند مینے سنا ہے کہ تو نے فریسہ کے قتل کا حکم دیا ہے گناہ اوسکا کیا ہی شیر نے صورتحال بیان کی مادر شیر نے کہا کہ ای فرزند آپ کو بادیہ ضلالت مین سرگردان نکر اور شرب هفو اور احسان سے بے بہرہ نہو کہ بزرگون نے کہا ہے کہ آٹھ چیزون کی ساتھ ہی ہوتی ہیں حرمت عورت کی شوہر سے اور پرورش فرزند کی والدین سے اور دانش افزای شاگرد کی اُستاد سے اور قوت بادشاہ کی فوج اور شیران کامل سے اور کرامت زاہدونکی تقوی سے اور امینی رعیت کی بادشاہ بیدار مغز سے اور نظام ملک بادشاہی عدل و داد سے اور رونق عدل کی عقل سے اور عمدہ اسیات مین دو چیزین ہیں ایک یہ کہ پہچاننا اپنی فریقونکا ہر ایک کے مرتبہ کیموافق اور رعایت کرنا ہر ایک سی مقدار اوسکے ہنر کی اور دوسرے معمول ہے کہ مقربان درگاہ باہم نزاع دلی رکھتے ہین کہ سوا فنا اور ہلاکت کے عداوت انکی جاتی نہین ہے اگر بادشاہ بدگوئی ایک کی دوسرے کے حق مین سنے تو ایک بھی لایق اعتماد کے نرہے کیونکہ ان کا دستور ہے کہ کیسا ہی مخلص ہوا خواہ ہے اوسے معرض تہمت مین لاتے ہین اور خیانت کو لباس امانت مین جلوہ دیتے ہین اگر بادشاہ سست خرد ہو تو بیگناہ گرداب بلا مین پڑیگی اور مجرم قوت فریبہ ساحل نجات پر سلامت پہنچین گے **بیت** بیگنہ دل شکستہ در زندان بہ مجرم از رو زخرم و خندان بہ

Marfat.com

اور بیشک نتیجہ اس کلام کا یہ ہی کہ حاضرین قبول عمل سی امتناع کرتے ہیں اور غائب حاضر ہونیمیں ہیز رکھتے ہیں اور ہنر از خلل ارکان شاہی میں راہ پاتے ہیں اور مضرتیں اسکی حد سے باہر اور قیاس سے افزون ہیں قطعہ سنہ گوش بر قول اہل غرض ۔ کز ایشان رسد ملک دین را شکست ۔ غرض جو اگر از تو شد سر بلند ۔ شود پایہ قدر و جاہ تو پست ۔ اگر باحسودان شدی ہمکلاب ۔ بزرگی نہ داری بدانند بتاب شیر نے کہا کہ میںنے کسیکے کہنے پر عمل نرسیکے قتل کو حکم نہیں دیا ہے بلکہ جب اسکی خیانت خود مجھپر ظاہر ہوئی ہے تب میرا مزاج متغیر ہوا ہے شیر کی ماں نے کہا کہ تغیر بادشاہوں کے مزاج کا بے یقین صادق خصوصاً اہل اعتماد کے حق میں روا نہیں ہے اور یہ جو کہا تو نے کہ اسکی خیانت خود مجھپر ظاہر ہوئی ہی یہ غلط ہے ثبوت خیانت کا ہنوز شبہ میں ہے جسوقت کہ پردہ روی کار سی اوٹھیگا تو حقیقت معلوم ہو جائیگی کہ راست کیا اور دروغ کیا ہی لازم یہ تھا کہ پہلے اسکی خدمتیں یاد خاطر رہتیں اور بیخبر و ہیچ کہ اس سے صادر ہو چکی ہیں وہ لوح ضمیر منیر سی محو نہوتیں اور باتیں بے ہنران ناآزمودہ کی ہنرمندان کافی کے حقمیں مسموع نہ کیجاتیں کہ بے ہنر نکا دستور ہے کہ سو سو حیلے اوٹھاتے ہیں تا ہنرمند تردد میں پڑیں ای فرزند عقل و دور اندیش اور رے عالم آرا ئے کے مناسب یہ ہے کہ جو صورت حادثہ کی پیش آئے اسکو فکر عادل اور تمیز کامل سی پہچانا چاہیئے کہ ہر شخص کے جوہر کا شرف صفائی خرد اور ہمندیکی ہوتا ہی بیت عقل ست کہ بنیاد شرف محکم ازوست ۔ افزونی حرمت بنی آدم ازوست ۔ فریبہ تیرے درجہ و دولت پر مرتبہ بلند اور درجہ ارجمند کو پہنچا اور اکثر مجلسون میں تو نے اسکی ثنا و صفت کی اور بارہا اس سے مشورے کئے اب لازم ہے کہ سبکی اپنے قول کی ظاہر نکرا اور جس نبا کو کہ اپنے ہاتھ سی اوٹھایا ہی اسے بے سبب گرانا آپکو شماتت اعدا میں ڈالنا ہے اور جو بات کہ فراخور ثبات و وقار نہیں ہے اس سے احتیاط واجب ہے تا عقلا کے نزدیک متہم نہو انصاف کر کہ یہ نسبت کہ فریبہ کیطرف دشمنون نے کی کسقدر عقل سی دور ہی کہ ایک شی محقر کہ کوئی شخص ادنی بھی اوسپر آنکھ سیاہ نکریگا پس جلیل القدر کہ اوسی تیری بدولت کسی چیز کی کمی نہیں ہے وہ کیونکر ایسی بے حقیقت چیز پر بے دیانتی کرتا اور اوصاف جسکے درع اور تقوی کے اہل زمین و آسمان کے زبان پر جاری ہیں اوسکو ایسی شی محقر کیونکر مغلوب کرتی اور اس سے پیشتر کہ فریبہ ملازم سرکار نتھا گوشت کو ترک کر کے زاویہ نشین تھا تو نے جبکہ طلب کیا کسیطرح اس ثروت و خدمت کو قبول نکرتا تھا اور بہزار وقت و عظمت شاہانہ مجبور ہو کے بصد کراہیت یہ خدمت قبول کی اور جیسے کہ ملازم آستانہ دولت ہو کبھی اوسنے گوشت نکھایا کیا تیرے بدولت اسے میسر نتھا اور ادنے ترین ملازم سرکار سب گوشت کھاتے ہیں اسے کون مانع تھا اور تو نے اتنا خیال نکیا کہ آج اسے کیا سودا ہوا تھا کہ تیری چاشت کا گوشت چراکے لیجاتا اور مطلب اس چوریسی تو یہ تھا کہ اس کو کھا لیتا اور جو کھانیسی بچتا اوسے دور پھینک دیتا رکھ کیوں چھوڑتا کہ اعدا اسپر گرفت کر کے یہ صاف فریب اور بندش دشمنونکی ہے اسکو ای صواب اندیش سے ملاحظہ کر اور سخن بیہودہ کو کان میں جگہ نہ دی اور گمان غالب یہ ہے کہ دشمنون نے گوشت

اس کے منزل میں مکہدیا ہے کہ اس حیلے سے تمسی متہم کریں اور یہ بات کچھہ حاسدونکی خبث سے دور نہیں ہے بلکہ پیش ازیں غیر کی آزار پہنچانیکے واسطے بعضونے اپنے نفس کو قتل کروایا ہی جیسا کہ اُس خواجہ نے غلام کو اپنے قتل کا حکم دیا تہا شیر نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تہا اسے بیان فرمائے حکایت خواجہ حاسد و غلام قاتل۔ کہا کہ شہر بغداد مین ایک حاسد تہا اُسکے ہمسایہ ایک مرد صالح متدین باخدا رہتا تہا **بیت** شمع محبت زدل افروختہ ٭ ہر چہ بجز حق ہمہ را سوختہ ٭ مردم بغداد اُس زاہد سے اعتقاد تمام رکہتے تہے اور ہر محفل اور مجلس میں اوسکا ذکر خیر کیا کرتے تہے اور بطریق تحفہ اور ہدیہ کے اکثر نقد و جنس بہیجا کرتے تہے اور مرد حاسد اس حال کے مشاہدے سے شبانہ روز آتش حسد میں جلتا تہا اور ہمیشہ اس تدبیر مین رہتا تہا کہ کسیطرح اُسے گزند پہنچائے مگر کوئی تدبیر ایسی نکلتی تہی کہ جس سے اُسکا مقصد برآئے یعنی وہ زاہد نظر سے خلق اللہ کے گر جائے آخر بہت تنگ آیا اور اسی نیت سے ایک غلام خرید کیا اور اوسکی تربیت اور پرورش میں مبالغہ کرتا تہا اور بارہا اُس سے کہتا تہا کہ تجھے مینے اسیواسطے خرید کیا ہے اور پرورش کرتا ہون کہ اپنا حق تجھپر ثابت کرکے اسکے عوض میں ایسا کام تجسے لون تا یہ سب میرا احسان اُسپر ایک خدمت کے بدلے تیرے سر سے اُتر جائے سُن اے فرزند میں تجسے یہ امیدوار ہون کہ جو رنج میری خاطر پر رات دن متحمل ہوا ہے اُس سے مجھے فارغ کردے جب ایسی گفتگو چند بار مجمل ہوئی ایکدن غلام نے کہا کہ بہت مرحمت اس بیجا کی تحقیق آپنے فرمائی ہی کہ شرح اوسکی زبان سے ادا نہیں ہوسکتی ہے اور اقسام نوازش سے اس بندہ سرافگندہ کو اختصاص دیا ہے لہ اگر ہمہ تن زبان شکر ہوجاؤں تو بہی اس عہد ایسی بلہ آنا ممکن نہیں ہے چاہتا ہون کہ خواجہ اپنا مکنون خاطر بتفصیل ارشاد فرمائے تو مقابلے میں ان احسانونکی جان نثاری کروں خواجہ نے دیکھا کہ غلام دعوی حق گزاری اور وفاداری بدل کہتا ہی اسلیئے پردہ رازکا سے اوٹھایا اور کہا کہ آگاہ ہو کہ میں اس ہمسایہ کے ہاتھ سے تنگ آیا ہون چاہتا ہون کہ کسی طرح اوسے ذلیل کروں اور بارہا مینے تدبیریں کیں مگر تیر تدبیر ہدف مراد کو نہ پہنچا اور آتش ہر دم کانون سینہ میں شعلہ زن اور زندگانی منغص ہے کہ اوسکے رنج سے لذت حیات مجہپر تلخ ہے اور عمر عزیز سے بیزار ہون اور تجھے مینے اسی مطلب کے واسطے پرورش کیا ہے کہ آجکی رات مجھے اس ہمسایہ کے بام پر ذبح کرکے چھوڑدی اور یہ بدرہ تجھے دیتا ہون اسے لیجاکے اور کسی ملک میں لیجاکے اپنی عمر بسر کر کہ آج تو میرے حق سے ادا ہوتا ہے جبکہ اُس جگہہ مجھے لوگ گشتہ دیکہینگے اس زاہد کو گرفتار کرکے اُسکی عزت اور مال ستیاناس اور خراب کرینگے اور یہ رتبہ اُسکا نہ رہیگا اور سب ضیع و شریف کہ اُسکا حلقہ اعتقاد گردن جان میں ڈالے ہیں منحرف ہوکے زبان طعن و لعن کہولینگے پس تمام ہے مطلب میرا اس صورت میں غلام نے کہا کہ اے خواجہ اس فکر نامعقول سے درگذر اور چارہ اس کام کا اور طرح پر تجویز کر اگر تیری مراد اسکا دفع کرنا ہی تو میں اُسی قتل کرکے تیرا دل جسکے خالی کرا

Marfat.com

خواجہ نے کہا کہ یہ اندیشہ دور دراز ہے شاید کہ تدبیر قتل کے عرصہ پہنچے اور مجھے طاقت صبر کی نہین رہی جو کچھ ہو سو آج چونینی کہا
ہے ای بجالا اور اسمین چون وچرا نکر اور روح میری خوش کر غلام نے کہا کہ کوئی عاقل یہ تجویز نکریگا جو تو کرتا ہی اور جسنی کہ لوبی خرد سونگی
نہوگی وہ بہی ایسا اندیشہ دلمین نہ لائیگا سوا جنون کے اور تدبیر اسکی نہین بن سکتی ہے کیونکہ ذلت دشمن کی اپنی حیات مین مطلوب ہوتی
ہے جبکہ آپ مرگئے تو دشمن کی مرگ اور ذلت سی کیا لذت اور کون فائدہ متصور ہے ہرچند غلام نے اسطرح کی بہت تقریر کی کچھ
مفید نہ پڑی جبکہ خواجہ نے اسمین اصرار تمام کیا غلام نے سر اوسکا بام ہمسایہ پر کاٹا اور تن اوسی جگہ چہوڑ دیا اور بدرۂ زر لیکر
راہ اصفہان کی لی اور اوسی دارالامان مین جاکر قرار پکڑا جبکہ اس بدنیت کو نیک مرد کی بام پر کشتہ دیکھا کوتوال شہر زاہد بیگناہ
کو زندان مین لیگیا اور کوئی عذر اُسکا نسنا جو کہ تمام اہل بغداد اوسکی عفت اور سلامت نفس پر گواہ تھے اور جو کوئی وجہ شرعی ثبوت کی
بنائی تہی کہ زاہد نے اپنی ہاتھ سی اوسی قتل کیا ہی یا نہین لہذا اوسکا قتل تجویز نکیا جاتا تہا مگر محبوس تھا قضارا مدت مدید کے بعد ایک سوداگر
نے اوس غلام کو اصفہان مین دیکھا احوال پوچھا اوسنے حقیقت موبمو بیان کی سوداگر نے کہا کہ وہ مرد پارسا مبتلای صدرنج وعنا
غلام نے کہا کہ اوس بیگناہ پر ستم ناحق واقع ہوا ہے اور سچ یہ ہے کہ بموجب حکم خواجہ کے یہ فعل مجہسی صادر ہوا ہر چند مینے انکار کیا اوسنے
نمانا ایک بدرۂ زردی کے کہا کہ مجہے قتل کرکے اصفہان کی راہ لی اسلیئے اوسکی حکم کیموافق مین عمل مین لایا زاہد بیچارہ اس ماجرا سی آگاہی
نہیں ہے تاجر نے بہتنا قافلے کے لوگونکو گواہ کیا اور بغداد مین آگے صورت ماجرا بیان کیا اور گواہ گزرانے اُس زاہد نے رہائی پائی اور
مقتول لعنت کے تیرونکا نشانہ ہوا سچ کہا ہی کہ چاہ کن را چاہ در پیش ؛ آخر نتیجہ حسد کا یہ ہے کہ جان وایمان دونون برباد ہوئے اور نتیجہ
نیک نیتی کا یہ ہے کہ ظاہر اکوئی تدبیر اہکی مخلصی کی عقلاً ونقلاً نہتی مگر اللہ تعالے راستی کا معین ہی کہانسی کہان تا پہنچائی اور پھر اپنے
فضل وکرم سی اوسی رہائی دلوائی اور نیکنام بھی رکہا اور انجام بخیر کیا اور یہ مثل اسلیئے بیان مین آئی تا بادشاہ معلوم کرے
کہ اہل حسد نے کیا کیا کام کیئے ہین بالفرض اگر فرضیہ قتل ہوا پھر اسکے بعد ان بداندیشونکی ہاتھ سی باقی لوگ کہ تیرے متوسل اور
قریبہ سے ہر صفت مین کم ہین بھید مکار کب انہین سلامت چھوڑینگے جبکہ یہ سمجہی کہ ہمنے بادشاہ کو اپنی رائے کا مغلوب کرلیا کہ ایسی ایسی
جلیل القدر کو ایک حیلے مین ہلاک کروادیا تو اور کی کیا حقیقت ہے پھر کتنی جرأت بڑھ جائیگی اور عجب نہین ہے کہ جب بادشاہ
بیدل ہونگے تو اور شریر کوئی تیرا مقابل پیدا کرکے اور اُسکے شریک ہوکے تیری سلطنت کو برہم کردین گے تو تنہا کیا کریگا اس کام مین
غور کافی کر اور تنہا کلی رکیو خاطر سے دور فرما جو مہم کہ پیش آئے اوسی تحمل اور وقار سے کیا کر اگر کام سمجھ کے کریگا تو فرصت پائی
ہے اگر خواہی نخواہی وہ لایق سزا کے ہو اور اپنی تحقیق خاص سے اس امر کو دریافت کرلیا اوسکی بعد عفو یا سزا جو مناسب سمجہنا
عمل مین لانا اور اگر جلدی کی اور ہلاک کے بعد دریافت کیا کہ مجہسی خطا صادر ہوئی پھر ندامت و بدنامی اور مطعون خلایق ہونیکی
حاصل ہوگا بلکہ روز جزا کو قاضی قضا کے خون ناحق کے بازپرس مین پڑیگا اسبات میں کسی حکیم نے بیت فرمائی ہے بیت میتوان کشت زندہ را لیکن

Marfat.com

کشتہ را باز زندہ تواں کرد۔ شیر نے نصیحت مالکی سنی اور میزان خرد مین خوب تولی اور جانا کہ نصیحت مالکی غرض سے مبرا اور محض شفقت اور صرف خیر خواہی سے مجلا ہے سیاست موقوف رکھی اور حکم کیا کہ فریبہ کو حاضر کرین جبکہ فریبہ آیا خلوتمین لیگیا اور کہا کہ مینے جو اتنا کہا محض امتحان ان حاسدونکا منظور تہا والا مین تجھی بارہا امرمین آزما چکا ہون اور تیرے اوصاف سنی خوب آگاہ ہون کہ سراسر پسندیدہ ہین اور میرے نزدیک تو ہر طرح مقبول ہے مگر ان حاسدونکا حال جو دریافت کرنا منظور تھا سو بخوبی معلوم ہوچکا اب تو بھی کام مین مشغول رہ اور اس گفتگو سے بیدل نہو فریبہ نے کہا اگرچہ شہریار نے سایہ عاطفت اور عنایت میرے سر پر ڈالا ہے اور جو کچھ عنایت سلاطین کے ملازم پر چاہیئے اسمین کوئی دقیقہ فروگزاشت نہین کیا ہی مگر میں اس تہمت کی کلفت سے جانبر نہونگا جبتک بادشاہ بواقعی اسکا تدارک نفرمائینگا مجھسے کچھ نہوگا **مصرعہ** یک شیشہ بود بشکست پہلوی من خلب نیست اور مین صدکے نزدیک پاک ہون جسقدر زیادہ تحقیق ہوتی جائیگی میرا وثوق زیادہ ظاہر ہوتا جائیگا کامجو نے کہا کہ کیونکر تفحص کروان فریبہ نے عرض کیا کہ جس جماعت نے کہ میری خیانت پر اتفاق کیا ہے انمین ہر فرد کو تنہا بلاکے بحشم نمائی پوچھیے اور کہیے کہ اگر راست راست ظاہر کروگے تو امیدوار عفو قصور اور مترصد خلعت اور رحمت کے رہو ورنہ بہت خرابی دیکھوگے یقین ہے کہ اس طرح سے حال مفصل واضح ہوجائیگا انصاف فرمائیے کہ مینے سالہا سال گزری کہ گوشت ترک کیا ہے اور جو شخص کہ بے گوشت ایک ساعت بسر نہین کرسکتے وہ تو خیانت گوشت کی نکرین اور مین جو بادشاہ کی بدولت سیکڑون من گوشت جسے چاہون اوسے بخشدون سو مین بادشاہ کی چاشت کا گوشت چرا لیتا اور پھر اوسی صرف بہی نکرتا رکھہ چھوڑتا کہ دشمن اوسی ڈہونڈھ لیجاتے اسی کبہی عاقل یقین کریگا یقین ہے کہ جب بادشاہ اسی طرح کہ جو مینے عرض کیا تفحص فرمائیگا تو یہ راز چھپا نہ رہیگا بادشاہ نے کہا کہ البتہ تنہا بدیو چھا جائیگا مگر اون لوگونکو کہ جنہون نے میری محرم اور مین کو متہم کیا امیدوار مرحمت کا نکرونگا فریبہ نے کہا کہ جو عفو کہ کمال قدرت کے ساتھ کیا جاتا ہے انتہا ہمت کا عفو عند القدرۃ یہ بہت بڑا کام ہے اور ہر انعام آلہی کیواسطے شکر مقرر ہے اور دشمن پر قدرت پانا بڑی نعمت ہی اور شکر اس نعمت کا عفو کے سوا اور نہیں ہے **بیت** بر گنہگار چون شوی قادر ۔ عفو را شکر نعمت خود دار ۔ پس تحقیق کے بعد اگر شہریار ان حاسدونپر مرحمت عفو کی ارزانی فرمائی تو مناسب شان بادشاہی ہے جبکہ کامجو نے یہ کلام فریبہ کا سنا آثار صدق و صفا ہر بات سے ثابت ہوئے اسکے بعد اس گروہ فتنہ انگیز سے ایک ایک کو جدا جدا بلاکے استفسار حال مین مبالغہ تمام کیا اور کہا کہ اگر راست راست بیان کروگی تو تمہاری جرائم عفو کرونگا بلکہ نوازش خسروانہ سے انعام و خلعت پاؤگی آخر کار بعضون نے حقیقت حال کی بیان کی جبکہ پردہ روے کار سے اوٹھ چکا اسکے بعد کہ سب معترف اپنی قصورات کے ہوئے تو آفتاب امانت فریبہ شبہہ کے ابر سے نکلکے سبکی آنکھ مین روشنی بخش ہوا **مصرعہ** مولف امتحان آزمیدہ آخر حال سبکا کہلگیا ۔ شیر کی نے کہا کہ الغرض اس جماعت کو امان دیچکا تو اور پھر زبان اس سے مناسب نہین ہے لیکن تو تجربہ سبکا کرچکا اب آیندہ عبرت چاہیئے کہ اسکے بعد گوش سماعت کسی خائن کی کہنے پر نہ رکہنا جبتک

Marfat.com

کسیطرح کا تردد باقی نرہے تب تک زنہار اوسپر عمل نکرنا بلکہ بعد ثبوت کے بھی چندروز توقف کرنا اور غصہ اگرچہ تھوڑا بھی ہو اوسی بہت سمجھنا آخر کو انجام اوسکا رفتہ رفتہ اُس حد کو پہنچتا ہے کہ تدارک اُسکا پھر امکان میں نہیں آتا ہی اوپر مثال اسکی دیا ہے بزرگ کے ہے کہ اصل اسکی مختصر ہوتی ہی لیکن اوسکی چھوٹی چھوٹی نہروں کی مدد سے اُس مرتبہ کو پہنچتا ہے کہ عبور اُس سے بے کشتی نہیں ہوسکتا ہے اسیطرح بدگوئی گو اوّل نکے تھوڑی ہو خواہ بہت اُسکی تاویل اپنی رائے روشن سے کرکے جب تک کہ دلیل ظاہر ہاتھ آوے اُس سے اجتناب فرمانا والا انجام اُسکا مفسدۂ عظیم پر دایر ہوگا اور بجھنا اُس آتش فساد کا دشوار ہوجائیگا **بیت**

لمولفہ ناچیز منت شرر کو سمجھ کیا خیال ہی ٭ جب مشتعل ہوا تو بجھانا محال ہے ٭ کامجو نے کہا کہ اس نصیحت کو قبول کیا میں نے بیشک ہی کہ بیدلیل روشن کسی پر سیاست کرنا اچھا نہیں ہے، شیر کی ملنے کہا کہ اے بادشاہ جو کوئی کہ بے سبب مطلق ہر دوست سے رنجیدہ ہو تو وہ منجملہ اوس آٹھ گروہ کے ہی کہ بزرگوں نے جنکی صحبت میں پرہیز کا حکم کیا ہی کامجو نے کہا کہ تفصیل اُن سب کی فرمائیے کہا کہ حکمانی اوراق صحائف وصایا پر ثبت کیا ہی کہ آٹھ گروہ کی مصاحبت ہی پرہیز کرنا لازم ہی اور آٹھ گروہ سے ہمنشینی اور آمیزش واجب ہے، وہ آٹھ کہ موافقت سے پرہیز چاہیئے اول انمیں سے وہ ہی کہ صاد انعام کا حق نعمت پہچانے اور کفران نعمت سے نڈر ہی دوسرے وہ کہ بے سبب غصہ کرے اور غصہ بھی کیسا کہ حلم پر غالب ہو تیسرے وہ کہ متوکل بھولجائے اور دولت بے بقا پر مغرور ہو اور رعایت حق خلق نہ پہچانے چوتھے وہ جو گپ کہنے کا رانکی مکر و فریب پر ہو اور فریب اور مکر کو ہنر جانتے ہوں پانچویں وہ لوگ کہ دروغ اور خیانت کو شعار اپنا کیا ہی اور راستی اور امانت اونکے نزدیک بدتر از دروغ و خیانت ہی چھٹی وہ کہ دروازہ شہوت کا اپنے منھ پر کھولدیا ہے اور حرص و ہوا کو کعبۂ مقصود کیا ہی ساتویں وہ کہ بیحیا اور بے ادب ہوں آٹھویں وہ لوگ کہ بے سبب لوگونکے حق میں بدگمانی کرتے ہیں اور بے علت اہل خرد کو رنج پہنچاتے ہیں اور وہ آٹھ کہ صحبت جنکی ضرور ہی اول انمیں وہ ہیں کہ شکر احسان خالق و خلایق اپنے ذمے پر واجب جانتے ہیں دوسرے وہ کہ عہد محبت اونکا کسی حادثہ انقلاب سے ٹوٹ نہ جائے تیسرے وہ کہ داشت صاحب علم اور فضل کی لازم جانتے ہیں چوتھے وہ کہ فسق و فجور اور نخوت اور غرور سے پرہیز رکھتے ہیں پانچویں وہ کہ عین حالت غصہ میں اوسکی ضبط پر قادر ہوتے ہیں چھٹے وہ کہ دروازہ سخا و تکا محتاجونکے منھ پر کھلا رکھتے ہیں اور صاحب غرض کی حاجت روائی میں تا مقدور کوشش کرتے ہیں ساتویں وہ شرم اور حیا میں کبھی قصور نہیں کرتے ہیں اور کسیوقت میں طریق ادب سے پانوں باہر نہیں رکھتے ہیں آٹھویں وہ کہ بالطبع دوست صلحا اور اہل عفت کے ہیں اور ارباب فسق اور بدعت سے نفرت کرتے ہیں جو لوگ کہ اس جماعت سے اتفاق رکھتے ہیں تو اور وہ لوگ کہ پہلے مذکور جنکا ہوچکا اونسے احتراز کرتے ہیں تو یقین غالب ہے، کہ انکی صحبت کی برکت سے مزاج حال اُن شخصونکا اعتدال حقیقی سے نزدیک ہوجائے کیونکہ ہر کہ باوجود حدت اور ترشی کے جب شہد کی آمیزش پاتا ہے تو اپنی حدت اور حموضت سے مخل کے کتنی علتونکے دفع کا باعث ہوتا ہی **فظم** چو سرکہ گر ترشی رو بانگبین آمیز ٭ کہ دافع مرض و راحت روان گردی ٭ مبا مگر مردہ

Marfat.com

دل و ہمدرد پنہان بگریں بد کہ از مصاحبت جان تو نیز جان گردی بنجبکہ شیر کو شفقت سے ماکی تدبیر اس حادثہ کی دفع کے
حاصل ہوئی بعد ادائے شکر گزاری عرض کیا کہ برکت نصیحت ملکہ زمان سے راہ تاریک روشن ہوئی اور کار دشوار مجھپر آسان ہوا اور امین
کامل اور کاردان کافی ورطہ ہلاکت سے بچ گیا اور ہر ایک ملازم کے حال سے بھی میں مطلع ہوا اور ہر ایک سے سلوک کرنیکا طریق اور رد و قبول کلام
ہر ایک کا کہ کس شخص سے کیا معاملہ کیا چاہیے یہ بھی مینے بخوبی دریافت کیا اگر ہمہ تن زبان ہو کر شکر آپکی شفقت کا بیان کروں
تو ہزارہیں سے ایک بھی ادا نہیں کر سکتا ہوں اسکے بعد فریبہ کیطرف متوجہ ہوا اور بہت معذرت اور ملاطفت کی اور کہا کہ تیری
تیری مزید اعتماد کا باعث ہوئی اور تیار جن کا مونکا کہ تیرے سپرد تھا وہ بھی اپنے عہدہ پر برقرار رہا خاطر جمع رکھ
فریبہ نے کہا کہ اس بات سے کچھ کام نہیں نکلتا ہے اور یہ لطف تیرا میرے عقدہ دشوار کا گرہ کشا ہو نہیں سکتا ہے اور تیری پہلے
عہد شمنونکے تھوڑیسے فریب میں برہم ہو گئے اب کیونکر میرا دل پریشان اطمینان پائے بادشاہ نے کہا کہ اسبا تکو اب دلسے اٹھادے
کہ تجھسے کچھ تقصیر نہوئی تھی اور نہ میری عنایت میں قصور ہوا تھا فقط حال ان لوگون کا مجکو دریافت کرنا منظور تھا سو معلوم
ہو چکا فریبہ نے جواب دیا کہ ہر روز میرے واسطے نیا سرور بخش دشنار کہانسی آپکی گوا بکی بار عنایت ملکہ سے مخلصی پائی لیکن جہان
حاسد دلسے خالی نہیں ہوتا ہے اور جب تک کہ عنایت بادشاہ کی مجھپر باقی ہے حسد بد اندیشونکا بھی برقرار رہیگا اور بادشاہ نے
جو ابکی بار میرے سبب مفتریونکی سماعت فرمائی تو اب دشمنونکو معلوم ہو گیا کہ مزاج بادشاہ کا بآسانی ہاتھ آسکتا ہے جب ہم چاہینگے تھوڑیسی فریب
فراز میں مزاج بادشاہ کا برہم کر دینگے اور جس بادشاہ نے کہ بات بچل فتنہ انگیز کی سنی اور اوسکے مکر و شعبدہ پر التفات کیا اسکی خدمت سے
کنارہ نکرنا اور اوسکے کام پر جانبازی کرنا کام عاقلون کا نہیں ہے اور جان کسکی کاہ کی مانند نہیں ہے کہ ہر روز کاٹی جائے اور تازہ
پیدا ہو اور اگر بادشاہ کہے تو میں ایک باتمین خاطر اقدس کی تسلی کر دوں بادشاہ نے کہا بیان کر فریبہ نے کہا اگرچہ بادشاہ نے اس حادثہ مین مجھپر
ترحم کیا اور اعتماد میرا زیادہ بڑہایا اور اوسکو میرے انعام عظیم سمجھا لاکن بے ثبوت قصور جو میرے قتل میں اتنی تعجیل فرمائی اب امین
بادشاہ کی طرف سے بدگمان ہو چکا ہون اور عواطف خسروانہ سے ناامید ہون پھر بادشاہ اپنی عنایت کیون باطل کرتا ہے
اور سابقہ میری خدمتکا بیہودہ بتاتا ہے کہ ایک تہمت حقیر پر کہ اگرچہ ثابت بھی ہوتی تو چندان حقیقت نر کہتی تھی اسکے عوض
میں عقوبت عظیم تجویز کی گئی بادشاہ ایسا کریم النفس چاہیئے کہ خیانت بزرگ کو مشرب عفو سے محو کر ڈالے جیسا
بادشاہ یمن نے باوجود گناہ بزرگ کے حاجب رسوا نکیا بلکہ پردہ کرم کا اوس کے گناہ پر ڈالدیا کا مجو نے پوچھا کہ کیونکر تھا
حکایت فریبہ نے کہا کہ ملک یمن مین ایک بادشاہ تہا فروغ صبح عدالت اسکی جبین جبین سے نمایاں اور خورشید عقل اسکی چہرہ احوال اور
ناصیہ اعمال سے تابان تھا ایکدن دربان پر متغیر ہوا اور گھر اوسکا اوسپر زندان کر دیا بیچارہ حاجب تا بادشاہ کے غضب کی نر کہتا تہا اور
شہری بھی نجا سکتا تھا بناچاری گوشہ کاشانہ مین بیٹھ کے کبھی اپنی خرابی حال پر روتا تہا اور کبھی عجائب روزگار پر ہنستا تھا

Marfat.com

گویا اپنے حسب حال سمجھ کے ٹپر ہنتا تہا **بیت** آسمان ہنستا ہی اوسکے حال پر ۔ جو کہ میری حال پر روتا نہین ۔ آخر قلت مال وکثرت عیال سے پریشان احوال اور بے پر وبال ہو کے بہ تنگ آیا اور اپنے دلمین کہا کہ اسی طرح بادشاہ کی پیش نظر پہنچا چاہیئے یا گردن زیر تیغ پہنچے یا سر افسر قبول سے مزین ہوا ایکدن بادشاہ نے جشن عام کیا تہا حاجب نے ایک دوست سے پوشاک اور گہوڑا لیا ریت منگوایا اور سوار ہو کے دربار مین بادشاہ کے بیباکانہ چلا آیا سب دربان اور حاجب سمجھے کہ اسطرح اسکا آنا بے سبب نہین ہی شاید کہ بادشاہ نے گہوڑا اور لباس عنایت فرمایا ہے اس خیال سے کسی نے منع نکیا حاجب دلیرانہ دربار مین آکے اور آداب بجا لاکے بجائے لایق استادہ ہوا اسدم بادشاہ بزم نشاط مین ہمپائی کر رہا تہا جبکہ حاجب کو دیکھا آتش غضب کا لون سینہ مین شعلہ زن ہوئی چاہتا تہا کہ حکم سیاست دی لیکن بچا ہا اور تامل کیا کہ مجلس عشرت کو منغص کرے اور نشاط بادۂ خوشگوار کو اندوہ و رنج سے مبدل فرمائے بلکہ کرم جبلی نے عفو گناہ پر سبقت کی اور سخاوت طبعی نے گناہ اسکا ناکردہ سمجھ کے تخریص بخشش و انعام کی دی جبکہ حاجب نے بشرہ شاہ کا دیکھا اور طراوت تازہ روئی کی اوسکی جبین مبین سے ظاہر پائی کمر خدمت استوار کر کے جو کام کہ آگے آتا تہا اوسمین بلا تامل ہاتھ ڈالتا تہا اس نشیب و فراز اور دار و گیر مین فرصت پاکی ایک طبق زرین کہ وزن اوسکا ہزار مثقال تہا زیر قبا چہپا لیا بادشاہ نے گوشۂ چشم سے دیکہکے جانا کہ ضیق معاش اس جرأت کے باعث ہوئی ہے حلم نے پردۂ عیب پوشی کا اوسکے گناہ پر ڈالدیا جبکہ مجلس تمام ہوئی اور سب اپنے اپنے مقام کو گئی طبقچی اس جستجو مین پڑے کہ ایک طبق زرین گم ہوا ہی اسکو بہ جز تعذیب ہر ایک سے دریافت کرتے تھے بادشاہ نے طبقچون کے داروغہ سے کہا کہ کیون بیہودہ کسیکو رنج دیتا ہے جسنے لیا ہی وہ پہیر نہ لیگا اور جسنے دیکہا ہے وہ پردہ فاش نکریگا اور یہ شعر گویا کا پڑہا **بیت** عیب عالم کا ندیکہا میری آنکہون نے کبہی ۔ کبہی آلودہ غش دامن پاکان نہوا ۔ اسکی بعد حاجب نے ایک سال اُس سے بخوبی معیشت کی اور دوسرے سال اُسی جشن مین پہر حاضر ہوا بادشاہ نے دیکہکے اور نزدیک بلا کے آہستہ سے کہا کہ وہ طبق کیا تمام خرچ ہو گیا حاجب نے روی تضرع زمین نیاز پر رکہکے عرض کیا **بیت** کامگار اچشم بد از ماہ رویت دور باد ۔ خانۂ دور تو با نور ابد معمور باد ۔ یعنی یہ حرکت اس خیال سے کی تہی کہ بادشاہ یا اور کوئی حاضرین مجلس مین سے میری اس خیانت کو دیکہکے اگر مجہے قتل کری تو مین اس رنج گرسنگی سے رہائی پاؤن اور شبانہ روز یہ واویلا سے اہل و عیال نہ سنون اور اگر کاشف یہ راز چہپ گیا تو قوت چند روزہ ہاتھ آیا تو بہی بآسانی چندی گزران کرونگا حال یہ تہا جو عرض کیا یعنی اور یقین ہے کہ صدق مقال غلام کا آیینۂ ضمیر انور سے پوشیدہ نہ ہے **بیت** دارد آن شمع دل افروز آگہے از سوز ما ۔ اندریں معنی گواہ ضمیر پاک اوست ۔ بادشاہ نے کہا کہ سچ کہا تو نے اور تیرا حال لایق ترحم کے ہے پہر اُسی سرفراز فرمایا اور عہدۂ قدیم پر اُسکے کیا حاصل اس مثل کا یہ ہی کہ بادشاہ کا دل مانند دریا کے مواج کے چاہیئے کہ خس خاشاک بدگوئی سے تیرہ نہو جائے اور حلم اوسکا مانند کوہ باشکوہ کے مقام ثبات مین قائم رہے اور تند باد غضب اوسی حرکت مین نہ لاسکے شیخ نے کہا کہ تیری بات راست اور

Marfat.com

درست ہے مگر تلخ اور درشت ہی اور چاہیئے کہ نوشدارو کی نصیحت خوش مزہ ہو تا مریض پر کھانا اوسکا آسان ہو اور یہ
بات ممکن ہے، کہ طبیعت بیمار کی دارو سے ناخوشگوار سے اگرچہ جانتا ہے کہ میری صحت کا باعث ہی پر اوس سے انکار کرے اور اوس انکا
کے سبب نعمت صحت کلی سے محروم رہے تو اچھی بات نہین **بیت** کسیکہ او بشکر خندہ دل تواند برد ٭ جواب تلخ چرا گوید از جہان رفتہ
فریبنے کہا کہ بادشاہ کا دل جو باطل کیطرف متوجہ تہا وہ میری بات سے درشت تر تھا اور تقریر حق البتہ درشت ہوتی ہے کہ سرور عالم نے
فرمایا الحق مر کیپس یہ تلخی میری بات کی کہ ترجمہ حدیث شریف کا ہی اسی تلخ نہ جانا چاہیئے اور نفوس راست بین تلخی حق کو نبات و انگبین سے
شیرین تر سمجھتے ہین اور میری اسبات کو دلیری اور درشت گوئی پر حمل نفرمایئے کہ یہ درشتی اور صاف گوئی میرے دونو مددونکو
شامل ہے اول یہ کہ استغاثہ کے سننے سے مظلومونکو خبر سنوائی حاصل ہوتی ہی اور کدورت اور غبار ظلم اونکے دلونسے دور ہوتا ہی پس بہتر
یہ ہے کہ جو رطب و یابس میرے دلمین ہے، وہ سب بادشاہ پر ظاہر کردون تا بادشاہ کو غیبت و حضور میرا یکسان ہو جاوے دوسرے یہ چاہتا ہون
کہ عقل رہنما اور رہنمای جہان آپ بادشاہ کا حاکم اس قضیہ کا ہو کہ جاری کرنا حکم کا مظلوم کے حال سننے کے بعد ہوتا ہی اسلیئے ضرور پڑا ہی کہ صورت
اپنے درد کی طبیب علالت بادشاہ ہی سو بسو ظاہر کردون بادشاہ نے کہا کہ تو نے جو کہا سو صحیح ہے لیکن تیری مخلصی اس بحر غرقاب سے یہ محض میری
عنایت ہے اور بعد حکم سیاست کی رہائی دینا ورطۂ ہلاکت سے شائع ترین احسانونکا اور کامل ترین انعامونکا ہی فریبنے کہا کہ میں تمام عمر
بادشاہ کے الطاف کا شکر ادا نہیں کر سکتا ہون مدتون عہدہ مکارم شاہنشاہی سے باہر نہین آسکتا ہون اور یہہ
سچ ہے کہ بعد اجرائے حکم عقوبت پھر عفو کرنا سب مجتمع نہیں ترجیح رکہتا ہے کہ یہ نعمت سبب ہے حفاظت جان کل اور عکس اسکا بھی خالی فائدہ سے
نہتا کہ دولت شہادت حاصل ہوتی ہی لیکن پہلے بادشاہ کیطرف سے خاطر جمع رکھہ اور اب البتہ اندیشہ پیدا ہوا ہی مگر میں اسوقت
جو عرض کرتا ہون اسواسطے نہین ہے کہ معاذ اللہ بادشاہ پر خطا ثابت کرتا ہون بلکہ جانتا ہون کہ فعل حکیم خالی حکمت سے نہین ہوتا
ہے مگر البتہ یہ جانتا ہون کہ شہریار کی تدبیر سے باب حسد کا مسدود ہو جاوے چونکہ کوئی گل فضل و ہنر کا بیخار حسد نہین ہوتا ہی اگر
بادشاہ عالم پناہ اسکا سد باب فرمائیگا تو آیندہ بہت سے مفاسد سلطنت بیراہ پائینگے کاموں نے کہا کہ دشمنون کے حسد سے اور مفسدونکی مکر سے
کیا باک ہی کہ سخن دروغکو فروغ نہیں ہوتا ہے اور حیلہ بے ہنر ونکا ہنرمندونکی مقابلی مین ہمیشہ بے حقیقت رہا ہے اور حاسدونکے
گہٹانے سے رونق خردمندونکی نہین گہٹتی ہے اور بدگوہرونکی عیب لگانے سے مرد پاک کا دامن آلودہ نہین ہوتا ہی نظم گر بدی گفتند دشمن دون را کے
دشمن دون باکے نیست ٭ من نہ آنستم کہ او مرتبہ زر شکنند ٭ طعن خفاش کجا رونق خورشید برد ٭ سنگ بد اصل کجا قیمت گوہر شکند ٭
اور تو اسکے بعد حاسدونکے فتنون سے بیخوف رہ کہ مجہے حقیقتاً انکی قول غرض آمیز کی خوب معلوم ہو چکی ہے اور اسکے سد باب مین جو
تدبیر مناسب کہ بصلاح تیرے قرار پائیگی اوسمین اہتمام تمام عمل مین آئیگا فریبنے کہا کہ جب سبطر جیسے عاجز آئین گے تو وہ بیشرم
یہ کہینگے کہ عقوبت کا حکم فرمایا تو نے اسلیئے فریبنے کے دل مین وحشت حادث ہوتی ہے اور جبکہ الہکار متوحش ہوتا ہی

Marfat.com

تو انجام اسکا بیشتر فساد کیطرح رجوع کرتا ہے اور اوسکے دماغ مین نخوت بھی بڑھ گئی اسبب یہ ہے کہ نیری عنایت پہلے سے
بھی اب اوسپر زیادہ ہوتی ہے اس صورتمین وہ مغرور اور بدگمان ہی اور کارندی بدگمانیہ عاقل اعتماد نہین کرتے ہین مصرعہ لمولفہ
اوس سے غفلت ایلہی ہے جسکو آزردہ کیا ۔ اس حیلی سی شہریار کے مزاج مین دخل پاوینگے اور غالب ہے کہ اسصورتمین بادشاہی مجسی
بدگمان ہو اور حق بھی یہی ہے کہ بندہ خطا دیدہ سی بادشاہ کو نڈر رہنا نچاہیئے یا اوس شخص سی کہ اوج منزلت سے گر کے پایہ معزولی مین مبتلا
ہوا ہو یا ایسا شخص کہ کم رتبہ ہوا اور اب بادشاہ اسی رتبہ عالی پر تقدم بخشی یہ سب صورتین امرا اور وزرا کی توحش اور بد باطنی کی ہین
اور بادشاہ کو ایسی لوگونسی غافل رہنا مناسب نہین ہے کامجو نے کہا کہ علاج اس واقعہ کا کیونکر کیا چاہیئے اور دروازہ انکی دخل فسادی
کا کس تدبیر سے بند کرنا چاہیئے فریبنے جواب دیا کہ تدبیر اوسکی یہ ہی کہ اگر مخدوم کے دلمین ملازم کیطرف سی کچھ کراہیت آئی تو اوسکے تصور کے
لایق اور مناسب اوسکے حال کے اوسی گوشمالی دی اس صورتمین شک اوسکا زایل ہو جائیگا اور یہ سمجھیگا کہ باوجود قدرت کے مخدوم نے
دانستہ درگذر کی کہ اندکے زجر پر کفایت کی اتنی معلوم ہوا کہ بس اتنا ہی غبار تھا کہ جسکی چشم نمائی ہو چکی آیندہ گنجایش اندیشہ
خوفناک کی نرہی اور دوسرے اس عادت کو اتنا ظاہر کرے کہ لوگ یقین جانین کہ بادشاہ تربیت نمام پر کبھی التفات نہین فرماتا
ہے اس صورتمین ملازم خوف بلا سے دلکو فارغ کرینگے شیر نے پوچھا کہ بدگمانی اور بیدلی چاکرونکی کتنی صورتمین ہوتی ہے
جواب دیا کہ تین صورتون مین ایک یہ ہی مخدوم کے الطاف مین آگے سی اب کمی پائی جاے دوسرے یہ کہ بسبب کم توجہی رئیس کے دشمن
اوسپر غلبہ کرے اور رئیس کو جنبہ اوسکے دشمن کا منظور ہو تیسرے یہ کہ مال واسباب جو جمع کیا ہو مخدوم کی ایسی بے التفاتی سے وہ
برباد ہو جائے اور مخدوم اوسکا تدارک بھی کچھ نکرے کامجو نے کہا کہ اسکا تدارک کسطرح کیا چاہیئے فریبنے کہا کہ اسکی تدبیر یہ ہے
کہ مخدوم کی رضامندی حاصل ہو اور اوسکا اعتماد پھر از سر نو تازہ ہو اور جاہ رفتہ ہاتھ آئے اور جو دشمن کہ غالب ہوئے ہین وہ
گوشمال پاوین اور مال کہ تلف ہوتا ہے پھر ہاتھ آئے یا رئیس اپنی پاس سے عنایت کرے کیونکہ ہر چیز کا عوض جانکے سوا سلاطین
پر آسان ہی جبکہ رئیس نے تدارک ملازم کے حال کا فرمایا اوسوقت ضرور رضامندی حاصل ہو گی لیکن اوسطرح پر الطاف کرے
کہ ملازم کو امید غالب ہو کہ اب تمام عمر بادشاہ مجھی معذور رکھیگا اور بار دگر کبھی تسکنجہ بلا مین نہ کھینچیگا لیکن منبکے حق مین اگر یہ سب
صورتین حاصل بھی ہون تو بھی غلام امیدوار اسکا ہی کہ بادشاہ مجھی مطلق العنان چھوڑ دے کہ اس بیباکی مین آزادانہ امین اور
فارغ البال پھرون اور بطیفہ دعا دونا کا صدق عقیدت سے جناب آلہی مین ادا کرتا رہون شیر نے کہا کہ تو ایسا رفیق نہین ہے کہ
تیری حقمین کسیکی بات سماعت کیجائیگی تجھے مینے حقیقت مین پہچانا ہے کہ رنج مین تو صفت صبر سی موصوف ہی اور نعمت مین
ادائے شکر سے معروف اور جو کچھ کہ فتوت اور مروت کے خلاف ہی تو اوسکو مکروہ جانتا ہی اور غایت دیانت اور امانت سی احکام بادشاہی
بجالاتا ہی پس تو قوی دل رہ کہ مین تجکو بوجہ احسن پہچان چکا ہون اور اسکے بعد دشمن کی بات تیرے حق مین زنہار شرف

Marfat.com

قبول بنائیگی اور جو رنگ آمیزی دشمن کی تیرے حق مین ہمارے پیش نظر آئیگی وہ دست رد پائیگی بیت زین پس نخلان فتنہ انگیز
حسود + درباره دوستان نخواهیم شنود + فریبنے کہا کہ شہریار نے اسقدر دلنوازی فرمائے کہ اب بہر صورت اطمینان
کلی خانزاد کا ہوا یہ عرض کیا اور اسدن سے اپنے کام مین سرگرم ہوا اور ہر روز اوسکا پادشاہ کے نزدیک مرتبہ بڑھتا
جاتا تھا حتی کہ دفور صلاح سے محل اعتماد کلی ہوا اور محرم سرار ملکی اور مالی اور بلکہ خود بمنزلہ مالک الملک کے ہوا بیت نہاں
بدانگونہ شد سربلند + کہ از آسمان سایہ برتر فگند + یہ ہے داستان بادشاہونکی کہ جب انمین اور فرمانبردار رعیت مین خلاف حائل
ہوتا ہے اور بعد اظہار کراہت پھر بمقام رضا اور ملایمت ہاتھ آتا ہے اور عاقل کو اشتباہ نرہے کہ اشالون اور حکایتون کے لانے
مین بہت سے فائدہ ہین اور جو کوئی کہ تائید آسمانی سے مخصوص اور سعادت سرمدی سے امداد کیا جاتا ہے اوسکی تمام ہمت اساس
حکما اور کشف اندوز علما پر مصروف رہتی ہے اور طبیبان دارالشفاے طریقت سے معجون مفرح غم تراش طلب کرنے
رہتے ہین یا برکت سے معالجات حکماے روحانی کے علت خطرآمیز جہالت و نادانی سے صحت پائین نظم دارے تربیت از پیر
طریقت بستان + کادمی را بتر از علت نادانی نیست + بہر چند پری چہرہ و زیبا باشد + نتوان دید در آئینہ کہ نورانی نیست
عابد و زاہد و صوفی ہمہ اطفال رہ اند + مرد اگر ہست بجز عالم ربانی نیست باب سوان جزای اعمال ہین بطریق
مکافات کے رائے دلشلیم نے از روی تعظیم حکیم کو دعا دی اور کہا کہ سنی مینے داستان عربیہ اور کامجوکی کہ
وہ مثل ہے مخصوص خردمندونکے واسطے کہ خود بادشاہ ہونمین اور اونکے ملازمتمین واقع ہو از راہ خلاف اور خیانت اور
عقوبت کے اور پھر نامخدوم کا اوسے مزید عنایت کے ساتھ اور مردم امین کی عقیدت کا زیادہ ہونا اور کفایت کرنا نظام
ملک کے واسطے اور علو نکرنا باطل کیطرف اور اعتراف کرنا سخن حق اور صواب کا چونکہ فوایدِ اس حکایت کے حد حساب سے باہر ہین
اسکو سنکے تسکین پائی مینے اب بیان فرہاد استان اون شخصونکی کہ اپنے صیانت حال اور رعایت نفس کیواسطے ابدا
اور ونکی روا رکھتے ہین اور غیرونکی مضرت سے باز نرہے کے فائدہ اپنا غیرون کے ضرر مین ڈھونڈتے ہین اور نصیحت خردمندونکی
نہین سنتے ہین اور آخر کو اپنے کردار کے تنداوسکی پاداش مین گرفتار ہوتے ہین حکیم نے فرمایا کہ غیر کی ایذا کا ارادہ نہین کرتے
ہین مگر وہ جاہل کہ میان نور و ظلمت اور خیر و شر اور فائدہ نفع اور غائلہ ضرر مین فرق نہین کر سکتے ہین اور ورطہ جہالت
سے صحراے ضلالت مین اور عواقب اعمال سے غافل رہتے ہین اور اونکی نظر حقیقت امور سے قاصر رہتی ہے اور کنہ مکافاتکو پہنچ نہ
سکتی ہے لیکن وہ لوگ کہ آنکھ جنکی کحل الجواہر توفیق ازل سے منور ہے اور گلشن دل اونکا ریاحین عنایت لم یزلی سے معطر ہے
جو کچھ کہ وہ اپنے واسطے نہین پسند کرتے ہین غیر کے لیئے بھی روا نہین رکھتے ہین لموئفہ بیت جو نہ اپنی پسند ہوای یار
غیر کے بھی یہی پسند کر + اور حکما کا اسپر اتفاق ہے کہ ہر کردار کیواسطے جزا مقرر ہے اور اگر اوسکی جزا مین تاخیر ہو تو مغرور نہ ہونا چاہیئے

Marfat.com

کہ بفحوای یُمْلِیْ وَلَا یُمْهِلُ یعنے اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے اور چھوڑ نہین دیتا ہے شاید کہ مہلت ہو لیکن بالکل اہمال نہوگا اگر مہلت
دو سہ روز ہوئی تو کیا مگر یہ خیال نہ کرنا کہ سزا اور جزا نہ ملیگی یہ باطل ہے کہ جو تخم مزرع عمل مین بویا جائیگا بہت دن نہ گزرین گے کہ
اوسے کاٹنا پڑیگا پس جو کوئی طلبگار نیکی کا ہو چاہیئے کہ سوائے تخم نیکی اور کچھہ نہ بوئیے اور کوئی اگر چاہے کہ اپنے بدکردار یکو بکراور
تلبیس سے پوشیدہ کری اور فریب اور شعبدہ یکو نیک کاروں کے لباس مین جلوہ دے یہانتک کہ لوگ اوسکی ثنا کرین اور ذکر اوس کے
محامد کا اقطار آفاق مین اتنا دائر ہو کہ دور و نزدیک کو پہنچے بالفرض اگر یہ بھی ہوا تو بھی اس سیلے سے وہ فعل اُسکا نیکی سے بدلا نجائیگا
اور ثمرات خبث باطن اور ناپاکی اوسکے دل سے ہرگز زائل نہوگی مثلاً دہقان بیخ انداراین کی زمین مین ڈالے اور
خاک کے تلے چھپائے اور خیال کرے کہ بیننے نیشکر بوئی ہے اور اعتقاد کرے کہ نیشکر ہی پیدا ہوگی تو یہ خیال باطل اوسکا
محض نادانی ہے وہی انداراین کہ جو بویا ہے برگ و بار لائیگا جو شخص کہ حقیقت مکافات کو سمجھیگا اور شرائط مَنْ یَعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ نے جبکہ دل مین سرایت کی ہوگی بدی سے کنارہ کرکے نیکی کیطرف آئیگا
اور شرمساری اور دل آزاری سے توبہ کرکے راہ شفقت اور مرحمت کی اختیار کریگا چنانچہ مثال اس کلمات کی داستان
شیر صف شکن اور مرد تیر افگن کی بہت خوب ہے رائے دانشلیم نے پوچھا کہ یہ کیونکر ہے **حکایت** کہا کہتے ہین کہ ولایت
حلب مین ایک جنگل تھا کہ اوسمین مرغزار کی کثرت تھی اور اوسمین ایک شیر تھا ہزبر چنگ پیل تن کہ بہرام فلک گور کی مانند اوسکا
شکار تھا اور شیر سپہر نے اوسکے شکوہ باصولت سے مانند گاؤ زمین کے تحت الثری مین قرار پکڑا تھا ہمیشہ وہ
شیر جانورونکی خونریزی مین سرگرم تھا اور کبھی اس سے ندامت نہ کرتا تھا ایک سیہ گوش نے کہ اسکا ملازم تھا جبکہ صورتحال
اس منوال پر دیکھی نتیجہ ستمگاری اور ثمرہ خونخواری سے ڈرا اور اس وعید سے مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا فَهُوَ ظَالِمٌ یعنی جسنے کہ
مدد کی ظالم کی پس وہ شخص بھی ظالم ہوا اندیشہ کیا کہ ایسے ظالم کی صحبت کا ترک کرنا بہتر ہے **بیت** بترس از صحبت آنکس کہ خلقے
بیازارد بہ آتش ہر کہ نزدیک بیم سوختن دارد پس اس لشکر مین ایک گوشہ صحرا کی طرف گیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک موش جہاندیدہ تمام
سے بیخ ایک درخت کی کاٹ رہا ہے اور دندان ارہ صفت سے اجزا اُس بیخ کے جدا کر رہا ہے اور وہ درخت زبان
حال سے کہتا ہے کہ ای ستمگار دل آزار کسواسطے تیشہ آزار سے بنیاد میرے حیات کی برباد کرتا ہے اور میرا رشتہ جان کہ
عبارت ہے رگ و ریشہ سے تیغ بیداد سے قطع کرتا ہے اور مخلوقات کو میرے سایہ کی رحمت سے اور میوہ کی منفعت سے محروم رکھتا ہے
بیت مکن بدی کہ بدی را جزا بدی باشد بہ کیش اہل مروت بدی روی باشد ۔ موش نے درخت کی زاری پر التفات
نہ کیا اور اسی جفاکاری پر کہ جو تہا سرگرم رہا ناگاہ ایک مار سیاہ کمین گاہ سے نکلا اور ایکدم مین موش کو نگل گیا
سیہ گوش نے یہ صورت تجربہ کے مشاہدہ کی اور جانا کہ آزار دینے والا جلد سزا پاتا ہے اور بونے والا خار کا گل مراد

Marfat.com

کا نہین چنتا ہے بدی کرکے نیکی کی طمع رکھنا محض خیال خام ہی کہ جزا بدیکی بد ہے اوسی حال مین کہ سانپ موش کے کہانیسے فارغ
ہوکے ایکدرخت کے سایہ مین کنڈلی مارکے بیٹھا تہا کہ خارپشت آپہونچا اور سانپ کے دم منھہ مین پکڑکے اپنا سر اپنے پیرون مین
چھپالیا سانپ نے نہایت اضطراب سے اپنا سر خارپشت پر یہانتک ماراکہ لوک خارسی تمام سر وہین اوسکا مشبک ہوکے
مُردار ہوگیا سیاہ گوش نے ورق اعتبار سی ایک فصل اور مشاہدہ کی خارپشت کوہ کیطرف روانہ ہوا سیاہ گوش متر صد
خارپشت کے حال کا تہا کہ یہ کیا کیفر اپنے کردار کی پاتا ہے کہ ناگاہ ایک روباہ گرسنہ پیدا ہوئی خارپشت کہ اوسکا
لقمہ تھا چاہا کہ کام اسکا تمام کرے لیکن خارپشت اپنا سر اپنے پیرونمین چھپاکر بیٹھ رہا روباہ نے تصور کیا کہ حیلے کی سوا
کشود کار مشکل ہے خارپشت کو پس پشت اولٹ کی اوسیکے شکم پر پیشاب کیا خارپشت سمجھا کہ مینھہ برستا ہے اپنا سر پیرونسے
باہر نکالا روباہ نے جست کی اور اوسکا حلق پکڑکے سر کو تن سی جدا کرکے کہالیا سوا ے پوست اور استخوان اور پیرون کے
سوا کچھہ باقی نرہا ہنوز روباہ کو فراغت کلی اس سے حاصل نہوئی تہی کہ ایک سگ جہندہ گرگ روندھکی مانند پیدا ہوا اور روباہ
کو ٹکڑے کرڈالا سیاہ گوش کو اس عجائب کے دیکھنے سے کہ دلیل روشن بنی تحقیق مکافات ہین یقین واثق اور بہی بڑہا اور منتظر
اسکے حال کا تہا کہ نہانخانہ قضا سے کیا سزا اسکی ہوتی ہے کہ جان بیگناہ کی اسکے ظلم سی برباد ہوئی کہ بیک ناگاہ ایک پلنگ کو
دیکھا کہ گوشہ بیشہ سی باہر آیا اور ایک جست مین کام سگ کا تمام کیا قضارا پلنگ کمینگاہ صیاد سے بچکی آیا تہا اور شکار اس کتے کا
کیا تہا کہ وہی صیاد تیر اور کمان ہاتھہ مین لیکے تعاقب مین اسکے چلا آیا تہا کہ پلنگ جسوقت مشغول سگ کا تہا ایک خدنگ دلدوز
کمانکی زہ سے آشنا کرکے ایسا راست اوسکی پہینکا کہ جانب چپ بیٹھا اور جانب راست سے نکل گیا **بیت** فلک گفتہ
خوش است آن قبضہ و شست بہ زمین گفت آفرین باد ابران دست بہ **ایضاً لمؤلفہ** کمان وہ کہ کمان سپہر سے بہتر ہے
وہ تیر جسپر کہ تیر شہاب بہی کہتر ہے وہ شست جسپر کہ بہرام آسمان ہو حمل ہے وہ روز جسپر ہے کہ رستم کی داستان باطل ہے ہنوز
پلنگ کے تن سی روح نے مفارقت نکی نہی کہ صیاد سبکدستی سے اوسکا پوست از سر تا پا کہینچ کے چاہتا ہے کہ روانہ ہوا کہ ایک سوار
شمشیر بدست اوسجگہ پہنچا اور وہ پوست پلنگ کا کہ نہایت نقش دار اور رنگین تہا بلند کرکے صیاد سے طلب کیا اوسنے انکار کیا
آخر نوبت مخاصمی سی مقاتلے کو پہنچی اثنای حرب و ضرب مین سوار نے تلوار گردن صیاد پر لگائی کہ مانند خیار تر کی دو ٹکڑی ہوگئی
اور پوست پلنگ کا ہاتھہ مین لیکے روانہ ہوا ہنوز سو گام نگیا تہا کہ گہوڑے نے ٹہوکر لی سوار زمین پر گر پڑا اور گردن ٹوٹ گئی
اور کام اسکا بہی تمام ہوا القصہ زمانے نے دو ساعت بہی کسیکو مہلت ندی کہ ہر ایک اپنی جزاے عمل کو پہنچا **بموجب مصرعہ**
مولف کہ بس دم راست کرنیکی زمانے نے ندی فرصت ہ سیاہ گوش نے یہ سب ماجرا دیکھا اور بیقین واثق ہوا کہ جزا اعمال
کی اگر ایک ذرہ بہی ہو تو بیچے پہنچے نہین رہتی ہے اوسیدم شیر کے پاس آکے اجازت چاہی کہ اس بیشے سے مجہے ہجرت واجب ہے

Marfat.com

شیر نے کہا کہ بدولت میرے آسائش پاتا ہی اور خوان احسان سے بہرہ مند ہوتا ہی پھر جانیکا سبب اس منزل سے کیا ہے اور خدمت
قدیم کو ترک کرنیکا کونسی چیز باعث ہوتی ہی سیہ گوش نے جواب دیا کہ ای شہریار مجھے ایک تصور بند ہا ہی کہ اوسکے چھپانے مین اندیشہ
ہے کہ دل موم کی مانند حرارت خیال سے گداختہ ہوجائی اور اوسکے کہنے مین اندیشہ سر کے جانیکا موجود ہی چنانچہ یہ شعر مشہور غافل
غافل کا حسب حال میرے ہے بیت جو ہم خاموش ہتے ہین تو دم کتا ہی ای غافل ۔ کلیجہ منھ کو آتا ہی اگر فریاد کرتا ہون ۔ اگر بادشاہ
عہد مضبوط فرملئے کہ اوسکے ٹوٹنے کا کسی طرح شک نہو تو مین راز دل اور صورت حال راست براست عرض کردون شیر نے
اوسے اپنے زینہار مین لیا اور امان دی اور اوس عہد کو سوگند سے موکد کیا سیہ گوش نے کہا کہ مین دیکھتا ہون کہ
نیت تیری خلق کی امنیت سے بالکل اوٹھ گئی اور عنان قدرت بیگانہ ہونیکی اور اکیطرف پھری ہے کہ دل عالم کا
تیری جفا سے زخمی ہے اور سینہ داغ جفا سے مجروح لازم ہی کہ ترس اس ستم کا کرے اور ہول قیامت سے ڈرے اور مین اس صورت سے ترسان
ہون کہ کوئی بلای آسمانی متوجہ اس سلطنت کی نہو کہ چارہ اوسکا بجز ندامت کے کچھ نہو سکے شیر نے کہا اوس سے اوسیوقت
عہد کیا تہا اسلئے سخن سخت کا متحمل ہوا اور کہا کہ تجھپر کوئی ستم نہین ہوا ہے تجھے اور کسکے قصہ سے کیا کام سیہ گوش نے کہا کہ اسکی
دو وجہین ہین کہ اوس سے بیقرار ہون ایک یہ کہ کوئی صاحبدل قوت ظلم دیکھنے کی اور طاقت مظلوم کے نالے سننے کی نہین کہتا ہی
دوسرے یہ کہ مبادا شومی اس افعال کے تجھے پہنچے اور مین بہی تیری مصاحبت کے سبب سے آتش عقوبت مین جل جاؤن شیر نے
کہا کہ تو نے شامت فعل بد کی کہانے جانے اور برکت عمل نیک کی کس سے سنی ہے سیہ گوش نے جواب دیا کہ خوشبو گلزار خرد کی جسکے مشام جان
تک پہنچی ہی وہ جانتا ہے کہ جو شخص تخم آزار بوئیگا سوائے ثمرہ مضرت اور پھل نپائیگا اور جو کوئی کہ درخت نفع کا لگائیگا میوہ
آسائش کا کھائیگا یہ جہان کہ دار مکافات ہے اسے پہاڑ سے تشبیہ ہی کہ جو نیک و بد کوئی پہاڑ پر بآواز بلند کہتا ہی وہی جواب
اسکی صدا سے اوسی پہ پہنچتا ہے مثنوی مولانا علیہ الرحمۃ این جہان کوہ است و فعل ما ندا ۔ سوی ما آید ندا ہا را صدا ۔ گر چہ دیوار فگند سایہ دراز ۔ باز گردد سوی او آن سایہ باز ۔ اور اسنے آج عین الیقین سے مشاہدہ کیا ہی کہ مکافات عمل کی خالی نہین جاتی ہی اوسکی بعد مونس اور
سانپ اور خار پشت اور روباہ اور سگ اور پلنگ اور صیاد اور سوار کا جسطرح کہ دیکھا تہا سو سب بیان کیا کہ ای بادشاہ مونس نے
بیخ درخت کا کاٹی طعمہ مار کا ہوا اور مار نے کہ مونس کو آزار پہنچایا خار پشت کی بلا مین پڑا اور خار پشت نے کہ مار کو مارا دام حیلہ
روباہ مین گرفتار ہوا اور روباہ نے کہ ناحق خونریزی کی سگ نے مغز اوسکا خاک مین ملایا اور سگ اوس بیداد سبب سے پلنگ کے
شکنجہ پنجہ مین کہینچا گیا اور پلنگ اوسکی شامت ابدا سی نشانہ تیر صیاد ہوا اور صیاد اپنے کیفر کردار مین سوار کے ہاتھ سے مارا گیا
اور سوار خون ناحق کی شامت سے وبختہ اور گردن شکستہ ہوا ای بادشاہ فعل ان سبکا جدا جدا ظلم تہا جزا مین ہر مضرت کے ہر ایک
مبتلا ہوا پس بدلسی بخوف ہونا اور بد دلسی کنارہ کرنا عاقلونکو لازم ہی اور کام اپنا صلاح پر لانا اور نیت اچہی کا موثر مصروف رکہنا خردمندون پر واجب ہی

Marfat.com

بیت نخستین نشان خرد آن بود ۔ کہ از بد ہمہ عمر ترسان بود ۔ شیر کہ نخوت غرور اد شوکت قہر مین غلبہ رکہتا تھا سیاہ
گوش کی نصیحت کو افسانہ سمجھا سیہ گوش نے دیکھا کہ میری نصیحت شیر کی دلپر ایسی ہے جیسا کہ چیونٹی فولاد پر دانت مارے اور اوس کے
سینے پر اتنا اثر کہنی ہے جیسا کہ نوک خار جوشن خارا پر بیت ناسنج سر کوہ پر تیغ کا کیا اثر ۔ رگ سنگ مین کیا چبھی نیشتر ۔
سیہ گوش یہ سمجھا اور شیر کو چھوڑ کے ایک گوشہ جنگل کو روانہ ہوا اور جا کے ایک ہجوم خارستان مین چھپ رہا شیر بھی اسکے
پیچھے روانہ ہوا اور اوسپر سے گذر کے ایکطرف چلا آگے بڑھ کے دیکھتا کیا ہے کہ دو آہو تیرے قضا صحرا مین چر رہے
ہین اور یا اونکی نگہبانونکے طور سی اونکے حال پر متوجہ ہے شیر نے ارادہ کیا کہ آہو بچونکو شکار کرے ہرنی چلائی کہ ای
بادشاہ صید کرنا میری ان دو نور دیدہ نکا عبث ہے کہ انکے کھانیسے تیرا کچھ کام نہ نکلے گا کیون میری آنکھونکو فراق مین ان
نور دیدہ نکا رولاتا ہے اور میرا دل ان جگر گوشونکی آتش ہجر سے کباب کرتا ہے آخر تیرے بھی دو فرزند ہین اونسی درد
کہ سبب اونکا بھی یہی حال ہو جیسی وہ نکر کہ اپنے اوپر پسند نکری کسنے کیا کہ بنایا اور یہ شعر مولف کا کہ تنبیہ الغافلین ہے بیت
ہے آہ بیکسانکی رسائی خدا تلک ۔ چڑھ جائیے فلک پہ دلا اس کمند سے ۔ ہرچند ہرنی نے اسطرح داد بیداد کی مگر شیر کب اسکی
بات سنتا تہا اور اپنی ارادہ مین جیسا کہ تہا ویسا ہی مصروف رہا اور وہان صیاد نے شیر کے بچونکی واسطے دام لگایا تہا ادہر تو
شیر نے ہرنی کے بچونکا شکار کیا اور ادہر دونون بچے شیر کے دام صیاد مین گرفتار ہوئے صیاد نے شمشیر ران سی سر ان دونونکا کاٹ کے
اور پوست کہینچ کے راہ اپنی لی سچ یہ ہے کہ وہ شخص دشمن اپنی خاندانکا ہے جو اور کے خاندانسی بدی کرتا ہے بقول سعدی علیہ الرحمۃ
بیت مگر دشمن خاندان خودی ۔ کہ بلخاندانہا پسندی بدی ۔ ہرنی ہلاکت بچونکی دیکھکر دیوانہ وار ہر طرف دوڑتی پھرتی تہی
کہ ناگاہ وہی سیہ گوش پہنچا اور کیفیت حال سی مطلع ہوکر ہرنی کی زاری پر زار زار رویا اور ہرنی کی تسلی کرتا تھا کہ صبر کر کہ
تھوڑیسی عرصی مین یہ ظالم سزا پائیگا بیت شمع پروانہ را بسوخت ولے ۔ زود پریان شود بروغن خویش ۔ اور شیر کہ ادہر شکم سیر ہوکر
اپنے مسکن کو پہنچا دیکھا کہ دونون بچے اوسکے سر بریدہ اور پوست کشیدہ پڑے ہین نالہ و فریاد کو قبہ آسمان تک پہنچایا غرضکہ اس
درجہ جوش و فغان دردناک کیا کہ وحوش اوس بیشہ کے وحشت مین پڑے ہمسایہ اوسکے ایک شغال رہتا تھا کہ دامن کو
تعلقات دنیا سے کہینچا تہا اور تکیہ مَنْ قَنَعَ لَمْ یَسْتَغْنِ قَطُّ کا لوح توکل سی پڑہا تھا بیت نارس ہمیان توکل شدہ ۔
جنمہ بصحرا قناعت زدہ ۔ وہ برہم تعزیت شیر کے پاس آیا اور کہا کہ موجب اس فریاد و فغان کا کیا ہی شیر نے صورت حال بیان کی
یہہ شعر مولف کا پڑہا بیت آتش غم سے پہک گیا ہیہات ۔ دل کی حالت کباب کی سی ہے ۔ شغال نے کہا کہ صبر کر کہ گلشن
عالم مین کسی مشام نے بے بوی زکام بوی وفا نہین سونگہی ہی اور کسی منہ نے ساقی ایام سی شراب حیات بیجاشنی جراحت نہین چکہی ہے
کیا یہ شعر مولف کا تو نے نہین سنا ہی بیت مثل حباب آنکھ جو کہولی تو کیا کہلا ۔ بنیاد کچہہ نہیں ہے جہان خراب کی ایضاً

Marfat.com

نظم فارسی از دہر جفا پیشہ وفائے نتوان یافت وز گردش ایام صفائے نتوان یافت ؛ زخم دل مجروح جگر سوختگان را ؛ مرہم نہ تراز صبر دوائے نتوان یافت ؛ بیتاب ہوا اسا ہوش پکڑا ور گوش پیدا کر تو دو تین باتین اور نکتے کہ دفتر حکمت سے مینے پڑھے ہین تجسی کہدون کہ حقیقت کاروبار دنیای غدار اُس سے تجھ کو واضح ہو جائے اسی سنکے دریائے باطن شیر کا جوش و خروش سے باز رہا اور سمع قبول سے متوجہ نصائح شغال ہوا شغال نے سخن دلپذیر آغاز کیا کہ ای بادشاہ ہر ابتدا کے واسطے انتہا مقرر ہے اور ہر آغاز کے واسطے انجام مقدر جیکہ مدت عمر کی تمام ہوتی ہے اور ہنگام اجل آ پہنچتا ہے بحکم اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ہ کے ایک چشم زدن کی فرصت نہیں ملتی ہے کیا خوب مولف نے کہا ہی بیت زبان چلتی ہی گویا آج کچھ ذکر خدا کرلے ؛ اجل آئے تو پھر ہرگز ندیگی باتکی فرصت اور عوض ہر غم کے شادی کی امید رکھنا چاہیئے اور بعد ہر سوز کے توقع ساز کی رکھنا مناسب ہے بیت سالہا دل چون صبا طوف ریاض ؛ ہر کرد ہ در فضائے او گلے گریافت ہیچ ؛ نیافت ؛ ہر حالین قضائے یزدانی پر راضی ہونا چاہیئے اور جزع اور فزع کہ کچھ فائدہ نہیں کہتا ہی توقف نہین ڈالنا چاہیئے ؛ بیت جان سپر کن چرا کہ تیر قضا ؛ یک سر مو خطا نخواہد کرد ؛ شیر نے کہا کہ یہ بلا میرے بچونکو کہانسی پہنچی کہ بموجب مولف کیحالت مجھپر طاری ہے بیت پڑے سایہ جو میرا مرغ آتش خوار جلجائے ؛ سمندر میرے سوز دل کے آگے پانی پانی ہے ؛ شغال نے کہا کہ یہ تجہی سے تجکو پہنچی ہے کیونکہ جو کچھ کہ تیرا انداز قضا نے تجسی کیا ہے اوسیکا عوض ہے کہ تیرے تیر ظلم نے دلدوزی مظلومونکی اس سے پہلے کی تہی پس یہ مکافات تیرے عمل کی ہے کہ تیری طرف منھ لائی ہی کَمَا تُدِيْنُ تُدَانُ اور یہ شعر گویا تیری حسب حال ہے بیت خدا کو بھول گیا محو خود پرستی ہے ؛ تو اور کام مین بہی موت تجھپہ ہستی ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ جیسا عمل کریگا جزا پائیگا اور بہت قریب ہے، تیرا قصہ ہیزم فروش سے کہ وہ کہتا تہا کہ یہ آتش کہان سے میری انبار ہیزم مین پڑی شیر نے پوچھا کہ قصہ اوسکا کسطرح پر ہے حکایت ہیزم فروش ظالم کہا کہتے ہین کہ زمانہ پیشین مین ایک ستمگار رہتا کہ ہیزم درویشونکی کمال ستم سے مول لیتا تہا اور نہایت درجے قیمت کم کرتا تہا سو وہ بہی بہزار دشواری دیتا تہا اور زمستان مین تو نگرون کے ہاتھ دو چند اور چہار چند کو بیچتا تہا درویش اوسکے ستم سے از بس تنگ اور تونگر اوسکے جفای گران فروشی سے ضیق مین تھے اور سب یہ شعر گویا کا تکرار کرتے تھے بیت اوس ستمگر کے ستم سے گہر جو ہے غمخانہ ہے ؛ خانہ عیش آگے جو تہا اب وہ ماتم خانہ ہے ؛ ایکدن ہیزم ایک درویش کی بزور چھین لی اور آدہی قیمت مقرر کرکے وہ بہی ندی درویش نے دست دعا آسمانکی طرف اٹھایا اور بے نیاز جانب درگاہ آلہی باخضوع و خشوع لایا بیت المولفہ حذر واجب ہے، ظالم تجکو مظلومونکی رونے سے ؛ بہلا کیا حاصل اپنی بستی کے عالم کے ڈبونے سے ؛ اس حال مین ایک صاحبدل پہنچا اور اوسکے ظلم پر واقف ہوکے زبان ملامت اُس ظالم پر کہولی اور یہ شعر گویا

ب ۱۰ لہ ترجمہ جب آئی ہے اجل ادنکی نہین تاخیر سکتی ہے ایکساعت اور نہ تقدیم کرسکتی ہے ۱۲ سہ طوفان بالفتح و بہ ہمنا اور ریاض بالکسر جمع روضہ یعنی باغ فضا بفتح سین و سکون ہمزہ میدان اور فضا اور فرزع بفتح اول و ثانی و سکون ثالث اور رونا ۱۲ سہ ترجمہ جیسا کرے کام ویسا پائیگا ۱۲ سہ ضیق بکسر اول تنگی ۱۲ سہ تضرع اور خشوع بہ لفظ عربی ہم ہے بمعنی نمروی ۱۲ اور زمستان بمعنی جاڑا ۱۲ سہ ظالم بالفتح و بالضم بمعنی ستمگار ۱۲

Marfat.com

پڑھا **بیت** آہِ ضعیف تیر بلا سے زیادہ ہی ۔ پُر زور قوس چرخ سے بھی یہ کبادہ ہے ۔ اور کہا اُن بیچاروں پر کہ سوا درگاہ آلہی کی پناہ نہیں رکھتے ہیں ایسا ظلم نکرا ور یہہ وہ دردمند کہ تمام شب مانند شمع کے سوز دل سے شکبار ی کرتے ہین اون کے حق مین ایسا ستم روا نرکھ غریبون کے خانۂ سینہ کو آسیب بیداد سے ویران نہ بنا اور خون دل یتیمون کا بجائے شراب بعل کہ کل خمار بیہوشی لائے نہ پیئے اور گویا کے اس شعر پر عمل فرما **شعر** جو چاہے رحمت حق عجز کو سعار اپنا ۔ خرید کر کہ نہایت یہ جنس ہے سستی ۔ وہ ستمگر پر غرور اس غریب کی بات کو کب سنتا تھا اور حمیت جاہلیت سے سنھ اپنا پھیر کے کہا کہ جا اے شیخ سر میرا نہ پھرا کہ مین ایسی واہیات نہین سنتا ہون درویش آزردہ دل پھرا اور اپنے گوشے مین جا بیٹھا قضارا اوسی شب آگ انبار ہیزم کو لگی اور اسجگہ سے اوسکے گھر تک پہنچی جمیع مال اور متاع اوسکا خاکستر کر دیا کوئی چیز باقی نرہے وہ بیداد گر بستر نرم سے خاکستر گرم پر بیٹھا اتفاقاً وہی عزیز کہ روز گزشتہ نصیحت کرتا تہا آیا سنا اوسنے کہ وہ ظالم اور اوسکے سب متعلق روتے ہین اور مویہ کرتے ہیں کہ یہ آگ کہان سے ہمارے گھر اور انبار ہیزم میں لگی اُس درویش نے کہا کہ یہ دود دلِ درویشان اور آتش جگر سوختگان ہے کہ تیرے خرمن جمعیت کو جلا دیا بلکہ یقین غالب ہے کہ اسی آگ سے تیرا ذخیرہ آخرت بہی جلجائے **بیت لمولفہ**

دردود نالۂ دل پُر اضطراب سے ۔ برسے گی آگ پانیکی جا اس سحاب سے بد ظالم نے سر جہکا لیا اور اپنے دلمین کہا کہ مقام نصیحت سے نہ درگزرا چاہیئے کہ وہ تخم جفا کہ مینے بویا تہا اُسکا پھل یہی تہا کہ جو مینے پایا اسکے بعد شغال نے شیر سے کہا کہ یہ مثل اسواسطے لایا ہون ہین تا جانے تو کہ یہ جو تیرے فرزندونکو پہنچا یہ بیدلاہی آہو کے بچونکا تو نے جو فریاد اوس پر نکی نہ سنی اور رحم نکیا اب کسواسطے جزع کرتا ہے اور امیدوار ترحم آلہی ہوتا ہے اب لازم ہے کہ تو صبر کر جیسا کہ تیرے ظلم پر اورون نے صبر کیا شیر نے کہا اسبات مین حجت اور بہانہ سے میری خاطر نشان کر شغال نے کہا کہ تیری عمر کتنی ہے شیر نے کہا چالیس برس کی شغال نے کہا کہ اس مدت مین تیری غذا کیا تہی کہا گوشت وحوش اور آدمیونکا شغال نے کہا کہ وہ جانور اور آدمی تو نے چالیس برس کے کہائے اور شکار کیئے اور اُنکی گوشت سے تن پروری کی آیا وہ ماں اور باپ نرکہتے تھے اور اُنکے عزیزون کو سوز مفارقت اور مہاجرت جزع اور فزع بیس ملایا ہوگا اگر پہلے سے عاقبت اندیشی کرتا اور خونریزی سے پرہیز کہتا تو اسوقت مین فرزندون کے درد فراق سے جگر پتہ اکیون کباب ہوتا اگر یہی صفت خونخواری اور سیرت جفاکاری رکہیگا تو آمادہ رہ کہ اس سے بہی زیادہ دیکہیگا جب تک خلق خدا جسکی خاطر سہیگی بوئی آسایشین و امان سوئگہی گا تو اب بہی کچہہ وقت باقی ہے توبہ کر اور اپنا اخلاق رفیق اور مرحمت آراستہ کر اور یچیانے دار و گیر سے کنارہ کر کہ آزار دینے والا منہ راحت کا نہین دیکھتا ہے اور بیداد گر ہرگز مقصد کو نہین پہنچتا ہے شیر نے جبکہ یہ بات سُنی سمجھا کہ بنا جس کلام کی آزار اور ظلم پر ہوتی ہے سوائے ناکامی اوس سے اور نتیجہ حاصل نہین ہوتا ہے اور دلمین کہا کہ بیار عمر جوانی سے متعلق ہے وہ خزان پیری اور ناتوانی سے مبدل ہوئی اور ہر دم راہ فنا مین قدم پڑتا ہی اور سفر دور دراز پیش

Marfat.com

بہتر یہہ ہے کہ فکر زاد معاد کرون اور ترک دل آزاری اور جفا کاری کرکے تھوڑیسی قوت پر قناعت کرون اور بیش وکم کا
غم نکرکے فکر ہست ونیست سے درگذرون بیت لمولفہ کیا انفعال ہوگا اگر کاتب عمل پہ رکھ دینگے میرے سا منے فردین
حساب کی پہ آخر شیر نے گوشت کھانے اور ایذا رسانی سے توبہ کرکے میوہ صحرائی پر قناعت کی شتال کہ مدت سے
نائب اور فقط میوہ صحرائی سے قانع تھا دیکھا کہ شیر ہماری غذا ایک سال کی دس نین کھا گیا مضطرب ہوکر شیر کے پاس آکر
کہا کہ شہریارا اب کیا کام کرتا ہے کہا کہ مین فقط میوہ پر قانع ہون اور ایذا مخلوق سے نائب شغال نے کہا کہ ایسا نہین ہے
بلکہ ایذا مخلوق کی آگے سے بہی زیادہ تر ہے شیر نے کہا کہ مجسے کسیکو کیا ضرر پہنچتا ہی کہ نہ منہ کسیکے خون سے آلودہ کرتا ہون
اور نہ پنجہ کسیکے آزار پر کہولتا ہون شغال نے کہا کہ اپنے حق سے التفات تو باز رہا مگر رزق اور دنکا کہ ایک برس اوس سے بسر کرتے
تھے تو اوسی دس نین کھا لیتا ہے پس روزی جنکی اس سے متعلق ہے وہ یقین ہی کہ جلد ہلاک ہو جائین اور اسکا وبال
تیرے بار گردن پر ہو اور اسی جہان مین مکافات اوسکی تجھی پہنچے اور مجھے ڈر ہے کہ تیرا حال اوس خوک کی طرح نہو کہ جو بوزینے
کے مقابلہ مین ہوا شیر نے پوچھا کہ بیان اوسکا کر حکایت خوک و بوزینہ کہا کہتے ہین کہ ایک بوزینے نے مدد
توفیق نیک سے اپنی قوم کو چہوڑکے اور ترک تعلق کرکے راہ صحرا کی لی اور ایک بیشہ انجیر مین پہنچکے متمکن ہوا اور خیال کیا
کہ ذیحیات کو اکل وشرب سے گزیر نہین ہے اور چونکہ موسم انجیر کا نرہا تو اور غذا ملنا اس صحرا مین معلوم اس سے یہ بہتر ہے کہ اسے
انجیر کا ذخیرہ کیجئے تا غیر موسم مین بے برگ ونوا نہ ہیے اسلیے ہر روز ایک درخت کے انجیر پہلے کہاتا تھا اسکے بعد بالکل
جہاڑ لیتا تہا اور خشک کرکے ایک گوشے مین ذخیرہ کرتا تہا ایک روز موافق قاعدہ مستمرہ کے ایکدرخت پر بیٹھا کچہہ کہاتا
تھا اور ذخیرہ کے لیئے کچھ نیچے گراتا تہا کہ ناگاہ ایک خوک پیدا ہوا اور اوسی درخت کے تلے کہ جسپر بوزینہ چڑہا ہتا
آیا جبکہ بوزینہ کے اوپر نظر پڑی خدا سے پناہ مانگی کہ خوک نے سلام کیا اور کہا کہ مہمان کا بہی کچہہ حق ہے بوزینے نے بہی جواب
مشفقانہ بہ نفاذ دیا مصرعہ مرحبا مرحبا تعال تعال اور کہا کہ اگر پیشتر سے جناب کی تشریف فرمائیکی خبر معلوم ہوتی تو
فراخور حال شکستہ بال کے سامان مہمانی مہیا کر رکہتا اور اب بہی جو کچہہ کہ ہو سکیگا اوسمین دریغ نہوگا خوک نے کہا کہ مین دور سے
آتا ہون اور تشنہا کمال رکہتا ہون جو کچہہ کہ حاضر ہو اسوقت مہربانی کر بوزینے نے اوس درخت کی انجیر گرانے شروع
کیئے خوک بکمال رغبت کہاتا تہا حتی کہ ایک دانہ اوس سخت مین باقی نرہا خوک نے کہا کہ ای عزیز گرامی ہنوز نفس حریص
غذا کی خواہش مین بیقرار ہے درخت دوسرا جہاڑ اور مجہی رہین منت کر بوزینے نے طوعاً وکرہاً دوسرا درخت جہاڑا مگر اوسمین بہی
خوک کی سیری نہوئی اشارہ اور درخت کیطرف کیا بوزینے نے کہا کہ آیا عزیز انصاف ہاتھ سے ندے میرا ایک
مہینے کا قوت تو نے ایکدم مین کہا لیا اب مجہی مقدور نہین ہے کہ زیادہ اس سے متواضع ہون خوک برہم ہوا

Marfat.com

اور کہا کہ ایک مدت یہ جنگل تیرے تصرف مین رہا آج سے میری ملک ہوا تو اب یہانسے راہ لی لبوریئے نے کہا کہ کیسکا گھر چھین لینا
بڑا ظلم ہے خیال جفا کا چھوڑدی کہ ظلم اچھا نہین ہوتا ہے اور آزردہ کرنا مظلومونکا بہت مضرت رکھتا ہے خوک ایسی جو ایسی زیادہ تر
آزردہ ہوا اور کہا کہ ابہی تجھے اس درخت سے نیچے گرا کے سزائی قرار واقعی دیتا ہون یہ کہا اور جست کر کے شاخ درخت پر آیا شاخ
بار خوک سے ٹوٹ گئی اور وہ ایسا سرنگون گرا کہ مہرہ گردن ٹوٹ کے واصل جہنم ہوا ای شیر یہ مثل اسواسطے بیان کی ہے کہ تو بہی اسیطرح
حق غیر ونکا کہاتا ہے جبکہ یہ گروہ غربا بہوک سے مرجائیگا اقربا اور عزیزان کے تمام عمر تجھے بددعا دینگے اور پہلی کام تیرا خلق
آزاری اور خونریزی تھا اور اب حالت زہد مین رزق مظلومونکا غصب کرتا ہے غرضکہ ہر حال مین تیری ہاتھ سے عالم کو آرام
نہین ملتا ہے اور جانورونکو کسیطرح تیری جورسے مخلصی نہین ملتی ہے تیرے ظلم کا وہ حال تہا کہ زہد اور صلاح کا یہ حال ہے سنا ہے
کہ لذت تن پرور لیسی درگذر اور لذت روحانی کی فکر کر **بیت** ایں لذت تن باندہ گر نہ ترا ✻ چہ عیشہاست کہ در ملک جان مہیا نیست
شیر نے جبکہ شغال سے یہ نصایح سنے میوبکو بہی ترک کر کے فقط آب و گیاہ پر قناعت کی اور طاعت خدا مین مشغول ہوا اور کبہی
کبہی ان بینوونکو پڑہتا تہا **نظم** ایدل از نیجہان دل آزار درگذر ✻ وز تنگنای گنبد دوار درگذر ✻ کاجہان نہ لایق اہل
بصیرت است ✻ مردانہ وار از سر ایں کار درگذر ✻ چون میتوان بگلشن روحانیان رسید ✻ سبعی نما ز زین رہ پر خار درگذر ✻ وز بحر
حرص نفس چو غواص شوخ چشم ✻ غوطہ مخور ز گوہر شہوار درگذر ✻ یہ ہی داستان بعضے بدکردارونکی کہ لوگونکو اپنے عذاب مین مبتلا
کرتے رہتے ہین اور عاقبت کا کچہہ اندیشہ نہین کرتے ہین آخر کو اوسیطرح کی بلا مین گرفتار ہوتے ہین کہ جو اورونکے حق مین روا رکہتے ہین خود مبتلا
ہوتے ہین اسکے بعد راہ راست پہچانتے ہین جیسا کہ شیر نے جب تک اپنی جگر گوشونکو آتش بیداد صیاد سے کباب ہوتے نہ دیکھ
لیا خونخواری اور بدکرداری سے دل نہ اوٹھایا اور جب تجربہ اوس سے حاصل ہوا پھر اس عالم غدار سے کنارہ کیا اور اسکی آرایشون بے اصل
کیطرف التفات نکیا اور پھر کسی طرحسے عشوہ اس بیوفائی جادو وش کا خریدار نکیا **بیت** نوشتہ اند بر ایوان جنت الماوے ✻ کہ گرد
عشوۂ دنیا خرید وے بوی ✻ اور جو کہ خردمند ہین وہ زیادہ تر اسکے سزاوار ہین کہ اس اشارتکو سمجہین اور ان تجربونکو اپنے حال
اور مآل کا پیشوا کرین اور بنائے کار دنیا اور آخرت اسی ایک قصہ کافی پر رکہین جو کہ اپنے اور اپنے فرزندونکے حق مین پسند نکرین وہ
اور کسکے واسطے بہی روا نہ رکہین تاکہ ذکر جمیل انکا حالت حیات اور ممات مین شہرہ آفاق رہے **نظم** گویا یہ جہان صحرای دہشت
خیز ہے ✻ یا کوئی دریاے آفت خیز ہے ✻ تجہے جو نادان اسمین اگر گھر گئے ✻ تجھی جو دانا وہ کنارہ کر گئے **باب** گیارہوان
مضرت افزون طلبی اور اپنے کام سے باز رہنے مین

سابے دانشلیم نے داستان دلپذیر سننے کے بعد فرمایا کہ ای فقیر صاحب
تدبیر بہان دشمن اور دلیل واضح مثال مین بدکردار نا عاقبت اندیشونکے کہ عالم کے ایذا پہنچانیمین مبالغہ کرتا تہا اور جب کہ اوسکی
طرح آپ بہی اس بلا مین مبتلا ہوا تو توبہ کی پناہ مین آیا بیان فرمائی تو نے التماس یہ ہی کہ وہ داستان کہ گیارہوین باب سے تعلق

Marfat.com

رکہنی ہے یعنی حقیقت اوس شخص کے کہ غیر کے کام پر مائل ہو اور وہ کام اوسکے طور کے موافق اور حال کے مناسب ہو بیان فرما
حکیم کامل نے اوس عبارتمین کہ صفا اور لطافت مین آبحیات کے برابر اور شیرینی اور حلاوت مین ہمسر شربت نبات ہتی بیان کی اور
دعا دی **بیت المولف** رہے مدام تو با بخت و تاج و جاہ و حشم ۔ کہا کرے تجھی خلقت یہ شاہ شاہان ہے ۔ اور کہا کہ بادشاہ
عالم پناہ بزرگون نے فرمایا ہے کُلُّ عَمَلٍ جَزَاءٌ وَکُلُّ مَقَامٍ مَقَالٌ یعنی واسطے ہر عمل کے جزا ہے اور واسطے ہر مقام کے مقال ہے
اور جامۂ خانۂ غیب سے لباس خاص ہر ایک کے بالای والا پر جُدا جُدا سیا ہی اور خلعت خانۂ بخشش سے ہر شخص کے قامت کے لائق
خلعت عطا فرمایا ہے ہر فرد سے ہر کام بن نہین آتا ہے اور ہر مرد ہر عمل کے لائق نہین ہوتا ہے **نظم** زغن را بہر طاؤس نتوان نہاد ۔
نگس را پر عنقا نے ندادند ۔ ز سر کہ آرزوی گل نشاید ۔ نسیم گل ز خار خوش نیاید ۔ ساقی الطاف نے اخمخانۂ کُلُّ حِزْبٍ بِمَا
لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ سے ہر کسیکو فراخور حال ساغر سرور دیا ہی اور شربت عنایت اور سر چشمہ رعایت سے کسیکو محروم نہین کیا ہے
بیت کس نیست کہ نیست بہرہ مند از تو ولے ۔ اندر خور خود بجرعہ یا جام ۔ پس ہر شخص کو چاہیئے کہ جو صنعت کہ صانع ازل نے اوسکو
دی ہے اوسیکا شغل رکھے اور ایسا کرے کہ اوس کام کو بتدریج مرتبہ کمال کو پہنچائے اور جو کوئی کہ پیشہ اپنا چھوڑکے اوسطرف
کہ اوسکے مناسب حال نہین ہے رجوع کریگا بیشک مقام تردد اور حیرت مین گرفتار ہوگا پس ضرور ہے کہ جو راہ اختیار کی ہے پس
اوسی سے منزل کو پہنچے اور اگر اوس سے پھریگا تو سر اسیمہ اور سرگردان رہیگا مخلوق کو چاہیئے کہ اپنے طریق عمل پر ثابت رہے
اور ہر طرف کو دست ہوس دراز نکرے اور افزون طلبی کو شعار اپنا نہ بنائے اور جو کام کہ اوسکا پیشہ ہے اوسمین مشغول رہے
جیساکہ مولوی معنوی فرماتے ہین **بیت** انجیر فروش را چہ بہتر ۔ کانجیر فروشد اے برادر ۔ اور اس محل کے مناسب حکایت
زاہد عبری زبان کی ہے کہ جہان ہوس پیشہ نے ارادہ لغت عبریکے سیکھنے کا کیا اور اپنے بہی زبان بھولگیا رائے دانشلیم
نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر ہے اوسنے کہا **حکایت زاہد عبری** کہتے ہین کہ زمین قنوج مین ایکمرد صالح پرہیزگار دیندار
عبادت شعار تہا کہ پاکیزگی فطرت سے کدورت علائق کو زائل کرکے پردہ ظلمت کا پیش نظر سے اٹھا ڈالا اور غاشیہ اوسکی سجادہ کا
فتوحات غیبی سے ہر اہل اللہ کی دوش پر رہتا تہا تمام ہمت اوسکی احیای رسوم شرع پر مصروف تہی اور مرغ محبت الٰہی نے اوسکے
سینہ بے کینہ مین آشیانہ بنایا تہا اور اوسکے خورشید ضمیر نے ایک عالم تیرہ کو روشن کردیا تہا اور باوجود اس بے برگی کے
جو کچہہ کہ خزانہ غیب سے اوسکے ہاتھ آتا تہا مہمانون کو کہلا دیتا تہا ایکدن مسافر اوسکے مکان مین وارد ہوا زاہد نہایت
خوش ہوا اور جو کچہہ کہ تعظیم و تکریم مہمانداری کی چاہیئے بجا لایا بعد الفراغ طعام زاہد نے پوچھا کہ کہان سے تشریف لاتا ہے
اور ارادہ کس دیار کا ہے مہمان نے جواب دیا کہ قضیۂ نا مرضیہ میرا دور و دراز ہے اگر خاطر عاطر اوسکا طول سے ملول نہ ہو تو بیان
کرون مین نے زاہد نے کہا کہ جو کوئی گوش ہوش شنوا رکہتا ہے ہر قصہ سے حصہ اپنا حاصل کرلیتا ہے اور قطرہ سجاز کی دریای حقیقت مین در آتا ہے

Marfat.com

بیت زہر بازیچہ رمزے میتوان خواند ۔ زہر افسانہ فیضے میتوان یافت ۔ تو بے دہشت سرگزشت اپنی کہو اور جو منفعت اور مضرت اس سفر مین دریافت کیے ہو اوسی مشروحًا بیان کرو مہمان نے کہا کہ اے زاہد زمانہ اصل میری دیار فرنگ سے ہے اور پیشہ میرا نان بائی تہا اور ایک دہقان تھا کہ اوسی مجھے دوستی تھی اور اکثر میری اُسکی صحبت رہتی تہی اور ازراہ یاری وہ سودگاری میری غلے سے کیا کرتا تہا اور قیمت اُسکی آہستہ آہستہ ایک زمانہ دراز مین بقدر آمدنی مجھسے لیتا تہا اور بسبب اوسکی مہلت اور فرصت کے کام میرا بآسانی بسر ہوتا تہا ایک روز مجھے مہمان کرکے اپنے باغیچہ مین لیگیا اور شرائط میزبانی جیسا کہ قاعدہ ارباب ہمت کا ہے بخوبی بجالایا اور بعد اکل و شرب کے باہم کلام مین مشغول ہوئے فیمابین کلام کے پوچھا اُس سے کہ منفعت تیری کسب کی کسقدر ہے کہا میں نے کہ صرف میری دکان کا آٹھ خروار غلہ ہے اور اُسکی نفع جو اُسپر متفرع ہوتا ہے وہ اسقدر ہے کہ اہل و عیال کی خورش کو وفا کریں بس انتہا یہ کہ دس کے بارہ ہوتے ہین بیت جو بین تر نفع تر کاری ندارم ۔ بین دستور روزے میگزارم ۔ دہقان نے کہا کہ تیرا نفع کچھ بھی نہین مجھے خیال تھا کہ اوسکا فایدہ بسیار اور حاصل بیشمار ہوگا میں نے پوچھا کہ ای خواجہ تیرا نفع کشتکار کس مقدار ہے کہا کہ یہ میرے کام کا تھوڑا ہے اور منافع بہت کہ دس سے سو تک بھی قناعت نہین کرتا ہون مین بلکہ اس سے بھی زیادہ کا طلبگار رہتا ہون متحیر ہوکر کہا میں نے کہ ایخواجہ یہ دراز قیاس ہے دہقان نے کہا کہ تعجب کر اس سے بھی زیادہ اسمین منفعت ہے مین تیری تسکین کردون اب اسی قیاس کر کہ ایک دانہ خشخاش کا کہ سب دانون سے چھوٹا ہی جبکہ اوسکو زمین پر ڈالا اور سبز ہوا ایک دانے سے قریب بیس کے تیر نکلتے ہین اور زیادہ بھی ممکن اور ہر تیر پر ایک قبہ ہوتا ہے اور ہر قبہ مین اتنے دانے ہوتے ہین کہ شمار اونکا کسی سے نہین ہوسکتا ہی اب خیال کر کہ نفع زراعت کا کسقدر ہوا اور حکماے زراعت نے کہا ہے کہ زرع کے تین حرف ہین دو حرف اول کے زہین اور حرف آخر کو عین ہے وہ بھی نام زر کا ہی پس یہ پیشہ زر بزر ہے بیت دو حرف زرع زرست و یکے کہ میانہ ہم آن زرست پس اینجا زرست بر سر زر ۔ یہ اشارہ زراعت کیطرف ہے اور دہقانیت کے سو سونکا یون اعتقاد ہی کہ کبریت احمر یہ ہے کما قیل بیت جستن گو گرد احمر عمر ضائع کردنست روے بر خاک سیہ آور کہ یکسر کیمیاست جبکہ یہ باتین زبان سے دہقان کے سنین سودا دہقانیت کا دماغ مین پیدا ہوا اور دروازہ دکان کا بند کرکے زراعت کے اسباب مہیا کرنیمین مشغول ہوا مین اور میرے محلے مین ایک درویش تھا صاحب کمال پاک نفس اور نیک خصال جبکہ اوسی معلوم ہوا کہ مین اپنی حرفت کو ترک کرکے اور کے کام مین مشغول ہوتا ہون اوسنے براہ شفقت مجھے بلایا اور کہا کہ ای کاریگر جو کچھ کارخانہ ربانی سے تیرے حوالے ہوا ہے اوسپر راضی رہ اور طلب افزونی نکر کہ شومی حرص کی بہت بد ہے جو شخص کہ لقد قناعت مین رکہتا ہے بادشاہ اپنے وقت کا ہے اور جو کہ مذلت حرص مین گرفتار ہوتا ہی مرتبہ دیوو دون مین شمار کیا جاتا ہے بیت قرص جوین می شکن ۔ مے شکیب ۔ تا نخوری گندم آدم فریب ۔ کہا میں نے کہ ای شیخ اپنی کام مین چندان فائدہ نہین دیکہتا ہون اور فائدہ دہقانیت کا بہت ہے ارادہ اوسکا کرتا ہون

Marfat.com

کہ شاید اس شغل کے منافع سے میری اہل و عیال آسودگی بسر کرین اور معاش میری آرام تمام سے بسر ہو زاہد نے کہا کہ مدت
ستمادی ہے تیرا اسباب معیشت اپنی حرفت سے مہیا ہوا کیا اور مشرب زندگانی اس پیشے کے بدولت خس و خاشاک تردد سے
مصفا رہا اور یہ عمل کہ اب اختیار کرتا ہی شاید کہ تو اوسکے لوازمات پر قیام نکر سکے اور عہدہ اوسکی رسمیات کا جیسا کہ
چاہیئے تجسے سرانجام نہ پائے اور جو کچھ کہ نہانخانہ آرزو سی تیرے خاطر پہ خطور ہوا ہے شاید مطابق آرزو کے نہو پھر بعد
ندامت کچھ حاصل نہوگا فضولی نکر اور کام اپنا نہ چھوڑ اور جسنے کہ اپنا پیشہ چھوڑا اور وہ کام کہ لایق اپنے نہین ہی یا آپ اوسپر
لایق نہین ہے اختیار کیا تو اوسی وہ پہنچتا ہی جو اوس کلنگ کو پہنچا مینے پوچھا کہ یہ کیونکر تھا حکایت کلنگ گاذر دریا نشین
نے کہا کہ ایک گاذر دریا کے کنارے اپنے کام مین مشغول رہتا تہا اور ہر روز ایک کلنگ کو دیکھتا تہا کہ اوس چشمے کے کنارے
بیٹھ کے جو کرم کہ اوس چشمے مین پاتا تہا اوسی چن کہاتا تہا اور اوسی پر قناعت کر کے اپنے آشیانے مین بسر کرتا تھا
اکیدن باشہ نیز پر وہان پیدا ہوا اور ایک تیہو کو صید کر کے پیٹ بھر کہا لیا اور باقی چھوڑ دیا کلنگ نے خیال کیا
کہ یہ باشہ اس جثہ حقیر پر جانور بزرگ کو صید کرتا ہے اور مین اس ہیکل عظیم پر ایک محقر پر قناعت کرتا ہون ہر آئینہ
یہ صورت میری دنارت ہمت پر دلیل ہے لایق ہمت عالی کا یہ ہے کہ آج سی صید فقیر پر نظر نکرون اور کمند ارادہ
کو کنگرہ آسمان کے سوار اور جگہ پہنچکون اسکے بعد اوسنے ترک شکار کرم کیا اور مترصد صید کبوتر اور تیہو کا ہوا اس دوران
دور سے تماشا باشے اور تیہو کا دیکھا تہا جبکہ حیرت کلنگ کے حال پر مستولی پائی اور کرم کے پکڑنیکے شغل سے باز رہا گاذر نے
خواست سی دریافت کیا کہ جیسے کلنگ نے شکار باشے کا دیکھا ہی اپنے شکار سی ہاتھ اوٹھا لیا ہی یہ امر بے سبب نہین ہی اسوسطے
متشر نظر گاذر کی کلنگ کی طرف رہتی تہی قضارا ایک کبوتر ہوسکے قریب آ نکلا کلنگ اوڑا اور کبوتر کا ارادہ کیا کبوتر نے پرواز کی
اور پانی سے گذر کے راہ خشکی کی لی کلنگ کہ اوسکے پیچھے آتا تہا کنارے پر دریا کے گر پڑا اتفاقاً اوس جگہہ گل ولا بہت
تھے کہ پانو ہر ایک کا پہنس جاتا ہی اتفاقاً کلنگ کے پانو بہی اوسمین آ گئے جسقدر جہد زیادہ کی زیادہ تر پہنستا گیا ہر چند نے
کلنگ کو پکڑ کے گہر کی راہ لی ایک دوست راہ مین ملا پوچھا کہ یہ کیا ہی گاذر نے کہا کہ یہ کلنگ ہی چاہتا تہا کہ کام باشے کا سیکہے
وہ تو نہو سکا پر اپنی جان برباد کی اور یہ مثل اسواسطے لایا ہون کہ تا معلوم کرے تو کہ ہر کسیکو ایک کام کیواسطے پیدا کیا ہی چاہیئے
کہ اوسی کام پر قیام کرے اور جو ہر فت کہ خلاف اوسکے پیشے کے ہی اوسی چھوڑ دی جبکہ اوس درویش نے یہ مثل فرمائی دغدغہ
میری حرص کا اور زیادہ ہوا اور گمان میرے کہ محض حرص ہوا سے بھرے ہوئے تھے زاہد کی بات نے اونمین راہ پائی
اور پیشہ نان بائی کا ترک کر کے تہوڑیسی پونجی اسباب زراعت کا درست کیا اور تخم ریزی کر کے دیدہ انتظار راہ
حصول محصول پر رکھا ہے مینے اس حال مین معیشت عیال مجہپر بال ہوئی ستب ہے کہ نان خورشی سی ہر روز اسقدر حاصل

لایہ تیہو اردو زبان مین
تیتر کہتے ہین لیکن ازنگ کہ چکتور
سو یہان ان معنون مین ۱۲ ب
۵۷ دنارت بالفتح
کمینگی ۱۲ ک

Marfat.com

ہو رہتا تہا کہ اہل و عیال کے لئے روز بسر ہو جاتی تہی اور زراعت مین انتظار ایک سال کا چاہیئے تا فائدہ اوسکا حاصل ہو
اسکے بعد مینے دلمین کہا کہ غلطی کی تو نے کہ بات بزرگونکی نسنی اب مصارف روزمرہ سے درماندگی ہی اور کسیطرح یہ تکلیف
رفع نہین ہوتی ہے اب صلاح یہ ہے کہ کچھ روپے قرض لیکے دوکان ہان فروشی کی پھر جاری کرون کہ اہل و عیال
ہلاک نہو جائین کہ موسم زراعت کٹنے کا آجائے بعد اسکے ایک تاجر شہر سی مبلغ چند قرض لیکے دوسری بار دوکان
جاری کی اور اپنے ایک ملازم کو اوس دکان پر مقرر کیا کبہی خبر گیری زراعت کی کرتا تہا مین اور کبہی دکان کے انتظام کیواسطے
بازار میں آتا تہا جبکہ دو تین مہینے گذرے اوس نوکر نے بہانتک خیانت کی کہ دکان مین کچھ باقی نرہا اور زراعت
مین بھی آفتین پہنچین کہ جو خرچ ہوا تہا دسوان حصہ بہی اوسکا ہاتہہ نہ آیا جبکہ یہ صورت پیش آئی اوس درویش سے
اپنا حال بتفصیل بیان کیا مینے پہر عابد ہنسا اور کہا کہ تیرا حال اوس مرد کیمانند ہی کہ ڈاڑہی اوسکی مدموی تہی اور دونون
عورتونکے ہاتہہ سی برباد ہوئی مینے پوچہا کہ یہ قصہ کیونکر تہا **حکایت دو زن میانہ سال و نوجوان** درویش نے
کہا کہ ایک شخص کی دو عورتین تہین ایک ادہیر طرا اور دوسری نوجوان اور آپ بہی ادہیر اور مدموی تہا کہ جیسے کہیر ڈاڑہی
کہتے ہین اور دونون عورتونکو دوست رکہتا تہا ایک شبانہ روز ایک کے گہر رہتا تہا اور دوسرے دن دوسری کے گہر اور عادت اسکی
یون تہی کہ عورت کے زانو پر سر رکہہ کے سویا کرتا تہا ایکدن اوس ادہیڑ کی باری تہی اور اسکے زانو پر سر رکہے سوتا تہا اوسنے خیال
کیا کہ جتنے بال اسکی ڈاڑہی مین سیاہ ہین اگر یہ نہوان تو اوس جوان عورتکو تمام بال سفید دیکہکے اوس سے نفرت ہوگی جسوقت
یہ سمجہیگا کہ اسکے تمام حرکات و سکنات سے نفرت پائی جاتی ہی اوسوقت اسکے بہی طبیعت اوس سی متنفر ہوگی یہ ضرور میری طرف
کو رغبت تمام پیدا کریگا اس خیال مین جسقدر کہ ہو سکا اوس سے عرصہ خواب تک سیاہ بال چنتی رہی اور اوس معمر کو کچہہ
اسکی خبر نہ تہی مصرعہ برکندہ بآن ریش کہ در دست زن است ۔ دوسرے دن اوس نوجوان کی باری تہی اپنی عادت کی موافق
اوسکے زانو پر سر رکہہ کے سو گیا تہا قضارا اوسکی بہی خیال مین آیا کہ یہ بال سفید اسکے اگر باقی نرہین اور جبکہ یہ اپنی ڈاڑہی کی
آئینہ مین سیاہ دیکہی گا مقرر ادہیڑ عورت کی صحبت سے نفرت کرکے میری طرف کو لامحالہ رغبت کریگا یہ تصور کرکے جسقدر کہ
فرصت وقت کی تہی بال سفید چنتی رہی جبکہ اسیطرح چند روز گذرے کہ ایکدن سو سیاہ اور ایکدن سو سفید چنے جاتے تہے
آخرکار ایک بال بہی ڈاڑہی مین باقی نرہا اس مرد غافل نے ایکدن آئینہ مین دیکہا کہ منہ خواجہ سرا کیمانند ہے آہ
کہینچی اور کہا کہ ہیہات کیا حال ہوا ایک شخص نے لطیفہ گوئی سے کہا کہ جس مرد کی ڈاڑہی عورتونکے ہاتہہ مین ہوگی ڈاڑہی تو
کیا اگر اوس مرد کی ناک اور کان بہی باقی نہین تو عجب ہے ایک شخص نے کہا کہ یہ مصرعہ فی کا تیرے حسب حال ہی مصرعہ تیری دہ
ہوتی ای رضی زانی الذی زانی الذی ۔ درویش نے کہا کہ تیرا حال اوسی مرد مدموی کیمانند ہی کہ کچہہ پونجی تو نی نان بہ کی دوکان

صرف کی اور باقی دہقانیت کے کام مین تلف کی اور تو آج دیکھتا ہے کہ نہ تنور معیشت مین روٹی ہی اور نہ مزرع زندگانی مین
خوشہ اور یہ دو شعر مؤلف کے تیرے ہی حسب حال ہین **ابیات** نہ تو صدکوہ الم اوٹھا اور زاریہ ہون تنکا نہ ہلا ۔ مجسی تو سنا ہے
کاہ ربا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا ۔ زاہد نے طوف حرم کا کیا ہندو نے بت کو کیا سجدہ ۔ ناکام وہ ہون مجسی گویا یہ بھی نہوا وہ بھی نہوا
جسکہ حکایت سنی سمجھا ہین کہ پیر عابد نے جو کچھ کہ کہا تہا وہ سچ ہوا اب مجھے سوے ندامت کے کچھ حاصل نہین ہے اگر تمام اثاث البیت
حوالے کرون تو بھی ایک شخص کے قرض سے چھوٹنا دشوار ہے یہ خیال کر کے شہر سے بھاگا ہین منزل بمنزل ترسان اور ہراسان
چلا جاتا تہا کہ اثنار راہ مین سنا ہے کہ میرے عیال سب ہلاک ہو گئے اور املاک سب قرضخواہ لے گئے **مصرعہ** لمؤلفہ جو
وزر سے بچا اُسی رسوا لگیا ۔ اب ہین وطن کے جانیسے ناامید ہو کے منزل پیمائی کرتا ہون اور یہ بیت گویا کی اپنے ورد زبان کرتا
ہون **بیت** بڑا ہو نہ لیست کا کیا کیا الم دکھاتی ہے ۔ چھٹی وہ سچ سے پیوند جو زمین کے ہوئے ۔ اور دوا اور دول کی کسی حیلے سے
جاتا ہون اور جراحت اندوہ پر لقای اہل اللہ سے مرہم کہتا پہرتا ہون شاید کہ اسمین التیام پائے جیسا کہ مؤلف
نے کہا ہی بیت ہین دیوانہ ہون مرہم فائدہ مجلونہ بخشیگا ۔ اگر اچھی بھی ہونگے زخم تو سنگ جراحت سے ۔ اب
اس ساعت کہ میرا آئینہ دل آپکے مصقلہ زیارت سے مصفا ہوا ہے اور شربت عیش شیرینی کلام شکر بار سے مہیا ہے
اگرچہ سچ بہت اوٹھائے ہین مگر امید ہے کہ آپ کی برکت زیارت سے مقصود کو پہنچون یہ ہی شمہ میری سرگزشت کا کہ جو بیان
مین آیا **مصرعہ** سرگزشتم را چہ پرسی سرگزشت ۔ زاہد نے فرمایا کہ جو کچھ کہ کہا تو نے اُسکے صدق پر میرے دل نے
گواہی دی اگرچہ زحمت مہاجرت اور مشقت مسافرت بہت کھینچی تو نے لیکن تجربے بھی خوب حاصل کیئے اب یہ زندگانی
دو روزہ بہر کیف آزادانہ بسر ہو جائیگی غم بود و نابود دنیا کا ایک قلم دل سے محو کر ڈالنا مناسب ہے اور واسطے تسکین کے گو
کاشیہ حرکفایت کرتا ہے **بیت** دیکھ کہدیتے ہین مت ہاتھ سے کہو دولت فقر ۔ شاہ کہتی ہیں اوسی جو کہ گدا ہوتا ہی ۔ مہمان
اور میزبان دونون باہم خوش ہوئے اور ایک نے دوسرے کی صحبت غنیمت سمجھی اور یہ زاہد ایکمرتبہ قوم بنی اسرائیل سے اور زبان عبری
بہت فصاحت سے بولتا تہا اگرچہ اور علم اور زبانون مین بھی دستگاہ رکہتا تہا لیکن لغت عبری مین افصح اوس زبانکا تہا اور اکثر اپنی
خواص سے زبان عبری مین کلام کیا کرتا تہا یہ مہمان فرنگی حقیقت لغت عبری سے مطلق آشنا نہ تہا لیکن کلام زاہد کا اس زبان مین بھی سمجھ
لیتا تہا جبکہ عرصہ زیادہ گزرا اور وہ فرنگی زاہد سے بے تکلف ہوا عرض کیا کہ میں امیدوار ہون کہ یہ زبان مجھے تعلیم کرا اور دریغ نفرما
کہ بے سابقہ معرفت اعزاز و کرم میرا کیا تو نے اور بے تکلف ضیافت مین اتنی رعایت کی کہ رابطہ محبت قدیم مین کوئی اتنا نہ کر سکے اب
اس زبان مین بھی مجھے اپنا شاگرد کر کہ اسکا شوق مجھے ہر دم بیقرار رکہتا ہے اگر اس زبان مین تیری تعلیم سے مجھے دستگاہ ہوئی تو مین
تیرا بندہ احسان تمام عمر رہونگا زاہد نے کہا کہ مجھے اسمین کیا مضائقہ ہی کہ ایک شخص کو حضیض جہالت سے اوج دانش پر ترقی دون مگر

Marfat.com

خیال مین یون آتا ہے کہ لغت عبری اور زبان فرنگی مین مغایرت بسیار اور مبائینت بشمار واقع ہے مبادا اسکی تعلیم سے
تکلفت تیری خاطر کو پہنچے اور اُسپر بھی تجھے اُس سے بہرہ حاصل نہو اور آزمانا بھی خطای فاحش ہے کہ ایکبار تو نے اپنی حرفت کو چھوڑ کے
اور غیر کی حرفت اختیار کر کے جان و مال برباد کیا اور اب تک بیکسی اور غربت مین گرفتار ہے مہمان نے کہا کہ حرفت اور چیز ہے اور ظلمت
علم کی امر آخر ہے اور بارہا دیکھا ہے کہ جو کوئی کسی کام مین ثابت قدم رہا ہے مطلب کو پہنچا ہے اور جسنے کہ علم کی طلب مین
مشقت کی ہے آخر راحت پائی ہے اور تعلیم اور تعلم کسیطرح ضائع نہین ہوتا ہی جیسا کہ اُس صیاد نے تھوڑی زحمت کہ علم کی جہت سے
اُٹھائی تھی اور اندک خدمت علما کی بجالایا تھا نعمت کلی اوسکے ہاتھ آئی اور مضیق احتیاج سے نجات پاکے وسعت آباد عیش کو
پہنچا زاہد نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا حکایت صیاد اور طالب علمونکی کہا اُسنے کہ ایکبار درویش صیاد پیشہ شکار
مرغ وماہی سے گزران اہل و عیال کی کرتا تھا ایکدن دام بچھائے ہوئے بیٹھا تھا بہزار انتظار تین مرغ دام کے نزدیک آئے قریب تھا کہ
پھنس جائین اس اثنا مین آواز تند جدال آمیز آنے لگی صیاد ڈرا کہ مبادا اس آواز سے یہ مرغ وحشتناک اُڑجائین تو تمام اہل
و عیال آج فاقہ سے رہین اس اندیشہ مین ٹٹی کی آڑ سے باہر آیا دیکھا کہ دو طالب علم مسئلہ فقہ مین بحث کرتے ہین اور مقابل اُنکا
جدال کو پہنچائے صیاد نے اونسے سماجت کی کہ تم شور نکرو تا شکار میرا ضائع نہو جائے اُنہون نے کہا کہ اگر ہمین اس شکار مین شریک کرے
یعنی فی کس ایک مرغ ہمین بھی دے تو ہم دم بخود ہو جائین صیاد نے کہا کہ الیعزیز ومین فقیر صاحب عیال ہون اور قوت کتنی بشخصون کا
انہین مزعونہ موقوف ہی اگر تم دو مرغ انمین سے لے جاؤ تو مین ایک مرغ سی دس آدمیونکی کیونکر تسلی کرونگا اونہون نے جواب دیا کہ تو
ہر روز یہی کام کرتا ہے اور ہمنے مدتسی گوشت نہین کہایا ہی یہ ممکن نہین ہے کہ ہم دو مرغ نلین ورنہ ہم اتنا شور کرینگے کہ مرغ اُڑ
جائینگے نہین تو ہمسے شرط کر کہ دو مرغ ہمین دی کہ تا ہم طلبہ اور مدرس کے مہمانی کرین صیاد نے ہر چند معاذرت کی اور کہا کہ تمہارے
مدرس نے میرا جال نہین بنایا ہی اور نہ تمہارے طلبہ نے میری رسی کو بٹا ہی اور نہ مدرس نے دانہ جال مین ڈالا ہی بلکہ مینے زمین وقف
مین جال لگایا ہے بھلا یہ کب شرع مین درست ہے کہ میرا شکار دو ثلث تم زور لیلو تو جبکہ طلبہ نے کوئی عذر صیاد کا نہ سنا ناچار
ہو کے وعدہ کیا اور وہ تینون مرغ پکڑے اسکے بعد بھی صیاد نے اُنسے بہت عذر کیا کہ مجھپر رحم کرو اور یہ مرغ مجھسے نہ لو اُنہون نے
کہا کہ یہ بیفائدہ گفتگو ہے شرط کیموافق دو ہمارے حوالے کر نا چاری صیاد نے مرغ اُنکے حوالے کیے اور کہا کہ مینے یہ رنج اپنے اوپر گوارا
کیا اور تحفہ مین گزرانا مگر وہ لفظ کہ تم جسمین بحث کرتے تھے مجھے بھی سکھا دو کہ مجھے اکبر و نائس سے فائدہ حاصل ہو کہ جیسے
اُنہین الفاظ کی بدولت یہ مرغ تمہارے ہاتھ آئے اُنہون نے کہا کہ ہم خنثی کی میراث اور لفظ مین بحث کرتے تھے صیاد نے کہا کہ خنثی کے کیا معنی ہین اُنہون نے
کہا کہ معنی یہ ہین کہ خنثی کو نہ مرد کہینگے اور نہ عورت صیاد نے اُس لفظ کو یاد رکھا اور بکمال ملال و کلال اپنے گھر آیا اور صورتحال اپنی سیال سے بیان کی اور وہ
رات ایک ہی مرغ کے گوشت پر سب نے کاٹی دوسرے دن کہ مرغ زرین جناح سپہر شبانہ چرخ چہارم سے کنگرہ آسمان دنیا پر جلوہ گر ہوا صیاد اپنے

Marfat.com

اور دام پہینکا قضارا ایک ماہی دام مین آئی کہ ایسی مچھلی کسی نے نہ دیکھی نہ سُنی تھی کہ مانند بوقلمون کے رنگ اوسکے حساب سے باہر تھے صیاد اوسکے تشکل و تماثیل سے متحیر ہوا اور دلمین کہا کہ کبھی ایسی مچھلی کسینے نہین دیکھی ہے بہتر یہ ہے کہ اسے زندہ بادشاہ کے پاس لیجاؤن اگر بادشاہ کے پسند آئی تو یہ کلفت میری مٹجائے ایکظرف مین پانی بھر کے اور اُس مچھلی کو رکھ کے دولت باشاہی لایا قضارا بادشاہ اوس باغ مین بیٹھا تہا کہ اوسکے آگے سنگ خام کا ایک حوض بنایا تہا اور مچھلیان رنگارنگ کی اوسمین چھٹی ہوئین تھین اور تماشا اونکا دیکہتا تہا کہ ناگاہ صیاد نے اوس مچھلی کو پیشکش کیا بادشاہ نے ایسی مچھلی کبھی دیکھی نہ تھی دیکھ کے بہت خوش ہوا اور حکم کیا کہ ہزار دینار اسے انعام دو ایک وزیر بادشاہ کینمنہ متین گستاخ تھا اوسنے آہستہ بادشاہ سے عرض کیا کہ صیاد اور دریا بہت ہین اور مچھلیان بیشمار اگر اسیطرح بادشاہ انعام دیا کریگا تو غالب ہے کہ خزانے مین کچھ باقی نرہے صیاد کو انعام فراخور استحقاق چاہیئے نہ ہزار دینار بادشاہ نے کہا کہ اب مین ہزار دینار زبان سے کہہ چکا ہون کیونکر اوس سے پہرون وزیر نے کہا کہ حضور ایک ایسا حیلہ فرمائین کہ خلاف حکم بھی نہو اور ہزار دینار بھی بر بانجا دین وہ یہہ ہے کہ بادشاہ اوس سے سوال کرے کہ یہ مچھلی نر ہی یا مادہ اگر وہ کہے کہ نر ہے کہیئے کہ مادہ اسکی لا اور اگر کہے کہ مادہ ہی تو نر کی طلب فرمائی اور یہہ ارشاد ہو کہ اسکے بعد ہزار دینار تجھے ملینگے بادشاہ نے یہی سوال صیاد سے کیا صیاد مرد دیرینہ اور تجربہ کار تھا دریافت کیا کہ وزیر نے بادشاہ کو ایسا کچھ تعلیم کیا ہی کہ اس سوال مین کچھ سِر ہے آخر اسی وہی لفظ یاد آیا کہ جو روز گذشتہ طلبہ سے سیکھا تھا عرض کیا کہ ای بادشاہ یہ مچھلی نہ نر ہے نہ مؤنث بلکہ خنثی ہے بادشاہ کو یہ جواب اسکا بہت پسند آیا اور وزیر پر زجر فرمایا اور نہ وہ ہزار دینار اوسے انعام دیئے اور اپنا ندیم کیا فائدہ اس مثل سے یہ ہی کہ صیاد نے دو مرغ علما کے دیئے سی اور ایک لفظ کے یاد کرنے سے دو ہزار دینار پائے اور عنایت سلطانی سے سرفراز ہوکے مخصوص بارگاہ ہوا پس خیال کیا چاہیئے کہ رنج کشی علم کی اور خدمت علما کی کیونکر فائدہ نہ بخشی گی **نظم ناسخ** ترقی اگر اپنی چاہے بشر ÷ تو لازم ہی تحصیل علم و ہنر ÷ کہ علم و ہنر سے بشر کی ہے قدر ÷ جہان مین نہین بے ہنر کی کہے قدر ÷ جگہہ ہوسکیگی جو صفِ نعال ÷ تو پہنچائے تا صدر اوسکو کمال ÷ زاہد نے کہا کہ اگر اسقدر تو مبالغہ کرتا ہی تو مین بہی تیری تعلیم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرونگا آخر ایک مدت تک تعلیم لغت عبری اوس مہمان فرنگی کو کرتا رہا لیکن کسی طرح زبان اسکی اوس لغت سے آشنا نہوئی اور جہد و کوشش کچھ کام نہ آئی **بیت لمولفہ** نہو جس امر مین امداد تقدیر ÷ تو ہرگز کارگر ہوگی نہ تدبیر ÷ ایکدن زاہد نے اُس سے کہا کہ دشواری اختیار کی اور رنج عظیم گوارا کیا تو بہی تیری لسان اس زبان سے آشنا نہین ہوتی ہے بہتر یہ ہے کہ اب اسکو ترک کر اور اتنا سمجھ کہ جو میدان تیری جولان کے لایق نہین ہی اوسمین قدم نہ رکھ یعنی زبان اپنی اسلاف کی نہ چھوڑ اور لغت اور حرفت خلاف آبا و اجداد کے اختیار کرنا عقل سے دور ہی مہمان نے کہا کہ ضلالت اور جہالت مین آبا و اجداد کے پیروی کرنا اسکو تقلید حماقت کہتی ہین اور مین تقلید اپنی اجد کی اس امر مین نکرونگا اگر

Marfat.com

روش تحقیق کو نہ چھوڑونگا کہ تقلید کنندہ ی شیاطین کی اور تحقیق نیک ہادی ہے صدق ویقین کی زاہد نے کہا کہ مینے
ازراہ نصیحت اتنا تجھسے کہدیا آیندہ تجھ اختیار ہی مگر اندیشہ یہہ کرتا ہون کہ تو زبان عبری کے درپے ہی ایسا نہو کہ اپنی زبان
بھی بھو بجائے اور زبان عبری بھی یاد نہ آئے تو حال تیرا دمن زاغ کے مشابہ ہو کہ چال کبک کی سیکھتا تھا اپنی بھی
چال بھول گیا مہمان نے پوچھا کہ یہہ قصہ کیونکر تھا حکایت زاغ مقلد کبک کہا کہتے ہین کہ ایک زاغ نے پرواز
مین دیکھا کہ ایک کبک عرصہ زمین پر فہقہہ کنان خراماں ہی اور رفتار زیبا سے دل عالم کو صید کرتا ہی یہ دیکھکر
اوسکے حسب حال نہین پڑہنے لگا ابیات دیکھکر رفتار اوظالم موئی جاتی ہی خلق ٭ کم نہین تلوار کی چلنے سے عالم چال کا بہ مرے
جی اور ٹہتے ہین سنکر ہی یہ طرز گفتگو ٭ ایک عالم جسپہ مرتا ہی وہ عالم قال کا ٭ زاغ کو خرام کبک خوش آیا اور اوسکے مناسب حرکات اور ہستی
اور چالاکی رفتار سے متحیر ہوا اور ارادہ کیا کہ خرام اس کبک کا سیکھا چاہیے اسلیے ملازمت کبک اختیار کی اور اوسکے رفتار کے
سیکھنے مین خواب وخور بھول گیا ایکدن کبک نے کہا کہ ای زاغ مین دیکھتا ہون کہ تو ہمیشہ میری پیچھے پھرتا ہی اور مترصد میرے حرکات و
سکنات سیکھنے کا رہتا ہی کیا یہ خیال خام ہی زاغ نے کہا کہ ای زیبا خوخندان رو تیری رفتار میرا دل ہاتھ سے لیگئی ہی اور تماشا تیری
روش کا ہر دم خیال مین رہتا ہے اسواسطے تیری خدمت مین حاضر رہتا ہون کہ اس رفتار کو سیکھ کے باعث افتخار ہمسرونکی سر پر رکھون کبک
نے قہقہہ مارا اور کہا کہ ای نادان کہان تو اور کہان مین میرا خرام یہ امر ہی ذاتی اور تیری رفتار وہ بھی تیری صفت جبلی ہی
اوسے زایل کرنا اور اسے سیکھنا یہ دونومن قبیل اجتماع ضدین ہی اور امر جبلی زایل نہین ہوتا ہے اور مقتضائے فطرت
تکلف سے تغیر نہین پاتا ہی تیری وضع اور ہی اور تیری روش اور ع یہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ٭ اس خیال سے
درگذر اور اس اندیشے سے ہاتھ اوٹھا اور یہ گمان تیرا محض باطل ہی زاغ نے جوابدیا کہ جو ارادہ مینے کیا ہی اوسی ترک نکرونگا
بیت کشتی صبر بدریاے غم انداختہ ایم ٭ یا بمیریم مدد یا بکف آید گہرے ٭ آخر زاغ ایک مدت تک کبک کے پیچھے پھرتا
رہا مگر روش اوسکی تو نہ سیکھ سکا بلکہ رفتار اپنی بھول گیا پھر چاہتا تہا کہ اپنی رفتار یاد آئی سو وہ بھی یاد نہ آئی یہ مصرعہ
جرأت کا اسکے حسب حال ہی مصرع کہ بھولی اپنی بھی کو آ چلے جو ہنس کی چال ٭ یہ مثل اسواسطے بیان کی ہی تا جانے
تو کہ سنج بیہودہ اوسعی بیفائدہ کرنا مناسب نہین حکما نے کہا ہی کہ جاہل ترین خلایق کا وہ ہی کہ اپنے کام مین ہاتھ ڈالے
کہ لایق اوسکے منصب نہو اور یہ قصہ اوسکی مانند ہی کہ تو نان بائی پن چھوڑکے زراعت مین مشغول ہوا آخر الامر سررشتہ
دونو کا برباد کیا بیت آرزو تھی وصل ہو تو دون تصدق جان تک ٭ جان بھی کھوئی مگر پہنچا نہ اس جانان تک مہمان نے
نصیحت زاہد کی قبول نکی اور تحصیل لغت عبری مین مشغول رہا تھوڑے عرصہ مین زبان قدیم بھی فراموش کی اور زبان
عبری بھی یاد نہ آئی یہ ہی داستان اوس شخص کی جو حرفت اپنی چھوڑکے اوس کام کو کہ اوسکے لایق نہو اختیار کرے اور یہ بات

Marfat.com

بادشاہون کیواسطے مفید تر ہے کہ رعیت اور دوستونکی تربیت اور دشمنونکی استیصال کو اپنی اوپر لازم کرین اور نااہل اور بدگوہر کو مردم اصیل اور پاک طینت کے ساتھ برابری مین نہ لائین کیونکہ مردم کم مایہ تھوڑیسی شروت مین آپکو شہسوارانِ میدان فتوت اور شجاعت ہی ہمعنان سمجھتے ہین اور یہ صورت آخر کو منجر بفساد ہوتی ہے رئیس کو چاہیئے کہ گوہر شناس کی مانند سنگ و جواہر مین فرق کرے والا قدر اور قیمت مین جواہر کے فسادرہ پائیگا پس لازم ریاست یہ ہے کہ مرتبہ قوانین سیاست کو سمجھ کے اپنے اپنے محل پر صرف کرے اور اگر عیاذاً باللہ تفاوت مراتب درمیان سے اوٹھ جائے اور اعلے اور ادنی ایک پلے مین تولے جائین تو ہیبت جہانداری برہم ہو جائے اور خلل اور اضطراب امور کلی مین راہ پائے **بیت** ہر مرتبہ از وجود حکمی دارد ؎ گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی ؎ اسیواسطے سلاطین حکمت شعار روا نہین رکھتے ہین کہ مردم بیاصل علم اور خط سیکھین یا مسائل فقہی اور قوانین اداب مین دخل پائین کیونکہ جب یہ رسم جاری ہو کہ ارباب حرفت روش اصحاب دولت کی سیکھین اور ارباب دولت کام اہل حرفت کا اختیار کرین تو ہر آئینہ مضرت شنائع ظہور کرے اور اسباب معیشت خاص و عام کے خلل پذیر نہ ہون اور اس جہت سے اہمال ہر کام مین نمایان ہو اور اثر اوسکا ہر مرد و زن مین سرایت کرے خردمند وہ ہے کہ محافظت قول حکما اور نصیحت اور موعظت علما رکو واجب جانے تا فوائد اوسکے اور ثمرات تجربے کے اوس سے حاصل ہون اور مضرت عیب و ریب سے محفوظ رہے **نظم** کسی را گوئی در گیتی خردمند ؎ کہ دل بر نکتہ دارد گوش بر پند ؎

باب بارہوان فضیلت حلم و وقار اور ثبات اور قرار کی

دوسری بار شہریار کا مگار متوجہ طرف حکیم نامدار کے ہوا اور زبان شکر بار سے ثنا کی اور کہا کہ ای پیر یگانہ روزگار یکتائے زمانہ بیان کی تو نے داستان اس شخص کی کہ حرفت اور لغت اجداد سے انحراف کر کے اوس چیز کے درپی ہوا کہ اوسکے حال کے موافق اور اطراف کے لائق نہتی اسلیے مطلوب دیدۂ ارادت سے محجوب کیا اور پھر کار اصلی پر بھی قادر نہو سکا اب ارشاد کر کہ بادشاہ کے واسطے کونسی خصلت ستودہ تر ہے اور مصالح ملک و ثباتِ دولت اور استقامت امور اور استمالت قلوب کیواسطے کونسی چیز بہتر ہے اور مینے بارہوین وصیت مین دیکھا ہے کہ سلاطین کو چاہیئے کہ حلم کو پیرایۂ روزگار اور برد بار یکو سرمایہ کار اپنا کرین مگر مجھے اسمین تردد ہے کہ بادشاہ کیواسطے حلم بہتر ہے یا سخاوت و شجاعت فکر عمدہ سے عقدہ کشائی اور صواب نمائی اس امر کی کر اور بیہد اس مسئلہ دقیق بہت واضح طرح سے بیان فرما حکیم دانا دل نے کہا کہ ای بادشاہ زمانہ جان تو کہ بہتر صفت اور پسندیدہ خصلت بادشاہ کیواسطے یہ ہے کہ لشکر اور رعیت اوسکا شکر کرین وہ کیا ہے کہ حلم اور حسن خلق چنانچہ کلام سے سلطان سریر نبوت اور ممالک مملکت رسالت علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات کے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ سعادت دنیوی اور فلاح اخروی حلم اور نیکو خوئی پر مقرر کیگئی ہے کما قال العینی حیسا کہ کہا ہے مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ حُسْنُ الْخُلُقِ یعنی تین آئین کہ بادشاہونکو ضرور چاہیئے اور فضیلت ایک کی دوسری صفت پر معلوم کرنا ہی واجب ہے کہ تینون آپسمین ایک فرق رکھتی ہین یعنی شجاعت ہمیشہ کام نہین آتی ہے

Marfat.com

گاہ گاہ احتیاج اوسکی ہوتی ہے اور سخاوت اور حلم درکار ہین اسلیے حلم اور سخاوت شجاعت سے بہتر ہین اور فائدہ
سخاوت کا مخصوص محتاجون کے واسطے ہے مگر حاجت حلم کی سبکو ہے اور منافع خوشخوئی کے خاص و عام اور رعیت و سپاہ کو
شامل ہین اسواسطے حلم ادن دونون صفتون پر فضیلت کہتا ہے **نظم** خلق رکہنا ہے جسکی ملینستا ہین ۔ وہی انسان ہے حقیقت مین
حسن ظاہر کا گو ہوا نہ ہوا ۔ حسن وہ ہے جو ہو بباطن مین ۔ ایک بزرگ نے کہا ہے کہ اگر مجھمین اور تمام عالم مین ایک تار ہو اور سب اتفاق اسکی
توڑنیکا کرین امکان نہین کہ توڑسکین یعنی اگر وہ ڈھیل دینگے تو مین کہینچونگا اور وہ کہینچین گے تو مین ڈھیل دونگا
یعنی کمال حلم اور وسعت عفو میری ایسی ہے کہ تمام اہل عالم کے ساتھ مین بآسانی اور زندگانی بسر کرونگا کہ کسی طرحسے شکستگی راہ
نپائیگی **بیت** من بکمند آورم و او مرا خویشتن ۔ او نرود بطبع من من نردم بخوبی او ۔ اب اتنا اور جاننا چاہیئے کہ حلم اور تامل
نیک ترین خصائل سے ہے خلق اللہ کیواسطے خصوصاً بادشاہون کے واسطے اور ثبات و وقار سلطنت کا خلق اللہ کی دوستی کے
سبب سے ہوتا ہے اور احکام انکی اہل جہان کے مال اور خون مین اسی سبب سے نافذ ہوتی ہین اور امر و نہی انکا اعلیٰ اور ادنیٰ پر بلا قید
اسی سبب سے جاری رہتا ہے پس اگر اپنا اخلاق موافق دیانت اور امانت کے آراستہ نرکہین تو ممکن ہے کہ درشت خوئی کے سبب سے
اہل اقلیم نفرت کرین اور خفت اور سبک وضعی انکی ایک عالم کو آزردہ کردی اور بہت سی جانین اور اموال معرض ہلاکت اور تفرقہ مین پڑین
ریاعی **نل ہنج** غضب ہے حکم سلطان بے تامل ۔ یہ لازم ہی کرے پہلے تامل ۔ تامل سے اگر غافل رہیگا ۔ بہت سے ملک مین ہونگے تخلل ۔
اگر بادشاہ آب سخاوت سے گرد احتیاج روے خلق اللہ سے دہو ڈالے یا آتش شجاعت سے خرمن حیات دشمن جلا ڈالے اگر سرمایہ حلم سے بے بہرہ ہے
تو ایک درشت خوئی مین چشمہ سخاوت کا گندہ ہو جائیگا اور ایک سخت گوئی مین ہزار دشمن جانی پیدا ہونگے اور اگر سخاوت مین قصور
اور شجاعت مین فتور بہی ہو تو مدارا اور دلجوئی اور حلم و خوشخوئی سے رعیت اور اہل لشکر کو شاکر اپنا کر سکتا ہے اور خلق اللہ کو
مفید ہواداری اور سلسلہ خدمتگزاری مین کہینچ سکتا ہے **بیت نا سنج** گو ترا ای رشک گل ہے روی خوش ۔ لطف تب اسکا
ہے جب ہوئی خوئے خوش ۔ اگر ثبات و وقار نہوگا تو حلم بہی ضائع اور بیکار ہو جائیگا کہ یہ تینون آپسمین لازم و ملزوم ہین
بیت باش ثابت در طریق بردباری ہمچو کوہ ۔ ہر کہ تمکین بیش دارد بیشتر دارد شکوہ ۔ بادشاہ کو چاہیئے کہ حلم کی جگہہ متابعت
نفس کی نکرے اور غصے کیحالت مین اطاعت شیطان کی روا نہ رکہی کہ غضب ایک شعلہ ہی آتش شیطانی کا کہ بستان خیر و صلاح
کو جلا ڈالتا ہے اور غصہ وہ درخت ہی کہ سوا ملال اور پشیمانی کے اور پھل نہین لاتا ہے اور حلم پیغمبرون کے اخلاق مین سے
ہے اور اہل تحقیق اور ارباب تصدیق کے نزدیک مقرر ہی جبتک کوئی غضب پر غالب نہین ہوتا ہے صدیقونکے زمرہ مین شامل نہین ہوتا
ہے اور کلمات حکما مین لکھا ہی کہ ایک بزرگ سے التماس کیا کہ منفعت خلق کی اور مضرت غضب کے بیان فرماوے ابدیا کہ اقسام حسن خلق
کے بہت ہین اور ایسی مشہور و معروف ہین کہ محتاج بیان کے نہین ہین اور اقسام مضرت کے بہی علی ہذا القیاس مگر مین وہی

Marfat.com

کلموئین ادا کرتا ہون گوش ہوش سے سن یہہ ہی کہ ترک کرنا غضب کا جامع ہی جمیع مکارم اخلاق اور محاسن خصال کا اور جسنے کہ غضب کو اپنی طبیعت پر غالب کھا اسنے جمع کرلیا ہے تمام قبایح اعمال اور فضایح افعال کا **نظم** خشم وکین وصف سباع ودوان ہ ہرکرا خشم ست کین ہست ازبدان ہ اصل خشم از دوزخ ست وکین تو ہ جزو آن کل ست خصم دین تو ہ چون تو جزو دوزخی بس ہوشدار ہ جزو سوی کل خود گیرد قرار ہ اور دوسرے اس بات کو جاننا چاہیئے کہ بادشاہ کو وزیر ناصح کامل اور خردمند کی احتیاج اس جہت سے ہوتی ہے کہ اگر غرور جباری اور نخوت شہریاری اوسکو حلم وبردباری سے منحرف کرے تو وزیر صائب تدبیر بطریق نصیحت اوسے راہ راست پر لائے اور جادۂ ثبات ووقار پر ثابت قدم رکھے اور مزاج اوسکا کہ عدالت سے منحرف ہوگیا اعتدال اور استقامت کیطرف مایل کرے تا عنایت پروردگار اور برکت حلم ووقار سے جسطرف کہ منھ کرے فتح اور نصرت رفیق اور قرین اور اقبال ودولت ناصر ومعین اوسکے رہین اور احیانا کبھی نفس امارہ اپنی خواہش نفس کیواسطے کرے تو صلاح بافلاح وزیر خوش تدبیر کی اوسکا ضرر زایل کردے جیسا کہ خصومت مین بادشاہ ہند کے اور برہمہ کے ہوا رای نے پوچھا کہ یہ حکایت کیونکر ہے **حکایت** کہا کہتے ہین کہ بلاد ہند مین ایک بادشاہ تھا بھلا نام دفاین بیکران اور خزاین بے پایان کا مالک تھا اور سلاطین روزگار مین برگزیدہ تھا دو بیٹے رکھتا تھا کہ مہر درخشان اونکے چہرۂ رخشان سے روشنی قرض لیتا تھا اور ماہ تابان اونکی زیبائی رخسار اور نازکی عذار سے میدان سپہر مین گوی کے مانند غلطان وسرگشتہ تھا حاصل کلام یہ ہی کہ از سر تا پا اگر حسن مجسم کہیئے تو بجا ہی چنانچہ یہ بیت مولف کی اونہین کے حسب حال ہی **بیت** چلتو تلوار رکھکر دوش پہ تو اوڑھلو صاحب ہ پری کی سی ہی صورت صاف باقی پر لگاتا ہی ہ ایک کو سہیل کہتے تھے اور دوسرے کو ماہ جبین اور اونکی مانکا ایران دخت نام تھا کہ اوسکے رشک رخسار سے عروس آفتاب حجاب سحاب مین منھ چھپاتی تھی اور گیسوے عنبر بو اوسکے جعد سنبل کو شرم سے پیچتاب مین رکھتی تھے بس یہ شعر گویا کا اوسکے حرکات کا تتبع ہی **شعر** مردی جی اوٹھتی ہین سنکر ہی یہہ طرز گفتگو ہ ایک عالم جسپہ مرتا ہے وہ عالم حال کا ہ دل بادشاہ کا اوس گوہر یکتا کے اور اون دونون فرزندون کے عشق ومحبت والہ اور شیدا تھا اور اونکی دیدار کے بغیر آرام جان اور سرور دل حاصل نہوتا تھا اور ایک وزیر تھا کہ اوسی بلار کہتے تھے اونکی لغت مین معنی بلا کے یہ ہین یعنی مبارک رو اور وہ وزیر متانت اور عقل مین مشہور تھا اور اوسکی رای صایب ہر مشورہ مین بے خطا تھی اور کیاست اور کاردانی اور فراست ومہربانی ہر حال مین اوسکے اقوال اور افعال سے تراوش کرتی تھی اور یہ بیت گویا کی موافق ہے **بیت** ہوا وہ تیر سا شاہ یسی جو نہوتا تہا ہ کہلاہی ناخن ابرو سی عقدۂ تقدیر ہ اور دبیر خاص اوسکا کہ کمال نام رکھتا تھا نویسندہ تہا کہ عطارد سپہر اوسکے کمان بیان وتحریر کو نہ کہنچ سکتا تہا اور منشی فلک قدم تسلیم سی اوسکے صنایع کی مدارج کو نہ پہنچ سکتا تہا زبان کلک لطافت شعار اوسکے مخزن اسرار فصاحت تھی اور اوسکی صریر خامہ طرافت آثار مطلع انوار بلاغت تھی جو در معنی کہ رشتہ فکر مین

Marfat.com

واسطے رونق بخش ہوتا تھا اور جو لقد حقایق کہ میزان تدبیر مین تولتا تہا تمام عالم اوسکو پسند کرتا تھا اور ایک پیل سپید
رکہتا تہا کہ میدان جنگ مین باد جہان پیما کے دشت پیمائی کرتا تھا یہ قطعہ گویا کا اوسکی شان مین ہی **قطعہ** جو دیکہون فیل فلک
زنبہ کو ترے تو کہون ۔ برنگ کوہ یہ ای خسرو جہان بان ہی ۔ نہین ہین دانت یہ فرہاد کے ہین دست دراز ۔ نہین ہے
سونڈ یہ شیرین کی زلف پیچان ہی ۔ اور دو میل سیاہ رنگ تنومند اور عظیم اعضا مین مانند کوہ الوند کے میدان وغا مین
گردن کشونکے سر پائمال کرتے تھے یہ قطعہ گویا کا اونہین کے شایان ہی **قطعہ** یہ جلد رو ہی کہ پل مین نظر سے غائب ہو ۔
اگرچہ ڈیل مین وہ مثل چرخ گردان ہی ۔ کریگا نفی عدو کے ترے یہ ثابت ہی ۔ کہ دونون دانتونسی ایک شکل لاثانی ہی اور دو شتر
بچے کوہ کوہان ہامون نورد رکہتا تہا کہ ایک شب مین اقلیم کو طے کرتے تھے اور وقت پویہ کے پرندون سے میدان تیز گامی مین
گوئی سبقت لیجاتے تھے **بیت** ہامون نورد کو تن دل بتحمل کردہ خوش ۔ تا روز ہر شب بارکش ہر روز تا شب خارکش ۔ اور
ایک سمند رہتا تند رو تیز گام سیمین سم زرین لگام کہ عنان گرد نمین باد جہان پیما سے سبقت لیجاتا تہا اور صبا گیتی نورد اوسکی گرد کو نہ
پہنچ سکتی تہی یہ قطعہ گویا کا اوسکے مناسب حال ہے **قطعہ** ہے اسپ فلک سیر تز اغیرت خورشید ۔ ڈانٹی تو اگر اوسکو تو لبس ہانکے برابر ۔ جاوی کبہی شرق کبہی مغرب وہ چھلاوا ۔ بجلی سا کبہی گنبد گردانکے برابر ۔ اور طرفہ مین اگر کہیے تو وہ ترکیب
پری ہے خصلت کو جو دیکہو تو ہی انسان کے برابر ۔ اور ایک تیغ کمر تھی کہ طیاری مین جواہر اور لآلی قیمتی سے آراستہ اور
پیراستہ تھی اور اُسکے جوہر ذاتی ایسے تھے کہ جیسے صفحہ الماس پہ پانی مور نمودار ہون ویا تختہ مینا پر گس نے پرافشانی کی ہے ابری اسے
اسواسطے کہتے تھے کہ خون افشانی مین ابر بہار پر ترجیح رکہتی تھے اور چمک مین برق کی چشم اعدا کو خیرہ کرتی تہی **ابیات**
تلوار تری روز وغا برق نظر آئے ۔ دشمنون کے قطرہ باران کے برابر ۔ گر کاٹ سناون مین تری تیغ دودم کا ۔ ہو ملک عدو شہر خموشان
کے برابر ۔ ہی دوست کو تلوار ترے نوح کی کشتی ۔ اور ذات عدو کے لیے طوفان کے برابر ۔ بادشاہان سبکو کہ مذکور جنکا ہو چکا بہت عزیز رکہتا
تہا اور سلاطین ہفت اقلیم پر ان سب کے سبب سے مباہات کرتا تہا اور اوسکے ولایت مین ایک گروہ برہمہ تھا کہ اونمین سے ایک شخص کو
سب برہمنون نے برگزیدہ کر کے اوسکی پیغمبری کے معترف تھے اور وہ راہ حق سے سبکو منحرف کر کے اپنی دین ایجادی کی تعلیم دیتا تہا
اور ضلالت جہالت مین اوس گروہ کو سرگردان اور گمراہ کر رکہا تہا ہر چند بادشاہ اوسکو ضلال اور اغوای خلایق سے منع کرتا تہا
مگر وہ اپنی عادت کو ترک نکرتا تہا آخر بادشاہ نے تعصب دین اور جمعیت ملت متین سے ہزار آدمی اونمین سے مع برہمن ابلیس خصلت کے قتل کیے
اور گھر اور مال اونکا لوٹ کے زن اور فرزند انکی اسیر کیے بعد اسکے چار سو برہمن اُس جماعت کے کہ فنون علم مین آراستہ اور انواع دانش سے بہرہ مند
اور ظاہر اوس دین سے بہی تائب ہوئے تھے واسطے تعلیم کے ملازم پایہ سریر اعلے کی تھے اور بنفاق اطاعت کرتے تھے اور فرصت انتقام اور
موقع کینہ خواہی کے منتظر تھے قضارا ایک شب بادشاہ سریر عشرت پر استراحت کرتا تہا کہ ناگاہ سنا آوازین مہیب بے درپے خوابین سنلکر

Marfat.com

ہول سی بیدار ہوا اور متفکر تھا کہ یہ کیا چیز تھی اس خیال مین بار دیگر سو گیا دیکھتا کیا ہے کہ دو مچھلیان سرخ کہ اونکی شعاع سے دیدۂ نظارگیان خیرہ ہوتے تھے دم سے کھڑے ہین اور مرحبا کہتے ہین بادشاہ دوسری بار بیدار ہوا اور اندیشہ دور و دراز مین پڑا تیسری بار پھر سو گیا دیکھا کہ ایک تاز اور دو بطخین رنگین اور بزرگ اوسکے پیچھے سے اُڑین اور آگے آکے اوترین اور بادشاہ کو دعا دینا شروع کیا پھر بادشاہ پر بیہوشی غالب آئی اور دیکھا کہ ایک سانپ سبز رنگ کہ اُسپر خال زرد اور سفید ہین بادشاہ کے بائو سے لپٹ گیا بادشاہ اُسکے خوف سی بیدار ہوا اور یہ تماشا کہ پردۂ خیال سے ملاحظہ کیا اندوہگین تھا اسکے بعد پھر موکل خواب اوسی کشان کشان عالم مثال مین لیگئے اس بار دیکھتا کیا ہے کہ سرتاپا شاخ مرجانی مانند خون مین آلودہ ہے بادشاہ بیدار ہوا اور نہایت مضطرب ہوکے چاہا کہ محرمان حرم سرا کو آواز دی کہ ناگاہ پھر نیند غالب ہوئی تو پھر دیکھتا کیا ہے کہ اشتر سپید راہوار کہ برق جہندہ کی مانند کوہ گزرا اور عمر گرامی کیطرح خوش رفتار ہے اُسپر بادشاہ سوار ہے اور مشرق کیطرف جاتا ہے اور ہر چند نگاہ کرتا ہے کہ کسی ملازم کو سواد و فروش پیادہ کے نہین دیکھتا ہے پھر خواب سے بیدار ہوا اور چھٹی بار پھر سو گیا دیکھا کہ ایک آگ اوسکی سر پر روشن ہے اور اسکی روشنی اُسکے اطراف اور جوانب کو گھیری ہے اس صورت کے مشاہدہ سی ہراسان ہوکے بیدار ہوا ساتوین بار پھر غافل ہو گیا دیکھا کہ ایک مرغ اُسکے سر پر بیٹھا ہوا پیشانی پر منقار مارتا ہے اس بار بادشاہ نے خوفناک ہوکے البالغرہ پکارا کہ سب ملازم کہ گرد بادشاہ کے خفتہ و بیدار تھے سراسیمہ ہوکر دوڑے بادشاہ نے سبکو تسکین دی اور کہا کہ خیریت ہے ابھی اپنی اپنی جگہ جا کے ٹھیرو اور اس خواب ہولناک کی ہیبت سے مانند مار دُم بریدہ اور مردم مار گزیدہ کی پیچتاب کھاتا تھا اور باخود کہتا تھا کہ کیا نقش گوناگون تھا کہ کلک قدرت نے دکھایا اور کیا لشکر فساد انگیز تھا کہ پے در پے آیا **بیت** نشست یکی عربدہ آشوب گرخاست + ما رفتہ یکی فتنہ بلای دگر آمد اس تصور مین تھا کہ یہ صورت واقعہ کی کس سے کہون اور حل اس مشکل کے کس عالی فہم سے طلب کرون اور محرم اس اسرار کا کسی بتاؤن اور نزاد اس قضیے کے کس سے کہون **مصرع** عمرین درد کرا گویم و درمان ز کہ پرسم ؛ القصہ شب بہزار رنج بسر کی جبکہ عارض صبح روشن شکن زلف شب تار سے درخشندہ ہوا اور نقاب ظلمت دن کے آگے سے اُٹھایا گیا بادشاہ اوٹھا اور برہمنون کو کہ حلال ہر مشکل اور علم تعبیر مین کامل جانتا تھا بلایا اور تعجیل کہ بادشاہونکو منع ہے عمل مین لایا یعنی غلبہ اضطرار مین بلا تامل تمامی حالات خواب کے جسطرح پر دیکھے تھے اُن سے بیان کیے برہمنون نے واقعات ہولناک سنکے اور اثر خوف و ہراس کا ناصیہ شاہ پر دیکھ کے کہا کہ یہ خواب بہت سہمگین ہے اور تمام عمر ایسا خواب ہولناک ہماری کانون نے کبھی نہ سنا تھا اور کوئی معبر بلا تامل تعبیر اسکی کر نہین سکتا ہے اگر بادشاہ اجازت فرمائے تو ہم غلام باکید یگر اتفاق کرکے وہ کتابین کہ فن تعبیر مین رکھتے ہین اُنسی رجوع کرین اور تامل تمام جو کچھ کہ دریافت کرین اور وہ تعبیر جسمین شائبہ شبہ و شک کا نہ ہے اُسے عرض کرین اور اوسکے دفع ضرر کی راہ ڈھونڈین بادشاہ نے اجازت دی یہ وہان سے باہر آئے اور

Marfat.com

خلوت کی اور خبث ضمیر اور ناپاکی سیرت سے سلسلۂ انتظام کو تحریک دیکر بالکل بگیر کیا کہ اس ظالم جفاکار نے بہوت سے دن ہوئے ہین
کہ ہماری قوم کے ہزار آدمی قتل کیئے ہین اور مال و متاع ہمارا تاراج کیا ہی آج سررشتہ انتقام کا ہاتھ آیا ہے کہ اس وسیلے سے کینہ
ہمارا حاصل ہوگا اور اب جو اوسنے اس حادثے مین ہمین اپنا محرم کیا اور ہماری تعبیر اور تقریر پر اعتماد کیا ہے اب فرصت کو فوت
نکیا چاہیئے اور کینہ دیرینہ کی لینے مین تاخیر نہ کیجیے کہ پھر ایسا موقع نہ ملیگا **بیت المولفہ** آتش غم سے جل رہا ہے عدو بے
آب شمشیر سے بجھائے آب ۔ راہ صواب کی یہ ہی کہ اسبات مین ہمکلام بے محابا کرین اور نہایت تہدید سے اسی ڈرائین اور کہین
یہ سب خواب مخاطرہ عظیم پر دلیل ہے کہ ہر ایک اسمین سے بیم جان کے مقتضی ہی اور دفع اوسکی مضرت کا یہ ہی کہ خواص ارکان دولت اور
اعیان حضرت اپنی جان تصدق کرنے پر راضی ہون اور گھوڑا کہ وہ خاصہ بادشاہ کا ہی اور تینون فیل اور دونون شتر
اوس شمشیر گوہر نگار سے قتل کیئے جائین اور ان سبکا لہو حوض مین بھرا جاے اور بادشاہ ایک ساعت اسمین بیٹھے اور ہم اسون
اوپر دم کرین اور وہ خون بادشاہ کے بدن پر ملین اور بعد اسکے آب خالص سے بدن بادشاہ کا دہوئین اسکے بعد بادشاہ
نڈر اور فارغ بیٹھے اگر بادشاہ اسی قبول کری اور عزیز اور مقرب بادشاہ کے اس حیلے سے ہلاک ہوجائین اور وہ تنہا رہجائے تو تھوڑے
سے عرصہ مین اسکی بہی ذات کی تدبیر کرسکنا آسان ہے ہمارا دل کہ اسکے خار آزار سے مجروح ہے اسصورت مین گل مراد ہاتھ
آتا ہے اور دشمن قوی جبکہ ضعیف ہوگیا تھوڑی سی سعی مین ہلاک ہوسکتا ہے **بیت** دل اگر خار جفا دید امید است کہ باز ۔ بہ گل امید
بچیند ز گلستان مراد ۔ غرضکہ اس شدر و خیانت سے کفران نعمت پر اتفاق کرکے بادشاہ کے پاس آئے اور کہا کہ بادشاہ کی عمر دراز
ہو تعبیر اس خواب کی سوا ہجوم رنج و بلا اور محنت و عنا اور کچہہ نہین پائی جاتی ہے اور دفع بلا کے لئے تدبیر از روے علم نجوم
صحیح یون ٹہرتی ہے جو بادشاہ ہماری بات کہ عین نیک اندیشی و محض خیر خواہی ہی سمع رضا سے قبول فرمائے تو جو ہجوم بلا
کہ ان خوابونکی تدبیر سے پایا جاتا ہے اور اسمین کسیطرح کا شبہ و شک نہین ہی کو مقرر دفع ہوجائے اور اگر ہماری غرض پذیر انہوگی
تو بلاے عظیم کے منتظر اور زوال پادشاہی اور قطع زندگانی کے مترصد رہے بادشاہ اس بات کے سننے سے ڈرا اور دایر حیرت
مین پڑکے از خود رفتہ ہوگیا اور بعد تامل کے پوچھا کہ تفصیل اس اجمال کی بیان کرو برہمنون نے کہا کہ گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل یعنی اگر
کہتے ہین تو تمام سلطنت آزردہ ہوتے ہین اور اگر نہین کہتے ہین تو خدا آزردہ ہوتا ہی اور ہم کو نمکی سے منسوب ہوتے ہین یہ سنکر
بادشاہ زیادہ تر گہبرایا اور مبالغہ کیا کہ جلد تفصیل اسکی بیان کرو آخران ہفت رون نے قیل و قال حد کو پہنچا کی عرض کیا کہ
وہ دو ماہی کہ دم پر کہڑے ہین وہ دونون فرزند بادشاہ کے ہین اور وہ سانپ کے بادشاہ کے بانو مین لپٹ گیا تہا
وہ ایران رخت شاہزادی ہی اور وہ دو بطین رنگین دو پیلان سیاہ ہین اور وہ قاز بزرگ پیل سپید ہی اور وہ شتر راہوار اور وہ
سمند خوش رفتار شہریار ہی اور وہ دو فراش پیادہ شتران بختی ہین اور وہ آتش کہ فرق بادشاہ پر روشن تھے

Marfat.com

بلا روزیر ہی اور وہ مرغ کہ نثار بادشاہ کے سر پر مارتا ہی کمال دبیر ہے اور وہ خون کہ جس سے بادشاہ کا بدن آلودہ ہی اثر ہے
شمشیر زنگار کا کہ فرق بادشاہ پر دشمن لگائین گے اور چہرہ مبارک کو اوس سے رنگین کرینگے اور ہمنی تدبیر اوس خوا کے دفع ضرر کی ارندی علم
تعبیر کے اسطرح پر ٹھیراتی ہی کہ بادشاہ دو نو بیٹے اور ایران دخت اور ہرمز اور دیو دنڈا اور ہاتھی اور گھوڑے کو اوسی شمشیر سے ذبح
کرکے خون سبکا تھوڑا تھوڑا لیکے ایک ظرف مین جمع کرین اور شمشیر کو توڑ کے ان سب کشتونکے ساتھ زمین مین دفن کردین
گے اور ہم اوس خون کو آب دریا مین ملا کے ایک آبزنمین ڈالین اور بادشاہ کو اوسمین بٹھا کے دعا اور افسون پڑہین اور اوسکے
بعد اوسی خون سی بادشاہ کی پیشانی پہ طلسم لکھین اور شانہ اور سینہ بادشاہ کا اوس خونناب سے آلودہ کرکے تین ساعت کے بعد
آب دریا سے سر و تن دہو کے اور خشک کرکے روغن زیت سی چرب کرین اس صورت مین مضرت کلی دفع ہو جائیگی اور سوا اسکی
کوئی چیز فائدہ بخش نہو گی **بیت** در دفع بلائے کہ نصیب تو مباد ٭ تدبیر ہمین ست کہ تقریر افتاد ٭ بادشاہ نے جبکہ یہ بات
سنی آتش حسرت متاع صبر مین شعلہ زن ہوئی اور باد وحشت سی خرمن شکیبائی برباد ہو گیا کہا کہ ای دشمنان دوست
روادار ی آدمیان اہرمن خو تمہارے اس تدبیر سے مرگ بہتر ہے اور اس تقریر سے کہ تمنے کی شربت اجل خوشتر یہ گروہ
کہ بعضے انمین میری ذات کے مانند ہین اور بعضون سے مدار ملک مال اور سبب زینت جاہ و جلال ہی اگر ان سبکو ہلاک
کرون پھر حیات سی مجھے کیا راحت مین تو ان سبکی راحت دیدار سی زندہ ہون اگر یہ نہو گے تو خاک میری زندگی پر
بقول مولف کے **بیت** مثل حنای غیر کے ہاتھون میری بہار ٭ سرسبز اگرچہ ہون چمن روزگار مین ٭ مگر منی حکایت
حضرت سلیمان علیہ السلام اور بگلے کی نہین سنی ہے اور خفیفت انکی جواب و سوال کی تمہین نہین سنچی ہے برہمنے التماس کیا کہ
ارشاد ہو حکایت **حضرت سلیمان**[ع] کہا کہ حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام پیغمبر تھے اور بادشاہ بہی تھے
عظیم الشان کہ جن انس اور وحوش و طیور سب اونکی تابع فرمان تھے اور منشی قضا نے منشور سلطنت کا اونکی نام پر یون لکھا تہا کہ نہ
اول ایسا بادشاہ تہا اور نہ بعد اسکے کوئی ایسا ہو گا اور عمر ہا شہر و عمر و احہا شہر نمونہ ہی اوسکی سیر کا **بیت** فلک
بندہ و اقبال غلام ٭ زمانہ مطیع و جہانش بکام ٭ اکیروز مقربان ملکوت مین سے ایک فرشتہ نزدیک حضرت سلیمان کے قدح بہر
آب ہاتھ مین لیکے حاضر ہوا اور کہا کہ مبدع کل جل شانہ نے تجھ مخیر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر چاہے تو کہ تا قیام
قیامت کل نفس ذائقۃ الموت کے شربت پینے سی ایمن رہی تو اس جام کو پی لے اور اگر میل اسکا رکہتا ہی کہ گوشۂ زندان
ناسوت سے روضۂ صافی لاہوت کیطرف متوجہ ہو تو جلد قدم اوٹھا یہ سنکے حضرت سلیمان علیہ السلام نے خیال کیا کہ نقد عمر ایک
سرمایہ ہی کہ اوس بازار قیامت مین سود فراوان ہاتھ آنیوالا ہی اور عرصہ زندگانی کا ایک کشت ہی کہ اوسمین تخم دولت
دو جہانی اور نہال سعادت جاودانی بو یا جاتا ہے اور اوس عالم مین ایسی دولت پر نفع کا ہاتھ آنا ممکن نہین ہے

Marfat.com

پس بہر نوع نشاط حیات شیون فنا سے بہتر ہے اسی اختیار کیا چاہیئے اور اس عرصہ دراز مین کہ مہلت عنایت کی ہی تحصیل رضاے پروردگار مین کوشش کافی کرنی چاہیئے عمر اوسکو کہتے ہین کہ خیال اور افعال خیر مین بسر ہو پھر خیال کیا کہ بلا تامل اختیار کرنا ایسے امر جلیل کا نہ چاہیئے اللہ تعالے نے مشورہ کیلوام فرمایا ہی تو چاہیئے کہ اکابر حین و انس اور وحش و طیر جمع کرکے مشورہ کرون اوسکی راے جس بات پر متفق ہون اوسے عمل مین لاؤن اسکے بعد سبکو جمع کرکے پوچھا کہ اس شربت حیات کے پینے مین تمہاری کیا صلاح ہے سب نے عرض کیا کہ ضرور پینا چاہیئے کہ دوا مین آپکے زندگانی کی فلاح تمام جہان کی ہی حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل مملکت سے کوئی شخص باقی تو نہین رہا لوگون نے عرض کیا کہ ایک بگلا حاضر نہین ہے اور باقی سب موجود ہین گھوڑے کو حکم کیا کہ بگلے کو حاضر کر گھوڑے نے حسب الحکم جاکر کہا کہ نبی اللہ نے تجھے یاد فرمایا ہے اوسنے آنے سے انکار کیا دوسری بار کتے کو حکم کیا کہ جلد جاکر تو بیمار کو لا کتا آیا بگلا اوسکی ہمراہ بلا تکرار و اکراہ چلا آیا حضرت نے فرمایا کہ بلایا ہی تجھے ایک مشورہ یکی واسطے مگر اسی پہلے ایک شبہی اوسی حل کرکے بعد اوسکے اصل مطلب کا مشورہ کیا جائیگا بگلے نے عرض کیا کہ میری کیا حقیقت ہے کہ مین شبہی کو حل کرونگا لاکن نجسا بادشاہ جو مجسم ذلیل کو عزت مشورہ کی بخشی تو دور نہین ہے بندہ پروری اور غلام نوازی سے **بیت** تو آفتابی و من ذرہ بغایت پست ٭ بعید نیست خورشید ذرہ پرور دن ٭ اگر حضرت رسالت منقبت اظہار مین اس شبہی کے ارشاد فرمائین تو میری خاطر شکستہ مین گذری اوسی عرض کرون حضرت نے فرمایا کہ انسان کے بعد اشرف حیوانات گھوڑا ہے اور خسیس تر جانور دنگا کتا ہی اسمین کیا حکمت تھی کہ تو کہنے سے شریف ترین حیوانات کے نہ آیا اور کہنا خسیس ترین جانور دنکا قبول کیا بگلے نے عرض کیا کہ اگرچہ گھوڑے کا کمال شرف ظاہر ہے مگر مرغزار و فا مین چرا نہین ہے اور چشمہ حق شناسی سے قطرہ نہین چکھا ہے یہ مصرعہ حسب حال اوسکے ہی **مصرع** اسپ و زن و شمشیر وفادار کہ دید ٭ اور کتا ہر چند کہ خبث سے موصوف ہے اور ناپاکی مین معروف لیکن لقمہ وفادار یکا کھایا ہے اوسنے اور رسم حق گذاری کی عادت رکھتا ہی **بیت** سگ حلقہ مہر کردہ در گوش ٭ یک لقمہ نمی کند فراموش ٭ اور درگاہ حضرت کی کہ منبع وفا اور مجمع صدق و صفا ہی اسلئے قول بیوفا کا قبول کرنا مناسب نجانا اور سخن وفادار پر متوجہ ہونا مصلحت سمجھا مین حضرت سلیمان علیہ السلام نے بات اوسکی پسند کی اور ذکر آبحیات کے پینے کا ارشاد کیا بگلے نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ یہ آبحیات تو تنہا نوش فرمائیگا یا دوستون اور عزیزون کو بھی پلائیگا حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ رب کریم نے خاص میرے ہی واسطے بھیجا ہی اور آپکے اسمین نصیب نہین لکھا ہے بگلے نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ یہ کیونکر مجھے گوارا ہوگا کہ تو تنہا زندہ رہے گا اور سب ہمدم و ہمسایہ اور فرزند اور حق گذار تیرے آگے مر جائین گے پھر اس زندگانی سے تو کیا لذت پائیگا اور وہ عمر کہ دوستون اور عزیزون کے فراق مین گذری اوسمین کسیطرح راحت تصور نہین کیجاتی ہے آگے تجھے اختیار ہے **قطعہ** صحبت یاران غنیمت ہے

کہ نقد زندگی ٭ خاص از بہر نثار صحبت احباب ہے، ٭ ہی پے سیر و تماشا گلشن عمر عزیز ٭ پر یہ محتاج بہار صحبت احباب ہے، ٭ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بات اُسکی پسند فرمائی اور شربت زہر آمیز فراق سی کہ نام اوسکا آبحیات تہا اجتناب کیا **بیت** ہرچہ از احباب جدائی دہ ہست ٭ دور تر شش دار کہ دوری بہ ہست ٭ بادشاہ نے کہا کہ یہ مثل اسوا سطے لایا ہونگا کہ تم جانو اسے برا ہمہ کہ میں زندگانی اپنی بغیر اس جماعت کے نہین چاہتا ہون اور اپنی موت اور انکی موت کو برابر جانتا ہون ہر آئینہ ملک صدد زوال اور انتقال مین ہے، اور یہ راہ خطرناک بہی طی کرنا ہے اور وحشت خانہ لحد مین سونا بہی مسلم ہے پھر عمر دو روزہ کیواسطے کیون ایسی امر ہائلہ پر جرأت کرون اور اپنے ہاتھ سی بنیاد دولت وعشرت اور نام ونشان کو برباد کرون اگر ہوسکے تو کوئی اور تدبیر کرو اور چارہ اسکا بوجہ احسن نکالو والا یہ کام مجھ سے زنہار نہ ہوسکیگا برا ہمہ نے کہا کہ بادشاہ کی بقا ہو سخن حق تلخ اور نصیحت بے خیانت درشت معلوم ہوتی ہی مگر حتی الوسع ہم خیر اندیشی سے زبانین بند نہ کرین گے ہمین بادشاہ کی رائے سے تعجب ہے کہ اورون کو اپنی ذات کے برابر کرتا ہے اور اورونکی بقا کیواسطے اپنی جان عزیز اور ملک موروثی سے کنارہ کرتا ہی و نصیحت مشفقانہ نہین سنتا ہے اور خیرخواہونکی بات پر اعتماد نہین کرتا ہے اور اس کام مین کہ موجب فرح تمام اور سبب آسایش خاص وعام ہے قبول نہین فرماتا ہے اور خردمند اورونکو اپنی ذات کے واسطے البتہ چاہتے ہین بغیر ونکیواسطے اپنی ذات کو برباد کرتے ہین اور بادشاہ پر پوشیدہ نہین ہے کہ آدمی رنج بسیار سے درجہ استقلال کو پہنچتا ہے اور کلید خزانہ ملک کو کوشش بسیار سے ہاتھ آتی ہے اُسکو کھونا اور عمداً ترک زندگانی کرنا اور سریر دولت اور کامرانی کو دیدہ ودانستہ چہوڑنا روش خردسی فرسنگون دور ہے اگر ذات بادشاہ کی باقی ہے تو زن وفرزند بہت ہو رہین گے اور جو ملک برقرار رہیگا تو اسباب تجمل اور ملازمان کافی بادیانت بہت جمع ہوجائینگے بادشاہ نے جبکہ فضولی انکی گوش زد کی اور آنکے دمدمی اور سحر بیانی سے متردد اور متالم ہوا اور بارگاہ سی اوٹھ کے خلوت مین آیا اور بے نیاز زمین خاک پر ملتا تہا اور آب حسرت دیدہ اشکبار سے برساتا تہا اور آتش نا امیدی سی خرمن صبر وسکون کو جلاتا تہا اور کہتا تہا کہ یہ ابر فتنہ زا کہ یا ران بلا سے برستا ہی کہانسی پیدا ہوا اور یہ لشکر غم کہ متاع حیات کے سوا اور کچہہ نہین لوٹتا ہے کہانسے وارد ہوا **بیت** من نبودم وگنجی وحریفی وسرود ٭ غم را کہ نشان داد و بلا را کہ خبر کرد ٭ بھلا عزیزون کے مرگ کو کسطرح گوارا کرون اور بے ہمدمونکے کیونکر زندگانی بسر کرون اور فرزندونکے بغیر کہ روشنائی چشم اور قوت دل ہین اور حالت حیات مین امیدواری اور بعد موت کے بجائی بیر نتیجہ شہریاری مین کسطرح انکی موت پر راضی ہون یہ قول فردوسی فخر شاعران کے **بیت** ندارد پدر ہیچ بائستہ تر ٭ ز فرزند شایستہ شایستہ تر ٭ **ایضاً** مشہور زمانے مین یہ مصرع ہے سلف ٭ بہتر نہین کچہہ باکہ فرزند خلف سے ٭ اور ایران دخت کہ چشمہ خورشید تابان رشحہ اوسکی چاہ زنخدان کا ہے اور مطلع ماہ درخشان پر تو اوسکی عکس رخ درخشان کا ہے اور منہ اُسکا ایام دولت کی مانند تازہ

Marfat.com

وخرم اور زلفین لیالی فراق کیطرح درہم اور صحبت اوسکی دلربا اور مصاحبت اوسکی راحت افزا ہے اوسکی بغیر زندگانی سے کیا لطف پاؤنگا اور بلا وزیر کہ اوسکی رے روشن شبہائے حادثات کو آفتاب کی طرح منور کرتی ہے اور پر تو اوسکی شمع ضمیر کا نور ہے ظلمت زدا بغیر اوسکی رونق ملک و مال اور افزونی خزانہ اور حصول اموال اسطرح سے کون کرسکیگا اور کمال دبیر کہ انشا پرداز نقشبند سپہر بلند اوسکا شاگرد ہے اور الفاظ اوسکی مانند لآلی دلکشا ہین اور حسن خط اوسکا طرب افزا ہے اگر وہ نہو تو مصالح ملک اور حوادث شکون ہیں مددگاری کریگا اور احوال اعداسے اور اندیشون کے دشمنی سے کون مجھی ہر وقت اطلاع دیگا جسوقت کہ دونون ناصح کہ مانند دست و پا اور دیدۂ بینا تمام ملک کے ہین اگر فرد بقا پر خط فنا کھینچا جائیگا تو ہر آئینہ فوائد نصیحت اور آثار کفایت منقطع ہوجائین گے اور وہ پیل سپید کہ جسم اوسکا مانند جرم ماہ اور چرخ دوتا کے سر بلند اور سریع السیر ہے اگر وہ نہو تو معرکہ کارزار مین کسپر سوار ہونگا اور وہ پیل سیاہ کہ عرصہ ہیجا مین خرطوم سے صف دشمن کو زیر و زبر کر ڈالتا ہے ہنگام نبرد نوبت مخالف کو کیونکر برہم کرونگا اور اگر وہ دو اشتر کہ پیک صبا کی طرح سریع السیر ہین نہوین گے تو ضرورت کے وقت کس سے خبر منگواؤنگا اور فرمان اپنا ممالک محروسہ کو اس شتابی سے کیونکر بھیجونگا اور وہ سمند دوندہ صرصر تک پولاد رک باد کردار صبا رفتار کے سوا کہ رخشندہ گی مین آتش حدت سے دل رخش رستم مین افروختہ کرتا ہے اور سرعت اوسکی دیدۂ شبدیز خسرو سے اشک گلگون بھاتی ہے کیونکر عزم رزم اور ارادہ سلحشوری اور عنان گردی کرونگا اور گوی طرب چوگان شہ سے کیونکر لیجاؤنگا اور وہ شمشیر سران کہ آتش فتنہ اوسکی آبدار کی ہیبت سے یکقلم افسردہ ہوگئی ہے اور آب اوسکی کہ آبروی ملک ہے بغیر اوسکے کسطرح سے قہقہ جنگ کی خاطر جمع کرونگا جبکہ اس باتسے بے بہرہ ہوا اور جماعت متعلقون کی اپنی ہاتھ سے برہم کی مینی پھر ملک سے کیا تمتع اور عمر سے کیا لذت حاصل ہوگی بقول مولف کے **بیت** تو نہین آنکھون کے جو آگے تو دل خرم نہین ۔ جنبش مژگان کف افسوس ہے کچھ کم نہین ۔ القصہ بادشاہ فی ایک شبانہ روز دریاے فکر مین غواصی کی مگر وہ گوہر تدبیر کہ جسسے سررشتہ امید کا ہاتھ آئے نہ پایا آخر یہ راز ارکان دولت پر شایع ہوا کہ بادشاہ فکر عظیم مین پڑا ہے بلا وزیر نے اندیشہ کیا کہ اگر بادشاہ کچھ اشارہ نہ کرے اور استکشاف مین اس راز کے مبادرت کرون تو یہ جرمت ادب سے دور ہے اور اگر توقف کرتا ہون تو مراسم اخلاص اور آئین خصائص کے منافی ہوتا ہے آخر ایران دخت کے پاس آیا اور یہ رباعی ثنائیہ مولف کے پڑھی **رباعی** اوڑھے ہے ازل سے تو ردائے عفت ۔ دیکھا نہ سنا تو نے سوا اے عفت ۔ عفتا تیرے واسطے ہوئی ہے پیدا ۔ مخلوق ہوئی ہے تو برائے عفت ۔ اور عرض کیا کہ رائے عالی پر مخفی نہین ہے کہ بندی نے جسروز سے کہ خدام بارگاہ سپہر احتشام مین شرف انتظام پایا ہے کوئی راز سر کار کا مجھ سے مخفی نرہا ہے اور کسی مشورت مین بادشاہ نے میری بغیر عمل نہین فرمایا ہے کل سے دوبار برامہہ کو بلا کر مشورت کی ہے اور آج بھی خلوت اوان سے کرکے متفکر اور رنجور بیٹھا ہے اور تو ملکہ روزگار اور مونس شہریار ہے اور عیبت اور لشکر سب تیری عنایت کے

Marfat.com

امیدوار ہین اور تجھہ اکثر امور مین بادشاہ کا ثانی جانتے ہین مناسب یہ ہے کہ تو شہریار کی پاس جاکے صورتحال دریافت
فرماتا اوسکے تدارک مین ہم سب مشغول ہون ورنہ یہ برابر ہمہ عذر پیشہ بلا اندیشہ ہین مبادا کہ خباثت ذاتی سی کوئی فریب کے بادشاہ
کو اوس کام پہ تحریص کرین کہ انجام اوسکا حسرت اور ندامت کو نکہیچی اور جب بات ہاتھہ سی جاتی رہتی ہے تو تاسف کچھہ کام نہین
آتا ہی **مصرعہ** عالج واقعہ پیش از وقوع باید کرد **بیت** ایران دخت نے جوابدیا کہ چند روز سے مجھین اور بادشاہ مین شکر رنجی
ہی اوس دلسی کنایہ اور اشارہ مین گاہ گاہ کچھہ بات ہو جاتی ہی اسکی مجھے شرم آتی ہی کہ بادشاہ کے حلون مین بے طلب چلی جاؤن اور
بے محابا استفسار حال کرون وزیر نے کہا کہ ای ملکہ جہان اسی ہدیۃ الاحباب کہتے ہین یہ خفگی نہین ہے بلکہ سبب رسوخ نباہ محبت
اور موجب ثبات قاعدہ مودت ہی **بیت** **لمولفہ** آپکو ناز چاہیئے مجکو نیاز چاہیئے ؎ ہیچ ہی برای دوستی ناز و نیاز چاہیئے
اس محل مین تکلف کو برطرف رکھا چاہیئے کہ بادشاہ فکر عظیم اور اندیشۂ دور دراز مین پریشان خاطر ہی اور خدمتگار ایسے محل
مین گستاخی نہین کر سکتے ہین اور بغیر تیرے کلید صلاح کی اور کوئی اس قفل مشکل کو کھول نہین سکتا ہی اور مینے بارہا یہ
بادشاہ سی سنا ہی کہ جب ایران دخت میرے آگے آتی ہی اگرچہ اندوہگین بہی ہوتا ہون تو خوش ہو جاتا ہون اور اوسکے دیدار
ہمایون سے میرا غم اور ملال سب دور ہو جاتا ہے اب تو تشریف لیجا اور دریافت کر اور کالۂ خدام پہ منت رکھہ ایران دخت بادشاہ کے
پاس آئی اور کہا **بیت** غمت مباد و گزندت مباد و رنج مباد ؎ کہ راحت دل و آرام جان دفع غمی ؎ اسکے بعد عرض کیا کہ موجب
فکر اور سبب حیرت کا کیا ہے اگر برہمہ سے کچھہ سنا ہی اور وہ لایق کرنیکے ہی تو خدام کو بہی اوسی مطلع کیجی تا بموجب اوسکی موافقت
کر کے شرائط خدمتگاری سب بجا لائین بادشاہ نے کہا کہ سوال اوس چیز کا نکیا چاہیئے کہ جواب جسکا مورث رنج و ملال ہو
لاتسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم یعنی سوال نکرو تم اون چیزون سے کہ اگر ظاہر کیجائین واسطے
تمہاری وہی چیزین تو برائی مین ڈالے تمکو یعنی رنج مین ڈالین تمہین ایران دخت نے کہا کہ یہ رنج اگر بسبب متعلقون کی
طرف رجوع کرے تو غم نہین ہی کہ سلامتی ذات مبارک تدارک جمیع آفات کا ہی **مصرعہ** ہزار جان گرامی فدای جانان تو باد
اور اگر عیاذاً باللہ وہ فقط نفس نفیس عالی سے متعلق ہی تو اوسمین اضطراب فرمانا اور غمناک بیٹہنا نہ چاہیئے **مصرعہ** مرد
ثابت قدم آنست کہ از جا نرود ؎ بلکہ عزیمت مردانہ کے مناسب ہے کہ یہ عزیمت نشان ہی صبر ثبات کا کہ عمدہ صفات سلاطین سے ہے
اور جزع اور فزع رنج کو زیادہ کرتا ہی اور صبری دشمن کو خوشوقت اور دوست کو رنجور کرتی ہی اور جو حادثہ آدمی پر آئی اوسمین
مضبوط سی صبر کی ہاتھہ مین لے تو آخر کار چہرۂ مراد پیش نظر آتا ہی اور بہتر ہین مطالب کا جبہی ہاتھہ آتا ہی کہ قضای الہی پر راضی ہو **بیت**
لمولفہ صبر ہی آفات مین لازم کہ ہو انجام خوب ؎ ہی ندانیا مین صبور یکبرابر کام خوب ؎ پادشاہ کی لایق یہ ہی کہ جو کام کہ حادث ہو طریق اوسکی
تلافی کا کمال گیاست اور دور فرست اور نہایت ثبات اور تمام مزاجی سی کرے کہ وہ امر سپر شدنی ہو اور پوشیدہ رہے خصوصاً

Marfat.com

وہ بات کہ اختیار اوسمین نہو زیادہ تر اوسمین ثابت قدم رہی اور مضطر نہ ہو بلکہ طبیعت کو خوش رکھی کہ وہ محض کردگار
پر موقوف ہی پس کریم جو کچھ کرتا ہے خصوص صابرونکی واسطے وہ بہتر ہے اور دوسرے خوبی اس امر مین اور ہی کہ انسان اوسمین
کسیطرح ملزم نہین ہوتا ہے اور جسمین کہ کچھ اللہ تعالے نے آدمی کو اختیار بخشا ہے اوسمین خطا کا بھی احتمال ہے اور خطا الزام
وملال کا باعث ہوتی ہے اگر وہ امر ایسا ہی کہ بجز دعا چارۂ تدبیر سے باہر ہی تو سب بندگان تباہی بدل وجان دعاے راحت سلطان
مین شبانہ روز مصروف رہینگے اور اگر قابل تدارک کے ہی تو ان بیتونکے موافق عمل فرمائے **نظم** ہم گنج داری ہم خدم ٭ ہم
ملک داری ہم حشم ٭ بیرون نہ از خلوت قدم ٭ بر باب عالم زن علم ٭ رخ جانب مقصود کن ٭ اندوہ را نابود کن ٭ احباب را
خوشنود کن ٭ بردار از دل بار غم ٭ بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ برہمنے کہا ہی اگر ایک حرف اوسمین سے گوش کوہ مین کہدون
تو اطراف اوسکے مانند طور کے برہم و درہم ہو جائین اور اگر ایک مژہ اوسکے روزن روشن پر ظاہر کردن تو مانند شب کے تیرہ و
تار ہو جائے ای ایران دخت اوسکی تفتیش مین مبالغہ تو کرتی ہے مگر سنّی کی تو تاب لاسکے گی ایران دخت نے پھر مبالغہ کیا
بادشاہ نے اوسکے پاس خاطر سے حال ظاہر کیا کہ مینے کل رات یہ خواب ہولناک دیکھی ہین اور اوسکی تاویل اور تعبیر برہمہ سے
پوچھی تھی اون ملعون نے یہ تعبیر دی کہ تجھ دلدار اور دونون فرزندان عالیمقدار اور وزیر صافی ضمیر اور دبیر خوش تحریر اور پیل سفید
مردافگن اور اون دونون پیلان کوہ پیکر صف شکن اور دونون شتر خار افرسای خارکن اسپ سمند صرصر رفتار کو شمشیر گوہر نگار سے
قتل کرکے اور پھر اوس شمشیر کو بھی توڑ ڈالا چاہیئے تب اوس خواب کا ضرر دفع ہو ایران دخت نے جبکہ یہہ کلام بادشاہ کا سنا
دود اندوہ آتشکدۂ دل سے اوٹھا اور روزن دماغ سے باہر نکل گیا نزدیک تھا کہ چشمہ چشم سے قلزم محیط جوش زن
ہو لیکن از بس کیاست اور ہوشیاری مین موصوف تھے دل کو تھامنا اور کہا **بیت المولفہ** تو ہے باقی بلا سے گو فنا
ہو جائین ہم ٭ سب بلا تیری ٹہری ہمپر فدا ہو جائین ہم ٭ بادشاہ کو اون بات سے اندوہگین ہونا نچاہیئے اگر جانین خانہ زادونکی
بادشاہ کی ذات پر فدا نہ ہونگے تو اور کس کام آئین گے اگر ذات بادشاہ کی باقی ہی تو اولاد بھی ہونا ممکن ہے اور خدمتگذار
اور اسباب تجمل کے کم ہونیسے کوئی نقصان سلطنت مین نہین آتا ہے اور خدا کرے کہ ضرر خوابکا دفع ہو جائے اور بادشاہ کا
دل اس رنج سے فارغ ہو مگر اس طائفہ غدار پر اعتماد زنہار نہین چاہیئے کہ یہ دشمن دوست نما ہین اور بادشاہ کے نزدیک اگر قتل
کرنا اس گروہ کا ضرور بہی ٹہیرے تو بہی بلا تامل اور بغیر خوب سوچے اور سمجھے ایسے امر دشوار مین جلدی نفرمائیے کہ خونریزی کا
دشوار ہے اور جانوران بیگناہ اور نادر الوجود کی آس ساس حیات کو منہدم کرنا بلاے بے ایمان اور گناہ بے پایان ہی اور اگر
نعوذ باللہ بے سوچے اور سمجھے خون ناحق جلد یمین ہو جائے تو عذاب ابدی پر دال ہے پھر تاسف اور پشیمانی فائدہ نہ بخشیگی اور
حسرت اور افسوس کچھ کام نہ آئیگا کہ مردہ کو زندہ کرنا دائرہ قدرت بشریہ سے باہر ہے ان برہمہ کو کبہی دوست نہ جانے

Marfat.com

اور حکمای دین اسپر متفق ہین کہ بدگوہر لئیم پیرایہ راستی اختیار نہین کرتا ہی اور علم و دولت اُسی زیور و ماسی آراستہ نہین بناتا ہی اگر طوق مرصع کتے کی گردن مین پڑہی ناپاکی اُسکی متغیر نہوگی اور خدک کو اگر ہزار بار آبحیات سی شست و شو کیجیے تو نجاست اُسکی طہارتسی تبدیل نہ پائیگی البیون ہی کے علم کے حق مین یہ اشارہ ہی کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا اور مولوی معنوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین **بیت** علم گر بہر دل زنی یارے بود ÷ علم بر تن زنی مارے بود ÷ اور علم تیغ کی مانند ہے کہ اوسسے ہر کسیکو مار سکتے ہین وہ لوگ کہ پاک طینت اور پاکیزہ سرشت ہین بفس بد اور شہوت کو اوسی شمشیر علم سے قتل کرتے ہین اور وہ کہ بے حمیت اور ناپاک سیرت ہین خرد اور روح کو کہ انسان اُس سی مرتبۂ شرف پہنچتا ہے اوسی تیغ سے ذبح کرتے ہین اور جو آلہ کہ دشمنون کے دفع کیواسطے ہی کہ اُس سے دوستونکو آزار پہنچاتے ہین ایک محقق کامل نے اسی معنی مین اشعار موزون کئے ہین **ابیات** بدگہر را علم دفن آموختن ÷ دادنِ تیغ بدست راہزن ÷ تیغ دادن در کف زنگی مست ÷ بہ کہ آید علم ناکس را بدست ÷ حیلہ آموزان جگرہا سوختہ ÷ دغلہا و مکرہا آموختہ ÷ ای شہریاران برہمنونکی غرض تعبیر سے یہ ہے کہ فرصت انتقام کی فوت نہ ہو اور بہت سی زخم کہ سیاست سلطانی سی اُنکی دلمین موجود ہین چاہتے ہین کہ اس سلاح زہر آمیز سے کہ قانون شفا جسکا نام کہا ہے اُنپر مرہم رکہین یعنی پہلے فرزند کہ قوت روح اور بجائے ذات شریف کے ہین وہ نظر سے پادشاہ کی خدانخواستہ اُٹھ جائین تا بادشاہ دل شکستہ اور بی ارادہ ہوجائے اسکے بعد حکما اور وزرا اور امرای شفیق کہ ارکان دولت ہین اور آبادی ملک اور افزونی خزانے کی اُنکی کفالت اور کوشش سے متعلق ہے ضائع کرین تا بادشاہ کو سراسیمہ اور مضطر دیکھکے رعیت اور دلیر اور لشکری ناامید ہون اسکے بعد اسباب حشم اور خدم اور جہانداری مانند اسپ پیل اور شتر اور شمشیر کے برباد کرین تا بادشاہ تنہا بے سروسامان رہجائے جبکہ شہریار کو دل شکستہ اور تنہا کر پائین تو چند روز مین جو داعیہ کہ سالہای دراز سے بکنون خاطر رکہتے ہین اوسی قوت سی فعل مین لائین آجتک کہ مجبور بسی دم نہین بار سکتے ہین جبکہ امکان قدرت دیکھین آشوب فتنہ برپا کرین اسصورتمین کہ خدانا کردہ فرزند اور رفیق اور سامان جہانداری باقی نرہے تو دشمنون کو چہار طرف سے برانگیختہ کرین لیکن بادشاہ کو چاہیئے کہ دشمنون کے فریب سے کسی حال مین غفلت نکرے **نظم** دشمن غدار سی ایمن نہو ÷ مار پر آزار سی ایمن نہو ÷ بہ دوستی مین جب وہ قابو پائیگا ÷ تب کمال دشمنی دکھلائیگا ÷ اور باینہمہ اگر قول برامکہ بادشاہ کی نزدیک اولی ہے تو تاخیر نفرمائے اور اگر توقف مناسب ہے، تو ایک تدبیر اور بہی ہے اگر ارشاد ہو تو عرض کرون بادشاہ نے کہا جو کچہہ کہ تو نے بیان کیا میری بہی اعتقاد مین یہی ہے اور جو کچہہ کہنا ہے اوسی جلد کہہ ایران دخت نے عرض کیا اس کام مین مشورہ کار بدون حکیم کامل ضرور ہے کہ وہ سالک مسالک اخلاق طریقت اور محرم اسرار حقیقت ہی اور کوہ خضرا سے گوشۂ غار مین منزوی ہے اور پاس انفاس ایکدم فروگذاشت نہین کرتا ہی بلکہ اس شعر پر گویا کے

اوسکا عمل ہے شعر زبان کے بند ہر جانب سے روزن کھل گئے دل کے بہ نظر کی بندہ پردہ اُٹھ گیا پس سد حایل کا بہ اگرچہ
اصل مین ان برابر سے نزدیک ہے مگر صدق وصفا اور دیانت ووفا مین بہت دور ہے مشورہ اس زاہد کا نہایت مناسب ہے
بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور فی الحال سوار ہوکے کارندون کے پاس آیا اور دیدار حکیم سے کہ مجمع فیوض نامتناہی تھا مستفیض
ہوا حکیم بھی شرط تعظیم بجالایا اور کہا کہ میرا کلبہ احزان مقدم شہر یارسی منور ہوا لیکن سبب تکلیف فرمائی کا کیا ہی اور تغیر شیرہ مبارک
کس باعث سے ہے اور نشان غم کہ ناصیۂ ہمایونسی پایا جاتا ہے کون چیز ہکا باعث ہوتی ہی بادشاہ نے کیفیت خواب اور برہمنونکی
تعبیر تفصیل سی بیانکی کارندون نے انگشت تعجب دندان تفکر وتاسف سے کاٹی اور کہا کہ بادشاہ نے غلطی کی جو یہ خواب اس طائفہ
غدار سی کہا اور یہ مکار اہلیت اسکی نہین رکھتے ہین کہ یہ خواب انسی بیان کیا جاتا جہت یہ ہے کہ نہ عقل رہنما رکھتے ہین اور نہ
دیانت برجا اور بادشاہ کو اس خواب بشارت آمود پر شادی کرنا چاہیئے اور اسکے شکرانے مین صدقات بیکران مستحقون کو دینا لازم ہے
اور دلائل سعادت اور شواہد عزت اور عظمت تعبیر سے اس خواب کے پیدا اور ہویدا ہین و مبدم اجرای امور خواہش کے موافق ہونگی اور
ساعت بساعت مہم دولت انتظام نہ پائینگے دوران تابع اور گردون غلام اور ملک داعی اور فلک بکام رہیگا اور تین
تعبیر ہر خواب کی یہ تفصیل عرض کرکے کیدان بدسگالون کا دفع کرتا ہون مصرع گر بدست تو خدنگ است مرا ہم سریست بہ اول وہ
دو ماہی سُرخ کہ دم پر کھڑی کھیچے ہین وہ دونون قاصد ہین کہ بادشاہ سراندیپ کی طرف سی آئین گے اور دو بیل قوی ہیکل اور
چار سو طل یاقوت رمانی کہ انار اوسکی رشک رنگ سی پُرخون ہوجائے اور جرم آتش اونکی شعاع کی غیرتسی نہان خانہ سنگین
منھ چھپائے وہ بادشاہ کو پیشکش گزرانین گے اور وہ دو بطین اور ایک قاز کہ پیچھے سے اُڑکے روبرو بادشاہ کے
آئین تھہین وہ ایک شتر اور دو گھوڑے ایسے ہونگے کہ رعد خرش برق جنبش تیز ہوش سخت کوش بادشاہ دہلی کا بہ طریق ہدیہ
حضرت کو بھیجیگا اور وہ سانپ بادشاہ کی پاؤن سی لپٹا ہوا وہ تلوار ہی ایسی آبدار کہ روز جنگ کسی نرم و سخت پر نہ اٹکی اگر خود پر
دشمن کے پڑی تو تنگ مرکب سے مانند برق کے گزر جائے اوسکی مدح مین یہ بیت مؤلف کے واقع ہی بیت ہی دوست کو تلوار تری
نوح کی کشتی اور آپ عدو کے لیئے طوفان کے برابر وہ بھی بطریق ہدیہ بادشاہ دہلی پیشکش کریگا اور وہ خون کہ بادشاہ نے اپنی جسم
مبارک کو اوس سے آلودہ دیکھا ہی وہ خلعت ہی ارغوانی رنگ مکلل بجواہر کہ دارالسلطنت غزنین سی بطریق ہدیہ کے جامہ خانہ بادشاہ
مین آئیگا اور وہ افسر سپید کہ بادشاہ اُسپر سوار ہنا سپید ہاتھی ہے کہ سلطان بیجانگر کا بادشاہ کیخدمتین بھیجیگا اور بادشاہ
اُسپر سواری فرمائیگا اور وہ آگ کہ بادشاہ کی سر پر چمکتی ہے وہ تاج ہے کہ سیلان کا بادشاہ ہدیہ بھیجیگا - اور وہ تاج ایسا
ہوگا کہ کنگرہ اُسکی قدر کا کنگرہ قصر مینا رنگ سی برابری کریگا اور اُسکی گوہر فشانی سے ہر مو بادشاہ کے سر کا رشتہ گوہر کی
درخشان ہوگا اور جو مرغ کہ بادشاہ کے سر پر نثار مارتا ہے اُسمین تھوڑا سا اندیشہ کراہیت کا -

Marfat.com

چندان ضرر اوسمین نہین ہی نہایت اوسکی یہ ہی کہ چند روز کیواسطے کسی دوست اویا مہربان پر اعتراضی ہوگی اور مال اوسکا
صلاح اور فلاح پر انجام پائیگا یہ ہی تاویل اور تعبیر بادشاہ کے خواب کی کہ ساتھ بار رسول بادشاہونکی درگاہ عالی مین
حاضر ہوکے ہدیہ گذرانینگی اور بادشاہ اون ہدایونسے شادکام اور تازہ دل ہوگا اور ثبات دولت اور دوام عمر سے برخورداری
پائیگا لیکن لازم یہ ہے کہ شہنشاہ بار دیگر نااہلونکو اپنا محرم اسرار نکرے اور بیخیر دونسی کبھی مشورہ نہ فرمائے اور لایق دانشمندی
یہ ہے کہ مردم بیباک ناپاک بدگوہر زشت سیرت کے مشورتسی پرہیز کرنا فرض جانے اور اپنی نفس نفیس کو کہ گوہر قیمتی ہے
مردم سفلہ دون ہمت لئیم مشرب کے سلک مین منسلک نکرے جبکہ اوس پیر مبارک نفس مسیحادم نے بادشاہ کے دل مردہ کو
حیات تازہ اور سینہ پر مردہ کو نشاط بے اندازہ بخشی سجدات شکر ادا کیئے اور کہا کہ عنایت یزدانی میری مددگار تھی
کہ اس جناب حکمت مآب مین رہنمونی کی کہ مین بسبب برکت انفاس متبرکہ کے اس شدید غمسی رہائی پاکے شادکام ہوا اور یہہ
اشعار گویا کے شکریہ مین پڑہے **ابیات** مین آتش غمسے جل رہا تھا ۔ تن میرا جی نکل رہا تھا ۔ بھیجا ہی خدا نے آب رحمت
غم کی ہوئی برطرف حرارت ۔ صد شکر کہ مل گیا مسیحا ۔ مردے کو کیا ہی زندہ گویا ۔ الحمد للہ دایما ابدا بعد اسکے بادشاہ
بادل شاد مستقر دولت کو آیا بعد سات روز کے متواتر رسول ہدیہ اور تحفہ کے ساتھ جسطرحسے کہ حکیم نے کہا تھا پاے در رکاب
آنے لگے ساتوین دن بادشاہ نے دونون بیٹون اور بلاروزیر اور ایران دخت اور دبیر کو خلوت مین بلایا اور کہا کہ
عجب خطا کی مینے کہ خواب اپنا دشمنون سے بیان کیا اگر رحمت الہی متوجہ میرے حال پر نہوتی اور ایران دخت راہ تدارک نہ بتاتی تو جملہ
ان ملاعین کی مجھی اور تمام میرے اقربا اور اتباع کو ہلاک کرچکے تھے اور جس سے کہ سعادت ابدی یاری کرے اوسکو چاہیئے کہ مشفقون
کی نصیحت کو عزیز رکھے اور ہر کام مین تامل فرمائے اور احتیاط کو ہاتھ سے نہ دے اور مینے اسکے خلاف عمل کیا تھا **مصرع**
ہر کہ بے پیر کار ہی کرد سالہا نے نیافت ۔ اسکے بعد فرمایا کہ عزیزونکی خاطر اس واقعہ سے خالی ملال اور کلال سے ہوگی لازم ہے کہ
یہ ہدیہ ان پر تقسیم کرون خصوصاً ایران دخت کہ وہ اس حادثے کی تلافی کے باعث ہوئی تھی اور بلاروزیر نے کہ ایران دخت کو
اس تدارک کی صلاح بتائی ہے مقدم ہین بلار نے کہا کہ غلام اسیواسطے ہوتے ہین کہ حوادث مین اپنے سینے کو سپر بلا کرین یہ کون
بڑا کام ہی **مصرع** ہر کہ سر نثار دپروای سر ندارد ۔ اور خادم کہ ولی نعمت پر اپنی جان نثاری کا دعوی رکھتے ہین اگر ایسی موقع مین
وہ توقع بخشش و انعام کی رکھین تو وہ جان نثار نہین ہین مگر ملکہ زمان نے اس حالت مین البتہ بہت سعی کی ہی اگر اس تبرکات
ثلثہ سے تاج مرصع یا کوئی اور زیبا نی انمین سے ایک چیز جو ملکہ پسند کرے اور حضور عنایت فرمائین تو بجا ہی بادشاہ نے حکم کیا کہ اون دونون
چیزون کو حجرۂ خاص مین لیجائین اور پیچھے سے بادشاہ بھی مع بلاروزیر اوس حجرہ مین تشریف لایا اور حرم بادشاہ مین ایک کنیز بزم افروز
تھی کہ بادشاہ کی منظور نظر تھی از بس خوش طالع تھی کہ خوبی بخت خداوندی اوسکے شریک حال رہی پردہ غربی مین چھپا تھا بادشاہ اوسکا بہت مایل تھا

Marfat.com

باوجودیکہ ایران دخت حسن وملاحت مین فتنہ جہان اور لطافت مین آشوب زمان تھی تو بھی بادشاہ بزم افروز کو اوسکے ساتھ
نوبت مین برابری دیتا تھا یعنی ایک شب و روز ایران دخت کے پاس اور ایک شبانہ روز بزم افروز کے ساتھ رہتا تھا بادشاہ
نے اس حجرہ مین دونو کو بلا کے کہا کہ پہلے اسمین سے ایک کو ایران دخت پسند کرلے اور وہ باقی دوسرا حصہ بزم افروز کا ہے ایران دخت کو
میل تاج کیطرف بہت تھا اوسنی بلار وزیر کیطرف دیکھا یعنی بلار جسکی طرف اشارہ کردے اوسکو مین لون بلار نے اشارہ طرف
جامہ کے کیا کہ بادشاہ کی نظر بلار کے اشارے پر جا پڑی ایران دخت نے دلمین کہا کہ اگر مین جامہ لیتی ہون تو بادشاہ اس
اشارے کو دیکھ چکا ہے خدا جانے کیا بدگمانی کرے اسیواسطے اوسنی تاج اوٹھالیا اور بلار بھی ڈرا اور اوسنی اپنی آنکھ اوسیطرح
کہ جسمین اشارہ کیا تھا کھلی اور کج رکھی تا بادشاہ اشارے پر مطلع نہو اور اسکے بعد چالیس برس بادشاہ کی خدمت مین حاضر رہا جب بادشاہ کے
پاس آتا تھا آنکھ کج کرلیتا تھا تا بادشاہ کو اس اشارے کی بدگمانی نرہے اگر دونو نے یہ دانشمندی نکی ہوتی تو دونو کی جان مقرر
برباد جاتی **بیت** ہر کس کہ بود مدار کارش بر عقل نہاد بد بیشبہہ شد از بند بلاہا آزاد ۔ جبکہ ایران دخت نے تاج سی سرفرازی پائی اور بزم
افروز کی بھی خلعت ارغوانی سی عزت افزائی ہوئی اسکے بعد بادشاہ ایک رات بزم افروز سی اور ایک شب ایران دخت سی بسر
کرتا تھا ایکدن کہ نوبت ایران دخت کی تھی بادشاہ معمول کے موافق ایران دخت کے حجرہ مین آیا اور ایران دخت بارونق عالم افروز
اور زلف دل آویز تاج مرصع بر سر اور کاسۂ زرین پر از شیر و شکر ہاتھ مین لئے ہوئے بادشاہ کے آگے کھڑے تھے اور
بادشاہ اوس کاسے سے جرعہ نوشی فرماتا تھا اور نظارۂ جمال ایران دخت سی دل و دیدہ خوش کر رہا تھا اوسی حالت مین بزم
افروز وہی جامہ ارغوانی پہنے ہوئے سامنے سے گذری بادشاہ نے جبکہ اوس غدار شگفتہ اور خسار ماہ دو ہفتہ پر نگاہ کی کہانے
سے ہاتھ کھینچا اور یہانتک شوق غلبہ کیا کہ بے تحاشا طرف بزم افروز کے متوجہ ہوا اور ایران دخت سے بطور مطایبہ کی کہا کہ یہ
تاج بزم افروز کے سر کے لایق تھا کہ تو نے اوٹھالیا ایران دخت تاب غیرت کے بیخود ہوگئی اور وہی کاسۂ شیر بادشاہ کے سر پر ڈالدیا کہ
ڈاڑھی اور بدن بادشاہ کا آلودہ ہوگیا اور وہ تعبیر کہ حکیم نے کہی تھی ظہور اوسکا متحقق ہوگیا یعنی بادشاہ آتش غضب سے شعلہ بنگیا
اور بلار وزیر کو بلا کے یہ احوال بیان کیا اور کہا کہ اس گیسو بریدہ نادان کو میری آگے سے بیچکے گردن مارا خلق جائے کہ جو بادشاہ
سے بے ادبی کرتا ہے یہ سزا اوسکی ہوتی ہے اور مین اس حکم سے ہرگز نہ پھرونگا ناچار بلار ملکہ کو باہر لایا اور اپنے دلمین کہا
کہ اس کام مین متابعت بادشاہ کی نہ چاہیئے کہ یہ عورت فصاحت و بلاغت مین بیمثل اور کیاست و فراست مین بے بدل
ہے اور بادشاہ بغیر اسکے دیدار کے صبر نہ کرسکیگا اور اسکے نفس پاک اور رائے روشن کی برکت سی کتنے لوگ ورطہ ہلاکت سے بچے ہین ایسی
کام مین ایسی شتابکاری مناسب نہین ہے بہتر یہ ہے کہ تامل کرون ایسا نہو کہ سوال کیوقت جواب سے منفعل ہون بہرکیف دو تین دن توقف
کرنا مناسب ہے اگر بادشاہ اس حکم سی پشیمانی کہینچے تو حیات اوسکی اولی ہے اور اگر اسکے قتل پر اصرار اور مبالغہ کرے تو قتل اسکا بعد اسکے

Marfat.com

کچھہ دشوار نہوگا مجھے اس تا خبر مین فائدہ کلی موجود ہین اول یہ کہ قائم رہنا ایک شخص کی ذات کا دوسری رضامندی بادشاہ کی کہ اگر اوسکے قتل سے نادم ہو اور اوسی زندہ پائے تو کتنا خوش ہو تیسرے اسبات کا احسان تمام سلطنت پر ہی کہ ملکہ نے فرزند اور اقربا اور ارکان دولت پادشاہی قتل سی بچالیے ہین یہ احسان سبکو شامل ہے اسلیے کہ بعد ایران دخت کو اون محرمونکے ساتھ کہ پادشاہ کیطرفسے حرم سرا مین خدمت کرتی تھین ایک مکان محفوظ مین چھپا کے رکھا اور مبالغہ کیا کہ ملکہ کی تعظیم اور تکریم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرین اور آپ شمشیر خون آلودہ ہاتھ مین لیکے اور غمگین صورت بنا کے بادشاہ کی روبرو آیا اور کہا کہ مین حکم بادشاہ کا بجالایا اور اُس بے ادب کو سزا کو پہنچایا بادشاہ کی صولت غضب اوسوقت فی الجملہ کم ہوئی تھی سنتے ہی اس بات کے اوسکے جمال و کمال اور حسن و عقل اور صلاح کو جو یاد کیا بہت رنجور ہوا اور اثر ندامت کا ہر چند چاہتا تھا کہ چہرہ پر ظاہر نہو تو بہتر ہے مگر اپنے دلمین آپکو ملامت کرنا شروع کیا یعنی کہ حلم اور تانی کو ہر طرف کیا اور اپنے محبوب دلنواز کو تھوڑی سی خطا پر کہ حق بجانب اوسکے تھا تلف کیا لازم تھا کہ ایسا حکم نکرتا اور آپ حلم سے آتش خشم کو بجھاتا جب وزیر نے علامت ندامت بادشاہ کی چہرہ پر مشاہدہ کی کہا کہ بادشاہ کو غمناک ہونا نہ چاہیئے کہ تیر شست سی نکلا ہوا پھر نہین آتا ہے اور مردہ زندہ نہین ہوتا ہی اندوہ بیفائدہ کرنا جسم کو نزار اور دل کو بیقرار کرتا ہے اور حاصل اس سے دوستونکی اذیت اور دشمنونکی راحت کی سوا اور کچھ نہین ہوتا ہے اور جو کوئی سُنے گا کہ بادشاہ نے ایسا حکم فرمایا اور اوسکے بعد پشیمان ہوا تو وقار اور ثبات بادشاہی مین بدگمانی کریگا لازم تو یہ تھا کہ بادشاہ اس قضیہ مین ملائمت فرماتا اور سنجیدگی اور خویشتنی سے منحرف رہتا تو آج ندامت پیش نہ آتی اگر بادشاہ فرمائے تو مین قصہ بادشاہ یمن کا عرض کرون بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کر **حکایت پادشاہ یمن** وزیر نے عرض کیا کہ ملک یمن مین ایک بادشاہ تہا رای پیر اور بخت جوان رکہتا تہا دیدہ گردون نے اس سرعت گردش پر مدت حیات مین ایسا آفتاب آسمان سلطنت پر ندیکھا تہا اور گوش روزگار نے صف جہانداریمین ایسا جہاندار نہ سنا تھا **بیت**

بزم مین تھا روی تابان آفتاب ۔ رزم مین دشمن کو تھا میر سحاب ۔ داد و دہ سے رام تھا سارا جہان ۔ شاکر انعام تھا سارا جہان

اور یہ بادشاہ شکار دوست بہی تہا ایکدن شکارگاہ مین مرکب اپنا چپ و راست دوڑایا اور نظر تامل سی ہر جانب دیکھا مگر وحوش و طیور سے کوئی صید نظر نہ آیا ایک جگہ استادہ ہوکر متحیر ہر طرف نگران تھا قضارا ایک خارکش پوست آہو کا نہایت افلاس سے اوڑھے ہوئے اُس بیابان مین خارکشی سے تعب اوٹھاکے ایک پتھر کو تکیہ کئے ہوئے بیٹھا تھا بادشاہ دور سے سمجھا کہ یہ آہو ہی ایک خدنگ دل خسگاف آبدار سا **ابیات** شعلہ تیری کہ در آورد عرق ۔ جست بران سوختہ خرمن چو برق ۔ فتنہ محابای بلائے نکرد ۔ کرد خطائے و خطائی نکرد ۔ القصہ بادشاہ نے جبکہ تیر مارا اور اوسکے نزدیک پہنچا اُس مسکین کو با سینہ مجروح اور تن پر خون دیکھا سخت غمناک ہوا اور ناخن ملامت سی چہرہ ندامت سی نوچتا تہا اور اُس جلدی کرنے سی ہزار خجالت اور حسرت کرتا تہا لیکن خارکش زندہ تھا

Marfat.com

پادشاہ نے اوس سے عذر بہت کیا اور مرہم پٹی کے واسطے ہزار دینار سُرخ اوسی عطا کیئے اور گھر تک پہنچا دیا اور عنان الفعال لطرف دار السلطنت کے پھیری اور ایک زاہد کے صومعہ مین آیا کہ وہ عفت اور عبادت مین اُس شہر مین مشہور تھا اور یہ استدعا کی کہ ایسی نصیحت مجھہ فرماکہ دنیا مین باعث مزید جاہ اور آخرت مین شفیع گناہ ہو زاہد نے بطریق کشف و کرامت کے کہا کہ ای پادشاہ وہ خصلت کہ دولت دنیا اور سعادتِ عقبی کو جامع ہو یہ ہی کہ غلبہ غضب کیوقت غصے کو فرو کرے اور کسی امر مین جلدی نکرے اور جو کام کہ کرے سو حلم اور تامل کے ساتھ کرے **ابیات** کسے کہ بر فروزد آتش خشم ۔ مدار از وی طریق مردمی چشم ۔ غضب چو انفس تو سن را کند گرم ۔ عنانش در کش آنجا تا شود نرم ۔ پادشاہ نے کہا جانتا ہون مین کہ چاشنی شربت زہر آمیز بردباری کام عقل مین ذائقہ تمام رکھتی ہے لیکن غصہ کیوقت اپنے نفس پر حاکم نہین ہو سکتا ہون اور جسوقت کہ آتش غضب مشتعل ہوتی ہے فرو کرنے پر قادر نہین ہوتا ہون زاہد نے فرمایا کہ مین تجھہ تین رقعے لکھے دیتا ہون تو اونمین ایک معتمد خاص صاف اخلاص حاضر باش کو سپرد کر اور کہدے کہ جب غصے کی علامت تیری پیشانی پر مشاہدہ کرے اونمین سے ایک رقعہ تجھہ دکھا دے یقین ہے کہ تیری نفس کو تسکین ہو جائے اور اگر اسپر بھی آتش غضب منطفی نہو تو دوسرا رقعہ دکھا دے اور اگر اسپر بھی نفس سرکش رام نہو تیسرا رقعہ پیش کرے امید خدا سے ہے کہ وہ غصہ تیرا شفقت اور ملائمت سے مبدل ہو جائے پادشاہ اس بات سے خوش ہوا اور زاہد نے تین رقعہ لکھہ کے ایک ملازم معتمد شاہی کو سپرد کیئے مضمون اُس پہلے کا یہ تھا کہ اقتدار کیوقت باگ اختیار کی نفس امارہ کے قبضے مین نہ دی کہ تجھہ ورطہ ہلاکت ابدی مین ڈالیگا اور دوسرے رقعہ کا مضمون یہ تھا کہ غصے کے وقت زیردستون پر رحم کیا تاجر اکیوقت وہ پادشاہ کہ جو تجھہ پر بھی زبردست ہے مہربانی فرمائے بلکہ مضمون اس حدیث شریف کا یاد رکھہ کہ ارحموا تُرحموا یعنے رحم کر کہ تجھہ پر بھی رحم کیا جائے اور خلاصہ تیسرے رقعہ کا یہ ہے کہ حکم کر نہین حد شرع سے تجاوز نہ کرنا اور کسی حال مین انصاف سے نگذر **نظم** اگرچہ دی ہے خدا نے تجھہ جہانداری ۔ مگر نہ کیجیو زنہار مردم آزاری ۔ نہ ناز کر جو ہے مانند برق خرمن سوز ۔ کریگی ابر سی ننھا گرہ دراز سمجھ لے عاریتاً کارخانہ عالم ۔ اگر تو دانش و فرہنگ سی نہین عاری ۔ پادشاہ زاہد سی رخصت ہوئے اپنے مکان مین آیا اور ہمیشہ حکم کو دست رکھتا تھا اور غصے کیوقت یہ تینون رقعے اُسی دکھا دیتے تھے اسی واسطے لقب اس پادشاہ کا ذو الرقاع یعنی صاحب رقعون کا تھا اور انہین رقعون کے باعث ساتھہ اس لفظ کے ملقب ہوا تھا اور ایک پادشاہ کی کنیز تھی کہ نہایت خوبرو پاکیزہ خو سرو قد ماہ خا یاقوت لب سیمین غبغب کبک رفتار طوطی گفتار **بیت** ماہ روئے مشکبوئے دلکشی ۔ جانفزائے دلفریبے مہوشے ۔ نرگس بیمار فریفتہ اوسکی چشم مخمور کے تھی اور دل عقیق یمانی اوسکے رشک لعل شکربار سی پُرخون تھا اور خوبرویان خطۂ ختا اوسکی چین زلف مین اسیر اور عشوہ فروشان کشمیر خواہش سلسلہ جعد پُرتاب مین پابزنجیر تھی **بیت** دیکھی گر خورشید رخ کو غش کرے ۔ ماہ جو دیکھی جبین غشش کرے ۔ اور جمال حال اُسکا پاکدامنی سی شرمین اور حجاب زیور عفت اور پارسائی سے

Marfat.com

مزین تھا بادشاہ کا دل اوسکی شمایل پر اسقدر مایل تھا کہ ملکہ حرم خاص اور سب خواصان باختصاص سے کنارہ کرتا تھا اور عروس بادشاہ
کی ہمیشہ غیرت حسرت سے خونناب روتی تھی اور واسطے اوسکے دفع کے ہزارون حیلے اوٹھاتی تھی القصہ ایکدن اپنا غم و غصہ
مشاطہ حرم سرا سے ظاہر کیا اور قتل بادشاہ اور دفع کنیز کے لیئے مدد گاری چاہیئے مشاطہ نے کہا تو اتنا بتا کہ بادشاہ اوسکی کون سے عضو
پر زیادہ راغب ہے ملکہ نے کہا کہ بیشتر مینے خلوتمین دیکھا ہی کہ بادشاہ اوسکے سیب غبغب پر منھ رکھ کے بوسے لیتا ہی اور اوس
حال مین یہہ شعر گویا کا پڑھتا ہی **بیت المولفہ** سنیب جنت ہوگیا آنکھون مین انکے جبل بہ خلد مین جب مجکو وہ سیب ذقن یاد آگیا پھر مشاطہ
نے کہا کہ طریق آسان میرے اختیار مین ہے کہ بادشاہ جلد تر اوس سے ہلاک ہو جائیگا وہ یہہ ہی کہ قدری زہر ہلاہل مجکو دی کہ اوسکو
نیل مین ملا کے اور حجر یمین کنیز کے جا کے ایک خال اوس نیل سے اوسکے سیب ذقن پر بنا دون جبکہ بادشاہ حالت مستی مین اوسپر منھ رکھیگا
فی الفور ہلاک ہو جائیگا اور تو اس نجس سے فراغت پائیگی خاتون اس بات سے خوشی ہوئی اور زہر ہلاہل اوسے منگا دیا مشاطہ نے
اوسیطرح کہ ذکر اوسکا ہو چکا نیل کو ملا کے کنیز کے پاس گئی اور حالت آرائش مین اپنی سیاہ کالیسی خال اوسکے ذقن پر بنا آئی
بادشاہ کا ایک غلام تھا کہ حرم سرا مین محرمیت رکھتا تھا قضا را بیش پردہ خاتون اور مشاطہ کے کلام کو سنتا تھا اور مشاطہ کا جانا
کنیز کے پاس اور اوسکے رخسان پر خال کا بنانا دیکھتا تھا داعیہ وفاداری اور حق گذاری اوسے اسپر لایا کہ کنیز اور بادشاہ کو اس حال سے
خبردے لیکن کسیطرح فرصت نہ پائی اور اون تک پہنچ نہ سکا آخر بادشاہ بستر کنیز پر حالت مستی مین سوگیا غلام پر شفقت حق شناس
غالب ہوئی آہستہ آہستہ سرہانے کنیز کے آکر گوشہ آستین سے اشنیل کا اوسکے ذقن سے پاک کرنے لگا کہ اسی حالتمین بادشاہ
بیدار ہوا دیکھا کہ غلام نے ہاتھہ رخسان کنیز پر دراز کیا ہی حرارت حمیت بادشاہ کو غضب پر لائی اور تلوار لیکر غلام کے
مارنیکا قصد کیا غلام خلوت سے باہر بھاگا بادشاہ اوسکے پیچھے تلوار کھینچے نکل آیا وہی معتمد خاص دروازہ پر کھڑا تھا جبکہ بادشاہ
کو غضبناک دیکھا ایک قعقعہ بادشاہ کو دکھایا دریاے خشم بادشاہ موج زنی سے موقوف ہوا دوسرا قعقعہ دکھایا اسپر بھی آتش قہر نے
تسکین نہ پائی جبکہ تیسرا قعقعہ دیکھا تو بادشاہ گونہ ہوش مین آیا اور شربت ناگوار غضب کے گھونٹ پینے لگا جبکہ اندکے غضب
سے تسکین ہوئی غلام کو بلا کے کہا کہ یہ بے ادبی کس راہ سے تو نے کی سچ بیان کر غلام نے حال موبمو بیان کیا بادشاہ نے
ملکہ کو بلایا اور اوسکی تفتیش مین مبالغہ کیا ملکہ نے انکار کیا اور کہا کہ غلام جھوٹھا کہتا ہے مینے بارہا دیکھا ہے کہ یہ فاجر کار اوس
کنیز سے افعال کی مانند اکثر کام کیا کرتا تھا اور مین شرم کے مارے اور اس اندیشے سے اسکے ظاہر کرنیمین جرأت نکرتی تھی کہ گمان نہ کرو
کہ یہ رشک کے سبب سے تہمت کرتی ہی الحمدللہ کہ بادشاہ نے آنکھ اپنی سے دیکھ لیا اب اس مفسد کے قتل کرنیمین تو قف کرنا سیاست سلطانی
کو زیان رکھتا ہے اور غفلت جبکہ موقع پر واقع ہو تو وہ مراتب علم سے بہتر ہے **بیت** خاکریز بہر سوختن نشاید بہ دگریان نمی تنگ آید
بادشاہ نے غلام کیطرف دیکھا غلام نے عرض کیا کہ ای بادشاہ کامران اور عشاق ان زمان ممکن ہے کہ تا بحشر بقیہ اس نیل کا مشاطہ کی ڈبیا مین

Marfat.com

ہوا اگر آپنے حضور اسید یم پادشاہ اوسے طلب فرمائے تو یہ شبہہ زائل ہوجائیگا پادشاہ نے اوسیدم مشاطہ کو مع ڈبیا طلب کیا اور قدرے نیل کہ اوسمین باقی تہا اوسمین سے ایک کُتّے کو تھوڑا سا کہلایا پس اُدھر کھانا اور ادہر مرنا اوسکا جبکہ حقیقت حال پادشاہ پر منکشف ہوئی ملکہ کو قید اور مشاطہ کو قتل اور غلام کو آزاد کیا اور سرداری ایک مملکت کی اوس غلام کے سپرد کی اور اوس پادشاہ نے جو حکم کیا تو مضرت مشاطہ سے بچ رہا اور برکت بردباری اوسکی سیہ کاری نے کچھہ ضرر نہ پہنچایا اور اتنا بڑا اسید اوسپر ظاہر ہوگیا اور دوست اور دشمن کھل گئے اور یہ مثل اسواسطے عرض کی مینے کہ پادشاہونکو کسی کام مین تعجیل نہ چاہیے کیونکہ **نظم المولفہ** حکم سلطان بزنگ آتش و آب ۔ دم مین کردی خراب عالم کو ۔ حکم مین شہ نہ اضطراب کرے ۔ کہ نہو اضطراب عالم کو ۔ پادشاہ نے کہا کہ مجسے واقعی اس حکم مین غصہ کے سبب سے خطا ہوئی باری تجھے ازراہ خیر خواہی یہ لازم تھا کہ اوسے بجا رکہتا بلکہ یہ بات تجسی بہت تعجب کی ہوئی کہ ایسی شخص بے نظیر کو ایک ہی حکم مین ہلاک کیا اور نہ آپ تامل کیا اور نہ مجسے کچھہ کہا وزیر نے عرض کیا کہ پادشاہ کو ایک عورت کیواسطے اتنی فکر نچاہیے اور لوگ کہ حرم سرائے پادشاہی مین ہین اونکی صحبت سے بانہ رہیے **بیت** گر سر بر فت نارون ہست ۔ ور لالہ نماند یاسمن ہست ۔ پادشاہ کو فحوای کلام وزیر سے مفہوم ہوا کہ ایران دخت مقرر قتل ہوگئی آہ سرد دل پُر درد سے بر لایا اور گرداب اندوہ مین زیادہ تر مبتلا ہوا اور یہ اشعار مولف ذکر پڑہتا تہا **ابیات** بھلا ہو خاک میری زیست جب جدا ہوجائے ۔ انیس جان و دل آرام و نکتہ داں افسوس ۔ ملایا خاک مین اُس رشک ماہ تابان کو ۔ زمین پہ گر پڑا کیون یہ آسمان افسوس ۔ اور یہ کہتا تہا کہ صد افسوس وہ رونق گلزار گل کے مانند تھوڑی سی زندگی رکہتی تھی ۔ اور دریغ ہے کہ وہ نہال ریاض کامرانی آفت خزان سے بیدیے برگ و نوا ہوگیا پھر منہ طرف وزیر کے کیا کہ مین سخت اندوہناک ہون ایران دخت کی ہلاکت سے وزیر نے کہا کہ تین شخص ہمیشہ اسیر اندوہ اور بستہ بند غم رہتے ہین ایک وہ کہ بدکاری پر ہمیشہ مصروف رہے دوسرے وہ کہ حالت قدرت مین نیکی اختیار نکرے اور تیسرے وہ کہ بغیر خوب سمجہی کام کرے اور انجام پر نگاہ نکرے تو ضرور ندامت کہینچیگا پادشاہ نے کہا کہ ای بلا تو نے خون ایران دخت مین کیون توقف نہ کیا پس تیری فہمید باطل نے اوسکو ہلاک کیا وزیر نے عرض کیا کہ تین شخص کی فہمید باطل ہی ایک وہ کہ جامہ سپید پہن کے شیشہ گری کرے کہ کپڑے میرے سپید رہین گے دوسرے گاذر کہ لباس مکلف پہن کے پانیمین کہڑا ہو کے کپڑے دہوئے اور تیسرے جو سوداگر کہ زن خوبصورت پائے وراوسی وطن مین تنہا چہوڑ کے دور دست اختیار کرے اور میری خو نہین بلکہ کے سعی نہین کی ہے بلکہ فرمان پادشاہ کا بجالانا ہمیشہ سبانت مین میری طرف ملامت عاید نہین ہوتی ہے وہ شخص کہ اوسکی نظر عواقب امور مین محیط نہو اور ایسی موقع پر رای رشین سے ملاحظہ نکرے اور فکر صائب سے تدبیر نفرمائی اوسکا یہی حال ہوتا ہے **بیت** مثل شاخ نباتی کہ از روی خرد بود ۔ ہر از رہی خرد بود چنین بار دہ نمود ۔ پادشاہ نے کہا کہ اس بات سے درگذر اور اوسکی فکر کر کہ جسکے فراق نے مجہے اندوہگین کر رکھا ہے وزیر نے کہا کہ دست تدارک کا بکلی کوتاہ ہے

Marfat.com

نہ پہنچیگا اور اس تصنیف مین پشیمانی کچھہ فائدہ نگریگی اور ایسی موقع مین جو کوئی کہ خوض کریگا اور وہ کام کہ ندامت اُسمین نفع نہ دے
اوسپر عمل کرے اوسی وہ پہنچا ہے کہ جو اُس کبوتر کو پہنچا بادشاہ نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا حکایت کبوتر کہا کہتے
ہین کہ ایک کبوتر کے جوڑے نے اوّل تابستان مین کچھہ دانے زمستان کیواسطے ذخیرہ کیے تھے اور وہ دانے اندکی نمی رکھتے تھے
جبکہ گرمی آخر ہوئی اور وہ دانے حرارت سے خشک ہوگئے جو کہ اول مین آمادہ نظر آتے تھے اب کم نظر آنے لگے اور کبوتر اُس عرصہ مین غائب
تھا جبکہ آشیانہ مین پھر آیا اور اون دانونکو تھوڑا سا پایا اپنی مادہ کو بلاست کیا اور کہا کہ یہ دانے ہمنے قوت زمستانکی واسطے فراہم
کیے تھے کہ جب شدت سرمایہ مین برفباری کے سبب سے صحرا مین دانہ نہ ہیگا تو ہم اُس سے اپنی اوقات گزاری کرینگے اسوقت
کہ کوہ و دشت مین دانہ بہت ہی تونے کسواسطے اِن ذخیرہ کو کھا ڈالا اور طریق احتیاط کو ملحوظ نہ رکھا کیا تونے یہ بیت نہیں سُنی
تھی کہ بیت کنون کہ برگ نوئیت ہست جہدے کن بذخیرہ بنہ از بہر بینوائی خویشتن یہ مادہ نے جواب دیا کہ مینے ان دانون
مین سے ایک دانا بھی نہیں کھایا ہی کبوتر جو دانے کم دیکھتا تھا اور نکرتا تھا اور اسی مارتا تھا آخر کار وہ بتنگ ہوکر چلی گئی جبکہ فصل
جاڑونکی آئی اور برفباری ہونے لگی اور رطوبت در و دیوار مین ظاہر ہوئی اور دانے نم ہوکے پھر زیادہ نظر آنے لگے اُسوقت
کبوتر سمجھا کہ سبب دانونکے کم ہونیکا گرمی اور خشکی تھی کبوتری نے نہیں کھائے تھے بعد اسکے پشیمان ہوکر گریہ وزاری کرتا تھا اور کہتا تھا
کہ جدائی دوست کی بھی بہت سخت چیز ہے فائدہ اس مثل سے یہ ہی کہ مرد عاقل کام مین شتابی نکرے تا مانند کبوتر کے سوز جدائی
مین مبتلا نہو بادشاہ نے کہا کہ اگر مینے قول مین جلدی کی تو تونے فعل مین جلدی کی اور مجھے اس رنج مین ڈالا یہ کہا اور یہ شعر
مؤلف کا پڑھا بیت بتنگ آید آنجا کہ چارہ نماند چو وقت آید ہوش دارد نماند بتادیتی قضا گر گھاتم مجکو تیغ قاتل کا بہ وزیر نے
کہا کہ تین شخص اپنے آپ کو رنج مین ڈالتے ہین ایک وہ کہ لڑائی مین اپنے ذات سے غافل رہے اور چپ و راست کی خبر نہ رکھے وہ آخر زخم کا
اوٹھاتا ہے دوسرے وہ کہ وارث نہیں رکھتا ہے اور مال حرام کا جمع کرتا ہی وہ مال تاراج حوادث سے برباد ہوجاتا ہے اور
وبال اُسکی گردن پر علے الدوام باقی رہتا ہے تیسرے پیر مرد کہ عورت نوجوان نکاتا کو نکاح مین لاتا ہے اور اُسپر فریفتہ ہوتا ہی
اور وہ عورت ہر روز اُسکی موت خدا سے مانگتی ہے بادشاہ نے کہا کہ اس امر سے نافہمی تیری بہت ثابت ہوتی ہے وزیر نے
کہا کہ نافہمی دو قسم کے لوگونکی حرکات اور سکنات سے ظاہر ہوتی ہی ایک وہ کہ اپنا مال دوسرے کی پاس امانت رکھتے ہین اور امتحان اُسکی
دیانت کا پہلے نہین کر لیتے دوسرے وہ کہ اپنے اور دشمن کے قضیے مین احمق کو وکیل اور حاکم کرتے ہین اور مینے اس کام مین نافہمی
نہین کی ہی نہایت یہ ہے کہ متابعت حکم بادشاہ مین دیر نہین کی ہے بادشاہ نے کہا کہ مجھے ایران دخت کا بہت غم ہی
وزیر نے کہا کہ پانچ عورتون کیواسطے غم کرنا روا ہی ایک وہ کہ اصل کریم اور ذات شریف اور جمال زیبا اور عقب کامل رکھتی ہو
دوسری وہ کہ دانا اور جہاندیدہ اور مخلص اور ایکدل اور یکرو ہو تیسرے وہ کہ ہر کام مین نصیحت کرے اور خفگی کیوقت بھی مشفق اور

Marfat.com

شفیق ایسیں سے اور چوتھے وہ کہ نیک اور بد اور خیر و شر مین موافقت اور متابعت کو شعار اپنا کرے پانچوین وہ کہ خجستہ خلال اور مبارک نفس اور اپنے شوہر کے حقین نیک قدم ہو اور ایران دخت ان سب صفتون سے آراستہ تہی غم کرنا اوسکے واسطے بجا ہے اور بادشاہ اوسکی واسطے جتنا اظہار ملال کرے لائق ہے کیونکہ بے یار وفادار نہ عمر سے لذت ہی اور نہ زندگانی سی راحت بادشاہ نے کہا کہ ای بلار تو گفتگو مین دلیری اور ہر کنایہ مین حد ادب سے تجاوز کرتا ہی مین ایسا دیکہتا ہون کہ تجسی دوری کرنا لازم وزیر نے کہا کہ دو شخصون سے دوری بہتر ہے ایک وہ کہ نیکی اور بدی اوسکی نزدیک یکسان ہو اور ثواب اور عذاب اور خدمتگزاری کو نالود سمجہتا ہو دوسرے وہ شخص کہ ظاہر کو ملاہی سے اور باطن کو مناہی سی پاک نرکہی بادشاہ نے کہا کہ مین تیری آنکہون حقیر نظر آتا ہون کہ ایسی بے ادبی کے کلام کرتا ہی وزیر نے کہا تین گروہ بزرگونکی آنکہون مین ہمیشہ حقیر نظر آتے ہین اول بندہ گستاخ کہ ہمیشہ آقا کے ساتھ ہمنشین ہو اور خواجہ بہی گاہ گاہ اوسی ہزل کہی اور فحش دوست بہی ہو دوسرے مرد خائن کہ خواجہ کے مال کی مختاری پائی اور اس مال مین خیانت کثیر کرے کہ چند مدت مین آقا سے بہی زیادہ مالدار ہو جائے اور اس مال پر نازش کرے اور آقا سے آپکو بہتر جانے تیسرے وہ بندہ کہ بغیر استحقاق کے محل اعتماد آقا کا ہو جائے اور خواجہ کے اسرار پر مطلع ہو کر زیادہ حد سے تجاوز کرے بادشاہ نے کہا کہ تو نا آزمودہ بہتر تہا اور مینے تجہی آزمایا یہ سنکر کیا وزیر نے جواب دیا کہ آٹھ شخصونکو آزمانا نہ چاہیئے مگر آٹھ جگہ پر آزمائی تو مضائقہ نہین ہے ایک یہ کہ مرد شجاع کو جنگ مین اور مزارع کو زراعت مین اور بزرگون اور رئیسونکو وقت غضب کے اور سوداگر کو وقت حساب کے اور صاحب دولت کو وقت حاجت کے اور مرد اصیل اور اشراف کو وقت نکبت کے اور زاہد کو کوشش ثواب آخرت مین اور عالم کو تقریر اور مباحثہ کے وقت غرضکہ بادشاہ کلام لیتے جتنا پیش آتا وزیر جواب اسکا تیغ آبدار سی تیز تر دیتا تہا اور حدت جواب اسکی مانند شمشیر تیز کی گلوی شاہ پر اترتی تہی اور بادشاہ حلم اور تحمل کر کے اس شراب ناگوار کو نوش فرماتا تہا **باعمی** تحمل کند ہر کہ اعقل ہست ۔ نہ عقلے کہ خشمش کند زیر دست ۔ تحمل چو زہرت نماید نخست ۔ چو دیدی شہد گردد بطبع درست ۔ جبکہ وزیر نے دیکہا کہ بے ادبی میری اور تحمل بادشاہ کا حد سے در گزرا اسکے بعد وزیر نے زبان کہولی اور کہا کہ سایہ دولت ظل اللہ مفارق اہل عالم پر پایندہ رہی اور آفتاب اقبال اوج شرف اور ذروہ عظمت سے تابندہ کہ مین طریقہ بے ادبی مین جرأت کرتا تہا اور امتحان ذات ستودہ صفات کیواسطے اور عالی ہمتی کی تصدیق کیلئے اقدام کرتا تہا مراد میری یہ تہی تا ایسی موقع مین کہ ایسا اتفاق کمتر ہوتا ہے مبلغ حلم اور بردباری اور درگزر شاہنشاہی کو بہ کلی دریافت کرون ورنہ الا کیا طاقت کہ علام ناچیز حرف بے ادبی کا تا حیدر عالم سے زبان پر لاتا بارے المنۃ للہ اگر خرد چراغ دانش ہاتھ مین لیکے شبیہہ شہریار کو ڈہونڈے تو زنہار اس عالم مین نہ دیکہے سبحان اللہ کیا ذات پاک ہی حلم اور تمکنت سے آراستہ اور کیا نفس نفیس ہے تربیت صبر و وقار سے پیراستہ نیرنگی ایسی ذات یا برکات کیواسطے زیبا ہے اور بزرگواری اور

Marfat.com

تاجداری اُسی ہے ذات قدسی صفات کے لئے سزاوار ہی بادشاہ نے کہا کہ ای بلا تو خوب جانتا ہی کہ مینے بنای سلطنت مرحمت اور رافت پر رکھی ہے اور بنیاد شہریاری شفقت اور کم آزاری پر قایم کی ہی اور کبھی اُس گروہ کی تادیب واسطے کہ ترک راہ تمرد اختیار کرتے ہیں اور مقام معارضہ اور موازنے میں قدم رکھتے ہین تو کوئی اشارت مصلحۃً کردیتا ہوں کہ وہ آداب جہانداری اور تمہید قواعد شہریاری کے واسطے ضرور اور لازم ہوتی ہی ورنہ دریاے ہمت ہمارا ایسی باتو پر موج خشم کو کب اُٹھنے دیتا ہے قطرے ہیں نہیں خاک ہو اخوار کری جو دُر دُرد ہیں نہیں آگ جو پہنچے مجھے پانی ضرر نہیں سیماب جو ہو آگ سی مجکو پرہیز ہیں نہیں آب مکدر جو کرے خاکسر مگر میں حکم قتل ایران دخت میں کثرت غضب سے بے اختیار تھا جیسا کہ اسپ تیز رو عراقی سکندری بھی کھا جاتا ہے مگر یہ عادت اُسکی نہیں ہوتی ہے وزیر نے کہا کہ اسطرح حکم نادری ہی اور اَلنَّادِرُ کَالْعَدَمِ مشہور ہے لیکن کسی تاریخ میں دیکھا نہیں ہے کہ بادشاہ کامگار اور رئیس صاحب اقتدار با شمشیر براں اور حکمراں سند حکومت پر بیٹھا ہو اور علام گنہگار روبرو کھڑا ہو کے کلام نے ادبی کے لیسی بے محابا کرے اور وہ حلم عظیم اور عفو عمیم سے درگذر فرمائے بادشاہ نے کہا کہ جب گنہگار اور قہرمانبردار اپنے گناہ کا قائل ہو اور اعتراف کرے تو اس صورت میں مرد کریم کو قبول عذر سے چارہ نہیں ہوتا ہی اَلْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ وزیر نے کہا کہ میں اپنے گناہ کا معترف ہوں اور بڑا گناہ یہ ہے کہ بادشاہ عالیجاہ کے حکم میں تاخیر کی مینے یعنے ایران دخت کے قتل میں تاخیر جایز کبھی معد اس گناہ کے ہوں سے کہ قتل ایران دخت میں کیوں تعجیل نہ کی مینے اپنے کو زندہ در گور جانتا ہوں اب جو حکم کہ بادشاہ کا ہو اوسکا سزاوار ہوں۔ جب بادشاہ نے مژدہ ایران دخت کی حیات کا سُنا فرحت بے اندازہ حاصل ہوئی اور شکر پروردگار ہزار زبان سے کرنے لگا اور سجدات شکر الٰہی غیر متناہی ادا کئے اور نعرہ شادی سپہر پر سے پہنچایا اور کہا کہ میں اسمیں سخت متحیر تھا کہ تیرا کلام سراسر قتل پر ایران دخت کے دلالت کرتا تھا اور تیری فراست اور کیاست سے یقین کامل تھا کہ تو ایسے کام میں مقرر توقف کریگا کہ تجسی زیادہ میرا کوئی مزاج داں نہیں ہے کہ میں شدت سوز غضب میں یہ حکم دی بیٹھا تھا والا ایران دخت تو میرے لوازم اسباب زندگانی سے ہے وزیر نے کہا کہ تکرار حجت میری اسواسطے تھی کہ حقیقت مزاج بادشاہ کو بواقعی دریافت کروں کہ حضرت اوس حکم سے نادم ہین یا نہیں اگر بادشاہ کے مزاج کو اوسیطرح سے مُصر پاتا تو قتل ایران دخت میں اختیار باقی تھا پھر کچھ تاخیر نکرتا جبکہ سمجھا میں کہ خاطر مبارک اوسکی بقا پر مائل ہے اسلئے گناہ اپنا اظہار کیا مینے بادشاہ نے کہا کہ رسائی تیری فہم کی انتہا مرتبہ آج مجھے متحقق ہوئی اور آج سے خوب سمجھا میں کہ تجھسے زیادہ دانا اور حکیم دانا دل کسی بادشاہ کو میسر نہوا ہوگا اس خدمت بے پایاں کا ثمرہ تجھی جلد پہنچیگا اب جا اور ایران دخت سے میری طرف سی معذرت کرکے التماس کر کہ اب شکوہ اور غصہ دلسی کم کرے اور عذر میرا قبول کر کے تشریف لائے اور اپنے شربت وصال سی جان تازہ مجھی بخشے اور یہ اشعار مولف کے میر یطرف سے پڑھیو ابیات ایک عوش آتی

Marfat.com

نہیں تیرے بغیر ٭ لاکھ شکلیں دلکو دکھلاتے ہیں ہم ٭ ہجر میں جز غم نکھایا ہنے کچھ ٭ یار کھانیکی قسم کھاتے ہیں ہم ٭ آتش غم سے
تیرے خورشید رو ٭ شمع سان اب تو جلے جاتے ہیں ہم ٭ ہجر کی شب ہمکو نیند آتی نہیں ٭ زلف شبگوں کی قسم کھاتے
ہیں ہم ٭ بلا روز بیر ایران دخت کے پاس آیا اور اشارت نجات اور بشارت حیات پہنچائی ایران دخت بمجرد ایما ے وزیر
پادشاہ کے پاس چلے آئے اور شرط بندگی و آداب بجالائی اور ہزار زبان سی بعد اظہار قصور مندت داری اور شکر گذاری
ادا کی پادشاہ نے کہا کہ یہ احسان بلا رکا ہی کہ وہ شرط دانشمندی بجا لایا اور اس حکم میں تامل کیا ورنہ میں تو آپ اپنے گلے پر چھری
پھیر چکا تھا وزیر نے کہا کہ حکم اور رافت سروانہ اور فرط کرم شاہنشاہی پر مجھے وثوق تمام تھا اس سبب سے یہ توقف ہوا تھا
والا غلام کو حکم ہونے میں کیا مجال تامل تھی پادشاہ نے کہا کہ ای بلا رمل قوی رکھ کہ تیرا ہاتھ میرے مملکت میں کشادہ ہے
اور تیرے حکم نے میرے حکم سے برابری پائی جو کچھ کہیگا یا کریگا اسمیں اغماض نہ پائیگا بلا رنے کہا کہ پہلے احسان پادشاہ کے
اتنے ہیں اگر ہزار سال شکر ادنکا کیا کروں تو ایک نعمت کا بھی شکر ادا نہ ہوسکیگا اور یہ اشعار مولف کے میرے حسب حال ہیں **اشعار**
گر سو ہوں ! بنیں میری مثل گل صد برگ ٭ ہو شکر نہ تیرے گل احساں کے برابر ہے گویا کی زباں ہی تیرے اوصاف میں قاصر ٭
ہے گرچہ سخندانی میں حسّاں کے برابر ہے لیکن غلام کی اتنی عرض ہے کہ ایسی کامو نمیں شہریار تعجیل نہ فرمایا کریں "تا صفای عاقبت
کدورت ندامت سے سالم رہی پادشاہ نے کہا کہ اس نصیحت کو سمع قبول سی سنا مینے اور آیندہ بغیر مشورے کے
کسی امر میں جرات نکرونگا اسکے بعد وزیر اور ایران دخت کو خلعت گرانبہا سے سرفراز کیا اور آپ کلبۂ مفارقت سی کلبہ
مواصلت میں تشریف لایا اور مجلس طرب کو آراستہ کیا ساقی زیبا رو ساغر زریں سے صاف دوستونکی کام و دہن پٹ الٹا
تھا اور باغبان گلشن نشاط نہال سرور کو جو بیمار مستی سے آب دیتا تھا **بیت** جسدا بادۂ نشاط انگیز ٭ بازار عشرت تیز ٭ مطرب خوش آواز آہنگ و نوای رود و ساز سے مرغ دل کو اہتزاز میں لاتا تھا ، نغمات دل آویز عیش و شادمانی کیطرف
ہر دم تاکید ترغیب کرتی تھی اور آہنگ عود و بلبل ہزار داستان کیطرح نغمہ سرائی کر رہی تھی اور ناله های دلکش چنگ آئینہ سینہ سے
زنگ غم کو دور کرتی تھی **ابیات مولف** مطربانہ ۔ زہرہ خوش گو ٭ ساقی مانند ماہ خوشرو ٭ و نغمہ کہ تن میں
جسکے جان آئے ٭ وہ مے کہ بدن میں جس سے جان آئے ٭ نغمہ دم عیسوی کا مانند ٭ مے آب حیات سی بھی دہ چند ٭ وہ مے کہ بلا سے دل ربائے وہ بادہ بدن میں جس سے جان آئے ٭ غرضکہ وہ تمام روز عیش و عشرت میں بسر کیا جبکہ دوسرا دن ہوا پادشاہ برآمد ہو کے
تخت عدالت پر بیٹھا اور دربار عام کیا اوسوقت بلا ر وزیر نے اصالتاً اپنی طرفسے اور وکالتاً پادشاہ کے عزیزوں
اور متعلقوں کی جانب سے برامکہ کی فتنہ انگیزی کی داد چاہی اور کہا کہ ان بیگناہونکی خون ریزی کے واسطے تعبیر خواب کی
جو ان مفسدونے تجویز کی تھی پادشاہ خدا شناس پر واجب ہے کہ اس کا انصاف فرمائے پادشاہ نے حکم کیا کہ حکیم کاربد و نکو

Marfat.com

باعزاز تمام لائین جبکہ حکیم حاضر ہوا حکم اس قضیئے کا حکیم کو کیا حکیم نے حکم دیا کہ بعضونکو دار پر کھینچو اور باقیون کو ہاتھیونکے پانوٗ کے نیچے پامال کرو اور کہا کہ سزا خائنون اور بداندیشونکی یہی ہے **رباعی مؤلف** آسمانکی جو تعدی سے جہان گرد تین ہے ٭ راتدن اسکے عوض مین آسمان گردش مین ہے ٭ بہر خونریزی کیا کرتی ہے تلوارونکو تیز ٭ انتقام اسکا جو ہے ہر دم فغان گردش مین ہے ٭ جبکہ یہ حال براہمہ کا ہوا پادشاہ نے حکومت تمام مملکت کی وزیر کو سپرد کی اور ایران دخت کیساتھ عشرت مین بیٹھ کے تمام عمر بسر کی اور اس بیت کو اکثر تکرار کرتا تھا **بیت** شب عشرت غنیمت دان و داد خوشدلی بستان ٭ کہ در عالم کسے احوال فردا نمی داند ٭ یہ ہے داستان حلم اور ثبات کی اور ترجیح اسکی بہت اخلاق سی اور فائدہ اس بیان سے سننے والون کو یہ ہی کہ نصیحت علماء اور حکماء کو ہر حال مین اپنا دمساز کرین اور بنائی کار دنیا و دین کو قانون حکمت اور قاعدہ گیاست پر رکھین اور تعجیل اور سبک وضعی سے منحرف ہو کے وفاداری اور بردباری کی جانب مبیل کرین اور جس سے کہ عنایت ربانی سی اختصاص ہو ہر آئینہ تاج تواضع سے سر اوسکا سرفرازی پائیگا کیونکہ تواضع اور حلم سی دشمن بھی دوست بنجاتے ہین بلکہ دوست مرتبہ اقربا سے زیادہ تر ہو جاتے ہین **قطعہ لمؤلفہ** اگر ہو حلم سے تیرا سروکار ٭ تو سب اغیار ہو جائین تیرے یار ٭ برائی تو کریگا گر کسی سے ٭ مقرر تجکو بھی پہنچیگا آزار

باب تیرہوان قول غدار اور خیانت شعار سی ملوک کے اجتناب کرنیمین

جبکہ دانشلیم نے یہ داستان حکیم بیدپا سے سنی ٭ بہت ثنائی اور کہا کہ میری عقل نے تیرے فیض بیان سے روشنی پائی اور حل مشکل کے طاقت میرے ادراک کو حاصل ہوئی اور سنی ہین صفت علم و بردباری کی اور دریافت کی مضرت خفت اور سبکساری کی اور معلوم کی فضیلت ثبات اور وفاداری کی اور بہت سے منافع اوسکے ضمن مین بسبب حکایات اخلاق پادشاہونکی واضح ہوئی اب بیان فرما یہ داستان کہ پادشاہ شخص امین اور معتمد کے ملازم رکھنے مین کیا کرے اور یہ بیان فرما کہ کون گروہ قدر تعلیم اور پرورش کے خوب جانتا ہے اور شکر نعمت کو کامل وجہ سی ادا کرتا ہی **بیت لمؤلفہ** حکیم کہین نیک بد آزما ٭ ہوا اسطرح سی وہ داستان سرا ٭ کہ ای پادشاہ جو تحفہ دولت کہ کارخانہ نصر من اللہ و فتح قریب سی ظہور پکڑے اور جو عطیہ سعادت کہ منصہ وما النصر الا من عند اللہ پر جلوہ دکھای جناب سلطنت قباب کے واسطے مخصوص ہو جیو اور یہ اشعار مولف کے پڑھے **نظم** جبتک کہ دہو سے شبنم گلزار ہر سحر ٭ رخسار لالہ و گل نسرین دارغوان ٭ گلزار جاہ و دولت و حشمت ترا رہی ٭ یارب بیرنگ گلشن فردوس بیخزان ٭ اور قوی تر کین اسکا کہ جو پادشاہ نے فرمایا پہچاننا اہل ہنر کا ہے اور پادشاہ کو چاہیئے کہ انقدا نہی ملازمونکا بواقعی محک امتحان پر آزمایش کرے اور عیار عقل سی نصیحت اور اخلاص ہر ایک کا بخوبی دریافت فرمائے اور حقیقت حال اونکی بواقعی معلوم کرے اسکے بعد اعتماد اونکی پرہیزگاری و دینداری اور صلاحیت اور دیانت کے لائق کرتا ہی کیونکہ سرمایہ خدمت

Marfat.com

سلاطین راستی ہی اور راستی بغیر خدا ترسی اور دیانت داری کے وجود نہین پکڑتی ہی اور سرشت دانشورونکا خوف اور خشیت ہے
انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور جو ملازم بادشاہ کا کہ خدا ترس ہو پس وہ بادشاہ کے اعتماد کے لائق ہوتا ہی اور عیب کو
بہی امیدوار ہی ایسے ہی شخص سی ہوتی ہے اسواسطے حکیم سخندان سعدی علیہ الرحمۃ نے یہ مضمون نظم کیا ہی **نظم** خدا ترس را
بر رعیت گمار ۔ کہ معمار ملک است پرہیزگار ۔ وزیر از خدا یابد اندیشناک ۔ نہ از خوف سلطان و بیم ہلاک اور جو شخص کہ وابستہ دروغگوئی ہے
سانپ کی مانند قول و فعل اسکا زہرناک ہی پس ایسے شخص کو محرم راز نہ کرنا چاہیے اور امرار ملک و مال مین مجال مداخلت اوسی زنہار ندی کہ ایسے
شخص سے بہت خلل پیدا ہوتے ہین اور اثر اوسکے ضرر کا بہت دنو نمین ظاہر ہوتا ہی **بیت سعدی** حکومت سپردن بادنا سزاست
کہ از دست او دست ہا بر خداست ۔ رائے اسلیم نے کہا کہ یہ بات تفصیل کی محتاج ہے کیونکہ مردم فرومایہ صفت نیک سی بظاہر آراستہ ہوتے
ہین اور آخر کو حال اونکا کہلاتا ہے اور ایسا شخص رئیس کی ندامت کا باعث ہوتا ہی **بیت** ناپاک اصل اگرچہ در اول وفا کند ۔ آخر ازان
بگردد و غرم جفا کند ۔ برہمن نے کہا کہ تفصیل اسکی یہ ہے کہ رئیس کے خدمتگزار کو تین صفتین لازم ہین پہلے امانت کہ مراد مین پسندیدہ
خالق اور خلق ہوتا ہی اور محرمیت اسرار ایسے ہی شخص کو سزاوار ہی دوسرے راستی کہ صفت اسکی سعدی علیہ الرحمۃ نے وہی مصرعہ مین ادا کی ہے
بیت راستی موجب رضاے خداست ۔ کس ندیدیم کہ گم شد از رہ راست اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہی الصدق
ینجی والکذب یہلک اور دروغگوئی عیب عظیم ہے بادشاہونکو دروغگو نیسی احتراز فرض ہے تیسرے اصل پاک اور ہمت عالی
رکہتا ہو کہ مرد شریف راہ بیوفائی مین قدم نہین رکہتا ہی اور فرومایہ اور بے ہمت انعام و احسان کی قدر نہین جانتا ہی اور بلکہ جدھر کو ہوا
پہری دیکہیگا اودہر ہی پھر جائیگا اور مطلق شرم نکریگا **بیت** در طریق دوستی ثابت قدم چون کوہ باش ۔ چون صبا تا چند ہر دم ہر
کوئے دگر ۔ بادشاہ کو چاہیے کہ ملازمونکی نیک اخلاقی پر نگاہ رکہے اور اونکی عقل کا حال دریافت کرتا رہی کہ خوبی
اس گروہ کی دانش سی ہے لیکن امتیاز دانش کا اتنا خیال مین رکہی کہ عاقل دو طرح کے ہوتے ہین ایک وہ ہے کہ رائے جسکی
ہر حال مین اصلاح اور رفاہ کیطرف مایل ہے اور دوسرے وہ کہ انتقال ذہن سے دور دور پہنچتا ہی مگر بیشتر مدنظر اسکی فساد
کیجانب رہتی ہے تو لازم ہے کہ اس مفسد کو کبہی غافل نہ جانے کہ انجام مفسد کی رائے کا کبہی بخیر نہین ہوتا ہی اس سے اجتناب واجب ہے پس
عاقل وہی ہے جو سلیم الطبع ہی پس اسی اختیار کرے کہ انجام اسکی رائے کا بخیر ہوتا ہے پس جو کوئی کہ اس صفت سی موصوف ہو بادشاہ اسکی
پرورش اور عزت افزائی مین اہتمام رکہی اور باہشگی اور تبدیر جو اوسی مراتب تقرب کو پہنچائے تا حرمتا اور ہیبت اسکی سب کے دلون مین
رفتہ رفتہ متمکن ہوتی جائے حکما نے کہا ہے کہ رئیس چاکرونکی تربیت مین طبیب حاذق کی مانند ہو جبتک حال بیماری اور مدت
علال اور کیفیت علت الوسکی اسباب اور علامات کو استکشاف تمام اور استفسار تمام سی دریافت نہین کرتا ہی اور تا کلیات اور جزئیات
عوارض اور دلائل نبض و قارورہ پر وقوف کامل اور شعور شامل حالی نہین رکہتا ہے تب تک اسکی معالجے مین شروع نہین کرتا ہے

Marfat.com

اسی طرح پادشاہ کو بھی چاہیئے کہ چاکروں کے حال کا تعرف از جزئی و کلی جب تک حاصل کرے اور اندازہ کردار اور مقدار گفتار
اور طریقہ ہنجار اور سلیقہ کاروبار ہر ایک کا خوب پہچان نہ لے تب تک آغاز تربیت اور پرورش نکرے اور بے سمجھے کسی پر اعتماد
نکرے تا بادت حسرت اور ندامت نہو اور اصل الباب یہ ہے کہ ملازم رئیس کا ایسا امین اور کاردان ہو کہ ملک و مال اور عیت و
سپاہ بسبب اوسکے صیانت کی جمیع اضرار و اشرار سے محفوظ رہیں اگر مقرب رئیس کا بدنفس ہے، اور اوسکی بات رئیس کے نزدیک مقبول ہی تو
ممکن نہیں ہے، کہ بیگناہ معرض تلف اور ضیق میں نہ پڑیں اور باعث بدنامی اور خرابی عافیت رئیس کیواسطے نہو اور اس کلمات کے مانند حکایت
زرگر اور سیاح کی بہت چسپان ہی رے اوشلیم نے پوچھا کہ یہ قصہ کیونکر تھا **حکایت** زرگر و سیاح برہمن نے کہا کہ ملک
حلب میں پادشاہ نامدار تھا اکثر سلاطین اوسی خراج و باج دیتے تھے اور پادشاہ کی ایک لڑکی تھی ماہ پیکر مہر طلعت نیبارو
مشکین موے کہ بوے مشکبار اوسکی مشام عالم کو معطر کر رہی تھی **بیت** غضب چتون عجب مکھڑا قیامت قد و بالا تھا ۔ خدا نے
سر سے پاؤں تلک سانچے میں ڈھالا تھا ۔ پادشاہ اس دربے بہا کو دیدۂ اغیار سے درج عصمت میں نہاں رکھتا تھا
اور مانند گوہر شاہوار صدف ستر و صلاح میں پرورش دیتا تھا ایکدن اس دختر کیواسطے زیور بنانا منظور ہوا اور ایک زرگر کاریگر
کی احتیاج ہوئی اوسی شہر میں ایک زرگر کہ فنون دستکاری میں یگانہ روزگار تھا پادشاہ نے اوسکی استاد یکا شہرہ سنکے بلایا
اور طریق زیور سازیکا پوچھنے لگا زرگر از بس ظریف اور شیرین زبان تھا پادشاہ کو کلام اسکا خوش آیا فرمایا کہ ہمیشہ حاضر رہا کرو
وہ حاضر رہتا تھا اور روز بروز سخنان عجیب اور ہنرہاے غریب سے پادشاہ کو شیفتہ اپنا کرتا تھا اور رعایت و رعایت پادشاہ اسکی
عزت افزائی فرماتا جاتا تھا حتی کہ محرم حرم سلطنت ہوا اور شاہزادی نے کہ آفتاب اور ماہتاب بھی اوسکے سر پر سایہ افگن
نہوئی تھی اوسکو بیس پیزہ راہ دی اور اس پادشاہ کا ایک وزیر تھا از بس فہیم و صاحب رای سلیم لعد انشار جہاں کشا اوسکی
فتحنامہ ہفت اقلیم اور فکر عالم آرا اوسکی حافظ تخت و دیہیم تھی جبکہ وزیر نے دیکھا کہ پادشاہ عزت افزائی میں زرگر کے سر حد اعتدال سے
تجاوز کرتا ہے اور مبالغہ اوسکے انعام و اکرام کا حد حساب سے گذر گیا محض خیر خواہی سے عرض کیا کہ سلاطین سابق نے اہل حرفہ کو مقام
اہل مکنت میں کبھی جگہہ نہیں دی ہے ۔ غلام کے خیال میں یوں آتا ہی کہ یہ شخص اصل کریم و نسل پاک سے نہیں ہے کیونکہ اسکی طبیعت ہمیشہ
مردم آزاری اور جفاکاری پر مائل رہتی ہے اور یہ عادت مردم شریف کی نہیں ہوتی ہی ایسی شخص سے رسم وفاداری اور آئین
حق گذاری کی توقع نرکھنا چاہیئے **بیت** ہرگز نا کس طمع دار دوفا ۔ از درخت بید می جوید ثمر ۔ ار اکثر مشاہدہ کیا ہے
کہ جب شہریار اپنی عادت کے موافق کسیکو کچھ عطا فرماتے ہیں یہ سفلۂ بد اصل یہان تک ملال کرتا ہی کہ اپنی سٹجانے پر لعنتی ہوتا ہے
اور حکما کا اسپر اتفاق ہے کہ یہ علامت ارذال کی ہے کہ وہ انعام و اکرام دیکھنے کی تاب نہیں رکھتے ہیں کہ کوئی کسیکو کچھ دی یا کسی
طرح کا کرم کرے اسکے مناسب حال شعر ولف کا ہے **بیت** وہ بدنفس سفلہ وہ مردود حق ہی ۔ جو کوئی کسیکا بھلا چاہتا ہی ۔ بلکہ پادشاہ

Marfat.com

Marfat.com

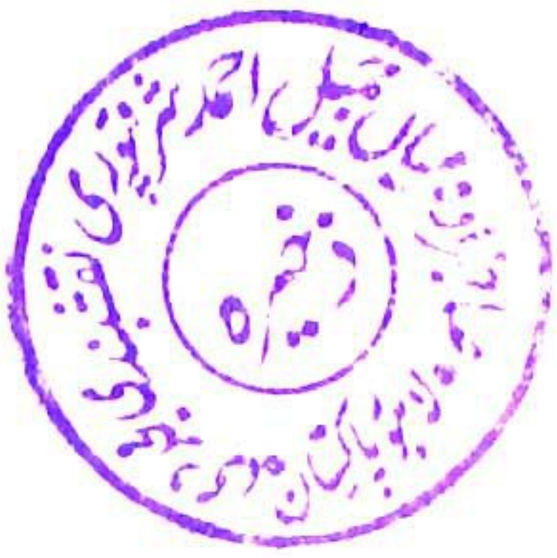

Marfat.com

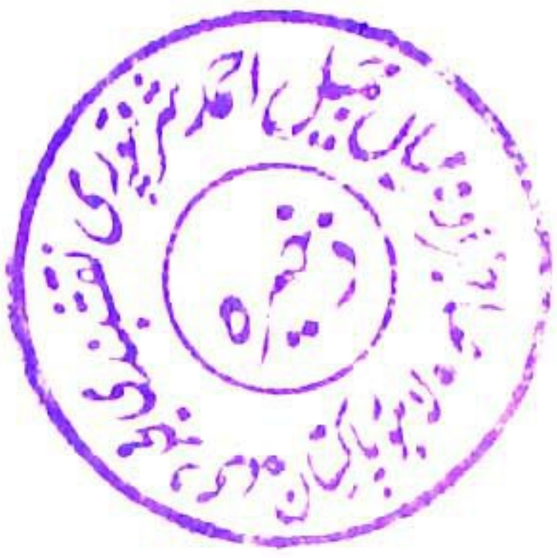

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بستانِ حکمت

یعنی

سہیلی اور دو انواری

دہلی

فی مطبع جوہر ہند

سنہ ۱۹۰۲ء

Marfat.com